

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232798

UNIVERSAL
LIBRARY

NO. 3.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S

ANCIENT HISTORY OF GREECE

WITH ADDITIONS

PART I.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



يونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جو

رولین صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

باضافہ چند مفید حاشیوں کی تالیف ہوئی

پہلا حصہ

ترجمہ کیا اور مشہور کیا

سین ٹینک سوسائٹی نے



ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press,

1865.

NO. 3.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S

ANCIENT HISTORY OF GREECE.

WITH ADDITIONS

PART I.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جو

رولن صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

باضافہ چند مفید حاشیوں کی تالیف ہوئی

پہلا حصہ

ترجمہ کیا اور مشتمل کیا

سین ٹیفک سوسائٹی نے



ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

۲۲۲۵۴

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہزگریس دیوک آف آرگائل

کے

سین ٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

صفحہ

مضمون

۲	یونان قدیم کا جغرافیہ
۱۲	یونان کے جزیروں کا بیان
۱۳	تاریخ یونان کے تقسیم چار زمانوں پر
۱۳	پہلا زمانہ
۱۴	دوسرا زمانہ
۱۴	تیسرا زمانہ
۱۴	چوتھا زمانہ
۱۵	یونانیوں کے حسب و نسب کا بیان
۱۸	بیان اُن مختلف ملکوں کا جن پر یونان منتسم تھی
۱۸	شہر سسیئن کا بیان
۱۹	شہر آرگاس کا بیان
۱۹	شہر مڈیسینی کا بیان
۲۰	شہر ایتھنز کا بیان
۲۱	ایجیئس کے بیٹی پنڈین کی سلطنت کا بیان
۲۲	شہر تھیبس کا بیان
۲۲	اسپارٹا یعنی لیسیدیمن کا بیان
۲۳	کارنتھ کا بیان
۲۳	مقدونیہ کا بیان
۲۵	یونان کی اُن بستیوں کا بیان جو ایشیا مائنر یعنی کوچک ایشیا میں جا کر بسی تھیں
۲۷	یونان کی مختلف زبانوں کا بیان
۲۹	سلطنت جمہوری کا بیان جو تمام ملک یونان میں قرار پائے ہوئی تھی
۳۱	اسپارٹا اور اُن قانونوں کا بیان جو لائبرگس نے جاری کیئے تھے

- ۳۲ قاعدہ اول یعنی سنت کا بیان
- ۳۳ دوسرا قاعدہ تقسیم اراضی اور سونے چاندی کی ممانعت کا
- ۳۵ تیسرا قاعدہ تمام شہر والوں کے باہم کھانا کھانیکا
- ۳۷ قواعد متفرق کا بیان
- ۴۳ مورخ کی رائے اسپارٹا کی حکومت اور لائیکرگس کے قوانین پر
- ۴۳ اول بیان خوبیوں قانون لائیکرگس کا
- ۴۵ برابر حصوں میں تقسیم کرنا اراضی اور موقوف کرنا سونے چاندی کا
- ۴۷ بچوں کی تربیت کا قانون
- ۴۸ اطاعت کا قانون
- ۴۹ بزرگوں کی تعظیم کا بیان
- ۴۹ ذکر اُن باتوں کا جو لائیکرگس کے قوانین میں الزام کے قابل تھیں
- ۴۹ اول انتخاب بچوں کا
- ۵۱ تیسرے بچوں پر ترس نکھانا
- ۵۱ چوتھی ماؤں کی بیرحمی
- ۵۲ پانچویں معطل رکھنا اسپارٹا والوں کا
- ۵۲ چھٹی اسپارٹا والوں کی بیرحمی ہلت غلاموں کی نسبت
- ۵۳ ساتویں انکی بینحیائی کا بیان
- ۵۴ ایتھنز کی گورنمنٹ اور سولن کے قوانین اور سلطنت جمہوری کا
- عہد سولن سے دارائے اول تک کا بیان
- ۶۱ سولن کے قانونوں کا بیان
- ۷۳ یونان کے اُن نامیوں کا بیان جو فضل و ہنر میں شہرہ آفاق ہوئی
- اول ہومر شاعر
- ۷۵ دوسرے شاعر ہزیاد کا بیان
- ۷۷ تیسرے شاعر آرکی لوکس کا بیان
- ۷۸ چوتھے شاعر ہیونکس کا بیان
- ۷۹ چھٹی شاعر آلکمان کا بیان
- ۷۹ ساتویں ایلسیٹس شاعر کا بیان
- ۸۰ آٹھویں شاعر سائیمونیڈیز کا بیان
- ۸۱ نویں سینو شاعر

۸۲	دسواں اینکریان
۸۲	گیا وھوئیں تھسیئس
۸۲	یونان کے سات حکیموں کا بیان
۸۲	پہلا تھیلز
۸۳	دوسرا سولن
۸۳	تیسرا چیلو
۸۳	چوتھا پیٹیکس
۸۵	پانچواں بایس
۸۶	چھٹا کلیوبولس
۸۶	ساتواں پری آندر
۸۹	ایسپ حکیم کا بیان

غلطانامہ تاریخ یونان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۲۱	دوسرا باب	*

یونانیوں کے قدیم زمانہ کی تاریخ

پہلا حصہ

یونان کی متعدد سلطنتوں اور حکومتوں کی

اصلیت اور اُنکی ابتدا کا بیان

تمام پرانی قوموں میں سے کوئی قوم شان و نادر یونانیوں کی مانند شہرہ آفاق ہوئی ہوگی اور جیسیکے اُن لوگوں نے بڑی بڑی عمارتوں اور اچھے اچھے کمال والوں کی یاد گاریوں سے تاریخ کو زیب و زینت دی ہے اور قوم نے بہت کم دی ہوگی یونان کو کیا باعتبار آراستگی فوج کے اور کیا باعتبار ایجاد کرنے قوانین دانشمندی کے اور کیا باعتبار ترویج علوم و فنون کے کہ اُن سب میں اُنہوں نے ایک کامل درجہ کی ترقی بہم پہونچائی تھی اگر دنیا کا مدرسہ کہا جاوے تو بجائے یہہ امر ممکن نہیں کہ اس قوم دانشمند کی تاریخ پڑھ کر کسیکے دل پر اثر نہو خصوص جب کہ ہم یہہ تصور کریں کہ یہہ تاریخ جو ہم تک پہنچی ہے اُسکو ایسے بڑے بڑے لئیق مورخوں نے تالیف کیا ہے جنمیں سے اکثر شجاعت میں بھی ایسے ہی ممتاز تھے جیسیکے فن تحریر میں مستثنیٰ تھے اور فنون سپہ سالاری اور قواعد انتظام سلطنت میں بھی ایسے ہی منتخب تھے جیسیکے علم تواریخ میں یگانہ آفاق تھے یہہ امر مسلم ہے کہ اپنی ہدایت کے لیئی ایسے بیدار مغزوں کو جو سوجہہ بوجہہ کے پورے اور سوچ سمجہہ کے اچھے تھے اور ہر معاملہ میں راے اُنکی سلیم اور فکر اُنکا صائب تھا اپنا رہنما سمجھنا نہایت مفید اور بغایت نافع ہے اسلیئے کہ اُنہوں نے صرف اچھے اچھے وقایع ہی نہیں لکھے بلکہ اُنکا بیان بھی بہت دلچسپ ہے اور علاوہ اسکے زیادہ خوبی یہہ ہے کہ اُنہوں نے اُن واقعوں پر بہت اچھے اچھے خیالات اور عمدہ عمدہ رائیں جو تاریخ کے بڑے مفید نتیجے ہیں لکھی ہیں ہم پہلے ملک یونان کی حقیقت اور اُسکے مختلف آبادیونکی کیفیت قلمبند کر کے جو کچہہ لکھینگے وہ سب اُنہیں مورخوں

کی تالیفوں میں سے لینکے مگر اس لیے کہ مختلف آبادیوں کا بیان اور اطراف و جوانب کی تحقیق دلچسپ عوام نہیں ہوتی ایجاز و اختصار سے کام لیا گیا اور نہایت مختصر بیان کیا گیا اور شروع مقصود سے پہلے بیان اسبات کا کہ وہ ملک کہاں ہے اور کدھر ہے اور اُس میں کتنے حصے ہیں واجب و لازم سمجھا چنانچہ وہ لکھا جاتا ہے *

یونان قدیم کا جغرافیہ

قدیم ملک یونان کا جو ترکستان یورپ کے جنوبی حصہ میں واقع ہے اسکی حد شرقی میں بحر ایجیئس جسکو اب آرکی پلیگو کہتے ہیں یعنی بحیرہ یونان بہتا ہے اور حد جنوبی میں کریٹن یا کینڈین سمندر یعنی + بحیرہ اقریطش واقع ہے اور مغرب میں آئیونیئن سمندر اور شمال میں صوبہ الیریا اور تھریس واقع ہیں اور پرانا یونان پانچ بڑے بڑے حصوں پر جنکے نام اپائی رس اور پلی پونیسس اور خاص گریس یعنی یونان اور تھسلی اور مقدونیہ تھی منقسم تھا *

پہلا حصہ اپائیئرس مغرب کی جانب واقع ہے اور اس حصہ اور تھسلی اور مقدونیہ کے درمیان میں بڑے بڑے پہاڑ بندس اور ایکرو سرائیئن واقع ہیں + اپائیئرس کے بڑے نامی رہنے والے || ماوسیئن ہیں جنکا بہت بڑا شہر || ڈوڈونا ہے جو بتخانہ || جو پیٹر کے باعث سے نامی گرامی ہوا اور + اقریطش نام ایک جزیرہ بحیرہ روم میں واقع ہے اس جزیرہ کے متصلہ سمندر کا نام کریٹن یا کینڈین یا بحیرہ اقریطش مشہور ہے *

+ اس ملک کے بادشاہوں میں سے نہایت مشہور اور نامی پڑھس بادشاہ شہر ٹراے کے محاصرہ کرنے والوں میں بہت سر برآوردہ تھا اور جس نے بعد فتح کرنے شہر ٹراے کے زی اس دیوتا کے آتشکدہ میں پریم کو قتل کیا ہے پڑھس کو بعد اُسکی وفات کے دلفی کے مندر میں دفن کیا گیا اور وہ دھان بمنزلہ نصف دیوتا کے پوجا جاتا تھا *

|| ملوسس بیٹا اپائیئرس کے بادشاہ کا تھا اُسکے نام سے ملک ماوسییا کا مشہور ہوا جسکے باشندے ملوسین کہلائی *

|| ڈوڈن بیٹا زی آس دیوتا کا تھا یہہ زی اس بقول یونانیوں کے اولمپیڈ کے دیوتوں میں سب سے بڑا دیوتوں اور انسانوں کا باپ تھا اس قدر کے نام پر ڈوڈونا شہر کا نام ہے *

|| جو پیٹر کے لفظی معنی بہشتی باپ کے ہیں اور جو کہ جو پیٹر کو بہشت کا مالک سمجھا جاتا تھا اسلیئی تمام آسمانی راتعات جیسے بارش اور آندھی اور بجلی اور گرج

یہ وہ بتخانہ ہے کہ جو کوئی کسی کام کی مشورت پوچھتا تھا تو وہاں سے اُسکو جواب ملتا تھا اور دوسرے باشندے وہاں کے کٹونینٹن ہیں جنکی بڑی بستی اریکم ہے اور تیسرے باشندے تھس پروتیٹن تھے جنکا بڑا شہر ہتھروتم تھا جو پڑھس بادشاہ کا دارالسلطنت تھا اور چوتھے باشندے § اکرینینٹن ہیں جنکا بڑا شہر اُنبریشیا ہے اور اسی بستی کے نام سے ایک خلیج سمندر کی نامی گرامی ہوئی اور قریب اِس شہر کے ‡ ایکشیم ایک شہر تھا کہ اغسطس قیصر روم نے اُس شہر کے مقابلہ پر اُس خلیج کی دوسری جانب شہر نکو پولس آباد کیا (قریب زمانہ حال کے شہر پریوسا کے) اور اپائیٹرس میں کاسیتس اور ایکران دو چھوٹے چھوٹے دریا جنکے نام کہانیونمیں جا بجا مذکور ہوتے ہیں بہتے ہیں تحریر || پولیبیئس صاحب سے معلوم ہوتا ہے کہ اپائیٹرس پہلا حصہ

اُسکے اختیار میں سمجھی جاتی تھے رومیوں کے افتقار کے بموجب جو پٹر کل مخلوقات کا منتظم اور واقعات آئندہ کا غیب دان تھا اسی سبب سے ہر کام کے شروع میں اُسکی استعانت چاہی جاتی تھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو پٹر اصل میں رومیونکا دیوتا تھا اور انہیں اوصاف کے ساتھ یونانیوں کے ہاں زی اُس دیوتا مانا جاتا تھا انجام کو یہ دونوں ایک سمجھے گئے *

§ اکرینینیا ایک ضلع قدیم یونان کا ہے جسکے باشندے اکرینینٹس کہلاتے ہیں اِس ضلع کا مقدم شہر زمانہ حال میں مائیسولنگھی ہے *

‡ ایکشیم ایک راس کلان اور نیز شہر کا نام ہے جو قریب راستہ دھانہ خلیج آرتا کے واقع تھا جسکی خلیج کو پہلی ایم پریشیٹس ساینس کہتی تھی شمالی کنارہ پر ایکونینیا کے دوراسین قدیم ایکشیم ہونے پر دلالت کرتی ہیں ایک تو وہ جو راستہ پر دھانہ خلیج آرتا کے واقع ہے اور دوسرے راس مدونا جو مشرق کی جانب کو چند میل کے فاصلہ پر ہے قدیم اہل جغرافیہ کے بیان سے پہلی راس اصلی ایکشیم معلوم ہوتی ہے اِس شہر میں جسکا نام یونانی لفظ ایکشی سے نکلا ہے جسکے معنے راس کلان کے ہیں ایک مندر ایپالو دیوتا کا تھا لیکن اِس مقام کی شہرت کا باعث خصوصاً وہ بحری لڑائی تھی جو اِسکے نزدیک قریب ۳۰ برس پیشتر مسیح علیہ السلام کے اغسطس قیصر روم اور آئن ثانی مین ہوئی تھی جس میں اغسطس غالب آیا اور اُسنے اپنے فتح کے یاد گاری میں ایپالو کے مندر کو بہت وسعت دی اور شان دار بنایا اور ایکشیا نام میلہ مقرر کیا *

|| یہ شخص بڑا مورخ ہوا ہی لائی کارٹس کا بیٹا تھا قریب ۲۰۴ برس پیشتر حضرت مسیح کے پیدا ہوا جب کہ پرسیس پر مقدونیہ میں رومیوں نے فتح پائی تو یہ شخص واسطے ایک جرابدھی کے ہمراہ ایک ہزار آدمیوں کے روم کو بھیجا گیا تھا

یونان کا پہلے بہت آباد ہوگا اِسیلئے کہ وہ لکھتے ہیں کہ || پالس ایمیلیس نے بادشاہ پرسیئس آخر بادشاہ مقدونیہ کو شکست فاحش دیگر ۷۰ شہر اِس ملک کے جن میں سے اکثر ملوسین سے متعلق تھے مسمار اور ویران کیٹی اور ایک لاکھ پچاس ہزار قیدی اُن شہروں کے پکڑ کر لے گیا *

دوسرا حصہ یونان کا پلي پونیسیس جزیرہ نما ہے جسکو موریہ بھی کہتے ہیں اور اِس حصہ کو یونان کے باقی حصوں سے خاکنائی کارنتہ نے ملایا ہے جو ۶ میل کی چوڑی ہے اور یہہ بخوبی معلوم ہے کہ بہت سے بادشاہوں نے اُس خاکنائے کے کاٹنے کا ارادہ کیا *

پلي پونیسیس دوسرا حصہ یونان کا ۶ حصوں پر منقسم ہے پہلا اکٹیا جسمیں + کارنتہ اور † سسیئن اور پیٹری وغیرہ بڑے بڑے شہر واقع ہیں دوسرا ایلِس جسمیں بہت بڑا شہر اولمپیا جسکو پائیس بھی کہتے ہیں دریائے

اتفاق سے اسکی رسائی سپروک ہوگئی حتیٰ کہ اُسکا استاد اور انٹر لڑائیوں میں اُسکا مشیر ہوگیا اور اُسی سردار کی سرکاری دفتروں میں رسائی ہونیکے سبب سے اُسنی اپنی نہایت بڑی تاریخ لکھی ہے یہہ سپروکا بڑا دوست اور رفیق تھا اور سپرو وہ ہے جسنے کارتھج کی اخیر لڑائی میں مقام زاما پر ہنی بل کو شکست دی تھی اِسیلئے پولیبیئس کی رومی نہایت قدر و منزلت کرتے تھے یہاں تک کہ یونان کی فتح کے بعد رومی افسر یونان کا بندوبست کرکے چلے تو اُسکو اختیار دیا کہ اُس انتظام کی سربراہ کاری کرے چنانچہ اُسنے بہت خربی سے اسکام کو انجام دیا اور بہت عمدہ عمدہ قانون بنائی اور نہایت سخت قانون کو جو رومیوں نے جاری کیئی تھے اپنے ہموطنوں کے لیئی انٹروں میں ایک اعتدال اور نرمی کرائی اُسنے بڑی بڑی خدمتیں اور کام خیر خواہی اپنے ملک کے کیئے تھے اِسیلئے جب یہہ ایکسوباؤیس برس بیشتر مسیح عیذاسلام کے بیاسی برس کی عمو میں فوت ہوا تو اسکی یادگاری کے لیئے اُسکے بت مقام میگیلوپوس اور مینٹینیا اور پیلنٹیم وغیرہ میں بنائی گئے *

|| پالس ایمیلیس ۳۰۲ برس بیشتر حضرت مسیح کے یہہ شخص رومی گورنر تھا *

+ کارنتہ یہہ ایک مشہور شہر یونان کا تھا شہر آیتھنز سے اِرتالیس میل کے فاصلہ پر جنوب و مغرب کو درمیان خلیج ایجینیہ اور کارنتہ کے آباد تھا یونان کے اکثر شہروں میں سے نہایت متمول اور آبادان معمور تھا ہر قسم کا اسباب تجارت ہر ایک طرف کو اسمیں ہوکر جاتا تھا غرض یہہ شہر ایک بڑا تجارت کا بندر تھا

ایلیفیس کے کنارے پر بستا ہے اور اسی دریا کے کنارے پر اولمپک کے تماشے ہوا کرتے تھے اور شہر سلین ملک مرکزی بھی اسی حصہ میں واقع ہے مگر دقت یہہ تھی کہ اسباب جو جہازوں پر آتا تھا وہ شہر سے دو میل کے فاصلہ پر لیجیم کے بندر گاہ میں اُترتا تھا اور اسمیں کثرت سے چشمہ ہاے رواں اور تماشہ گاہیں اور عمارات عالیشان بہت عمدہ اور صنعت کی بنی ہوئی تھیں وہاں کے طرز عمارت سے ایک نیا قاعدہ تعمیر کا ایجاد ہوا جسکو طرز عمارت کارنتھہ کہتی ہیں اس شہر کی قدیم عمارت کی کھنڈر اور انبار اور ٹیلی نہایت کثرت سے تھے جنہر چڑہ اُتر کر انسان حال کے کارنتھہ میں جو سنہ ۱۸۲۳ع کے ہنگامہ میں مسمار اور تباہ ہو گیا جاسکتا تھا اور کیفیت اس ہنگامہ سنہ ۱۸۲۳ ع کے جنمیں نیا کارنتھہ مسمار ہوا بالاجمال یہہ ہے کہ اہل یونان نے روم کی حکومت کی اطاعت سے جو اہل اسلام کی حکومت ہے سرکشی کر کے ازاد ہونے کے لیئی بڑا ہنگامہ کیا تھا اب بجائے اُس شہر کے صرف چند مکان از سر نو تعمیر ہوئی ہیں اور نقشے بازار وغیرہ کے دالی کئی ہیں مگر بہت مقدم اور نہایت دلچسپ یادگاراں جو اب بھی وہاں باقی ہیں وہ یہہ ہیں ایک قلعہ کارنتھہ جو آٹھارہ سو فیت کی بلندی پر درم درجہ کا مضبوط قلعہ یونان کا شہر کے جنوب و مغرب میں ہے اور سات ستون ایک بتخانہ کے جو شہر سے جانب جنوب و مغرب کے تھا اس قدیم شہر کو رومیوں نے حضرت مسیح سے ۱۳۶ برس پہلے مسمار کیا تھا اور اُسکے بعد جو آباد ہوا وہ برابر رومی حکومت کے تحت میں رہا اور بعد کو سلطنت جمہوری وینیشیا کے قبضہ میں آیا اور اُس جمہوری سلطنت سے محمد دریم شاہ روم نے سنہ ۱۳۵۸ ع میں اسکو چھین لیا اور پھر وینیشیا والوں نے سنہ ۱۶۸۷ ع میں اُس سے لڑ کر اپنا قبضہ بحال کر لیا اور پھر مسلمانوں نے سنہ ۱۷۱۵ ع میں فتح کر لیا چنانچہ اُنکے پاس سنہ ۱۸۲۳ ع تک رہا یہہ شہر اس ہنگامہ کے وقت تک یونان کا ایک بڑا مقدم شہر سمجھا گیا مگر بعدہ جب سلطنت یونان قائم ہوئی تو بسبب ناقص ہونے آب و ہوا کے بجائے اُسکے ایتھنز دارالسلطنت مقرر ہوا *

‡ یہہ شہر قدیم زمانہ میں کارنتھہ کے مغرب و شمال کو ۱۲ میل پر ایک بلند میدان زاویہ نما پر آباد کیا گیا تھا اور فصیلیں بھی اسکے نہایت مستحکم بنائی گئیں تھیں ایک زمانہ میں دارالسلطنت ایک بادشاہت کا ہو گیا تھا اب بھی اُس جگہ اُسکے بازاروں کا فرش وغیرہ کچھ کچھ باقی ہے مگر بجائے اُسکے اب اُس زمین کے ایک گوشہ پر زمانہ حال کا ایک گانوں آباد ہے جسکا نام ویسیلیکو ہے اس شہر کے کھنڈرات وغیرہ سے کچھ عمدگی عمارت کے نہیں پائی جاتی *

§ ایلیفیس یہہ دریا کارونیوز اور لیڈن دریاؤں کے ملنے سے بنتا ہے جو سوائے طول اُن ندیوں کے ۳۵ میل مغرب کی طرف بہ کر خلیج آرکپیڈیا میں گرتا ہے *

تیسرا مسینیا جسمیں مسین اور پائی لاس اور ۹ کرونا تین شہر بستے ہیں منجملہ اُنکے شہر پائی لاس میں ۱۱ شہزادہ نستر پیدا ہوا چوتھا آرکیدیا جس میں تیجیا اور ستم فیلوس اور ۱۰ مینٹینیا اور میگیلوپولس چار شہر آباد ہیں منجملہ اُنکے ۱۱ میگیلوپولس میں پولیبیس نامی مورخ پیدا ہوا پانچواں لیونیا جسمیں ایمائیکیلی اور اسپارٹا جسکو لیسیدیمن بھی کہتی ہیں دوشہر آباد تھے اور علاوہ اُنکے ۱۰ تیجیتس ایک پہاڑ قائم ہے اور ۱۱ دریا یوروتس بہتا ہے

۱۱ یہ ایک چھوٹا سا بندر صوبہ مورہ میں جانب جنوب و مغرب خلیج کرنا کے اور شمال و مغرب کو راس گیاو سے ساتھ میل کے فاصلہ پر ایک ڈھواں پہاڑ کے دامن میں آباد ہے پہلی بسبب تجارت کے بہت مشہور تھا مگر اب صرف نیل اور ریشم کی تھوڑی سی تجارت اُس میں رہ گئی ہے قدیم عمارت میں سے صرف قلعہ کی کچھ کچھ فصیل اور چند حوضوں کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا ہے اب مسلمانوں کے اُس میں قریب دوسو خاندانوں کے اور یونانی عیسائیوں کے قریب ۱۳۰ خاندانوں کے آباد ہیں *

۱۱ یہ ایک شہزادہ نیلیس کا بیٹا ہے جس نے اپنی جوانی میں فن سپہ گری میں کمال شہرت پائی اور ترائے کے محاصرہ میں بھی شریک تھا ہومر شاعر نے اتنی صفیں اُس میں بیان کی ہیں یعنی فن سپہ گری تدبیر جنگ دانائی اور انصاف شجاعت فصاحت اور بزرگی *

۱۰ یہ ایک قدیم شہر میدان میں ٹروپوٹزا سے آٹھ میل کے فاصلہ پر شمال کی جانب واقع تھا اور اُس فتح کے سبب سے بہت مشہور ہے جو تھیبس والونکواہل اسپارٹا پر حاصل ہوئی جسمیں تھیبس والوں کا ایک بڑا نامی سردار ایپامی ناندس مارا گیا اُسکی فصیل کئی برجوں کے سوا اب تک قائم ہے لیکن شہر مدت سے ویران ہو گیا مگر اُسکی کچھ تھوڑی سی جگہ میں ایک کانوں پالی ارپولی نام اب حال میں آباد ہے *

۱۱ یہ شہر قریب منترجون دریا کے ٹروپوٹزا سے مشرق کی جانب بارہ میل پر واقع تھا اس کا محیط ۶ میل کا تھا مگر اب اُس میں سے سوائے ایک بہت بڑے تماشا گاہ کے جو اب تک بالکل درست ہے بہت کم باقی رہا ہے *

۱۰ یہ پہاڑ مسٹرا سے جانب جنوب و مغرب کو دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سب میں بلند چوٹی اُسکی ۷۸۲۹ فٹ اونچی ہے *

۱۱ مطوح اِس دریا کا ایک پہاڑی ضلع میں سے ۳۷ درجہ ۱۵ دقیقہ عرضی شمالی اور طول کے ۲۲ درجہ ۱۵ دقیقہ مشرقی پر ہے اور جانب مشرق کو بہتا ہے اور بہت سی ندیوں کے شامل ہونے کے بعد اِسکا نام پیسلی ہو گیا ہے خلیج کالوکتھی میں گرتا ہے *

اور اُسمیں راس ٹینارس ہے چہتا آرگالس جسمیں † نیمیا اور ‡ مائی سینی اور †† ناپلیا اور تریزن اور * ایپیڈارس جسمیں بتخانہ |||| اسکیولاپیٹس کا تھا

† یہہ مقام جانب مغرب کو کارنتہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور بسبب بہت سے کھیل و تماشوں کے مشہور تھا اور بتخانہ جریپٹر کا وہاں تھا جو اب تک کچھہ کچھہ باقی ہے اور ستون اُسکے اثر موجود ہیں *

‡ یہہ شہر سواہ میل جانب مغرب کارنتہ سے قریب اس موقع کے آباد تھا جہاں اب گانوں کا رہتا آباد ہے پرسیس نے ۱۴۰۰ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے اس شہر کی بنیاد ڈالی تھی اور اہل آرگالس نے ایرانیوں کی لڑائی کے بعد ۴۶۶ برس پیشتر حضرت مسیح کے اس شہر کو مسمار کر دیا ایک باندی جو درمیان درزیادہ اونچی بلندیوں کے واقع تھی اُسپر یہہ شہر آباد تھا اُسکے قلعہ کی فصیل کا احاطہ بالکل معلوم ہوتا ہے اور بعض جگہ سے پندرہ بیس فٹ بلند دیوار قائم ہے *

†† اس زمانہ میں جو ناپلیا موجود ہے وہ اسی مقام پر بستا ہے جہاں قدیم ناپلیا ایک بلندی کے شمال و مشرق میں آباد تھا *

* یہہ شہر قدیم ایک پہاڑ پر جو خلیج دارامین کو گہستا ہوا چلا گیا ہے اور اُسکو زمین کے ساتھ ایک دلدلی خاک ڈالی ملاتی ہے آباد تھا *

|||| اسکے لفظی معنی ہیں دیوتا طبابت کا اسکی پیدائش کی روایتیں مختلف ہیں مگر جو زیادہ مشہور ہے وہ یہہ ہے کہ الیجیس کی بیٹی کروئس کو اپیالو دیوتا سے حمل رہا بعد رہنے حمل کے کروئس اسکس نامی باشندہ کیدیا پر فریفتہ ہو گئی اسبات کو اپیالو نے اپنے مکاشفہ یا ایک کووے کے خبر دینے سے معلوم کر کے اپنی بہن آرتمیز سے اُسکو اُسکے گھر میں مقام لیبریا واقع تھسلی میں قتل کرایا اور بقول اُردہ خود اپیالو نے اُسکو اور اُسکے آشنا کو قتل کیا مگر اُسکی نعش کو جلانے کے وقت اپیالو نے اپنے بیٹی اسکیولاپیٹس کو اور بقول بعضوں کے ہومز دیوتا نے آگ کے شعلوں میں سے بچا لیا جو تمام یونان میں بڑا معزز دیوتا ہوا اور عام پرستش اسکی ہوئی اسکے معابد اکثر شہروں کے باہر اچھے مقاموں میں جہاں کی آب و ہوا بہت عمدہ ہوتے تھے پہاڑوں پر اور ایسے کنوڑوں پر جنکا پانی مرضوں کو دور کرنے میں مشہور ہوتا تھا بنائی جاتے تھے اور ان معابدوں میں صرف اُسکی پوجا ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ سیکڑوں مریض جاتے تھے گویا اس زمانہ کی ہاسپتالیں کھا چاہیئی اصل مندر اسکا ایپیڈارس میں تھا جہاں نہ کسیکو مرنے دیتی تھے نہ کسی عورت کو جنمی دیتی تھے بتخانہ میں اسکی صورت جو رکھی ہوئی تھی وہ تھریسمیدیز نے ہاتھی دانت کی نہایت خوب صورت اور مردانہ بنائی تھی اسطرح پر کہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا ایک ہاتھ میں عصا اور ایک ہاتھ ایک سانپ پر رکھے ہوئی اور برابر میں اُسکے ایک کتا

اور § آرکس جسکوہیبیم بھی کہتی ہیں اور جو بتخانہ + جونو کے باعث مشہور ہوا چہے بڑے بڑے شہر آباد ہیں *

تیسرا حصہ گریس یعنی خاص یونان چہے حصوں پر منقسم ہے پہلا ایتولیا جسمیں + کیلسس اور کیلائیدن اور اولینس شہر بستے تھے اور دوسرا

بیٹھا ہوا اسکے دیوتا ہونیکي وجہ یہہ مشہور ہے کہ اسکو فن طبابت میں کمال تھا ہر قسم کے امراض کو اس کے ہاتھ سے شفا ہوتی تھی یہاتک کہ مردوں کو بھی زندہ کر دیتا تھا مردہ کو زندہ کرنیکي دوا جو اسکے ہاتھ لگی اُسکی عجیب روایت ہے کہ ایک مقام پر ایک شخص کے علاج کے واسطے یہہ کھڑا ہوا سوچتا تھا کہ ایک سانپ آکر اسکے عصا سے لپٹا اسنے اُسکو قتل کر ڈالا اُسکے بعد ایک اور سانپ مونہہ میں ایک صحرائی بوٹی لیکر آیا اور اُس سے اُس مردہ سانپ کو اُسنے جلایا غرض اسی دوا سے اسکولاپٹس بھی مردنکو جلانے لگا *

۶ زمانہ حال میں یہہ شہر ناپلیا سے چہہ میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کو دریائے پلینتزا کے داہنے کنارہ پر آباد ہے اور اسکے قریب کے میدان میں انگور اور چانول انجیر تماکو روٹی ہر قسم کی اجناس غلہ وغیرہ کثرت سے پیدا ہوتی ہیں اس شہر میں بازار سب باقاعدہ بنی ہوئے ہیں اور اکثر مکان اُسمیں لکڑی کے ہیں جنکے چہچی نکلی ہوئی ہیں سنہ ۱۸۵۳ ع میں اسکے باشندوں کی تعداد دس ہزار تھی اسی مقام پر متفرق کھنڈرات پرانی ارکاس کے ایسے ہیں کہ اب اُنہیں کسی طرح کی کچھہ تمیز نہیں ہو سکتے *

+ یونانیوں اور رومیوں کے عقاید کے بموجب یہہ دیوی بالکل جوپیٹر کے موافق خواص اور خصلتیں رکھتی ہی صرف فرق اتنا ہی کہ جوپیٹر مردنکا دیوتا ہی یہہ عورتوں کی دیوی خصوصاً شادیوں کی بھلائی اور عورتوں کی حفاظت بچہ پن سے اسکے متعلق سمجھی جاتی تھی رومیوں نے ہیرا دیوی کو اور جرنکو ایک کر دیا تھا *

+ کیلسس یہہ شہر دارالسلطنت جزیرہ یوبیہ کا ہی اُس جزیرہ پر سنہ ۱۲۱۰ ع میں وینیشیا والوں نے قبضہ پایا تھا اُسوقت میں ساٹھ ہزار باشندے اُسمیں تھے سنہ ۱۴۶۹ ع میں محمد دوم بادشاہ قسطنطنیہ نے اُسکو اُنسے چھین لیا اور سنہ ۱۸۲۱ ع کے ہنگامہ تک یہہ جزیرہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہا اب سلطنت یونان میں داخل ہی یہہ جزیرہ اٹیکا کے شمال و مغرب کو ہی اور ایک جانب اسکے اٹیکا سے ایسی قریب ہی کہ صرف ایک پل کے ذریعہ سے اس میں سے اٹیکا میں چلی جاتی ہیں *

کورس جسمیں اوزولی لوگ بستے تھے اس میں † ناپکتم جسکو اب لیپاتو کہتی ہیں اس سبب سے مشہور و معروف ہے کہ سنہ ۱۵۷۱ ع میں مسلمانوں نے وہاں شکست فاحش کھائی تھی تیسرا فوسس ہے جسمیں اینٹی سیرا بڑا شہر آباد ہے اور اسی میں شہر ‡ ڈلفس پاریسس پہاڑ کے دامن میں بستا ہے یہ شہر اس سبب سے مشہور ہے کہ وہاں سے بھی سایل کو جواب ملتا تھا اور † کوہ ہلی کن بھی اس حصہ میں واقع ہے چوتھا بیوشیا ہے جس میں آرکامناس اور تھسپیا اور § کرونیہ شہر بستے ہیں منجملہ اُنکے شہر کرونیہ || پلو تارک مورخ کا مولد و ماوا ہے اور ¶ پلیتیا بسبب شکست کھانے مارٹونیس کے

† یہ شہر ایک بندرگاہ ہے اسی نام کے خلیج میں شمال و مغرب کو ایٹھنز سے ۱۰۳ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ پر آباد ہے سمندر میں سے جب اسکو دیکھا جاتا ہے تو مثلت کی صورت نظر آتا ہے اُس پہاڑ کی چوٹی پر قلعہ اُسکا واقع ہے بالفعل کچھ بڑا نامی مقام نہیں ہے بسبب خشک ہو جانے بندرگاہ کے تجارت وہاں کے جاتی رہی مگر زمانہ قدیم میں بڑا نامی گرامی شہر تھا سنہ ۱۲۷۵ ع میں مسلمانوں نے اسکا محاصرہ کیا آخر تیس ہزار آدمیوں کے ضایع ہو جانے پر چار مہینے کے بعد اہل اسلام نے محاصرہ اُٹھا لیا *

‡ اب زمانہ حال میں اس جگہ پر کیسٹری نام ایک بستی آباد ہے اور اُس میں کوئی علامت اب قدیم ڈلفس کے باقی نہیں *

† یہ پہاڑ قریب ۴۴ میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب میں ایٹھنز کے واقع ہے اور باندی اسکے ۲۵۹۳ فیت ہے *

§ اب زمانہ حال میں اس شہر کے جگہ کاپونا بستی آباد ہے اس کرونیہ کے پاس بہت سی لڑائیاں ہوئیں ہیں خصوصاً ایک وہ لڑائی جسمیں فیلقوس مقدونیہ والے نے ایٹھنز والوں کو شکست دی جس سے اُسکا لئیق بیٹا سکندر اُنکے آزادی مٹانے کے لائق ہوا *

|| اس شخص کے سنہ پیدائش تحقیق نہیں مگر جب سنہ ۶۶ ع میں شہنشاہ نیرو یونان میں گذرا تھا تو یہ جوان تھا اور علم فلاسفی تحصیل کرتا تھا اسکے تصنیفات میں سے نہایت عمدہ اور باعث اسکے ہمیشہ کی یادگاری کی وہ کتاب ہے جسمیں چھپا ایس یونانی اور رومیوں کے حالات زندگیوں کو مقابل کر کے لکھا ہے *

¶ پلیتیا ایٹھنز کے شمال و مغرب میں ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھا اب اُسکے قریب ایک گائون کالا آباد ہے کسیقدر احاطہ فصیل کا معلوم ہوتا ہے اور قلعہ اس قدیم شہر کا جو غالب سکندر اعظم کے عہد کا بنا ہوا ہے اب بھی صاف ظاہر ہے *

مشہور ہوا اور † تھیبس اور اُلس نے اُس بندر کے باعث شہرت پائی کہ یونان والوں نے جب ترائے کے محاصرہ کا ارادہ کیا تو اُسی مقام سے جنگی جہازوں کے بادبان اٹھائے تھے اور شہر ‡ لیوکٹرا اِس سبب سے شہرہ آفاق ہوا کہ وہاں اپامیناندس کی فتح نے ظہور پایا تھا پانچواں ایتیکا جس میں † میکارا اور ایلپوسس اور قیسلیا اور مارتھن بڑے بڑے شہر آباد ہیں منجملہ اُن کے § مارتھن پر فوج ایران کو ملتائیڈیز نے شکست دی علاوہ اُن کے شہر ¶ ایتھنز بھی اسی حصہ میں بستا ہے جسے پائیریئس اور منشیا اور فلیوس تین بندر متعلق ہیں اور اسی حصہ میں ہیپیٹس اور ستھیران دو پہاڑ بھی ہیں چھٹا لاکرس ہے *

† تھیبس یہہ قدیم شہر ایتھنز کے شمال و مغرب میں ایک پہاڑ پر ۳۵ میل کے فاصلہ پر بڑی شان و شوکت سے آباد تھا اب اُسکی کوئی علامت باقی نہیں بجز چند سنگ مرمر کے ستونوں کے جو ٹوٹے بھوٹے پڑے ہیں اب جو اِس مقام پر شہر بستا ہی وہ بھی اسی نام سے مشہور ہی اور اُسکے عمارت بالکل لکڑی کی ہی اور پانچ ہزار آدمی اب اِس میں بستے ہیں *

‡ لیوکٹرا تھیبس سے قریب سات میل جانب مغرب کے آباد تھا *

§ میگارا ایتھنز کے مغرب و شمال میں ۲۵ میل کے فاصلہ سے خاکنائی کارتھہ پر سابق میں بہت وسیع تھا مگر اب نہایت خراب حالت میں ہی قریب ایک ہزار باغندونکے اُس میں بستے ہیں *

§ مارتھن ایک کانوں ہی ایتھنز کے شمال و مشرق کو راس نیگروپانت سے چند میل پر *

¶ ایتھنز یہہ نہایت قدیم شہر یونان کا خلیج ایجینیہ سے شمال و مغرب میں قریب چار میل کے آباد ہی اِس میں اِسٹدر پرانی اور حال کی عمارتیں ہیں کہ اُنکا حال لکھنے کے لیئے ایک علیحدہ کتاب چاہیئے مگر نہایت عمدہ نامی عمارت ایک قلعہ ہی چونے کے پتھر کے پہاڑ پر جو پہاڑ ایکسو پچاس فیت بلند ہی جسکے وسطہ میں ایک اور عمدہ عمارت سنگ مرمر کی نہایت عمدہ مرتع پر مگر اب بہت شکستہ ہی اور منرو کا مندر بھی اِسی قلعہ میں ہی اور ایک مقام سیکراپیم نام اس قلعہ کے اندر ہی جسکے مرکز میں سیکراپس اِس شہر کے بانی کی قبر سمجھی جاتی ہی چھیاسی برس پیشتر مسیح سے اُسکو روم کے سلا نامی سردار نے فتح کیا بعد اُسکے بہت انقلابات ہو رہی رہی آخر سنہ ۱۲۵۶ء میں اِسپر مسلمانوں کا قبضہ ہوا اور پھر یونانیوں نے سنہ ۱۸۲۲ء میں چھوڑا لیا اور سنہ ۱۸۳۲ء میں از سر نو یہہ شہر یونان کا دارالاسلمنت مقرر ہوا *

چوتھا بڑا حصہ تھسلی جسمیں گوم فی اور فارسلیا اور † میگنیشیا اور میتھون اور راس ‡ تھرماپلی اور قتھیا اور تھیبس اور § لائرسا اور تی مترایس بڑے بڑے شہر آباد تھے اور نہایت خوشنما گھاٹیاں تم پی کی دریائے پینیئس کے کناروں کے متصل تھیں اور اسی حصہ میں کوہ اولمپس اور پیلین اور اوسا تین پہاڑ واقع ہیں منجملہ اُنکے فارسلیا وہ شہر ہے کہ قریب اُسکے جولیس قیصر روم نے پوم پی اپنے حریف کو شکست فاحش دی اور میتھون وہ مقام ہے کہ اُسکے محاصرہ میں فلپ یعنی فیلتوس بادشاہ نے آنکھ اپنی کھوئی اور تھرماپلی نے اسلیئے شہرت پائی کہ وہاں تین سو اسپارٹا والوں نے زرخیز کی بڑی فوج کا مقابلہ کیا اور وہ تینوں پہاڑ جنات کی لڑائی سے مشہور ہوئے جسکا کہانیوں میں ذکر ہوتا ہے *

پانچواں حصہ مقدونیہ ہے جسکے چند بڑے بڑے شہروں کا ہم بیان کرتے ہیں یعنی اپی ڈیمینس یا ڈیوبیکم جسکو اب دوربزو کہتے ہیں اور ایبالونیا اور پیلا اور ایجیا اور ایڈسا اور پالین اور اولنتھس اور تورون اور ارکینتھس اور || تھسی لونیکا جسکو اب سالونکی کہتے ہیں اور

† میگنیشیا پہلے سمونا سے شمال و مشرق میں تیس میل کے فصل پر آباد ہے اب اسکا نام مینسا مشہور ہے اِسمیں ایک عمدہ کارواں سوا مربع سفید سنگ کی بنی ہوئی ہے اور اُسکے مرکز میں ایک بہت بڑا حوض صاف پانی کا بنا ہوا ہے اور اِسمیں جو اٹھارہ مسجدیں ہیں اُنہیں سے دو مسجدیں نہایت عمدہ عمارت کی ہیں جنکے اندر سنگ مر مر کے حوض ہیں اور کمال صنعتیں اُنہیں کی ہیں اِس شہر کے قریب پہاڑ ہیں جو قدیم سے سنگ مقناطیس کے پیدا ہونے سے مشہور ہیں بلکہ انگریزی زبان میں مقناطیس کا نام اِسی شہر کے نام سے نکلا ہے *

‡ تھرماپلی ایک مشہور گھاٹی پہاڑ اوٹا کی قریب دھانہ دریا ایلیدا کے خلیج مالو

یا زیتون کے نزدیک ہے *

§ لائرسا حال کا لایرسا سمجھا گیا ہے کہ اُسی قدیم لایرسا کی جگہ ۳۷ میل ترکیلا سی مشرق و شمال میں آباد ہے آبادی بیس ہزار آدمیوں کے ہے اور عمارت کثرت سے لکڑی اور مٹی کے ہے *

|| تھسی لونیکا بہت بڑا شہر اور بندرگاہ قسطنطنیہ سے مغرب اور جنوب و مغرب میں ۳۱۵ میل کے فاصلہ پر اُسی نام کے خلیج پر ایک پہاڑ کے اوپر آباد ہے اور چار دیواری اسکے پتھر کی ۵ میل کی ہے اور اُس میں ایک بہت عمدہ قلعہ ہے جسکے سات برج ہیں *

اسٹیجیرا مولد ارسطو کا اور ایم فی پولس اور † فلپی اور سکاٹسا شہر تھے اور اسی حصہ میں اسٹریمن دریا اور اتھوس پہاڑ واقع ہے منجملہ اُن کے شہر پیلا اس ملک کا دارالسلطنت فیلٹوس اور اُسکے بیٹے سکندر کا مولد و ماوا تھا اور شہر اولنتھس سے اولنتھئیکس ڈیماستھینس نے نام پایا فلپی اُس فتح عظیم کے باعث مشہور ہوا جو اغسطس اور اینٹونی نے بروٹس اور کیسیئس پر پائی تھی *۔

یونان کے جزیروں کا بیان

وہ جزیرے جو ملک یونان کے قریب قریب کثرت سے واقع ہوئے اور تاریخ میں نہایت معروف و مشہور ہیں تفصیل وار بیان کیئے جاتی ہیں چنانچہ منجملہ اُن کے جزیرہ کورسائرا جو بحر آیونیہ میں واقع ہے اور اُس میں ایک شہر بھی ہے جو اُسیکے نام سے مشہور ہے جسکو اب کارفو کہتے ہیں اور جزیرہ سفالین اور زیستھس جنکو اب سفالونا اور زینت کہتے ہیں اور جزیرہ اٹھیکا جو وطن السس ڈولیشیم کا تھا پرومٹیری میلیا کے متصل اور لیکونیا کے محتاذات میں جزیرہ سٹیبرا واقع ہے اور ایجینا اور سلامن جو خلیج سرونگ میں واقع ہے اور یہہ دونو جزیرے اُس لڑائی کے باعث سے جو زرکسیز بادشاہ ایران اور یونانیوں میں واقع ہوئے شہر آفاق ہوئے اور جزائر سپورڈیز یونان اور ایشیا کے درمیان میں حایل ہیں اور جزائر سائی کلیڈیز جن میں اینڈراس اور پیراس اور ڈیلاس تین مشہور جزیرے واقع ہیں اور وہ اسلیئے مشہور و معروف ہوئے کہ وہاں بڑا عمدہ سنگ مرمر پیدا ہوتا ہے اور جزیرہ یوبیہ جسکو نیگروپانت کہتے ہیں جو اس سے اوپر بحر ایجیئن کے بیچ میں ہے اور اُسکو ایک چھوٹا بازو سمندر کا جسکو یورپس کہتے ہیں خشکی کے بڑے ٹکڑے سے الگ کرتا ہے اور اُس میں ایک شہر کیلس تھا جو نہایت مشہور تھا اور جزیرہ سائرس جو شمال کی جانب واقع ہے اور لفساں جو اوپر کی طرف ہے اور اُسکو اب سٹیلیمین کہتے ہیں اور

† فلپی اس شہر کا نام فیاقوس سے نکلا ہے کیونکہ اُس نے اُسکا قلعہ وغیرہ

تعمیر کیا ہے تراماسی جانب جنوب و مشرق کو ۱۰ میل کے فرق سے آباد تھا اب اسکے صرف کچھ کھنڈرات اور کچھ فصیل و تین برج قلعہ کے سنگ مرمر وغیرہ کے

اب تک موجود ہیں *

سماتھریس جو اُس سے آگے ہی اور لسباس جو نیچے کیطرف ہے اور بڑا شہر اس جزیرے میں متلین تھا جسکے نام سے یہہ جزیرا بھی متلین کہلاتا تھا اور جزائر کی اُس اور سی او جنمیں بہت عمدہ شراب ہوتی ہے اور اسی سبب سے شہرہ آفاق ہوئے اور جزیرہ سیماس جو سب سے پچھلا ہے اور منجملہ اُن جزایروں کے جو ابھی مذکور ہوئے بعضے ایشیا سے متعلق ہیں اور جزیرہ کریٹ جسکو اب کینڈیا کہتے ہیں اُن سب جزایروں سے بہت بڑا ہے جو بلاد یونان سے متعلق ہیں اور اُس جزیرے کے جنوب میں بحر افریقہ اور شمال میں بحر ایجیئن ہی جسکو ارکی پلیگو بھی کہتے ہیں اور تین شہر اُسکے یعنی گورتائنا اور سائیڈن اور ناسس اور دو پہاڑ اُس کے یعنی ڈکٹا اور آئیدا کاریکس اور بھول بھلیاں اُسکی تمام دنیا میں مشہور و معروف ہیں اور منجملہ اُن جزایروں کے بہت سے جزایروں میں یونانیوں کی بستیاں تھیں اور اسیطرح سسلی یعنی صقلیہ اور اٹلی یعنی ایتلیہ کے کسیقدر حصے میں بھی کیلیبریا کی طرف یونانیوں کی بڑی بڑی بستیاں تھیں اور اسی باعث سے یہہ مقام گریشیامیگنا کے نام سے مشہور خاص و عوام تھے مگر بڑی آبادی یونان کی ایشیا مائینر اور خصوص یولس اور آئیٹونیا اور دُورس میں تھی منجملہ اُنکے یولس میں کیومی اور فوسیا اور الیا اور آئیٹونیا میں سمرنا اور کلازومیں تھی اُس اور لیبدس اور کلوفن اور افسس اور دُورس میں ہلیکارنیسس اور نیداس بڑے بڑے شہر بستے تھے اور علاوہ اُنکے اور بہت سی بستیاں ادھر ادھر زمین کے متفرق تھیں جنکا ذکر اپنے اپنے موقع پر آویگا الگ الگ بستی تھیں *

دوسرا باب

تاریخ یونان کی تقسیم چار زمانوں پر

واضح ہو کہ تاریخ یونان کی چار زمانوں پر منقسم ہے اور اُن زمانوں میں ایسے بڑے بڑے کارنمایاں ظہور میں آئے جو یادگاری کے شایاں و سزاوار ہیں اور اُن چاروں زمانوں کی مدت دو ہزار ایکسو چون برسکی ہوتی ہے *

پہلا زمانہ

یہہ وہ زمانہ ہے کہ اُس میں چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کی اصل و بنیاد کا بیان ہے اور آغاز اُس کا بنیاد شہر سسین سے جو سب سے پرانا شہر

ہی اور انجام اُسکا شہر ترائے کے محاصرہ پر ہوتا ہی اور یہہ زمانہ ایک ہزار برس کی مدت ہی جو اٹھارہ سو بیس برس دنیا سے لیکر دو ہزار اٹھ سو بیس برس تک کھچتا ہی *

دوسرا زمانہ

یہہ زمانہ شہر ترائے کے مفتوح ہونے سے شروع اور عہد ڈیرایس یعنی دارائے خلف الرشید بادشاہ ہستاسپس پر تمام ہوتا ہی اور اس زمانہ میں یونانیوں کی تاریخ ایرانیوں کی تاریخ سے خلط ملط ہو جاتی ہے اور یہہ زمانہ سنہ ۲۸۲۰ دنیای سے لیکر سنہ ۳۳۸۳ دنیای تک جاتا ہی جسکی مدت حساب کی رو سے ۶۶۳ برس کی ہوتی ہی *

تیسرا زمانہ

یہہ زمانہ دارا کی سلطنت سے لیکر سکندر اعظم کی وفات تک یعنی سنہ ۳۳۸۳ دنیوی سے سنہ ۳۶۸۱ دنیای تک ہی یعنی ۱۹۸ برس پر مشتمل ہی اور واضح ہو کہ یہہ حصہ تاریخ کا نہایت دلچسپ اور بغایت دلنشین ہی *

چوتھا زمانہ

یہہ زمانہ سکندر اعظم کی وفات سے شروع ہوتا ہی جبکہ یونان کا قنزل روز بروز ترقی پانے لگا اور یہاں تک شمار ہو سکتا ہی کہ یونانی رومیوں سے مغلوب ہو گئے اور اُنکی کامل تباہی اور بربادی کا زمانہ شمار کیا جاتا ہی کارنتھہ کی تباہی سے جو کانسل ممیس رومی سردار کے ہاتوں سنہ ۳۸۹۸ دنیای میں ظہور میں آئی اور خاندان † سیلوسڈی کی بربادی سے جو پومپی نے مقام ایشیا میں سنہ ۳۹۳۹ دنیای میں کی اور سلطنت ‡ لیگیڈیز کی خرابی سے جو اغسطس قیصر روم کی دست اندازی سے مقام مصر میں سنہ ۳۹۷۳ میں چشم کشاے عبرت ہوئی اور یہہ زمانہ ۲۹۳ برسوں پر مشتمل ہی اور واضح ہو کہ منجملہ ان زمانوں کے پہلے دونوں زمانوں کا بیان کمال اختصار اور غایت ایجاز سے قلمبند ہوگا اسلئے کہ دیکھنے

† سیلوسڈی بادشاہان ملک شام کا لقب اُنکی مربی سیلوکس بانی سلطنت کے

نام سے ہو گیا ہی *

‡ لیگیڈیز یہہ لقب بادشاہان مصر کا اُنکی مربی لیگیٹس ٹومی کے باپ کے نام

سے شہر ہوا *

والوں کو حال اُن اندھیر کے زمانوں کا تھوڑا بہت معلوم ہو جاوے اور حالات اُن وقتوں کے حقیقی تاریخ نہیں بلکہ کہانیاں ہیں اور وہ حال ایسے گول مول ہیں کہ اُنکی اصل و حقیقت کا دریافت کرنا اگر محال و مستع نہیں تو اُنکی نہایت دشوار ہونے میں کسی طرح کا شک و شبہ بھی نہیں اُوپر بیان ہو چکا کہ تحقیقات ایسے زمانہ معجہول الحال مستور الحقیقت کی اُن لوگوں کے لیئے نہایت مفید و نافع ہی جو تاریخ کی اصل و حقیقت دریافت کرنا چاہتے ہیں مگر مولف نے جو اپنی تاریخ کا کیندا قرار دیا ہی اُس سے خارج ہی *

یونانیوں کے حسب نسب کا بیان

یونان والوں کی کچھ اصل و نسب دریافت کرنے کے لیئے سب سے پہلے اُن حالات کی طرف توجہ لازم ہوئی جو توریت مقدس میں مندرج ہیں تمام یونانی جو گریکس کے نام سے مشہور معروف ہیں جد اعلیٰ اُنکا وہ جاون نامدار تھا جو یافث کا بیٹا اور نوح علیہ السلام کا پوتا تھا اگرچہ اُسکو صرف ائیونیہ والوں کا جو یونانیوں میں سے ایک خاص قوم تھی جد امجد سمجھا جاتا ہی اور اُسکو ائیون بھی اسلیئے کہہ سکتے ہیں کہ عبرانی زبان میں اُن دونوں ناموں کے حرف آپس میں نہایت مشابہہ ہیں مگر یہودی اور کالدیا والے اور عرب اور باقی تمام قومیں یونانیوں کو ائیونیئز کے نام سے پکارتے ہیں اسی سبب سے سکندر بادشاہ دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی میں شاہ جاون کے نام سے مذکور ہوا جاون کی + ایلیزا اور || تارسس اور ‡ چٹم اور § دودینم چار بیٹے ہوئے یہی چاروں اصل و بنیاد اُن بڑی بڑی شاخوں اس قوم کے تھے جو قدیم زمانوں میں فنون سپہ گری اور علوم و کمالات میں شہرہ آفاق ہوئے منجملہ اُنکے ایلیزا کو الاس بھی کہتے ہیں اسلیئے کہ توریت مقدس کے کلدی ترجمہ میں یہی لفظ آیا ہی اور تمام اُس قوم کے لیئے یہ لفظ عموماً آتا ہی قدیم شہر ایلس اور میدان ایلیسین اور بحر ایلسیئس جو پل پونیسس میں واقع ہیں اُنکے شروع نام سے یہ امر ثابت ہوتا ہی کہ یہ تمام ایلیزا سے منسوب ہیں اور یہی نام بہ نسبت اس قوم کے مورخوں کی تحریروں کے اُسکی یادگاری کے

جر نام اوپر مذکور ہیں اُنکا صحیح تلفظ عبری زبان کے مطابق اس طرح پڑھے
+ یاراں + ایلیشا || تریش ‡ کتیم § دودانیم *

زیادہ باعث ہوئے کیونکہ یہہ لوگ اورونکی اصل و حقیقت سے بخوبی واقف تھے مگر اصل و بنیاد اپنی اچھی طرح سمجھتے تھے ساری وجہ یہہ تھی کہ وہ سچے مذہب سے بہت نا آشنا اور نہایت کم واقف تھے اور اسی لیے انہوں نے کماحقہ تحقیقات نہیں کی اور ہلینیز اور آئیونیہ کے لفظوں کا استخراج دوسرا تہرایا جسکا آگے مذکور ہوگا یہہ فرض و لازم ہی کہ راے انکی اس امر خاص میں بھی بیان کیجیادے *

جیسا کہ ایلینا پہلا بیٹا جاون کا پلپ پونیسیس میں آباد ہوا ایسا ہی تھارسس دوسرا بیٹا اُسکا یونان کے کسی حصہ میں اکٹیا میں یا اُسکے قریب و جوار میں سکونت پذیر ہوا اور یہہ بات کہ چٹم تیسرا بیٹا اُسکا مقدونیہ والوں کا مورث اعلیٰ تھا محقق و ثابت ہی اور کتاب متابیسی میں سند اُسکی موجود ہی چنانچہ اُسی کتاب کے شروع میں مذکور ہی کہ سکندر مقدونیہ والا فیلقوس کا بیٹا اپنے ملک ستم یعنی چٹم سے دیورایس دارای ایران سے لڑنے کو گیا اور اسی کتاب کے آٹھویں باب میں جہاں یہہ مذکور ہی کہ رومیڈس نے مقدونیہ کے پچھلے بادشاہوں پر فتح پائی فلپ اور پرسیس دونوں شاہ ستمیڈنز کے نام سے لکھے گئے اور یہہ گمان غالب ہی کہ تھسلی اور اپائیروس چوتھے بیٹے دودینم کے حصہ میں آئے اور جوپیٹر دودنا کی پرستش سے اور خود شہر دودنا سے یہہ امر بخوبی ثابت ہی کہ دودینم کی یادگاری کچھ لوگوں میں باقی رہی تھی کہ اُسکے نام سے اُن لوگوں نے اپنی اصل و آبادی کی ابتدا نکالی غرض کہ یونانیوں کی اصلیت جسقدر کہ خوب چہاں بین کو بیان ہو سکتی تھی وہ اسی قدر ہی جو بیان کی گئی توریت مقدس میں کہیں کہیں ان باتوں کا مذکور ہی باقی اور حال اُس میں متروک ہیں اِسلینے کہ وہ کتاب اِسلینے موضوع نہیں کہ ہم جو امر دریافت کرنا چاہیں وہ اُس میں صاف صاف نکل اُوے بلکہ دین و ایمان کے قیام و ترقی کے لیے خال خال اُس میں ایسی قسم کے بیان بھی آجاتے ہیں نا چار اُسکے سواے کوئی اور چارہ نہیں کہ جو حال توریت میں مندرج نہیں وہ اُن مورخوں کی کتابوں سے لیے جارہیں جنہوں نے دنیا کی تاریخ تالیف کی † اگر پلینی

† یہہ شخص مصنف ہسٹور یا نیچر آلس کا ہی سنہ ۴۳ء میں بقول بعض

کے ویرونا میں اور بقول بعض کے کام میں پیدا اور سنہ ۷۹ء فوت ہوا *

صاحب کا قول و بیان اعتماد کے قابل ہو تو وہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ سارے گریشینز یعنی تمام یونانی ایک بادشاہ کے نام سے شہرہ آفاق ہوئے جسکی کہانی بہت دنوں سے انہیں برابر چلی آتی تھی اور ہومر شاعر اُن کو اپنے شعروں میں ہلینیز اور آرگیوز اور ڈانی اور ایکینز کے نام سے لکھتا ہی اور یہہ بات غور کے قابل ہی کہ لفظ گریکس کا ورجل میں ایک مرتبہ بھی مذکور نہیں ہوا *

اگلے زمانیکے یونانیوں کا گنوار پس اُس صورت میں قابل اعتبار کے نہوتا جبکہ ہم اُن کے مورخوں کی گواہیوں پر جو ایسے بڑی مدعا پر ہیں کسی طرح کا اعتراض کر سکتے اور جب کہ وہ لوگ اپنی اصل و حقیقت کو ایسی آب و تاب دینے والے تھے کہ جھوٹی ٹیپ ٹاپ سے سچ میچ کے بناؤ سنوار کرتے تھے تو پھر یہہ امر ممکن نہ تھا کہ وہ کبھی ایسی طرف متوجہ ہوتے کہ اُنکی عمدگی پر بتا لگتا اور بات اُنکی پھیکی پڑتی علاوہ اُسکے یہہ بات قیاس سے باہر ہی کہ ایک ایسی عمدہ قوم جسکے طفیل سے تمام دنیا میں علم و فضل نے انتشار پایا ہو آباد و اجداد اُسکے ایسے نا تراشیدہ ہوں کہ لازوری اور پہلوانی کے سوا کوئی قانون قاعدہ نہ رکھتے ہوں اور ایسی جہالت انہیں سمائی ہو کہ بوجوت بھی نجاتتے ہوں مگر با وصف ان سب باتوںکے حقیقت یہی تھی جو اوپر مذکور ہوئی اِسیلئے کہ وہ لوگ بناسپتی کہاتے تھے اور کسی مزہ سے واقف نہ تھے چنانچہ جس شخص نے اُنکو پہلے پہل بناسپتی کی جگہ قسم اناج کی کہلائی جو نہایت لطیف و لذیذ اور بغایت باعث نشو و نما ہی تو اُسکو بجائے دیوتوںکے سمجھا اور اُسکے لیئے ویسے ہی عہت تجویز کی اور یہہ پہلی ترقی تھی جو اُنکو اُسکی بدولت نصیب ہوئی تھی اور اب تک پوری ادمیت کو نہ پہنچے تھے یہانتک کہ رفتہ رفتہ بعد ایک عرصہ دراز کے اُس مرتبہ کو پہنچے اور با وصف اُسکے بھی حال اُنکا یہہ تھا کہ ضعیف سے ضعیف کو یہہ سمجھ بوجھ نہ تھی کہ اگر باہم اِکھتے ہو کر بود و باش کریں گے تو زہر دستونکے ہاتھوں سے محفوظ رہیں گے چنانچہ ابتداء آبادی میں ہر شخص نے اپنا اپنا مکان الگ الگ بنایا مگر بعد اُسکے روز بروز آبادی کو ترقی ہونے لگی اور بہت سے مکان بلا ارادہ اجتماع و اتفاق کے اتفاقاً بنائے گئے یہاں تک کہ شہر اور قصبی آباد ہو گئے مگر بود و باش مجموعی اُنکی

طور و طریقوں کی درستی کے لیئے کافی وافی نہوئی یہاں تک کہ یہہ بات ان کو مصر و فنجیا والونسے حاصل ہوئی اسلیئی کہ ان دنوں قوموں نے اپنی بستیاں یونان میں آباد کیں تھیں اور اُنکے حسن تربیت اور یمن صحبت سے عقل اور آدمیت اُنمیں حاصل ہوئی اور اُنہیں لوگوں سے جہاز وانی کے قاعدے اور تجارت کے رنگ دھنگ اور لکھنی کے طور و طرز حاصل کئے اور اُنکے قانونوں کی آگاہی اور علوم و فنون کی رغبت حاصل کی *

ابتدائی حال میں جو قصی قضائے یونان میں منتشر ہوئے ظاہری سبب اُنکا یہہ تھا کہ نہ خود رعایا میں ربط و ضبط تھا اور نہ کوئی اُنکا سردہوا تھا کہ وہ اُن کو قانونوں کا مطیع و محکوم کرتا بلکہ اہتمام و انصرام ہر شئے کا جبر و تعدی سے ہوتا تھا اور وہ لوگ جو زہر دست ہوتے تھے زیر دستوں کی جایدادیں جو بہت عمدہ اور پیداواری میں نہایت بہتر ہوتی تھیں بزور و تعدی چھپیں لیتی تھے اور وہ اصل مالک اپنے بسنی کے لیئی کہیں کہیں زمینیں دھونڈتے پھرتے تھے مگر اتینکا جو بنجر اور بانگر تھا وہاں کے باشندے اپنی اپنی جایدادوں پر قابض و متصرف رہی اور ایسی ایسی تعدیوں کے مغلوب و محکوم نہوئے اور بنظر اسی قبضہ دایمی کے اُن لوگوں نے نام اپنا یونانی زبان میں ایسا رکھا جسکے یہہ معنی ہیں کہ وہ لوگ اُسی ملک میں پیدا ہوئی اور اُسی میں آباد رہے تا کہ اُن قوموں سے جو تہوڑی بہت ایک جگہہ سے اُتہہ کر دوسری جگہہ پر آباد ہوئی تھیں امتیاز اُن کو حاصل ہووے غرض کہ تمام یونان کی عموماً ابتدا یہہ تھی جو مذکور ہوئی مگر اب مولف خاص خاص مراتب کی تفصیل اور مختلف آبادیوں کے حالات جو اُس ملک کے شامل ہیں بیان کرتا ہے *

بیان اُن مختلف ملکوں کا جن پر یونان منقسم تھی

پہلی زمانہ میں بہت چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں تھیں یہانتک کہ صرف ایک شہر کو بھی جس سے چند بیگہ زمیں متعلق ہوتی تھی بادشاہت کا خطاب دیا جاتا تھا *

شہر سسین کا بیان

۲۰۸۹ برس عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پہلی سنہ ۱۹۱۵ دنیادی میں بہت قدیم بادشاہت سسین کی تھی جسکو یوسپیٹس مورخ نے

سنہ ۱۳۱۳ میں اول اولمپیڈ سے پہلی قرار دیا ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ یہ سلطنت ہزار برس تک قائم رہی *

شہر آرگلس کا بیان

سنہ ۲۱۳۸ دنیای میں عیسیٰ علیہ السلام سے ۱۸۵۶ برس پہلی شہر آرگلس کی سلطنت پلہ پونیسس میں ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ۱۰۸۰ برس پہلی اول اولمپیڈ سے قائم ہوئی چنانچہ پہلا بادشاہ اُسکا انیکس تھا اور بعد اُسکے فرونیس بیٹا اُسکا تخت نشین ہوا اور اُسکے پیچھے اِی پس اور آرگس جسکے نام سے یہ ملک نامی ہو گیا تخت آرا ہوئی اور کئی بادشاہوں کے بعد جلیئر نے فرمانروائی کی مگر دیناس مصری نے اُسکو تخت سے اتارا اور خود تخت سلطنت پر جا بیٹھا بعد اُسکے سکا بہتہیجا اُسکا لیسیس نامی اُسکے بہائی ایجیٹس کا بیٹا جو اپنے پچاس بہائیوں میں سے دیناس کے جو رستم سے محفوظ و سلامت رہا تھا تخت اِرای سلطنت اور فرمانروای مملکت ہوا اور جب کہ عہد اُسکا پورا ہوا تو بعد اُسکے ابالس اور پروٹس اور ایگر سیٹس تخت نشین ہوئی اور ایگر سیٹس کی بیٹی مسماہ دانی کے پیت سے مسمیٰ پرسیتس پیدا ہوا چنانچہ جب وہ جوان ہوا تو اُس نے اپنے نانا کو قتل کیا اور اسلیٹی کہ یہ بڑا کام اُس نے قصداً و ارادے سے نکیا تھا آرگلس کی ریاست گوارا نکي اور مئیسینی کو چلا گیا اور وہیں رہنے سہنے کے دھنک ڈالے چنانچہ چند عرصہ تک وہیں رہا *

شہر مئیسینی کا بیان

جب کہ پرسیتس کا انتقال ہوا تو اُس نے بہت سے بیٹی وارث چھوڑے منجملہ اُنکے ایلسیتس اور ستمینیلس اور الکترائن ۳ بیٹی بڑے نامی گرامی تھے اور یہ تینوں اِس طرح پہلی پھولے کہ ایلسیتس کے ایم فیکرائن اور ستمینیلس کے یورستیتس پیدا ہوا اور الکترائن کے ایلک مینا پیدا ہوئی چنانچہ ایم فیکرائن نے ایلک میناسے شادی کی اور جس دن کہ ستمینیلس کے یورستیتس پیدا ہوا حسب اتفاق اُسی روز جو پیکر کے ہرکیولیز تولد ہوا مگر چونکہ جونو کی حسن تدبیر سے یورستیتس کو گونہ تقدم تھا تو ہرکیولیز کو کام ناکام اُسکی اطاعت کرنی پڑی چنانچہ اُس نے حسب الارشاد اُسکے وہ ۱۲ محنتیں آتھائیں جو کہانیوں میں اور داستانوں میں منقول و مذکور

پونیس کے بعد اِکٹرائی اور ستمینیلس اور یورستہینس مئیسینی میں فرمانروا رہے اور جب کہ ہرکیولیز کا انتقال ہوا تو یورستہینس کو تھ اندیش نے بایں اندیشہ دور دراز کہ شاید ہرکیولیز کی اولاد اُسکے تاج و تخت کا دعویٰ کرے اعلانیہ اُنسے مقابلہ کیا انجام اُسکا یہہ ہوا کہ ہرکیولیز کی اولاد نے اُسکو عین معرکہ میں قتل کیا اور فتح فیروزی کے ساتھ پلہ پونیسس میں داخل ہوئے اور ملک کی مالک ہو گئی مگر چونکہ یہہ واقعہ وقت مقتدر سے پہلی ظہور میں آیا تو ایک ایسی وباے عام وہاں منتشر ہوئی کہ اُن لوگوں کو حسب ہدایت ایک اریکل † کے وہ ملک چہوڑنا پڑا اور تین برس کے بعد ایک گول مول اریکل سے دھوکا کھا کر دوسری مرتبہ اُس طرف کا ارادہ کیا مگر کامیاب نہ ہوئی یہہ واقعہ شہر ترائی کے لینے سے بیس برس پہلے واقع ہوا تھا بعد مارے جانے یورستہینس کے برادر ماموں زاد اُسکا یعنی ائیتریئس بیتا پیلایس کا جانشین اُسکا ہوا اُسی کے نام سے پلہ پونیسس نے شہرت پائی اسلئے کہ وہ پہلے اہیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا یہہ ائیتریئس اور بہائی اُسکا تہیستس اہیسس ایسا بغض فاش رکھتے تھے کہ سارے چہوڑے برے اُس سے واقف ہیں آخر کار جب ائیتریئس نے جہان فانی سے کوچ کیا تو بعد اُسکے پلستہینس خاف الرشید اُسکا اُسکی جگہ پر بیٹھا اور اُسی طور سے اُسکے بعد اِسکا بیتا اگاممن اور اُسکے بعد اُسکا بیتا ارسٹس اور اُسکے بعد تسمینس اور پنتیپاس اُسکے بیٹی فرماں رواے مملکت ہوئے غرضکہ نسل بعد نسل سلطنت برابر چلی آئی اور سلسلہ کہیں منقطع نہوا مگر یہہ امر ثابت ہے کہ جب سے خاندان پیلایس میں سلطنت نے انتقال کیا تو برے برے گناہوں نے مئیسینی میں ظہور پایا چنانچہ انجام اُسکا یہہ ہوا کہ ہرکیولیز کی اولاد ارسٹس کے بیٹوں پر غالب آئی اور پلہ پونیسس سے اُنکو خارج کیا *

ایتھنز کا بیان

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پندرہ سو چھپن برس پہلی سنہ ۳۳۲۸ دنیای میں سیکراپس مصر کے رہنے والے نے شہر ایتھنز میں سلطنت

† اریکل حقیقت میں یہہ لفظ رومی زبان کا ہے قدیم زمانہ کے بعض پستوں میں ایک

دیوتے یا ایک ایسے شخص کے جراب کو کہتی تھے جو دیوتا مشہور ہو اور وہ جواب ایسے سوال کا ہوتا تھا جو کسی برے کام عموماً کسی واقعہ آئندہ کے نسبت مثل کامیابی کسی مہم اور آزمائی کے کیا جاتا تھا *

کے رنگ دھنگ جمائے اور بنفس نفیس اٹیکا میں رہنا سہنا اختیار کیا اور جتنا ملک کہ اُسکے قبضہ و تصرف میں آیا اُسکو بارہ ضلعوں پر منقسم کیا اور فصل خصومات کے لیئے ایک محکمہ ایروپیگیس بھی مقرر فرمایا چنانچہ اسی محکمہ انصاف پسند نے کراناس جانشین سیکرٹریس کے عہد سلطنت میں وہ بڑا قصہ پاک کیا † جو نیچوں اور مارس میں عرصہ دراز سے برابری چلا آتا تھا اور اُسی کی عہد حکومت میں دیوکیلینس کا طوفان آیا مگر وہ طوفان جو ایک ہزار بیس برس پہلے اول اولمپیت سے سنہ ۲۲۰۸ دنیادی میں آیا تھا وہ بہت پہلے تھا ایمفکلیٹس تیسرے بادشاہ ایتھنز نے تمام امور اور خصوص امور متعلقہ مملکت کی صلاح و مشورت اور ادائے قربانی کے واسطے اُن بارہ قوموں میں ربط و ضبط پیدا کیا جو ہر برس میں دومتبہ تھرماپلی میں اکھٹی ہوتی تھیں اور اس اجتماع خاص کو ایمفکلیٹس کہتی تھے اور ارکٹھیس کی سلطنت دو وجہوں سے شہرہ آفاق ہوئی ایک یہ کہ جب مسماہ سیرس کی بیٹی مسماہ پراسپرائن اچھوتی نہ رہے تو وہ اٹیکا میں چلی آئی اور دوسرے یہ کہ مقام ایلپوسس میں ایسی ایسی باتیں ظہور میں آئیں کہ سمجھ بوجھ سے باہر ہیں یا بہت مشکل سے سمجھ میں آتیں ہیں *

ایجیپٹس کے بیٹی پندین کی سلطنت کا بیان

بارہ سو چوراسی برس پہلی عیسیٰ علیہ السلام سے سنہ ۲۷۲۰ دنیادی میں اُسکے وقت کے لوگوں نے ایسے ایسے کارناماں کیئے کہ اُن کی بہادری سے بڑا حصہ تاریخ کا معمور و مشحون ہے اور اسی بادشاہ کے زمانہ میں آرگوناتس کی مہم مشہور اور ہرکیولیز کی بڑی بڑی مہمتیں اور مائیناس دوسرے بادشاہ کریت کی لڑائی ایتھنز والونسے اور تھیسپیٹس اور ایریڈن کی پرانی کھانی قائم کرتے ہیں بعد اُسکے تھیسپیٹس اُسکا جانشین ہوا اور اپنی رعایا کو سلطنت نوعیہ کے فائدے سمجھائے اور اٹیکا کے بارہ ضلعوں کو جو حسب تقسیم سیکرٹریس کے الگ الگ تھے ایسے ایک شہر یا گروہ سے متعلق کیا جو تمام علاقوں پر حاکم ہووے اور کاترس پچھلے بادشاہ ایتھنز نے تمام عمر اپنی رعایا کی رفائے و فلاح میں صرف کی یہاں تک کہ اُسی

† نیچوں سمندر کے دیوتا کا نام ہے اور مارس لڑائی کے دیوتا کا نام ہے جو

حقیقت میں دو ستارے ہیں *

جد و جہد میں مرگیا اور بعد اُسکے ایک ہزار ستر برس پہلے عیسیٰ علیہ السلام سے سنہ ۲۹۳۳ء دنیاوی میں ایتھنز والوں سے سلطنت نے انتقال کیا اور کادرس کا بیٹا میدن[†] سلطنت نوعیہ کا افسر مقرر ہوا اور آرکن کے خطاب سے اعزاز و امتیاز پایا پہلی یہہ دستور جاری تھا کہ آرکن تیز تازیست مقرر ہوتے تھے مگر ایتھنز والوں نے یہہ طرز حکومت اسلیمی پسند نہ کی کہ اُس میں بھی سلطنت شخصیت کی مشابہت پائی جاتی تھی چنانچہ دس برس کی ميعاد مقرر کی گئی اور آخر کار اِس عہدہ کو ایک برس کے لیٹی مقرر رکھا اور ہر سال بدلنا تہرایا *

شہر تھیبس کا بیان

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ایک ہزار چار سو پچیس برس پہلی سنہ ۲۵۳۹ء دنیوی میں کیتمس بادشاہ فنشیا کے کناروں تائیر اور سائیڈن کے قریب سے سمندر کی راہ آیا اور اُس ملک کے اُس حصہ پر قبضہ و تصرف کیا جو بعد اُسکے بیٹوشیا کے نام سے مشہور عوام ہوا اور وہاں شہر تھیبس بسایا اور ایک قلعہ جو اُسکے نام سے بنام کیتمیا نامی گرامی ہوا بزور دولت تعمیر کیا اور اُسکو دارالحکومت قرار دیا منجملہ جانشینان کیتمس کے لستس اور جوکستا اُسکی بیوی اور اودتی پس اُسکی بیٹی اور اٹیوکیلز اور پولینائیسیز دونو بہائیوں نے جو جوکستا اور اودتی پس ماں بیٹوں کے همخوابی سے پیدا ہوئی تھ اپنے حالات مصائب اشتمال سے جھوٹی کہانیوں اور عجیب عجیب نقلوں کو برے برے سازو سامان دیئے *

اِسپارٹا یعنی لیسیتیم کا بیان

یہہ امر مقرر کیا گیا کہ لی لی بادشاہ لکونیا کی سلطنت سنہ ۱۵۱۶ء دنیوی میں سنہ عیسوی سے پہلی شروع ہوئی اور تندارس نویں بادشاہ اِسپارٹا کی دو بیٹیوں ہلینا اور کلیتم نسترا کے علاوہ جنہیں سے ایک بیٹی یعنی کلیتم نسترا اگاممن بادشاہ مٹیسینی سے منسوب ہوئی تھی کیستہ اور پولکس دو بیٹی تو امان پیدا ہوئے اور اُسکے جیتی جی وہ دونو مرگئی بعد اُسکے یہہ سوچ اُسکو پیدا ہوئی کہ کسی ایسے پہلی آدمی کو سلطنت کا وارث چہرنا چاہیئے کہ وہ ہلینا کا شوہر اور داماد اُسکا ہو چنانچہ بہت سے خواستگار آئے اور تمام خواستگاروں نے آپس میں عہد و پیمان سے یہہ

† ایسی سلطنت کو کہتے ہیں جس میں چند عمائد اور رئیس ماکر حکومت کرتے ہوں

اقرار کیا کہ جسکو شاہزادی پسند فرماویں گی وہی اُنکا شوہر ہوگا کسیکو اُس میں تکرار و حجت کرنے کی گنجائش نہ ہوگی مگر منیلاس شاہزادہ کے سوا کسی سے سنجوگ نہ ملا چنانچہ اُسنے اُسکو پسند کیا اور باقی چاہنے والوں کی بات نہ پوچھی بعد اُسکے وہ رہنے سہنے لگے یہاں تک کہ تین برس سے کچھ زیادہ نہ گزرنے پائے تھے کہ الگزندریس بیتا پریم بادشاہ ‡ ترائے کا بجبر و تعدی اُسکو چوراکر لیکیا اور یہی برا کام اُسکا ترائے کی ترائے کا باعث ہوا غرض کہ یونان والوں نے شہر ترائے کا محاصرہ کیا اور اُسی محاصرہ سے یہہ حال اُنکو دریافت ہوا کہ وہ بڑی طاقت رکھتی ہیں یہانتک کہ ایکلسس اور اجاکسیس اور نیسترز اور السیزیز اُنکی چاروں قوموں کے محاصرہ سے ایشیا والوں کو یہہ یقین کامل ہوگیا کہ اولاد اُنکی کسی زمانہ میں ہمکو مطیع اور فرمان بردار اپنا کریگی حاصل یہہ کہ دس برس تک محاصرہ کہنچا اور یغتا حاکم بنی اسرائیل کے عہد حکومت میں وہ شہر فتح ہوا بشپ اش کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار چوراسی برس پہلی سنہ ۲۸۲۰ دنیادی میں یہہ حادثہ واقع ہوا یہہ سانحہ اور اولمپیا کے تماشوں کا تذکرہ تاریخ میں نہایت مشہور و معروف اور کمال حزم و احتیاط سے یاد رکھنے کے شایاں ہے *

اولمپیڈ اُس چار برس کی مدت کا نام ہے جو ایک تماشے سے دوسرے تماشے تک پوری ہووے چنانچہ مؤلف کسی نہ کسی مقام پر حال تقرر ان تماشوں کا جو ہر چوتھے برس شہر پائیسایا یعنی اولمپیا کے متصل حیرت بخش تماشاٹیاں ہوتے تھے تفصیل وار بیان کریگا واضح ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو چہتر برس پہلے ۳۲۲۸ دنیادی میں گرمی کے موسم میں اولمپیڈ کے سنہ شروع ہوئے اور منجملہ اُن تماشوں کے پہلا تماشا وہ تھا کہ اُس میں کاریس نے گھور دور جیتی تھی ترائے کی فتح پر اُسی برس گذرے تھے کہ ہرکیولیز کی اولاد دوبارہ پلے پونیسس میں داخل ہوئے اور اسپارٹا کو اُس

‡ یہہ شہر نہایت مشہور قدیم شہروں میں سے تھا اب اسکا کہیں نشان پایا نہیں جاتا اُسکے آبادی کے موقع میں بہت سے اختلاف ہیں مگر جنپر اکثر کا اتفاق ہے وہ یہہ ہے کہ یہہ شہر کوہ آئیدا کے ڈھال پر راس ڈارڈینلس کے مغربی سرے کے جنوب میں آٹھ میل کے فاصلہ پر آباد تھا *

وقت میں فتح کیا کہ یورستینس اور پراکلیس دونو بھائی ابوستوڈیمس کے بیٹے باہم حکومت کرتے تھے اور ان دونوں بھائیوں کے عہد حکومت سے اسپارٹا میں یہہ دستور جاری رہا کہ انہیں کے خاندان میں سے دو آدمی باتفاق ایک دوسرے کی حکومت کرتے تھے مگر بعد اُنکے بہت برسوں گزر جانے پر لائی کرگس نے || جمہوری سلطنت کے قانون و قاعدے جو تاریخ میں نہایت معروف و مشہور ہیں اسپارٹا کے لیئے مرتب کیئے چنانچہ حال اُنکا مفصل مذکور ہوگا *

کارنتھہ کا بیان

عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ۱۳۷۶ برس پہلے سنہ ۲۶۲۸ دنیایوی میں بلاد مذکورہ بالا سے بہت دنوں پیچھے خاص اس شہر میں سلطنت نے ظہور پایا اور اصل اُسکی یہہ ہے کہ یہہ بستی ارگس اور مٹیسینی کی مطیع تھی مگر جب کہ یولس کے بیٹے سیسیفس نے اُسپر تسلط کیا تو اُسکو دارالسلطنت بنایا چنانچہ یہاں تک اُسکے خاندان میں سلطنت رہی کہ ٹرائی کے محاصرہ سے تھمینا ایکسو دس برس پیچھے ہرکیولیز کی اولاد نے اُسکی آل و اولاد کو تخت عزت سے اتار کر خاک مذلت پر بٹھلایا بعد اُسکے سلطنت نے منتقل ہو کر بیکس کی اولاد میں قرار پکڑا اس بادشاہ نے اپنے عہد حکومت میں † سلطنت شخصیت کو سلطنت نوعیت سے بدل دیا چنانچہ جب تک وہ رنگ دھنگ قائم رہے تو ایک چیف مجسٹریٹ جو بنام پری تینس مشہور ہوتا تھا مقرر کیا جاتا تھا آخر کار حسب تقدیر یہہ امر ظہور میں آیا کہ سپسیلس رعایا کو متفق کر کے سینزوری سے تخت سلطنت پر جایٹھا بعد اُسکے پری اینڈر بیتا اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے یہانتک علم کی قدر و منزلت اور عالمونکی توقیر و عزت کی کہ وہ حکیمونمیں گنا گیا *

مقدونیہ کا بیان

عیسیٰ علیہ السلام سے اٹھارہ سو اکتیس برس پہلے سنہ ۳۱۹۱ دنیایوی

|| جمہوری سلطنت اُسکو کہتی ہیں جسمیں عام رعایا اپنے اتفاق سے قانون بنا کے اُسکے پابند ہو *

† سلطنت شخصیت اُس سلطنت کو کہتی ہیں جسمیں صرف ایک شخص اپنی طبیعت کا مختار بادشاہ ہو جو چاہے سر کرے *

میں بہت دنوں پیچھے یونانیوں نے مقدونیہ کی پوری پوری قدر و منزلت سمجھی اور اُسکو بڑا مرتبہ بخشا اِسیلئے کہ پہلے بادشاہ اس ملک کے پہاڑ جنگلوں میں بسر کرتے تھے اور خود یہہ ملک بھی منجملہ ممالک یونان کے محسوب نہوتا تھا اور تمام مقدونیہ والے اپنے بادشاہونکو جنکی اصل و اصول کارانس بادشاہ تھا ہرکیولیز کی اولاد سمجھتے تھے منجملہ اُنکے فیلقوس اور اُسکے بیٹے سکندر نے مقدونیہ کی سلطنت کو بڑے درجہ پر پہنچایا خلاصہ یہہ کہ چار سو اکتھڑ برس اسکندر کی وفات سے پہلے اور علاوہ اُسکے ایکسو پچپن برس پرسیس کی عہد حکومت تک جسکو رومیوں نے شکست فاحش دی اور ملک اُسکا فتح کیا غرض کہ کل چھ سو چھپیس برس تک اِس ملک میں وہ سلطنت قائم رہی *

یونان کی اُن بستیوں کا بیان جو ایشیا مائنر یعنی

کوچک ایشیا میں جا کر بسیں تھیں

یہہ ابھی مذکور ہو چکا کہ ترائے کی فتح پر جب ۸۰ برس گذرے تو ہرکیولیز کی اولاد نے پیلایڈی یعنی تسامینس پینتھیلس اور سٹس کے بیٹونکو شکست فاحش دی اور پلي پونیسس کو دو بارہ فتح کیا اور میسینی اور ارگاس اور لیسیڈیمس کو آپس میں بانٹ چونت کر قابض متصرف ہوئے چنانچہ اس بڑے انقلاب سے ایسی کہل بلی پڑی کہ ملک کی صورت بدل گئی اور اکثر لوگ تتر بتر ہو گئے اور پراگندہ ہونیکے رستہ کھلگئے مولف کو لازم ہی کہ یونان کے مختلف آبادیوں اور اُنکے چاروں زبانوں کے سمجھنے کے واسطے کچھ تھوڑا بہت پہلا حال بیان کرے *

وہ دیو کیلیٹس اِجو تھسالی کا فرمان روا تھا اور اُسی کے عہد سلطنت میں طوفان بھی آیا تھا چنانچہ وہ طوفان اُسکے فام سے شہرہ آفاق ہوا ہیلینس اور ایمفکٹیٹس دو بیٹے رکھتا تھا اور یہہ دونو بیٹے اُسکی بی بی پرہا کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے بعد اُسکے جب ایمفکٹیٹس کے نصیبوں نے یادری کی تو اُسنے کراناس کو ایتھنز سے خارج کیا اور بجائے اُسکے فرمانروائی کرنے لگا اگر شاہ ہیلینس کے ملک والے مورخ معتبر سمجھے جاویں تو حسب قول اُنکے اِسی بادشاہ نامدار کے نام سے یونانیوں کا نام ہالینیز مشہور ہوا ہی اس بادشاہ کے تین بیٹے بڑے لایق فایق تھے چنانچہ منجملہ اُنکے یولس بڑا بیٹا

باب کا جانشین ہوا اور علاوہ تھسلی کے لاکرس اور بیوشیا کو بھی اپنے تحت تصرف میں کیا اور بہت لوگ اُسکی اولاد کے تانتالاس شاہ فرجیہ کے بیٹے پیلایس کے ساتھ پلے پونیسس کو چلے گئے اور لکونیا میں جاکر آباد ہوئے اور پلے پونیسس کا نام پیلایس پر رکھا گیا اور وہ ملک جو پارنیسس سے ملا ہوا تھا دُورس دوسرے بیٹے کے حصہ میں آیا اور اُسکے نام سے مشہور ہوا مگر زوتھس تیسرا بیٹا اُسکا بھائیوں سے متنفر ہو کر چلا گیا اور اٹیکا میں رہنے سہنے لگا اور ایتھنز والے بادشاہ ایوکتھیس کی بیٹی سے شادی کی چنانچہ اُسکے پیٹ سے ایکئس اور ائیئوں دولر کے پیدا ہوئے حسب اتفاق ایکئس کے ہاتھ سے کوئی خون بہوے چوکے ہو گیا اور وہ اُسی باعث سے پلے پونیسس میں چلا گیا جو اُن دنوں ایجالیبا کے نام سے مشہور تھا چنانچہ اُسکے نام سے پلے پونیسس کا ایک حصہ بنام اکٹیا مشہور ہوا اور اولاد اُسکی لیسیدیمن میں آباد ہوئے اور ائیئوں اُسکے بیٹے نے فتوحات کی کثرت سے ایسا بڑا نام پیدا کیا کہ ایتھنز والے اُسکے خواستگار ہوئے اور اُسکو ایتھنز کا حاکم بنانا چاہا چنانچہ وہ ملک اُسکے نام سے مشہور ہوا اِسلئے کہ اٹیکا والے ائیئوئیئنز بھی کہلاتے تھے اور وہ شہر اُسکے قدموں کی برکت سے اتنا آباد ہوا کہ بسنی والوں کی ریل پیل سے ایک بستی پلے پونیسس میں بھیجی گئی اور جس ملک پر وہ لوگ قابض ہوئے نام اُسکا ائیئونیہ رکھا گیا یہاں تک کہ پلے پونیسس کے تمام رہنے والے باوجود اختلاف قوموں کے ایکئنز اور ائیئوئیئنز کہلانے لگے ٹرائی کی فتح پر جب ۸۰ برس گزرے تو ہرکیولیز کی اولاد نے کمال جدوجہد سے اپنے ملک قدیمی پلے پونیسس پر تصرف چاہا اور اس مرتبہ تینوں بیٹے ایروستومیکس کے یعنی تیمینس اور کرس فانتس اور ایروستودیمس بڑے بڑے سردار اُنکے تھے حسب اتفاق ایروستودیمس مر گیا یورستھینس اور پروکلیز اُسکے دو بیٹے بجائے اُسکے معزز و ممتاز ہوئے حاصل یہ کہ ارادہ اُنکا پورا ہوا اور حسب مراد اپنے کامیاب ہوئے یعنی ملک موروثی پر دو بارہ قبضہ کیا بعد اُسکے بانٹ چونٹ اس طور پر ہوئی کہ تیمینس کو ارگلس اور کرس فانتس کو مئیسینی اور ایروستودیمس کے بیٹوں کو لکونیا ملا اور دُورس والے جو ہرکیولیز کی اولاد کے ساتھ پلے پونیسس میں داخل ہوئے تھے انہوں نے ایکئنز یعنی اکٹیا کے رہنے والوں میں سے یولس کی آلہ واد کو جو لکونیا میں بستے تھے برابر دیس نکالا دیا چنانچہ یہ

بیچارے عرصہ تک مارے مارے پھرا کیئے اور آخر کار ایشیا مائنر یعنی کوچک ایشیا کے اُس حصہ میں آباد ہوئے جو اُنکے سبب سے یولس مشہور ہوا اور وہاں سمرنا اور گیارہ اور شہر آباد کیئے مگر سمرنا بعد اُسکے ائینونیٹنز کے قبضہ میں آ گیا اور لسباس کے کئی شہر یولس والونکے قبضہ میں آئے اور جب کہ مئیسینی اور ارگلس کے ایکیبا والوں نے ہرکیولیز کی اولاد کا دست تسلط دیکھ کر رہنے میں مزا ندیکھا اور کام ناکام اُنکو گھر بار چھوڑنا پڑا تو اُنہوں نے پہلے ہونیسس کے اُس حصہ کو جہاں ائینونیٹنز رہتے تھے وہ ایک قلم دبا لیا اور ائینونیٹنز کا یہ حال ہوا کہ پہلے وہ ایتھنز کو گئے جہاں وہ پہلے رہتے تھے اور بعد اُسکے ایشیا مائنر یعنی کوچک ایشیا کے اُس کنارے میں جو کیریا اور لڈیا کے درمیان واقع ہی پڑاؤ ڈالی اور نیلیٹس اور اینڈروکلیز کاترس کے بیٹوں کے تحت حکومت داخل ہوئے چنانچہ اُنکے سبب سے اُس حصہ کا نام بھی ائینونیہ مشہور ہو گیا جب کہ وہاں پانوں اُنکے جم گئے تو اُنہوں نے ایگیسس اور کیلازمینی اور ساماس وغیرہ بارہ شہر آباد کیئے کاترس کے عہد حکومت میں جو اُن دنوں ایتھنز میں فرمانروائی کرتا تھا لوگوں نے ایسا آرام پایا کہ رتیاں بھاگ بھاگ کر آنے لگے اور ایتھنز کی طاقت روز بروز بڑھنے لگی یہاں تک کہ ہرکیولیز کی اولاد نے یہہ سوچ سمجھ کر کہ ایتھنز کی روز افزون ترقی کی روک تھام کرنی چاہیئے ایتھنز والوں سے لڑائی شروع کی چنانچہ اُن لوگوں نے بہت سا نقصان اُٹھایا مگر مگارس پر قابض رہے اور وہاں شہر مگیرو آباد کیا اور کاترس والوں کو بجائے ائینونیہ والونکے ملک مگارس میں بسا دیا بعد اُسکے جب کاترس کا انتقال ہوا تو ایک تھوڑے سے دورس والے اُس ملک میں باقی رہے اور کچھ لوگ کریت کو چلے گئے اور بہت بڑا گروہ اُنکا ایشیامائینر یعنی کوچک ایشیا کے اُس حصہ میں آباد ہوا جو اُنکے نام سے بنام دورس مشہور تھا چنانچہ اُنہوں نے ہیلی کارنیسس اور سینیڈس اور کئی شہر آباد کیئے اور جزائر رودس اور کامس وغیرہ پر قابض متصرف ہوئے *

یونان کی مختلف زبانوں کا بیان

واضح ہو کہ بعد اِس بیان کے یونان کی بولیوں کا سمجھنا نہایت آسان ہوگا خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ یہہ چار زبانیں یعنی ایتک اور ائینونک اور دورک اور یولک تمام یونان میں جاری تھیں اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ

چاروں زبانیں پوری تھیں اور ہر زبان ایک ایک قوم میں الگ الگ مستعمل تھی مگر اصل اُنکی ایک زبان تھی اور اختلاف اُنکا اچنبی کی بات اِسلینے تھی کہ وہانکے باشندے اپنے اپنے ملکوں پر قابض اور اپنے اپنے طوروں میں ایسے اچھوتے تھے کہ ایک کو دوسرے سے لگاؤ نہ تھا منجملہ اُنکے ایتک وہ زبان ہی کہ جو ایتھنز میں اور اُسکے پاس پروس میں مستعمل تھی چنانچہ تھیوسٹیڈیز اور ایسٹیفینس اور پلیتو یعنی افلاطون اور ایسوکراتس یعنی سقراط اور زونون اور دیماسٹہینس اسی زبان میں کلام کرتے تھے *

دوسری زبان ائیئونک ایتک سے بہت ملتی جلتی تھی اور اِسلینے کہ ایشیا مائینر کے مختلف شہروں اور اُس پاس کے جزیروں میں جہاں ایتھنز کی بستیاں بستیاں تھیں اور نیز اکیٹا کے لوگوں میں بولی جاتی تھی نیا لطف اُسے پیدا کیا تھا مگر باوصف اُسکے اُس حسن فصاحت کو جو بعد اُسکے ایتھنز میں ایتک کو نصیب ہوا تھا نہ پہنچتی تھی چنانچہ ہیروکراتس یعنی سقراط حکیم اور ہروڈوٹس نے اسی زبان میں کتابیں لکھی تھیں *

تیسری زبان دورک اسپارٹا اور ارگاس والونکے استعمال میں تھی اور بعد اُسکے یہی زبان اپائیروس اور لیپا اور سسلی یعنی صقلیہ اور رودس اور کریت میں مروج رہی چنانچہ ارکیمیڈیز اور تھیاکریٹس † سائیریکوز یعنی سراسوس کا رہنے والا اور نینڈار اسی زبان میں تصنیف اور تالیف اپنی لکھتی تھی *

چوتھی زبان یعنی یولک کا یہہ حال ہی کہ پہلے استعمال اُسکا بیوشیننز اور اُنکے پاس پروس کے لوگوں میں شایع ذابیع تھا اور بعد اُسکے اُسے یولس میں جو ایک ملک ایشیا مائینر یعنی ایشیا کوچک کا درمیان ائیونینہ اور مٹیسینی کے جو دس یا بارہ شہروں پر مشتمل تھا اور اُن شہروں میں یونانی بستے تھے رواج پایا چنانچہ سینو اور آلیسیس جنکی تصنیفیں بہت کم باقی رہیں ہیں اسی زبان میں تالیف و تصنیف کرتے تھے کچھ کچھ لفظ اُس زبان کے ہنیاکریٹس اور پنڈار اور ہومر اور اور بہت سے مصنفوں کی تصنیفوں میں پائی جاتی ہیں *

† یہہ ایک شہر ہی جزیرہ سسلی یعنی صقلیہ کے جنوب و مشرقی کنارہ پر جو پہ نسبت قدیم شہر کے نہایت کم وسعت اور شان و شوکت میں بہت کم مرتبہ *

ریپبلک

یعنی سلطنت جمہوری کا بیان جو تمام ملک
یونان میں قرار پائی ہوئی تھی

دیکھنی والوں کو مختلف آبادیوں یونان کے حالات سے جو ہنرے مختصر بیان کیئے ہیں واضح ہوا ہوگا کہ سلطنت شخصیت حکومت کے مختلف طوروں کی بنیاد اصلی تھی اور یہی طرز نہایت قدیم امن و آمان اور آپس کے اتفاق کے لیئے بہت مناسب و شایان عام رواج پائی ہوئی تھی چنانچہ افلاطون حکیم نے لکھا ہے کہ یہہ انداز حکومت کا حکومت مربیانہ کا نمونہ ہی جیسی کہ باپ اپنی اولاد پر بہت نرمی اور اعتدال سے حکومت کرتا ہے مگر اس طرح کی حکومت میں رقتہ رقتہ خرابیاں واقع ہوئیں کہ ظالموں کے ظلم اور بادشاہوں کی سختی سے رعایا کی سرکشی اور طرح طرح کے قصی قضائے اور نئے نئے طور کے انقلاب پیدا ہوئی اور اُن مختلف طرح کے ارادوں اور اُمنگوں نے رعایا کے دل پکڑے جو تمام یونان میں فاش ہو گئی اور اُن ارادوں سے آزادی کی خواہشیں پیدا ہوئیں چنانچہ تمام تبدیلی گورنمنٹ کی ظہور میں آئی مگر مقدونیہ والی ان باتوں سے محفوظ رہی *

غرض یہہ کہ سلطنت شخصیت موقوف ہوئی اور سلطنت جمہوری نے قرار پایا مگر مختلف شہروں اور عادات اور طبائع ہر قسم کے رعایا کے باعث سے اُس نے مختلف صورتوں میں ظہور کیا مگر سلطنت شخصیت کا اتنا اثر باقی رہا کہ اُس نے شہریوں کی بلند نظریوں کو اکثر وقتوں میں ادبہارا اور بلاد یونان میں اُن کو بادشاہ ہوجانیکا آرزو مند کیا چنانچہ بعض رئیسوں نے جو نہ بحسب شرافت نسب اور نہ بحسب انتخاب رعایا کے سلطنت کی لیاقت رکھتے تھے اختیارات سلطنت کے حاصل کرنیکی لیئے فریب اور غداری اور جبر و ستم کے ذریعہ سے بہت سی دور دھوپ کی اور بدوں ملاحظہ قوانین رفاہ عام کے خواہش طبیعت کے موافق حکومت کی اور خوف اور بی اعتباری کے زمانہ میں غصب کے قائم رکھنی کے واسطے ظنی یا واقعی سازشوں کا دبانا متنا نہایت بے رحمی اور غایت سفاکی سے اپنے ذمہ واجب

اور لازم سمجھا اور اپنی حفاظت کے لیئی تباہ کرنا اُن لوگوں کا جو آزادانہ بسر کرتے تھے یا اپنی ملک سے محبت رکھتی تھے اور لایق اور ذی رتبہ اور دولت مند ہونیکی باعث سے اُن حکام غاصب کے نزدیک جو خود بھی یہہ سمجھتی تھے کہ ہم اس منصب کے مستحق نہیں اور لوگ ہم سے ناراض ہیں اور ناپسند کرتے ہیں مشتبہ تہرے تھی ضروری سمجھا اور تباہ کیا چنانچہ ایسی بیرحمونکے باعث یہہ لوگ اتنی برے اور نالایق اور ناکارہ ہو گئے کہ ظالم مشہور ہوئی اور اُنکی حرکتوں نے شاعروں کو ہجو کرنیکی سامان اور نقالوں کو ستم کی نقلوں کے سرمایہ دیئی *

تمام شہر اور اضلاع ملک یونان کے جو ایک دوسرے سے مختلف معلوم ہوتے تھے اور قوانین اور رسم و رواج کی حیثیت سے ایک تھے اتنے قوی اور زبر دست ہو گئے کہ اُنکے سامنے ڈارائیس یعنی دارا اور اُسکے بیٹی زرکسیز کے عہد میں ایرانیوں کی ہستی نہی اور وہ اُنہوں سے تہرانے لگے اور ظن غالب یہہ تھا کہ یہہ لوگ اُسیوقت میں ایران کو دیران کردیتی اگر ویسا ہی اتفاق عام ہوتا جیسا کہ بعد اُسکے ہوا یعنی وہ اتنی غالب ہوئی تھی کہ کسی سے مغلوب نہوسکتے تھے *

یہہ ماجرا جسکو میں اب بیان کرتا ہوں اس قابل ہے کہ پڑھنے والی کمال توجہ سے پڑھیں اور سننے والے جی لگا کر سنیں اگلی جلدوں میں ایک ایسی تہوڑی قوم کا مذکور ہوگا کہ وہ ایسی ملک میں بستی تھی کہ جو چھوٹی حصہ فرانس کے بھی برابر نہیں اور اُس تخت سے شاہانہ مقابلہ کرتی تھی جو روے زمین پر نہایت زبر دست تھا اور یہہ بھی بیان ہوگا کہ اُن تہوڑے سے لوگوں نے فوج بیسماں ایران کا صرف مقابلہ ہی نہیں کیا بلکہ اُن کو تتربتہر بھی کیا اور شکست فاحش بھی دی اور کبھی اتنا ایرانیوں کا سر نیچا کیا کہ چار ناچار اُنکو ایسی شرطوں کے لیئی جھکنا پڑا کہ مغلوب کو شرمندہ کریں اور غالب کے شان و شوکت بڑھائیں *

یونانیوں کے تمام شہروں میں لیستدیمن اور ایتھنز دو شہر تھے کہ اُنہوں نے اپنی لیاقت اور کارروائی کے حسن سعی سے آپکو معزز و ممتاز کیا اور ایک طرح کی بزرگی اور حکومت حاصل کی *

جو کہ ان شہروں کا بہت بڑا ذکر آنے والا ہے اس لیئی یہہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُس سے پہلی کچھ تہوڑا سا بیان اُنکے مختلف

باشندوں کی فطرت اور عادت اور طور و طرز حکومت کا مجملہ لکھا جا رہا ہے *

وہ بیانات جو میں لکھا چاہتا ہوں اُنکا بڑا حصہ پلوٹارک کے بیان سے لیا گیا ہے جس نے لائی کرگس اور سولن کے زندگی کا تذکرہ لکھا ہے *

اسپارٹا اور اُن قانونوں کا بیان جو لائی کرگس نے تجاویز کیے تھے

اسپارٹا کی حکومت اور انتظام کے قاعدے جو لائی کرگس نے مقرر کیے گو خلاف قیاس اور خارج از فہم ہیں مگر اُن کی تصدیق کرنیوالے بھی اِس کثرت سے ہیں کہ تمام دنیا کی تاریخوں میں کسی امر کے اتنے تصدیق کرنیوالے نہیں گئے *

اسپارٹا کے بادشاہوں میں سے جو بالاتفاق حکم رانی کرتے تھے یہہ قانون بنانے والا یونومیٹس کا بیٹا تھا لائی کرگس کو یہہ بات بہت اُسان تھی کہ وہ اپنے بہائی کے بعد تخت نشین ہوتا اِس لہٰذا کہ بہائی اُسکا اولاد فوت ہوا تھا چنانچہ چند روز اُس نے بادشاہی بھی کی مگر جبکہ اُسکو یہہ امر دریافت ہوا کہ اُسکی بہاوج حاملہ ہے تو اُس نے غائبہ بیان کیا کہ اُسکی اولاد تخت حکومت کی مستحق ہے بشرطیکہ وہ لڑکا ہووے اور اُسی وقت سے اُس نے سلطنت اس طرح پر کی کہ جیسے صغیروں کے ولی سرپرست اُن کے ترکہ کی حفاظت کرتے ہیں اُسی عرصہ میں لائی کرگس کی بہاوج نے اُسکے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ اگر تو مجھ سے شادی کرے تو یہہ حمل ضائع کردوں لائی کرگس یہہ سنکر نہایت رنجیدہ ہوا مگر اُس نے اپنے رنج و غصہ کو ظاہر نہ کیا اور اُس عورت کو وضع حمل تک بہلائے پھسلایا رکھا اور حیلے حوالے بتاتا رہا چنانچہ جب لڑکا پیدا ہوا تو لائی کرگس نے اُسکے نام کی منادی کرائی اور اُسکی تربیت میں کمال حزم و احتیاط اور غایت عقل و ہوشیاری کو صرف کیا اور اسلہٰذا کہ اِس شاہزادہ کے ہونے سے رعایا کو کمال خوشی حاصل ہوئی نام اُسکا چاری لاس رکھا *

اُس زمانہ میں یہاں تک بد انتظامی تھی کہ بادشاہ کے احکام و قوانین کو ناپسند کرتے تھے اور اُسکی بات نہ مانتے تھے اور رعایا کی نافرمانی روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور کسی طرح کی روک تھام نہ تھی لائی کرگس نے نہایت دلاوری سے یہہ ارادہ کیا کہ اسپارٹا کی حکومت کی طور تمام بدل

ڈالی چنانچہ اسی لحاظ سے کہ عمدہ عمدہ قانون جاری کیئی جاویں مختلف ملکوں کا سفر اختیار کیا تا کہ اور قوموں کی مختلف وضعوں سے واقف ہووے اور وہ لوگ جو فنون مختلفہ سے بڑی واقفیت اور انتظام ملک میں کامل دستگاہ رکھتے ہوں اُن سے مشورت کرے غرض کہ اُسنے جزیرہ کریٹ سے پہلی پہل سیاحی شروع کی جہاں کے قانون نہایت سخت مشہور تھے اور بعد اُسکے ایشیا میں گیا جہاں کے دستور کریٹ کے مخالف تھے اور سب سے پیچھی مصر میں پہونچا جو علوم اور فنون اور صلاح و مشورہ میں بغایت مشہور تھا جستدر عرصہ کہ اُسکو واپس آنے میں لگا اُسقدر اُسکے ملک والے اُسکے اُنیکے مشتاق تھے یہاں تک کہ بادشاہوں نے بھی یہ ضرورت سمجھکر کہ اُسکی حکومت سے کسی قدر رعایا قابو میں آویگی جلد اُنیکي تاکید کی تھی جب کہ وہ اسپارٹا میں واپس آیا تو اُسنے یہ خیال کیا کہ چند قاعدوں کی تبدیل سے رعایا کا انتظام خاطر خواہ نہوگا کام ناکام تمام قوانین حکومت کو بدلنا واجب سمجھکر تبدیل احکام سے پیشتر آریکل لینے کے واسطے وہ دلفاس میں گیا اور حسب دستور وہاں ایپالو کی نیاز کی اس بتخانہ کی پوجارن نے لائی کرگس کو خاص معتقد دیوتوں کے بلکہ خود دیوتا کے لقب سے پکارا لائی کرگس نے یہ استدعا کی کہ میں اپنے ملک کے واسطے ایک مجموعہ قوانین بنانا چاہتا ہوں ارشاد ہوا کہ دیوتا نے تیری درخواست منظور کی اور وہ سلطنت جمہوری جو تو قائم کیا چاہتا ہے تمام دنیا میں نہایت عمدہ ہوگی بعد اُسکے جب لائی کرگس اسپارٹا میں آیا تو بڑے بڑے رئیسوں کو اپنی تجویز سے آگاہ کیا اور جب اُسکو یہ یقین کامل ہوا کہ اُن لوگوں نے میری رائے سے اتفاق کیا تو وہ چند آدمی مسلح لیکر اس غرض سے بازار کو گیا کہ لوگوں کے دلوں پر اُسکا رعب داب اتنا بیٹھی کہ کوئی اُسکے مقابلہ پر کھڑا نہو اور کسی قسم کا خلاف نہکرے *

نئی طرز حکومت جو لائی کرگس نے اسپارٹا میں جاری کی اُسکے تین قاعدے مقرر کیئی *

قاعدہ اول

یعنی سنت کا بیان

تمام نئے قانون اور عمدہ قاعدے جو لائی کرگس نے مقرر کیئی اُن میں سے نہایت بڑا قاعدہ وہ محکمہ سنت کا تھا جسکا مقصود اصلی یہ

تھا کہ سنت والونکو بھي بادشاھوں کي مانند وہ اختيار و قدرت حاصل ھوے کہ اُسکے ذريعه سے حکومت کو بھي مدد پھونچتي رھے اور استقلال اُسکا روز بروز بڑھتا رھي معنے اُسکے بھي ھيں کہ جب گورنمنٽ ميں کسي طرح کا تزلزل واقع ھو اور بادشاھ کا جور و تعدي سے لگاؤ پايا جاوے تو بھي محڪمہ رعايا کي جانب داري کرے اور بادشاھ کو اعتدال کي حالت پر پھيرلاوے جيسا کہ افلاطون نے لکھا ھے کہ عدل و اعتدال پر رھنيڪے واسطي بادشاھوں کے اختياروں کي روڪ ٽوڪ کي جاوے *

لائي کرگس نے تو گورنمنٽ کا بھي معقول طريقہ قائم ڪيا مگر ايڪ سو تيس برس بعد اُسکے لوگوں نے اختيارات محڪمہ سنت کے کہ اُس ميں دو بادشاھ اور اٺائيس سنٽر کل تيس آدمي ميمبر تھ حد سے زياده پائي اور اُسکي زيادتي کي روڪ تھام کے ليئے ايفوري کا محڪمہ قائم ڪيا اور اُس ميں پانچ آدمي منتخب مقرر ڪيئے اور هر برس تبديلي اُنکي مقرر کي بھي محڪمہ اُن لوگوں سے نہايت مشابھت رکھتا تھا جو روم ميں ٽريبون کا عہدہ رکھتے تھ اور ٽريبون آفدي پيبل کہلاتے تھ ان لوگوں کو اسقدر قدرت حاصل تھي کہ وہ بادشاھ کو بھي گرفتار ڪر سکتے تھ چنانچہ بھي صورت پارينيئس بادشاھ کے مقدمہ ميں پيش آئي ايفوري کا محڪمہ تھوپومپس بادشاھ کے عہد سلطنت ميں قائم ھوا اس بادشاھ کي بھي بي نے ايڪورز اُسکو سخت لعنت ملامت ڪر کے بھي بات کھي کہ جو اختيار تجھکو حاصل تھ وہ تو نے اپني آل و اولاد کے حق ميں بگاڑ ديئے اور اُنکے ليئے باقي نہچھوڑے اُس نے بھي جواب ديا کہ ميں اپني اولاد کو ايسي اچھي حالت ميں چھوڑے جاتا ھوں کہ وہ ھميشہ باقي رھے *

اسوقت ميں اسپارٽا کي حکومت صرف سلطنت شخصيه ھي نہي بلکہ عمائد سلطنت کو بھي اُس ميں کمال دخل و تصرف تھا اور رعيت بھي محروم نہ تھي حاصل بھي کہ اس مجموعہ ميں سے هر گروہ اپنے اپنے اندازہ کے موافق رفاہ عام کي حکومت سے فائدہ اُرتھاتے تھ اور باوجود اُسکے کہ تمام آدمي زاد نئي بات کے خواہاں جويان ھوتے ھيں اور ھميشہ پراني باتوں سے اُنکے جي بھر جاتے ھيں مگر ليسيديمس ميں ۷۰۰ برس تک لائي کرگس کے قانون جاري رھے اور کسي کا جي بھي نہ اُوکتايا اور کسي پر گراں نگذرے *

دوسرا قاعدہ

تقسیم اراضی اور سونے چاندی کی ممانعت کا

لائی کرگس نے تقسیم اراضی وغیرہ کا قاعدہ عیش و آرام رعیت اور حسن انتظام سلطنت کے واسطے کمال دلیری سے جاری کیا اسلیئے کہ رعیت کا بڑا حصہ اتنا محتاج تھا کہ اُنکے پاس کچھ بھر زمین بھی نہ تھی اور چند خاص آدمی تمام اراضی ملک پر قابض و متصرف تھے لائی کرگس نے غرور حسد اور تنعم و عیاشی اور نہایت دولتمندی اور غایت افلاس کے نام و نشان مٹا دینے کے لیئے تمام شہر والوں کو یہہ فہمایش کی کہ تمام اراضی مقبوضہ گورنمنٹ کے حوالہ کریں کہ تقسیم اُسکی نئے سر سے عمل میں آویگی اور تمام رعیت برابر کیجائیگی اور جو لوگ کہ لائق اور نیک ہونگے اُنہیکو بزرگی بڑائی دیجائیگی یہہ قانون اگرچہ نہایت مشکل تھا مگر عمل درآمد اُسکے بھی بخوبی ہو گئی چنانچہ لکونیا کی اراضی کو تیس ہزار حصہ برابر کر کے بیرونجات کی رعایا پر تقسیم کر دیا اور جو زمینیں کہ اسپارٹا سے متعلق تھیں اُنکو نو ہزار حصوں پر تقسیم کر کے شہر والوں کو عطا کیں یہہ بات بہت مشہور تھی کہ اس تقسیم کے بعد ایک روز لائی کرگس عین فصل میں کہیں سفر سے جو واپس آیا تو لکونیا پر اُسکا گذر ہوا لوگوں کے حصے مساوی اور غلہ کی برابری ملاحظہ کر کے اپنے ہمراہیوں سے ہنسکر یہہ فرمانے لگا کہ لکونیا کی یہہ صورت تھی کہ گویا کئی ماں جائے بھائی اپنے ترکہ ورثہ کو بحصہ مساوی تقسیم کر رہے ہیں *

جب کہ جائداد غیر منقولہ کی تقسیم سے فراغت پائی اور اُسکا پہل پھول بھی ملاحظہ کیا تو جائداد منقولہ کی تقسیم بھی چاہی تاکہ چھوٹائی بڑائی کا کہیں نام و نشان باقی نہ رہے اور بالکل نیست و نابود ہو جاوے مگر اس تدبیر کو اسلیئے نامناسب سمجھا کہ مال جانکے برابر ہے اور لوگ اسکو بہت عزیز جانتے ہیں اخرا الامر وہ ڈھنگ چلا کہ روپئے پیسے کی محبت نہ رہی اور کوئی طمع کی راہ نہ چلے چنانچہ پہلے اُسنے چاندی کے چلن کی ممانعت کی اور فرماں ناند جاری کیا کہ لوہے کا سکے جاری رہے اور سونے اُسکے تمام سکے تسکال سے باہر سمجھے جاویں اور اُسکو بھی اتنا وزنی اور کم قیمت بنایا کہ دس مائٹاس کے گہر تک لائیکے واسطے

جسکے پانسو لیور فرانسیسی اور تیس پونڈ انگریزی اور دو سو روپیہ ہندوستانی ہوتے ہیں ایک بڑا چھکڑا اور دو بیل بارکش درکار ہوتے تھے اور ایک کوٹھا اُنکے رکھنے کے لیئے چاہتا تھا اور علاوہ اُسکے یہہ کام کیا کہ اسپارٹا میں تمام بیفائدہ فن موقوف کیئے مگر یہہ سعی خاص اُسکی محض بیجا تھے اسلیئے کہ جب سونے چاندی کا چلن موقوف ہو گیا تو یہہ سارے فن خود بخود موقوف ہو جاتے کیونکہ کوئی پیشہ والا اپنے مال کو کسی گاہک کے ہاتھ اس وجہ سے بیچ نہ سکتا اور نہ کوئی گاہک خریدتا کیونکہ سوای اسپارٹا کے کسی ملک میں بلاد یونان کے لوہے کا سکہ جاری نہ تھا بلکہ اُسکو سارے لوگ برا کہتے تھے اور نہایت اُسکی مذمت کرتے تھے *

تیسرا قاعدہ

تمام شہر والوں کے باہم کھانا کھانیکا

لائی کرگس نے یہہ سوچ بچار کر کہ عیش و عشرت اور مال و دولت کی محبت باقی نہ رہے یہہ قاعدہ ایجاد کیا اور تکلفات کو نیکیے درپے ہوا حکم دیا کہ وہ کھانے جو درج قانون ہیں تمام لوگ باہم مل جلکر کھایا کریں اور کوئی آدمی اپنے گھر کھانے نہ پاوے چنانچہ اس کفایت شعاری اور سادہ خوری کا یہہ نتیجہ حاصل ہوا کہ روپیہ پیسہ کی قدر نہ رہی چوری کا باب مسدود ہوا اور کوئی مطلب ایسا باقی نہ رہا کہ اُسکے واسطے روپیہ جمع کیا جاوے اور جمع کرنیکا مزا ہاتھ آوے اور جمع کرنیوالا اپنی ٹیپ تاپ دکھاوے خلاصہ یہہ کہ امیر و غریب باہم کھانے پینے لگے اور کسی کا یہہ مقدور نہوا کہ اپنے گھر سے کھاپی کر اُس جلسہ عام میں شریک ہو بلکہ ایک دوسرے کا نگران رہتا تھا کہ اُسنے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی کچھ کم کھاتا تو تمام جلسہ اُسکو یوں ملامت کرتا کہ یہہ نازک مزاج ہی تکلف پر مرتا ہی یہاں کا کھانا اُسکو پسند نہیں آتا *

اس قانون کے جاری ہونے سے دولت مند نہایت ناراض ہوئے اور بڑا ہنگامہ برپا ہوا چنانچہ ایک نو جوان الکزیٹر نامی نے لائی کرگس کی آنکھ

نکال لی اور کچھ ملاحظہ کیا مگر لائی کرگس نے یہاں تک چشم پوشی کی کہ چشم نمائی سے بھی در گذرا اور اگر اُسکو انتقام اسکا منظور ہوتا تو ہر طرح سے اس حرکت بیجا کی سزا دے سکتا تھا مگر اُسنے کچھ نہ کہا اور کسی کی نہ سنی بلکہ نہایت مہربانی کی اور خاطر داری اور مدارات سے اُسکو ٹھنڈا کیا بعد اُسکے کسی نے دم مارا اور بے تکلف کھاتے پیتے رہے اور دستور یہہ تھا کہ ایک میز پر پندرہ آدمی کھانا کھاتے تھے اور بدون رضامندی تمام جلسہ کے کوئی میز پر بیٹھ نہ سکتا تھا اور ہر شخص کو ہر مہینے میں ایک بشل اٹے کا بے ۳۲ سیر اور آٹھ پیمانہ شراب کے اور پانچ پونڈ بے ڈھائی سیر پنیر اور ڈھائی پونڈ بے سوا سیر انجیر اور کچھ تختی پکوائی کے لیئے دینا پڑتا تھا اور کوئی آدمی اس قاعدے سے مستثنیٰ نہ تھا یہاں تک کہ بعد جاری ہونے اس قانون کے ایچس بادشاہ اس قصور پر سزا اور ملامت کا مستحق ہوا کہ جب وہ مہم سے آیا تو اُسنے اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھایا جن میزوں پر کہ بڑی بیوڑی کھانیکو بیٹھتے تھے وہاں لڑکے بالے بھی تھوڑا بہت کھاتے پیتے تھے اور اچھی اچھی باتیں اور چنی چنی نصیحتیں سناتے تھے کھانے پینے کا نام تھا اور حقیقت میں وہ میز خانے عام و ادب کے منتخب خانے تھے انتظام ملک کے عمدہ عمدہ قانون اور سیاست مدنی کے نئے نئے قاعدے گوش گزار ہوتے تھے اور ہسٹے بولنے کا یہہ التزام تھا کہ کوئی کلمہ ایسا زبان پر نہ دے کہ طبیعت کو ناگوار ہو اور پلے جی برے ہوں اور جب کبھی گفتگو کسیکو گران گذرتی تو اُسی وقت وہ موقوف کیجاتی لڑکوں کو راز داری اسطور پر تعلیم کیجاتی تھی کہ جب کوئی لڑکا کھانیکے جلسہ میں شریک ہوتا تو سالار قافلہ اُسکو دروازہ دکھا کر یہہ فرماتا کہ جو کچھ یہاں زبان سے نکلے وہ اس دروازہ سے باہر نجاوے عمدہ غذا اُنکی مالدحم تھا اور تمام آدمی اور خصوص عمر رسیدہ لوگ اس غذا کو پسند کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ڈایونسیئس بادشاہ اُنکے کھانے پینے میں شریک ہوا اور تمام کھانوں کو برخلاف سبکے بد مزہ بتایا باورچی نے عرض کیا کہ جب تک فضول تحلیل نہوں اور بدن پسینے پسینے نہو جاوے اور اشتہا غالب نہو تب تک کھانے پینے کا مزا نہیں آتا اور حضور کا یہہ حال ہی

کہ تھوڑی مدد نہ ہو گوارا نہیں کرتے *

قواعد متفرقہ کا بیان

لائی کرگس کے متفرق قاعدوں کا جو ذکر مذکور ہوتا ہی اُس سے یہہ مقصود نہیں کہ یہہ قاعدے بھی کتاب میں مندرج ہیں اِسیلئے کہ اُسے چند قاعدے کتاب میں درج کیئے تھے باقی اور قاعدے دے ایا کے برتاو میں تھے اور یہہ لوگ یہاں تک پا بند ہو گئے تھے کہ قانون کے پتلے بن گئے تھے چنانچہ منجمانہ اُنکے وہ قانون بھی ہیں جو لڑکوں کی تعلیم و تربیت کے لیئے ایجاد کیئے تھے اور اصل اصول اُنکا یہہ تھا کہ تمام لڑکے بالے اپنے ما باپ کی بہ نسبت گورنمنٹ سے زیادہ علاقہ رکھتے ہیں اِسیلئے اُنکی تعلیم و تربیت کے قانون مقرر کرنے واجب سمجھنے چاہیئیں اور ایسا قاعدہ مقرر کیا جاوے کہ جس سے حسبِ وطن اور حسن طبیعت حاصل ہووے اور یہہ بات ٹھیک نہیں کہ وہ ماں باپ کی مرضی موافق بیہودہ تربیت اور بیفائدہ تعلیم پایا کریں چنانچہ یہہ قانون مقرر کیا گیا کہ جب کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو ہو قوم کے عمدہ عمدہ آدمی اُسکو جانچنے نولنے جاتے تھے اگر جوڑ بند کا سچا اور اُتھوں گاتھہ پورا پاتے تھی تو اُسکو لے آتے تھے اور زمین کے نو ہزار حصوں میں سے ایک حصہ اُسکی جاگیر مقرر کرتے اور اگر ایسا ناتوان دیکھتی تھے کہ اُسکے قوی ہونے کی توقع نہوتی تھی تو اُسکے مرنیکا فتوے دیتی تھے بچوں کو ہمیشہ سکھایا جاتا تھا کہ وہ کہانے پر اصرار نہ کریں جو حاضر ہووے وہ کہالیویں اور تنہائی اور اندھیروں میں ندریں اور رونے چلانے سے واسطہ نہ کہیں بد مزاجی سے بچاتے تھے اور ننکے پانو پہراتے تھے اور کھرے بچہ ہونو پر سلاتے تھے اور گرمی جارے میں ایک کپڑا پہناتے تھے اور ساری غرض یہہ تھی کہ محتنتونکے عادی ہوویں اور وقت پر جان نہچوراویں اور سردی گرمی کی پروا نہ کریں بعد اُسکے ساتویں برس جماعت میں داخل کیئی جاتے تھے اور ایک قانون سب پر جاری ہوتا تھا اور تمام تعلیموں میں اس تعلیم کا بہت چرچا تھا کہ اطاعت کو یہاں تک مقدم سمجھیں کہ جو کچھ اُنسے کہا جاوے اُسپر بے عذر و تکلف عمل کریں *

واضح ہو کہ صاحب قانون کی راے تعلیم اطاعت کے باب میں جس پر تمام آسائش اور رفاه عام منحصّر ہے نہایت راست اور بغایت درست تھے کہ وہ بچوں کو اپنے بزرگوں اور اُستادوں کی اطاعت سکھاتے تھے اُستادوں کا

قاعدہ یہہ تھا کہ کھانا کھانے میں سوالات مختلفہ کے ذریعہ سے تعلیم کی چہیز چہار بھی چلی جاتی تھی مثلاً اُسے بھی دریافت کرتے تھے کہ شہر میں کونسا آدمی متدین ہے اور اُس مقدمہ میں تمہاری کیا رائے ہے اور لڑکوں کا یہہ عالم تھا کہ سننے کے ساتھ ہی مختصر لفظوں میں جواب باصواب عرض کرتے اور برہانوں کے زور سے بخوبی ثابت کر دیتی اور وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ وہ لیکونک محاورہ کے عادی کیئی جاتے تھے اور وہ محاورہ یہہ ہے کہ تھوڑے لفظوں میں بہت بڑا مطلب ادا کیا جاوے یا بنوک قلم لکھا جاوے اسلیئے کہ لائی کرگس کی حسن تدبیر سے روپیہ پیسے بیقدر ہو گئے تھے اور تمام فنون کی کارخانہ تہندے پڑے تھے اور تقریر مختصر اور بیان مطلب خیز سے کمال رغبت اور اُنس تمام تھا علم ادب کی تعلیم بقدر ضرورت جاری تھی سوائے فنون جنگ اور رسوم اطاعت کے باقی کسی علم و ہنر کی تعلیم نہ ہوتی تھی بچوں کی تربیت کا مہتمم ایک شخص ذی عزت عالی رتبہ مقرر کیا جاتا تھا اور وہ شخص اپنی تجویز سے ہر ایک جماعت کے لیئی ایسا مدرس معین کرتا تھا کہ عقل و دیانت اُسکی مسلم اور چال دھال اُسکی تھیک تھاک ہوتی تھی *

اُس ملک میں ایک طرح کی چوری جاری تھی کہ وہ حقیقت میں چوری نہ تھی اسلیئے کہ لڑکوں کو اجازت تھی کہ بڑے بڑے مکانوں اور باغوں سے کھانے پینے کی چیزیں ایسی ہوشیاری سے چورادیں کہ دوسرے کو خبر نہوے اور اسی لیئی اگر کوئی پکڑا جاتا تو اُسکو اِس قصور پر سزا دیجاتی تھی کہ ہوشیاری سے کیوں کام نہ کیا *

شرط سلیقہ ہے ہر ایک بات میں * عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیئی سنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکے نے ایک لومڑی چورائی اور دامن کے نیچے چہپالی لومڑی اُسکا پیٹ پہاڑ تی رہی اور وہ ویسا ہی کھڑا رہا یہاں تک کہ اُسنے کام اُسکا تمام کیا مگر اُسنے دم نمارا اور بدنامی کو گوارا نہ کیا یہہ چوری نام کی چوری ہے مگر واقعی نہیں اسلیئے کہ رعایا کی رضامندی اور صاحب قانون کی اجازت سے ہوتی تھی اور اجازت سے غرض یہہ تھی کہ اِسپارٹا والی داؤن گہات میں پورے ہوں اور تھوڑی اوقات پر بسر کریں اور خود کماویں اور جفا کشی کے عادی رہیں اور لڑائیوں میں کام دیں واضح ہو کہ مولف نے ان باتوں کو ایک اور رسالہ میں مفصل

بیان کیا ہے اسپارٹا کے لڑکوں کا صبر و استقلال ایک تہیوار میں جو دیانا عرف اُرتھیا کے لقب سے ملقب تھا بخوبی واضح ہوا اسلیٹی کہ وہاں اُنکے ماں باپ کے روپرو اُنکی ننگے پنڈوں پر برابر کوزے لکتے تھے یہاں تک کہ بعضے لہولہاں ہوتے تھے اور بعضے اپنی جان سے جاتے تھے مگر کوئی اُف نکرتا اور دم نہارتا تھا اور ماں باپوں کا یہ حال تھا کہ انکھوں کے سامنے اپنے نورچشموں کا وہ حال تباہ دیکھتی تھے اور ہر چوت پر آفریں اور ہر وار پر شاباش کہتی تھی پلوتارک کہتا ہے کہ خود میں نے ایسی بیرحمی کے مرقوں پر لڑکوں کو جان دیتی ہوئے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے اور اسی سبب سے ہارس صاحب نے شہر لیسیدیمن کو ییشینس یعنی صابر کا لقب دیا ہے ایک مورخ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص نے تین ضربیں لٹھی کی اُٹھائیں اور کسی طرح کی فریاد و زاری نکی لیسیدیمن والوں کو دستکاری کی بالکل ممانعت تھی اور شب و روز سیر و شکار اور مشق و ریاضت جسمانی میں سرگرم رہتے تھے اور اُن کی اراضیات کو ایلوٹی جو غلاموں کی ایک قسم تھی بوتے تھے اور پیداوار سے حصہ بانٹ لیتے تھے *

لائی کرگس کی غرض یہہ تھی کہ شہروالوں کو فکر معاش سے فراغت رہے اور اپنے اپنے مکانوں میں باہم بیٹھ کر کمال فراغت سے گفتگو کیا کریں چنانچہ ہر طرح کی باتیں اور ہر قسم کے جھگڑے پیش ہوتے تھے اور اکثر یہہ عادت تھی کہ بڑے بڑے کاموں میں کمال منانت اور تمام تامل سے گفتگو کرتے تھے مگر کبھی کبھی بطور چاشنی کے دوچار باتیں ہنسی خوشی کی بھی ایسے طرز خاص پر ہو جاتی تھیں کہ لطف نصیحت سے خالی نہ ہوتی تھیں الگ تہلگ رہنے کو اچھا نہ جانتے تھے اور بہت تہوار اُنکا وقت تنہائی میں صرف ہوتا تھا اور اکثر اوقات اپنے اپنے افسروں کے ساتھ رہتے تھے جیسی مکتبوں کے لڑکے اپنے استادوں کے ساتھ لگے پہرتے ہیں اور اُن کے دلنمیں حب وطن اور رفاہ خلائق کے دلورے اتنے سماگئے تھے کہ تمام مطلبوں پر ایسے اعلیٰ مطلب کو مقدم رکھتے تھے اور اپنی ہستی کو اپنی ذات کے واسطے نہ سمجھتی تھی بلکہ یہہ خوب جانتے تھے کہ ہم رفاہ خلائق کے واسطے پیدا ہوئے ہیں اور ہمارے پیدائش سے صرف رفاہ عام مقصود ہے ہڈاریتس نامی ایک شخص ذی رتبہ جب کسی موقع پر منجملہ اُن تین سو آدمیوں کے جو عمدہ اور منتخب تھے شمار نہوا تو اُس نے پہرتے پیروں

کمال رضامندی سے یہہ صاف بیان کیا کہ نہایت شکو کا مقام ہے کہ اسپارٹا میں تین سو آدمی مجبہ سے زیادہ قابل اور ہوشیار ہیں *

خلاصہ یہہ کہ لیسیدیمن میں ہر چیز ایسی ہی تھی کہ اُسکے ذریعہ سے پہلے کو ترقی اور برائی کو تنزل ہوتا رہے یعنی تمام حرکات اور سکناات اور تقریرات اور عمارات اور کتبوں سے یہہ امر مشترک وہاں حاصل تھا کہ پہلی باتوں کی عزت اور بوی باتوں کی ذلت سارے چھوٹے بڑوں کے دلنشین ہووے اور یہہ امر ظاہر ہے کہ جہاں ایک دوسریکو دیکھنے سے نصیحت حاصل ہووے وہاں بت پرستوں میں جہاں تک نیک ہونا ممکن ہوگا وہاں تک ضرور ہی نیک ہوگا لائی کرگس کو رات دن یہی فکر رہتی تھی کہ وہ باتیں جنکے ایسے اچھے نتیجے ہیں دیو تک قائم رہیں اور یہی امر باعث تھا کہ اپنوں کے باہر جانے کی روک ٹوک اور بیگانوں کے وہاں بسنے کی لاگ دانت رہتی تھی کہ مبادا دوسروں کی خوبو اُن میں اثر کرے اور عیاشی اور اوباشی ظہور پکڑے اور کی کرائی محنت ضایع جاوے اور یہہ یقین کامل تھا کہ جیسے بستی کو ہوائے وبائی سے بچانا ضروری ہے ویسے ہی بڑے طوروں سے حفاظت اُسکی واجب ہے حاصل کلام یہہ کہ لیسیدیمن والوں کے تمام کار و بار اور سارے بیوپار بیوہار لڑائی کے کام کاج کے لیٹی تھی اور کمال ریاضت اُن کی ہتھیاروں کی درستگی تھی اور جستدر محنت کہ وہ امن و چین کے دنوں میں کرتے تھے اُسقدر مشقت لڑائی پر نہ اُٹھاتے تھے اور تمام دنیا میں یہی لوگ تھے کہ وہ لڑائی بہرائی میں آسایش پاتے تھے اور چین چان کے مزے اُڑاتے تھے اور وجہ یہی تھی کہ اسپارٹا میں انتظام فوج کے قاعدے بہت سخت تھے مگر لڑائی پر وہ اتنے کم ہوجاتے تھے کہ گوئے آرام یہی ملتا تھا لڑائی کا برا مضبوط قاعدہ وہ تھا جو ڈیمیریٹس نے زرخیز سے بیان کیا یعنی اُسنے یہہ کہا تھا کہ فوجوں کی کثرت سے منہ نہ پھیرنا جہاں کھڑے ہونا وہیں جم جانا حاصل یہہ کہ مرنا یا مارنا اُن کے دلوں میں اتنا بسکیا تھا کہ ایک مرتبہ آرکیلوس شاعر نے اسپارٹا میں یہہ مضمون باندھا تھا کہ آدمی کے حق میں ہتیاروں کا ڈالنا اپنی جان عزیز کھونے سے بہتر ہے یہہ کھنا اُسکے حق میں سم ہو گیا کہ اُسکو اُسوقت شہر چھوڑنے پر مجبور کیا *

غرض کہ متولہ ڈیمیریٹس کا اتنا مؤثر پڑا تھا کہ ایک عورت نے اپنے بیٹی سے یہ بات کہی کہ قہال لٹاے ہوئے آنا یا قہال پر پڑ کر آنا اور ایک عورت نے جب یہ سنا کہ اُسکا بیٹا لڑائی میں کام آیا تو اُس نے کمال بے پروائی سے یہ کہہ دیا کہ میں نے اُسکو اسی کام کے لیٹی پالا ہوا تھا اور مرنا اُنکا مارنے مرنے پر اس سے واضح ہوتا ہے کہ جب لیونکٹرا کی لڑائی میں جہاں اسپارٹا والوں کا بڑا نقصان ہوا تھا لوگ مارے گئے تو اُنکے ماں باپ خوش ہوتے تھے اور مبارکبادیاں لیتی دیتے تھے اور بتخانوں میں دیوتوں کا شکریہ ادا کرتے تھے کہ ہماری اولاد نے اپنا فرض ادا کیا اور وہ لوگ جو شکست کھا کر آئے تھے اُن کو دن کاٹنے بھاری پڑے اور ایسے رنج و غم میں مبتلا ہوئے کہ کسی طرح تشفی نہ ہوتی تھی دستور تھا کہ اگر کوئی اسپارٹا والا کسی لڑائی سے بھاگ کر آتا تو وہ ہمیشہ بیعت رھتا اور سرکاری عہدوں پر معزز نہ ہوتا بلکہ کسی مجلس میں بھی بیٹھنے نہ پاتا اور رشتے ناتوں سے محروم رھتا اور گلی کوچوں میں ہزاروں باتیں سنتا اور لوگوں کی کڑی اُٹھاتا اور غایت ذلت یہ تھی کہ اُسکا ذلیل کرنیوالا سزا پانے کا مستحق نہ ہوتا اور یہہ بھی دستور تھا کہ جب کبھی اسپارٹا والے کہیں لڑنیکو جاتے تو اپنے دیوتوں پر نذریں چڑھاتے اور قربانیاں کرتے اور مددیں مانگتے پلوٹارک نے لکھا ہے کہ جب وہ دشمن کے مقابلہ پر جاتے تھے تو اُنکو یہہ یقین کامل ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ ہمارا معین و مددگار ہے بلکہ ہمارے ساتھ ہو کر ہماری خاطر لڑتا ہے اور یہہ بھی قاعدہ تھا کہ فتح پانے پر دشمن کا اتنا تعاقب کرتے تھے کہ فتح و ظفر کا یقین کامل ہو جاوے اور یہہ سمجھہ کر لوتے تھے کہ یونانیوں کے یہہ شایاں نہیں کہ وہ بھگوروں کو قتل کریں اور عمدہ نتیجہ اس قاعدہ کا صرف نامداری ہی نہ تھی بلکہ یہہ بھی منفعت تھی کہ تمام غنیمت یہہ جانکئی تھی کہ پھرتی قسمت اُسکی جو اسپارٹا والوں سے لڑے اور بھلی بھاگ اسکے جو اُن کے سامنے سے بھاگ کر جاوے اور اسی لیٹی اکثر آدمی اُن کے سامنے سے بھاگ جاتے تھے جب لائی کرگس کے قانون جاری ہوئے اور عمل درآمد اُن کے بخوبی ہونے لگے اور وہ طرز ایسی مضبوط ہو گئی کہ بدوں سعی و کوشش کے قائم رھے تو وہ استدر خوش ہوا کہ جیسے پلیٹو یعنی افلاطون نے خدا تعالیٰ کی نسبت لکھا ہے کہ وہ دنیا کے پیدا کرنے کے بعد اُسکے کارخانوں کو راست اور درست دیکھ کر بہت راضی ہوا *

لائی کرگس نے بمقتضائے احتیاط کے یہہ چاہا کہ یہہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے اور کسی طرح کا تغیر اُس میں واقع نہ ہو چنانچہ اُس نے رعایا سے یہہ ارشاد کیا کہ یہہ قانون اب تک پورے نہیں ہوئے کچھ تہوڑی کسر باقی ہے اور تکمیل اُنکی اریکل اپیلو کی مشورت پر موقوف ہے دلفاس کو جاتا ہوں جب تک واپس نہ آؤں یہی قانون بدستور جاری رہیں چنانچہ اُس نے قول و قسم لیئے اور کمال و ثوق پر دلفاس کو روانہ ہوا اور وہاں پہونچکر دیوتا کی خدمت میں یہہ عرض کیا کہ وہ قانون جو غلام نے اسپارٹا والوں کی بھلائی کے واسطے ایجاد کئے ہیں معقول و مناسب اور کافی ہیں یا نہیں ارشاد ہوا کہ وہ بہت مناسب ہیں اور جب تک وہ جاری رہینگے اسپارٹا والوں کی بات بنی رہیگی اور یہہ ملک تمام دنیا کے ملکوں سے بڑھتی رہیگا *

لائی کرگس نے رعایا کو ارشاد مذکور سے اطلاع دی اور مبارکباد کہلا بھیجی بعد اُسکے اُس نے یہہ تامل کیا کہ جو کام میوے کرنیکا تھا وہ پورا ہو چکا مگر بہت مناسب یہہ ہے کہ منتظموں کی موت بھی ملک کے فائدہ رسانی اور بہبودی سے خالی نہ ہو اور وہ کام جو اُنہوں نے اپنی زندگی میں ملک کی بھلائی کے لیئے کیئے ہیں اُن سب کا اچھا ضمیمہ یہہ ہے کہ اُنکی موت بھی اُنکو مفید ہو پس اس صورت میں بڑی خدمت اس خیر خواہ خلائق کی یہہ ہے کہ میں آپ کو ہلاک کروں اور یہہ ہلاک اُنکو بہت نافع ہوگا اسلیئے کہ جب تک میں واپس نہ جاؤنگا وہ لوگ اپنے قول و قرار پر قائم رہینگے اور قوانین مذکورہ کی عمل درآمد برابر رہے گی چنانچہ اُس نے کھانا پینا چھوڑا اور بھوکا پیاسا مر گیا *

یہہ لائی کرگس کی رائے خود کشی کی پلوتارک نے لکھی ہے اور ایسی ایسی بہت سی باتیں جو مینے بدون لکھنے اپنی رائے کے لکھی ہیں ہرگز پسند کے قابل نہیں وہ بت پرست جو ہوشیاری کا دم بھرتے تھے ایسی معاملوں میں اُنکی رائے بہت ناقص اور ضعیف تھی مگر اُنکی تحریروں سے یہہ اصل اصول اُنکا واضح ہوتا ہے کہ آدمی ارادہ الہی کا دنیا میں ایسا پابند ہے کہ جیسے کوئی سپاہی جنرل صاحب کے حکم سے کہیں متعین ہووے اور بدون حکم ثانی اُسکے اُس جگہ سے تل نہیں سکتا ہے اور اُور مقاموں پر بھی یہی قیاس کرتے ہیں کہ آدمی دنیا میں اُس مجرم کی مانند ہے کہ وہ بعد ثبوت جرم کے مقید کیا جاوے اور

بحکم عدالت اپنی رہائی چاہے مگر بیرونکا کاتنا اور جیلخانہ کا تور؛ اُسکو منظور نہو یہہ باتیں اُنکی بجائے خود درست ہیں مگر یہہ قصور فہم گا ہی ان باتوں کا حاصل وہ کچھ سمجھے جو وہ اپنے عمل میں لائے اور یہہ کمال نامردی تھی کہ دنیا کے مصائب سے چھوٹنے کے لیئے مرنا سر پر لیا اور نہایت خود پرستی تھی کہ بتای نام کی خاطر فانی ذات کو بطرز نا معتول گوارا کیا اور غایت سخن تراشی تھی کہ اس امر نامناسب کو خدائے تعالیٰ کا حکم بتایا اور واضح ہو کہ † کیٹو اور لائی کرگس کا یہی حال ہوا *

مورخ کی رائے اسپارٹا کی حکومت اور لائی کرگس کے قوانین پر

بیان خوبیوں قانون لائی کرگس کا

جب تک کہ سو برس سے زیادہ اسپارٹا میں لائی کرگس کے قانون جاری رہے تو اُس ملک کی شان و شوکت روز بروز ترقی پاتی رہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قانون بڑی دانائی اور بہت ہوشیاری سے تراشی گئے تھے پلو تارک نے اسپارٹا کے حال میں لکھا ہے کہ اسپارٹا والے ایک شخص واحد کا حکم دیتے تھے اور ایسی خوبصورتی اور نیک اسلوبی سے حکومت کرتے تھے کہ جیسے کوئی ہوشیار آدمی کمال دانشمندی سے تمام عمر اپنی بسر کرتا ہے اور وہی مورخ لکھتا ہے کہ جیسے شاعروں نے ہر کیولیز کا حال لکھا ہے کہ اُس نے شیر کی کھال پہنکر لٹھ ہاتھ میں پکڑا اور تمام دنیا کو شر و فساد اور جو رو جفا سے پاک کیا اسی طرح اسپارٹا والوں نے پرانی کرتی اور پہتا پوستیں پہنکر تمام بلاد یونان کو اپنے قابو میں پابند کیا اور کمال حسن تدبیر سے تمام رعایا کو غلام بنا لیا اور یہاں تک دبدبہ بہم پہونچایا کہ ایلچپون نے سپاہیوں کا کام دیا اور تیغ زبان سے زبان

† یہہ شخص رومیوں میں نہایت معزز اور ذی رتبہ سردار نہایت مشہور اور بڑا عالی طبع کمال شجاع اور شریف ذیعام از بس فصیح اور مورخ اپنے ہمجنسوں کا خیر خواہ غرض بہمہ صفت موصوف باعث تباہی کار تھیم شہر لیٹیم واقع اٹلی یعنی ایتلیہ میں بقول سسرر کے ۲۳۲ برس قبل مسیح علیہ السلام کے پیدا ہوا اور ۸۵ برس کی عمر میں فوت ہوا *

تیغ کا کام لیا اور ظالموں کو نیست و نابود کیا اور کبھی کبھی کے جھگڑے مٹا دیئے چنانچہ اُنکے ایلچپی جہاں جہاں جاتے تھے وہاں کی رعایا مکھیوں کی مانند جیسے وہ اپنے بادشاہ کے آس پاس جہوم جہوم آتیں ہیں اُنپر گرتی تھی حاصل کلام یہہ کہ اسپارٹا والوں نے حسن انصاف اور زور حکومت کے ذریعہ سے تمام اطراف و جوانب پر اپنا رعب داب بٹرایا تھا اور آس پاس کی بستیوں کو غلام خانہ زاد بنایا تھا *

پلو تارک نے لائی کرگس کی زندگی کا حال لکھکر اُسکے آخر میں وہ راء اپنی لکھی ہی جس سے صاحب قانون کی خوبی اور ہوشیاری کام نا کام واضح ہوتی ہی اور اُسی مقام پر وہ کہتا ہی کہ پلیتو یعنی افلاطون اور ڈایوجینس اور زینو اور مثل اُنکے جن لوگوں نے قوانین حکومت کے لکھے ہیں وہ لوگ یہی اس باب خاص میں لائی کرگس کے قدم بقدم چلے ہیں مگر فرق اتنا ہی کہ اُنہوں نے خیالی صورتیں بنائیں اور قوانین کو الفاظ و خیالات پر منحصر کیا اور اُسنے بلحاظ اسکے کہ خیالی انتظاموں کا عمل نہوسکیگا ایسی تدبیر معقول سے استعمال کرایا کہ اُنکی نقل تک نہیں ہو سکتی اور تمام شہر حکیم ہو گیا اور سلطنت جمہوری کی تکمیل کے لیئے مختلف گورنمنٹوں سے ایسی عمدہ عمدہ باتیں انتخاب کیں کہ رفاہ عام پر مشتمل تھیں اور اس خوش اسلوبی سے اپنی حکومت میں شامل کیں کہ اگر ایک بات با ورف مفید ہونیکے کسی طرح مضر ہووے تو دوسری بات اُسکی اصلاح کرے اور کل مجموعہ تمام نافع ہو اسپارٹا میں بادشاہوں کی سلطنت شخصیت کا انداز بھی قائم رہا اور تیس آدمیوں کی کونسل یعنی محکمہ سنت سلطنت نوعیہ کا ڈھنک تھا اور تقرر سنٹر اور منظوری قوانین کا اختیار جو رعایا کو دیا گیا تھا وہ جمہوری سلطنت کا نمونہ تھا اور محکمہ ایغوری اِسلیئے مقرر ہوا تھا کہ ان تینوں محکموں میں جو خرابی واقع ہو اُسکی اصلاح کرے اور فساد کو بڑھنے ندے اور خوبیوں کے نقصان کو پورا کرے اکثر مقاموں میں پلیتو یعنی افلاطون حکیم نے لائی کرگس کی کمال دانائی اور غایت ہوشیاری تقرری محکمہ سنت کی جہت سے بیان کی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ محکمہ بادشاہ اور رعایا دونو کے واسطے بغایت نافع تھا اِسلیئے کہ اُسکے سبب سے قانون بادشاہوں پر غالب رہا اور خود بادشاہ قانون پر غالب نہو سکے *

برابر حصوں میں تقسیم کرنا اراضی کا اور موقوف کرنے سونے اور چاندی کے چلن کا

لائی کرگس نے زمین کی برابر بانٹنے اور سونے چاندی کے موقوف کرنے سے عیش و عشرت کا باب مسدود کیا اور لوہہ لالچ کے جھگڑے متادے اور دیوانی فوجداری کے قضیے نصیبی قضاے نیست و نابود کر دیئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ تدبیر نہایت عمدہ اور معتدل تھی مگر عمل در آمد اُسکا امکان سے باہر تھا لیکن تاریخوں کے ملاحظہ سے دریافت ہوتا ہے کہ یہہ قانون اسپارٹا میں عرصہ دراز تک جاری رہا واضح ہو کہ اس قانون کی تعریف سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اُسپر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا بلکہ وہ قانون عام قاعدہ قدرت کے خلاف تھا جسمیں ایک کا مال دوسرے کو دینا بالکل ممنوع ہے اور اُسے ایسا ہی کیا کہ ایک کا مال دوسرے کے حوالہ کر دیا گئے ہم اس تقسیم اراضی وغیرہ کو اُس قدر تعریف کے قابل سمجھتے ہیں کہ جستدر وہ تعریف کے لائق ہے بھلا یہہ امر ممکن ہے کہ شہر کے دولتمندوں کو سمجھا کر جائداد وغیرہ سے دست بردار کرائی جاویں کہ وہ غریب مسکینوں کی طرح سے اپنی اوقات بسر کیا کریں مگر لائی کرگس نے اسپارٹا میں بھی کیا کہ امیر فقیر ہو گئے اور بعد اُسکے سیکڑوں برس تک یہی دستور جاری رہا اگر اُسکی زندگی ہی میں جاری رہتا تو مقام تعجب نہ تھا تعجب یہہ ہے کہ بعد اُسکے بھی مدت تک قائم رہا || زنوفن نے جو اپنے اچھی عبارتوں میں † ایجیسیلاس ‡ اور سسرو کی تعریف لکھی ہے اُس میں یہہ بھی لکھا ہے کہ دنیا کے تمام شہروں میں ایک لیسڈیمن ایسا تھا کہ جس نے اپنے قوانین انتظام کو بدون تبدل اور تغیر کے عرصہ دراز تک جاری رکھا اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ سسرو کے عہد

|| یہہ حکیم ایتھنز کا باشندہ سقراط کا شاگرد تھا خیال کیا گیا ہے کہ چار سو

چالیس برس پیشتر مسیح کے پیدا ہوا تھا *

† یہہ بادشاہ اسپارٹا کے بادشاہوں میں سے یورپی پانڈکے خاندان میں سے تھا اُسکے سلطنت ۳۹۸ برس قبل مسیح علیہ السلام کے شروع ہوئی اور ۳۶۱ برس پیشتر حضرت مسیح تک رہی *

‡ یہہ ایک رومی حکیم کمال درجہ کا نصیح بڑا مصنف مشہور اور نامی گرامی

شخص ۱۰۶ برس قبل مسیح کے پیدا ہوا تھا *

میں اسپارٹا کی قوت کم زور ہو گئی تھی مگر تمام مورخ متفق ہیں کہ اُسکی قوت ایجس کی سلطنت تک قائم رہی اس بادشاہ کے عہد میں لائی سنڈر اُسکے سپہ سالار نے باوجودیکہ وہ آپ لالچی نہ تھا سونے چاندی سے گھر کے گھر بھر دیئے اور تمام ملک کو عیش و عشرت سے معمور اور مال و دولت سے بھر پور کر دیا اور لائی کرگس کے قاعدے درہم برہم ہو گئے اور قاعدوں کی برہمی صرف سونے چاندی کے چلن ہی سے نہیں ہوئی بلکہ یہہ بڑا قاعدہ توتا کہ اُسکے ملک میں طمع دخیل ہوئی اور لالچ نے رستہ پایا یعنی فتح ممالک سے حصول دولت مقصود ہوا اور یہہ سمجھہ میں آئی کہ بدوں دولت کے ملک کو وسعت نہیں ہوتی پلو تارک اور بولی بیٹس لکھتے ہیں کہ سونے چاندی کی موقوفی سے بڑا مقصود لائی کرگس کا یہہ تھا کہ طمع کی بینہ و بنیاد باقی نہ رہے اور شہر والے اپنے ملک میں آباد رہیں اور کسی کے ملک پر نظر نہ کریں اور حق بھی ہی کہ یہہ قاعدے اسپارٹا کی حفظ حدود کے لیئے کافی تھے اور اُسکو یہہ منظور تھا کہ اسپارٹا والے ملک گیری میں شہرہ آفاق ہوں اور فتح نصیب اور فیروز بخت کھلاویں اور اسی نظر سے اُسنے اپنے لوگوں کو جنکے چاروں طرف سمندر بہتا تھا جہازوں کے بیڑے بنانے کی اجازت اور پانی پر لڑنے بھرنے کی رخصت نہ دی تھی چنانچہ وہ لوگ بھی عرصہ دراز تک امور مذکورہ کے پابند رہے اور مثل ممنوعات مذہبی کی حرام سمجھکر روک تھام اپنی کیئے گیئے اور یہی لاگ دانٹ اُنکی زر کسیر کی شکست تک باقی رہی مگر بعد اُسکے اُنکو یہہ منظور ہوا کہ ہم سمندر پر بھی قبضہ کریں کہ اِس ذریعہ سے اپنے غنیموں کی آفت سے محفوظ رہیں مگر اِس کام کی آغاز ہی میں یہہ بات بھی سوچھی کہ دریا کے معاملے اور سرداروں کی دوری ہمارے سرداروں کے طور و طرز بگڑنے کی باعث ہوگی چنانچہ اُنہوں نے بدوں پیش آنے کسی اور دقت کے اِس کام سے ہاتھ اُٹھایا حال اُسکا یازینیٹس پادشاہ کے تذکرہ میں مفصل مذکور ہوگا *

لائی کرگس نے جو لیسیدیمن والونکو سپر اور نیزہ سے مسلح کیا تھا اُسکی یہہ غرض نہ تھی کہ وہ لوگوں کو ستاویں اور اپنی سزا نہ پاویں بلکہ سارا مطلب یہہ تھا کہ دشمنوں کی نوک چوک سے بچتے رہیں اور بدخواہوں کے سینے چھانا کریں اور اُسنے اُنکو اِسیلئے جنگی اور لڑاکا بنایا

تھا کہ اپنے ہتھیاروں کے سایہ میں کمال انصاف اور غایت اتفاق سے بدوں غصب و تعدی کے اچھی خاصی طرح اوقات اپنی بسر کرتے رہیں اور اُسکو یقین تھا کہ جیسے ایک آدمی کا لطف حیات بدوں نیک درست ہونیکے ممکن نہیں ویسے ہی شہر و ملک کی آسائش سوائے حسن اتفاق اور نکوئی اطوار کے متصور نہیں پلو تارک نے لکھا ہی کہ جن لوگوں کے مزاجوں میں فتور اور طبیعتوں میں فساد آ گیا ہی وہ بھی سمجھتے ہیں کہ ترقی ملک و دولت کی برابر کوئی چیز کسی قسم کی مرغوب خاطر نہیں اور بھی لوگ اُن بڑی بڑی سلطنتوں کو ترجیح دے سکتی ہیں جنہوں نے جبر و تعدی سے بلاد دنیا کو فتح کر کے اپنا مطیع بنا لیا مگر لائی کرگس کا یہہ عقیدہ نہ تھا بلکہ وہ یہہ سمجھتا تھا کہ جو شہر عیش و آرام سے رہنا چاہے وہ ایسی ایسی بیہودی خواہشیں نکرے چنانچہ اُسکے حسن تدبیر سے جسکی ہر زمانہ میں صفت و ثنا چلی آئی ہی انصاف و اعتدال اور امن چین نے شیوع پایا بلکہ وہ تدبیر معقول اسپارٹا کی بلند نظری اور اولو العزمی کی مانع و مزاحم تھی پلو تارک نے جو اپنے تذکرہ میں ایسے ایسے خیالات درج کیئے ہیں وہ اُن معاملوں کے اصل مطلب کی دریافت کے لیٹی کافی وافی بلکہ بغایت نافع ہیں اور اُنسے یہہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ جو ملک امن و امان اور چین چان سے بسر کرتے ہیں اصلی شان اُنکی کیا ہے اور وہ کس امر پر موقوف ہے اور اُن معاملوں کی اصلیت سے اصلاح اس مادہ فاسد کی کہ بڑی بڑی سلطنتوں اور قہتہیابیوں کے دیکھنی سے جھوٹی جھوٹی تعریفیں حوالہ تقریر اور درج تحریر کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ ترقی ملک و دولت اتلاف حقوق اور ظلم و ستم کا نتیجہ ہوتی ہے ممکن و متصور ہے *

بچونکی تربیت کا قانون

لائی کرگس کے قانون کا دیر تک قائم رہنا ایسے اجنبی کی بات ہے کہ متصور نہیں ہوسکتی اور اُنکے قیام کے لیئے جو ذریعہ وہ عمل میں لایا وہ بھی کچھ تہوڑی تعریف کے قابل نہیں منجملہ اُنکے بڑا ذریعہ یہہ تھا کہ اسپارٹا کے بچی کمال احتیاط اور نہایت حفاظت سے پرورش پاتے تھے پلو تارک لکھتا ہے کہ بتائے قوانین کے لیٹی صرف حلف لینا اُسکا ہرگز کافی

نہوتا اگر وہ بذریعہ تربیت اطفال کے اپنے قانونوں کے رنگ دھنگ انکی چال دھال میں نہ بساتا اسکے قاعدوں نے یہاں تک دلوں میں جگہ پکڑی تھی کہ دودھ پیتی بچوں سے بجائے بو شیر کے قانونوں کی بو پھوٹتی تھی جیسے کہ بہت عمدہ رنگ کپڑے کے رگ و ریشہ میں پیٹھ جاتا ہے ویسے ہی قانون کے قاعدے دلوں کی بینخ و بنیاد میں گھس پیٹھ کر مستحکم ہوئی تھے اور سرور نے یہ بیان کیا ہے کہ اسپارٹا والوں کا چال و چلن اتنا خلعتی نہ تھا جتنا کہ بسبب عمدہ تعلیم و تربیت کے ہو گیا *

امور مذکورہ بالا سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت بچوں کی گورنمنٹ کی جانب سے بہت بڑی بات ہے اور پیدا ہونا محبت قانون کا اُنکے دلوں میں نہایت امر معقول ہے لائی کرگس کا عمدہ مقولہ جو ارسطو نے بہت پسند کر کے نقل کیا ہے یہ ہے کہ جب بچی گورنمنٹ سے علاقہ رکھتی ہوں تو اُنکی تربیت بھی گورنمنٹ کے ذمہ ایسی طرح سے لازم ہے کہ اُس میں گورنمنٹ کے مطالب ملحوظ رہیں اسی نظر سے لائی کرگس نے بچوں کی تربیت اُنکے ماں باپ کی راے پر نہ چھوڑے جو اپنے لاد پیار سے اپنی اولاد کو خراب کر دیتی ہیں اور ظاہر اور باطن اُنکا ضعیف ہو جاتا ہے اسپارٹا میں یہ دستور عام تھا کہ بچوں سے مشقتیں لیجائی تھیں یہاں تک کہ بھوکے پیاسے دور دھوپ میں سرگرم اور جارے گرمی سیر و شکار میں مصروف رہتے تھے اور لطیفہ یہ ہے کہ اُنکے ماؤں کے دلوں میں بھی یہ بات بسائی تھی کہ کثرت مشقت اور شدت محنت سے ہماری اولاد قوی اور تنومند ہوتی ہے اور ساری غرض یہ تھی کہ لڑائی کے رنج و تعب کی برداشت کریں اور ابتدائے عمر سے محنتوں کے عادی رہیں *

اطاعت کا قانون

اسپارٹا میں عمدہ طرز تعلیم یہ تھی کہ نوجوانوں کو اطاعت کے طور و طریقے اور فرمان برداری کے رنگ دھنگ سکھائے جاتے تھے اور اسی وجہ سے سائیمونیڈیز شاعر نے اس شہر کو ایک عمدہ خطاب دیا جس کے معنی یہ ہیں کہ اسی شہر والوں نے نفس سرکش کا دباننا جانا اور اُسکو اپنا ایسا مطیع کیا جیسے کہ سدھا ہوا گھوڑا لکام اور مہمیز کے اشارہ پر پھرتا ہے اور اُسی نظر سے ایبجیسیلاس نے رنوفن کو یہ صلاح دی تھی کہ

تم اپنے لڑکوں کو اسپارٹا کو روانہ کرو تاکہ وہ اطاعت کے قاعدے تعلیم پادیں اور حکم رانی کے دھنگ یاد کریں *

بزرگوں کی تعظیم کا بیان

اسپارٹا کے نوجوانوں کو بزرگوں کی تعظیم تکریم کی اسطرح پر تعلیم ہوتی تھی کہ دیکھ کر سلام کریں بیٹھنے کو جگہ دیں راہ میں اُنکے سامنے نہ آئیں مجلسوں میں تعظیم کے لیئے سرود کھڑے ہو جاویں اور کمال ادب یہ تھا کہ اُنکی بڑی بھلی سنتے تھے اور کھڑی کھڑی اُٹھاتے تھے اور جو وہ فرماتے تھے کام ناکام اُسکو مانتے تھے اور انہیں باتوں سے لیسڈیمیں والی ممتاز تھے اور جب کسی سے بھولی چوکے کوئی امر برخلاف اُسکے ظہور میں آنا توساری بستی کی بیعزتی اور تمام شہر کی بدنامی کا باعث وہی شخص سمجھا جاتا مشہور ہے کہ ایتھنز میں ایک بڑھا آدمی کہیں تماشا دیکھنی کو گیا تھا حسب اتفاق کسی نے اُسکی اُوبہگت نکی مگر جب اسپارٹا والوں کی ایلچپیوں کی طرف آیا تو وہ لوگ اُسکو دیکھتی ہی کھڑے ہو گئے اور مقام صدر پر اُسکو بیٹھایا اور اسی باعث سے لائے سنڈر نے کیا خوب کہا ہے کہ جیسے بوزھاپے کی قدر و منزلت اسپارٹا میں تھی ویسی کہیں نہیں تھی اور اُس شہر میں بڑا بوزھا ہونا نہایت مستحسن اور بغایت مبارک تھا *

ذکر اُن باتوں کا جو لائی کرگس کے قوانین میں

الزام کے قابل تھیں

لائی کرگس کے قوانین کے عیوب دریافت کرنے کے لیئے ہمکو اُنکا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیئے ہوئے قوانین سے جو عقل انسانی کی رسائی سے بھی اعلیٰ درجہ کے بنی ہوئی ہیں مطابق کرنا لازم ہی اس موقع پر میرا ارادہ نہیں کہ اُنمیں جسقدر عیب ہیں اُن سب پر بحث کروں بلکہ صرف تھوڑی سے عیبوں کے لکھنے پر اکتفا کی ہی جو پڑھنے والوں کو تاریخ کے پڑھتے ہی معلوم ہوئے ہونگے *

اول انتخاب بچوں کا

ہنگام انتخاب دیکھا جاتا تھا کہ کونسا بچہ پرورش کے قابل ہی اور کونسا قتل کے لائق ہی یہ وہ قاعدہ ہی کہ غایت قسارت اور کمال خلاف

آدمیت سے معمور ہی اور آدمی کا یہہ متدور نہیں کہ اُسکو سنے اور کلیجہا تھام کر نہ بیٹھے اسلیئے کہ اُس قاعدہ کی زر سے اُن بچوں کے قتل کا فتویٰ دیا جاتا تھا جو اپنی شامت قسمت سے ہٹام ولادت اتنی قوی و توانا نہوتے کہ لائی کرگس کے ریاضات مقررہ کے متحمل ہوتے اور منشا اُسکا یہہ توہم باطل تھا کہ جو ابتدائے عمر میں ضعیف و ناتواں ہوتا ہے وہ ہمیشہ ایسا ہی نحیف و ضعیف رہتا ہی اور یہہ محتض غلط ہی اسلیئے کہ جو بچے ضعیف پیدا ہوں یہہ کیا ضرور ہی کہ وہ سدا ایسی ہی رہیں اور یہہ بھی تسلیم کیا کہ وہ ہمیشہ ناتواں ہی رہیں مگر ملک کی حفاظت اور شہر والوں کی خیر خواہی طاقت جسمانی اور زر و پہلوانی پر موقوف نہیں بلکہ کمالات نفسانی بھی مثل دانائی اور ہوشیاری اور حسن مشورت اور علوم ریاضیہ اور فنون شجاعت اور علوشمت اور عروج فطرت منجملہ شرایط ریاست اور لوازم حکومت کے ہیں چنانچہ لائی کرگس ہی نے حسن تدبیر اور رسائی فکر سے اپنے شہر و دیار کی ایسی ایسی خدمتیں کیں کہ وہ بڑے بڑے افسروں اور سپہ سالاروں کی خدمتوں سے کم نتھیں اور ایجیسیلاس بادشاہ اتنا چہرہ مہرہ کا برا اور جوزبند کا ڈھیلا اور قدوقامت کا چھوٹا تھا کہ مصر والے اُسکو دیکھ کر ہنستے تھے مگر اُس نے اُس چھوٹے قد پر بڑے ذیلِ قَول والوں کے ہوش کھو دیئے اور ایران کی سلطنت میں کہ وہ نصف دنیا کی برابر تھی کھل بلی ڈال دی علاوہ اُسکے اس رسم بیجا پر یہہ قوی اعتراض وارد ہوتا ہی کہ کسی آدمی کو موت و حیات کا اختیار حاصل نہیں یہہ امر صرف خدا تعالیٰ کا خاصہ ہی پس جو صاحب قانون بدون حکم حاکم مطلق کے موت و حیات کے معاملوں میں دست انداز ہو اور جلانے مارنے کے حکم جاری کرے تو وہ خدائے تعالیٰ کی حکومت کا غاصب اور بجائے خود ظالم ہی اور جب کہ یہہ امر ثابت ہی کہ منجملہ اُن احکاموں کے جو خدائے تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد کیئے تھے اور حقیقت میں وہ قوانین قدرت کے موکد اور قواعد حکمت کے موید تھے یہہ حکم بھی تھا کہ تو کسی کو قتل نہ کرنا اور کسی کے خون سے ہاتھ نہ بھرنا تو یہہ صاف ظاہر ہی کہ وہ اگلے لوگ جو بچوں کے مرنے جینے کا آپ کو مالک و مختار سمجھتے تھے راہ صواب سے بہت دور تھے اور بڑے دھوکہ میں پڑے تھے *

دوسرے صرف درستی جسم پر ہمت مصروف کرنا

پلیٹو یعنی افلاطون اور ایرسٹاتل یعنی ارسطو نے لائی کرگس کے قانونوں میں یہہ بڑا عیب نکالا کہ مقصود اصلی اُسکا رعایا کا پہلوان ہونا تھا اور تہذیب اخلاق اور حسن عادات سے کچھ بحث نہ تھی اور اسی لیٹی اُسے اکتساب علوم اور تحصیل فنون کے نام و نشان متائے اور بحث و تکرار اور درس و تدریس کی بینخ و بنیاد اُکھارتی اور یہہ نسجھا کہ منجملہ فوائد علم و ہنر کے یہہ بڑا فائدہ ہی کہ اُنکے ذریعہ سے تہذیب اخلاق ترتیب اطوار درستی اوضاع راستی معاملات لطف تقریر حسن تحریر تالیف قلوب ندیر منازل حاصل ہوتی ہی اور لوازم انسانیت اور خواص آدمیت کے ظہور پاتے ہیں *

دلیل اُسکی یہہ ہی کہ جب اسپارٹا والے پیرایہ علم سے معرا ہوئی تو اُنکے مزاجوں میں بد مزاجی نے گہر کیا کہ کمال وحشت نقصان تربیت کا نتیجہ ہوا اور اسی لیٹی پاس پروس کے لوگ اور اُس پاس کے رہنے والے اُنکو ناپسند کرتے تھے اور بہت برا بھلا کہتے تھے *

تیسرے بچوں پر ترس نکھانا

اسپارٹا میں یہہ رواج تھا کہ اپنے بچوں کو جازے گرمی بھوک پیاس کا عادی کرتے تھے اور کثرت ریاضات شاقہ سے جسم کثیف کو عتل لطیف کا یہانتک مطیع و غلام بناتے تھے کہ تعمیل احکام اُس طرح کرسکے جو بدون تحمل ریاضات شاقہ کے متصور نہو مگر اُنکی عتل سلیم کا یہی منتفی تھا کہ اُنہوں نے ریاضت کو استدر ترقی دی کہ خلاف انسانیت ظہور میں آیا اور وہ کیسے بہایم سبوت تھے کہ اُنکے بچے کوزے کھاتے تھے اور مر مر جاتے تھے اور وہ دیکھتے رہتے تھے اور پیوتے مونہ سے کچھ نہی نکرتے تھے *

چوتھے ماؤنکی بیرحمی

بعضی لوگ بیان کرتے ہیں کہ اسپارٹا میں ماؤنکا یہہ عالم تھا کہ جب اُنکے بیٹوں کی سناوہی کسی لڑائی سے آتی تھی تو رونے پیتنے کو عار سمجھتی تھیں بلکہ جب کسی ماؤی کا پوت مارا جاتا تو ایک طرح کی خوشی ہوتی تھی میری یہہ رائے ہی کہ ایسے موقع پر تہورا سا غم کرنا چاہیئے اور محبت مادری کا اظہار جو امر طبعی اور قدرتی ہی بہت

مناسب هي اور يهه شايل نهيں ته وطن ڪي پيڇهي آل و اولاد ڪو گنوارو اور مادري محبت ڪي نام و نشان ڪو يڪل مل مٿارو اور بيگانه وار دو چار آنسو بهي نه بهارو بلڪه دشمنون ڪي طرح خوشيائين مٿارو يهه بات مشهور هي ته ڪسي نه ڪسي سردار فرانس سي عيٰن هنگامه جنگ ميں يهه بات ڪهي ته تيرا بيتا ڪام آيا سردار نه ڪمال دانشمندي سي يهه جواب ديا ته آڄ دشمن ڪي فڪر هي ڪل بيتي ڪا غم ڪرينگي حاصل اسڪا يهه هي ته وه بيتي ڪي سناروي سي خوش نهوا بلڪه اسڪي غم ڪو وقت پر موقوف رکها *

پانچويي معطل رکها اسپارٽا والونڪا

يهه سمجهه ميں نهيں آنا ته لائي ڪرگس نه ڪس مطلب ڪي ليئي اسپارٽا والون ڪو معطل رکها اور بجڙ سپهگريڪي انسے ڪوئي ڪام نه ليا اور اُنڪو سپر نيزه حواله ڪيئي اور تمام ڪارو بار پيشه و تجارت ڪي غلامون اور بيگانون پر چهورو اور يهه نه سمجهي ته اڳر خدانخواستہ ڪشتڪاري ڪي ضرورت سي غلامان ڪار گذار اپني مالڪيون سي زياده هو چاويں اور روز روز ڪي ترقي هنگامه فساد ڪي باعث هورو تو ايسے آدمي جو رات دس نڪي بيٺه رهيں اور ڪام ڪاچ نڪريں ڪيا تدارڪ ڪرينگي اور انسداد فساد ميں ڪستدر شريڪ هونگي هماري ملڪ ڪي عمايد بهي اسي مرض ميں گرفتار هيں ته ڪارو بار لڙائي ڪي سول تمام عمر اپني مختص بيڪاري ميں بسر ڪرتي هيں نه ترقي دولت ڪي فڪر اور نه تحصيل علوم ڪا شوق بيتي بيتهاڻي مزے اوزات هيں اور ڪشتڪاري اور اڪتساب فنون ڪو شان دولت ڪي خلاف سمجهتي هيں اور يهه سارا اصول تربيت ڪا تصور اور قواعد تعليم ڪا نقصان هي اور تهوري بهت جو ڪچهه بو باس ڪي اُنميں پائي جاتي هي تو وه اِسلئي هي ته بدون اسڪي اُنڪو چاره نهيں اور بهت لوگ ايسے ڪم سواد هيں ته ذوق ڪتاب سي نا آشنا اور لطف مطالعه سي نا بلد خلاصه يهه ته جهاں يهه رنگ دهنگ هويں تو مقام تعجب نهيں ته رها يارون ڪي جلسه رهيں اور ڪهان پيني اور هسنے بولنے ميں اڪثر اوقات اُنڪي صرف هوا ڪري اور انجام و اڙا ڪي اور دين و دنيا ڪي فڪر نه هي *

چهتي اسپارٽا والون ڪي بے رحمي هلت غلامون ڪي نسبت

وه سختي اور بے رحمي جو لائي ڪرگس ڪي گورنمنٽ ميں غلامون مڙ هوتي ته اڳر اسڪا موجد وهي ه جيسے ته مشهور ه ته وه ڪسي

طرح معذور نہیں ہو سکتا بلکہ ملامت کا مستحق اور الزام کا سزاوار ہے ہلت اُن غلاموں کا نام ہے جنسے اسپارٹا والے کہیتی کراتے تھے اور طرح طرح کے ستم اُن پر کرتے تھے یہی صرف تھا کہ اُن بیچاروں کو شراییں پلو کر اپنے بچوں کے سامنے اُن کی ایسی مٹی خراب کریں کہ بچوں کو شراب سے تنفر حاصل ہو اور سارے نشوں کو برا سمجھیں بلکہ نئے نئے طریقوں سے پیش آتے تھے اور کسی پہلو ترس نکھاتے تھے اور علاوہ اُن بیرحمیوں کے یہہ سمجھتے تھے کہ بہ الزام بغاوت جس طرح چاہیں قتل کریں تھیبوسٹینڈیز بیان کرتا ہے کہ منجملہ اُن غلاموں کے دو ہزار غلام کسی موقع پر گم ہوئے اور پتا اُن کا کہیں نہ چلا پلوٹارک عذر کرتا ہے کہ یہہ رسم ناقص لائی کرگس کے بعد جاری ہوئی اسمیں وہ شریک تھا *

ساتویں اُنکی بیہیائی کا بیان

وہ بات کہ لائی کرگس کو دھبا لگاتی ہے اور بت پرستوں کی حماقت واشکاف بیان کرتی ہے یہہ ہے کہ لائی کرگس نے لڑکیوں کی تربیت اور نوجوان عورتوں کی شادیوں میں شرم و حیا کی مراعات اور لحاظ و پاس کا ملاحظہ بہت کم کیا اور یہی امر جیسا کہ ارسطو نے دانشمندی سے خیال کیا ہے بلاشبہ اُن ہنگاموں کا باعث ہوا جو اسپارٹا میں واقع ہوئے اور جب کہ ہم اُن بیہیائی کے قاعدوں کو جو اُس بے نظیر مقنن نے مقرر کیئے تھے انجیل کے قاعدوں اور نصیحتوں سے مقابلہ کرتے ہیں تو مذہب عیسائی کی خوبی اور عمدگی واضح ہوتی ہے اور اگر ہم لائی کرگس کے عمدہ قانونوں کو انجیل کے قاعدوں سے مطابق کریں تو انجیل کے قاعدوں کی ترجیح کچھ بہت کم مفید نہوگی اِسلینٹی ہم نے یہہ تسلیم کیا کہ تمام رعایا کا تقسیم اراضی پر راضی ہونا جس سے امیر و غریب برابر ہو گئے اور سونے چاندے کی موقوفی جس سے دولتمندوں پر فقیری چھا گئی کمال تعجب کی بات ہے مگر فرق اتنا ہی ہے کہ یہہ قاعدے بزور شمشیر جاری ہوئے اور عیسے علیہ السلام نے صرف یہہ کلمہ ارشاد کیا کہ وہ لوگ برکت دئے گئے ہیں جو اپنے عزم میں مسکین ہیں اور اس کلمہ نے یہہ اثر دکھایا کہ ہزاروں ایمان والوں نے پچھلی پشتوں میں اپنی دولت لتادی اور گھر بار بیچ ڈالے اور محتاج مفلس ہو کر عیسے علیہ السلام کے ساتھ ہو گئے *

ایتھنز کی گورنمنٹ اور سولن کے قوانین اور سلطنت

جمہوری کا عہد سولن سے داراے اول تک بیان

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ پہلی ایتھنز میں بادشاہوں کی حکومت برائے نام تھی یعنی بادشاہت کیا تھی فوج کی افسری تھی اور وہ بھی امن چین کے دنوں میں چہن جاتی تھی ہر شخص اپنے اپنے گھر کا مالک تھا ایک کو دوسرے کے کام میں کسی طرح کا دخل و تصرف نہ تھا کادرس اخیر بادشاہ ایتھنز کا رفاہ عام میں اسقدر مصروف ہوا کہ اُسے میں مرگیا بعد اُسکے جب میڈن اور نیلیئس اُسکے دونوں بیٹوں میں نزاع قائم ہوا تو ایتھنز والوں کو موقوفی اختیارات سلطنت کا موقع ملا اگرچہ اُنکو بقائے اختیارات سلطانی میں کچھ تکلیف نہ تھی مگر وہ اُن کی موقوفی کے درپے ہوئی اور غلابہ یہہ کہا کہ ہمارا بادشاہ جو پیٹر دیوتا ہے اور یہہ وہ زمانہ تھا کہ یہودیوں نے بادشاہ حقیقی یعنی خدائے مطلق سے سپر ہو کر یہہ چاہا کہ کسی بشر کے تحت حکومت رہیں پلوٹارک لکھتا ہے کہ جب ہومر شاعر نے تمام بلاد یونان کے جہازوں کی شمار کی تو ایتھنز کے سوا کسی جگہ کے جہازوں کو رعایا سے منسوب نہ پایا اس سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ ایتھنز والوں کو جمہوری سلطنت سے زیادہ رغبت تھی اُسوقت میں رعایا کو اتنا اختیار حاصل تھا کہ اُنہوں نے بادشاہوں کی جگہ اُن کے جینی تک گورنر بختاب آرکنز مقرر کیئی تھے مگر یہہ حکومت بھی سمجھ بوجھ والوں کے نزدیک حکومت شخصہ کے مشابہ تھی اسیلئے اُنہوں نے اس عہدہ کی میعاد دس برس کی مدت تہرائی اور بعد اُسکے ایک برس پر حصر کیا مقصود یہہ تھا کہ حکومت اپنے ہاتھ میں رہے اور بات ہاتھ سے نجاوے یہاں تک کہ اگر کبھی عہدہ مجسٹریٹی بھی ہاتھ آجاتا تھا تو اُسکے جانے سے نہایت رنج ہوتا تھا یہہ چہوتی حکومت اُن خود سرونکی روک تھام کے لیئی جو دوسرے کی اطاعت کو کمال عار سمجھتے تھے کافی نہ تھی اور ان لوگوں میں یہہ خودی سمائی تھی کہ دوسرے کی بڑائی دیکھ کر جلتے تھے اور جب اُنکی مساوات و برابری میں کسی طرح کا فرق آتا اور کسی کو کسی پر فوقیت حاصل ہو جاتی تو وہ نہایت ناخوش ہوتے اور اسی سبب سے اُن کے آپس میں قصے قصائے رہتے تھے خلاصہ یہہ

کہ یہہ ایک عجیب قوم تھی کہ دیں حکومت دونوں میں متفق تھی بلکہ ہر ایک کا باوا آدم نہالا تھا اور اسی لیئی اُن کی قوت نے زور نہایا بلکہ کمال اُسکی خوش قسمتی یہہ سمجھنی چاہیئے کہ اُن تکراروں پر آباد رہا *

آخر کار بحکم اِس قاعدہ کے کہ مصیبت سے سوچ سمجھہ آتی ہے ایٹہنز والے اِسبات پر جمے کہ قتل و ہوشیاری اطاعت و انصاف پر منحصر ہے اور طور و طرز اطاعت کے بدون کسی متقن کی قائم نہیں ہوسکتی چنانچہ اُنہوں نے دریکو نامی ایک شخص کو جو علامہ روزگار تھا اِس کام کے واسطے مقرر کیا اور رضا و تسلیم سے کام لیا اور یہہ وہ شخص ہے کہ پہلے اُس سے بلاد یونان میں تحریر قوانین کی رسم نئی یہی شخص اِس طرز خاص کا موجد ہوا اور اِسی نے پہلی پہل یہہ قاعدہ جاری کیا اِسکے قانونوں میں اتنی سختی تھی کہ خفیف سے خفیف اور نہایت سنگین جرموں کی سزا موت تجویز ہوتی تھی دیمیدیز کہتا ہے کہ دریکو کے قانون خون سے لکھے گئے تھے آخر اُن قاعدوں کا وہ انجام ہوا جو اور کڑی باتوں کا ہوتا ہی چنانچہ مدعی اور گواہوں کے انگشت نما ہونے اور منصفوں کے اُن مجرموں پر توس کھانے سے جو اُنکے نزدیک مجرم تھے بلکہ صرف شامت قسمت سے ماخوذ ہوجاتے تھے وہ قانون اتنے پھیکے پڑے کہ مجرم بدون سزا کے چھوٹنے لگے اور رفتہ رفتہ وہ تمام متروک ہوگئے مگر ایٹہنز والے بد انتظامی سابق کے اندیشہ سے یہہ چاہتے تھے کہ یہہ قانون بالکل متروک نہوں مگر اُنکی اصلاح کیجاوے چنانچہ اُنہوں نے صرف قانون کی عمل درآمد ترک کرکے اُسکے معاوضہ کے لیئے ایک شخص دانشمند سولن نامی پر نظر ڈالی جو کمال دانائی اور ہوشیاری میں معروف و مشہور اور تمام اطراف و جوانب میں معزز و ممتاز تھا اور اکثر اوقات اُسکے فلسفہ اور سیاست مدن کے سیو و مطالعہ میں صرف ہوتی تھی اور علوہمت اور عروج فطرت کے ذریعہ سے منجملہ اُن سات حکیموں کے جو شہرہ آفاق تھے گنا جاتا تھا یہہ ساتوں حکیم آپس میں ملتے جلتے رہتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ سولن تھیلز کے ملنے کے لیئے ملتاس کو گیا اور ملاقات کے بعد شادی نکرنے کا باعث دریافت کیا تھیلز نے اُسوقت جواب نہایا مگر تھوڑی مدت کے بعد جب پھر سولن ملاقات کو آیا تو اسنے ایک آدمی کو سکھا کر اپنے جلسہ میں طلب کیا چنانچہ وہ آدمی آیا اور اُسنے آتے ہی

یہہ بیان کیا کہ میں ایتھنز سے آنا ہوں جس دن گذرے ہونگے کہ میں نے اُسکو چہوڑا ہے سولن نے ایتھنز کے خیر خبر دریافت کی جو کہ وہ آدمی سکھایا پڑھایا تھا تو اُسنے یہہ جواب دیا کہ ہاں میں نے یہہ سناتھا کہ ایک شریف زادہ نوجواں مرگیا اور تمام بستی والے اُسکے جنازہ کے ساتھ تھی اور جابجا بھی چرچا تھا کہ یہہ متوفی بڑے لائق آدمی کا بیٹا تھا اور ستم یہہ ہے کہ وہ یہاں موجود نہیں ہنوز یہہ بات پوری نہوئی تھی کہ سولن نے ایک تہنڈی آہ بہر کر یہہ کلمہ کہا کہ باپ اُسکا ترحم کے قابل ہے اور نام اُسکے باپ کا دریافت کیا عرض کیا کہ نام اُسکا بھول گیا مگر وصف اُسکے یاد ہیں تمام لوگ اُسکی ہوشیاری اور دانائی اور عدل و انصاف کی تعریف کرتے تھے سولن کو تردد پیدا ہوا اور انجام کار کو آپ ہی کہا کہ نام اُسکا سولن ہے اُسنے تسلیم کیا کہ ہاں یہی نام ہے سولن نے گریبان چاک کیا اور رونے پیتنے کے ہنگامہ برپا کیئے تھیلز نے یہہ حال دیکھ کر اُسکا ہاتھ پکڑا اور مسکرا کر یہہ ارشاد فرمایا کہ تمہارا بیٹا صحیح سلامت ہے اور جو کچھ اِس آدمی نے بیان کیا وہ محض غلط ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ اولاد کی محبت بڑی ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ میں نے شادی نہیں کی اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ ایسی مصیبتوں میں مبتلا رہوں *

پلوٹارک نے تھیلز کے دلائل مذکورہ کی تردید بہت تفصیل سے قلمبند کی تھیلز کی دلیلوں کا یہہ نتیجہ ہے کہ تمام بنی آدم کو اصلی تعلقات زندگانی سے محروم کرے اور وہ محرومی ایسی ہو کہ بجائے اُسکے ایسے برے کام اختیار کرے کہ اُنکے وسیلہ سے ویسی ہی تکلیفیں پیش آویں ہماری رائے یہہ ہے کہ اگر ہم یہہ چاہیں کہ مال و دولت کی مضرت اور آل اولاد کا نقصان نہو تو اُسکی یہہ تدبیر نہیں کہ گھر باہر بیچ کھونچ کر فقیر ہویتھیں اور یارودیار اور خویش و تبار سے الگ تھلگ ہوکر تنہائی اختیار کریں اور تمام عمر تجرد میں گذاریں بلکہ علاج اُسکا یہہ ہی کہ جب کوئی حادثہ واقع ہو تو بمقتضای عقل سلیم کے رضا و تسلیم پر قائم رہیں اور صبر و قرار کو ہاتھ سے ندیں *

حاصل ماسبق یہہ ہی کہ ایتھنز والے سولن کی حسن تدبیر اور زور جلالت کی عنایت سے تھوڑی مدت تھیک تھاک رہے اور بعد اُسکے

قصہ جھگڑوں میں مبتلا ہوئے اور جسقدر قومیں کہ اٹیکا میں تھیں اُسقدر وہاں بھی پیدا ہوئیں چنانچہ وہ لوگ جو پہاڑوں پر بستے تھے وہ جمہوری سلطنت کے خواہاں تھے اور وہ قوم جو شہروں میں آباد تھی وہ سلطنت نوعیہ چاہتے تھی اور وہ گروہ جو سمندر کے کنارے پر رہتے تھے وہ ان دونوں طرزوں سے ملے جلے تیسری طرز کے طالب تھی اور اسی لیئے وہ دونوں گروہ اپنے اپنے مقصود سے محروم تھی اور علاوہ انکے کچھ اور لوگ تھے کہ انہیں غریب آدمی دولت مندوں کے قرضدار تھے اور قرضداری کے سبب سے اپنے قرضخواہوں کے ستم اُٹھاتے تھے اور یہی لوگ ایسا آدمی چاہتے تھے کہ قرضخواہوں کی سخت گیریوں سے نجات بخشے اور تمام طرز حکومت کو بدل کر ساری زمینوں کو بانٹ چونت دے چنانچہ ایتھنز کے تمام دانشمندان نے اس لیئے سولن کو تجویز کیا کہ وہ کسی سے موافق و مخالف نہ تھا اور امیر و غریب کو برابر سمجھتا تھا اور بعد تجویز کے یہہ درخواست کی کہ وہ ان جھگڑوں کو چکا دے اور بے انتظامیوں کے قضیے متا دے سولن نے پہلے تو عذرات پیش کیئے مگر آخر کار کام نا کام باتفاق رائے تمام صاحبوں کے آرکن ہو کر ثالثی اعلیٰ کے عہدہ اور متذنی کے منصب پر بیٹھا دولت مندوں کی خوشی یہہ تھی کہ وہ دولت مند تھا اور غریبوں کو یہہ سہارا تھا کہ وہ براہمندی ہی غرض یہہ کہ دونوں تھوک اُسکے حاکم ہونے سے راضی تھی اور کسیکو مقام کلام نہ تھا اور یہہ ایسا موقع تھا کہ خود سولن بادشاہ ہو جانا چنانچہ بعضوں نے اُسکو صلاح بھی دی مگر اُسنے کسیکی نہ سنی مقام تعجب یہہ ہی کہ اس مشورہ میں بڑے بڑے دانا شریک تھے اور یہہ کوئی نہ سمجھا کہ آدمی کا یہہ متدور نہیں کہ طرز گورنمنٹ میں کوئی عمدہ تبدیلی جو قانون کے مخالف نہ ہو عمل میں لاوے اور اتفاق رائے کا باعث یہہ تھا کہ سولن کی عدل و انصاف کی شہرت نے تقویض اختیارات پر اُنکو راضی کیا تھا اور سولن وہ جوان مرد تھا کہ ہر چند اُسکو قبول نکر نے سلطنت پر ملامت کیا اور پست ہمت اور کم حوصلہ کہا مگر وہ اپنی بات پر مستقل رہا جسکی بنا اپنے ملک کی آزادی کی تھیک اور درست قاعدہ پر ہو کسی کی کوئی تدبیر نہ سنی اور بجز تبدیل کرنے اُن باتوں کے جنکو اسنے سمجھا کہ دلائل اور مباحثہ یا حکومت سے اہل ایتھنز قبول

کر لینگے جیسا کہ خود اُس نے کہا کہ حکومت کو انصاف اور عدل کے ساتھ شامل کر کے اُن باتوں کا انصرام کیا جاوے بعضی بے انتظامیاں اور خرابیاں جو ایسی واقع تھیں کہ اُنکی درستی ہوگزر علاج پذیر نہ تھی اُنکی تبدیلی میں اُس نے کچھ کوشش نہ کی بعد اُس کے کسی نے سوال کیا کہ تو نے جو ایتھنز والوں کے لئے قانون ایجاد کیئے کیا وہ بہت عمدہ ہیں اُس نے جواب دیا کہ ہاں جس قدر رعایا کو گوارا ہیں وہ نہایت عمدہ ہیں ہرچند کہ عوام کی مساوات رفاه عوام کی جی جان ہی مگر دولتمندوں کی ناراضی کے باعث سولن کو یہہ جرأت نہوئے کہ مال و اراضی کو برابر تقسیم کرے اور اگر ایسا ہوتا تو لکونیا اور اٹیکا دو بھائیوں کے ترکہ منقسمہ سے مشابہ ہو جاتے مگر اِس پر بھی اُس نے اتنی دلیری کی کہ غریب محتاجوں کو اس مصیبت سے چھوڑا کہ وہ اداے قرض سے مجبور ہو کر آپکو بیچ دالتے تھے اور آزادی چھوڑ کر غلامی قبول کرتی تھی یعنی اُس نے وہ قانون وضع کیا کہ تمام قرضدار اپنے قرضوں سے بڑی ہو گئے مگر بدنامی بھی اتنی ہوئی کہ وہ نہایت رنجیدہ ہوا اور جب اُس نے قانون ندینے قرضہ کا تجویز کیا تھا تو پہلے یہہ سمجھ لیا تھا کہ یہہ قانون جو انصاف کے خلاف ہی لوگوں کی ناراضی کا باعث ہوگا اور اِسی وجہ سے اُس نے اِس قانون کا دیباچہ اِس تیپ تاپ سے لکھا کہ قانون مذکور عدل و انصاف کی جھول میں چھپا رہے اور ترتیب سے پہلے اپنے یاروں سے یہہ مشورت کی کہ وہ قانون کس قالب میں ڈھالا جاوے اور کیسی عبارت میں لکھا جاوے اور جب کہ وہ قانون مرتب ہوا تو اُس کے یاران خود کام نے دولتمندوں سے بہت روپیہ قرض لیکر جائدادیں خریدیں اِسی لئے کہ وہ واقف تھے کہ یہہ قانون زمینوں سے متعلق نہوگا اور بعد اُس کے جب یہہ بھید کھلا تو لوگوں کو سولن پر غصہ آیا اگرچہ اُس کا قصور تھا مگر جو شخص کہ ایسا عہدہ رکھتا ہو تو اُس کے لئے اُسکا متدین ہونا کافی نہیں بلکہ تمام متعلق اُس کے ویسے ہی ہوں یعنی خویش و اقارب دوست آشنا غلام خدمتگار اُس کے متدین چاہیئیں حاصل یہہ کہ وہ قصور اُس کے ذمہ عاید ہوا اور حق بھی یہی ہی کہ وہ قصور خواہ اُسکی غفلت یا شرکت سے واقع ہوا اُسی کے ذمہ عاید ہونا درست تھا اِسی لئے کہ اِس قسم کے بد معاشوں کا روکنا اُسکا کام تھا اور تفویض اختیارات کی بڑی وجہ بھی تھی کہ اُس پر اعتماد کامل

تھا اس قانون سے دونو تھوک ناراض ہوئے دولتمند اسلیئے نا خوش ہوئے کہ زر قرضہ وصول نہوا اور غریب لوگ اسواسطے ناراض رہے کہ تقسیم اراضی کی جیسی کہ متوقع تھی اور لائی کرگس نے اسپارٹا میں کی تھی ویسی ظہور میں نہ آئی آخر کار اُس بات کا پھل یہہ ملا کہ سولن کی قدر و منزلت نسبت قدر و وقار لائی کرگس کے جو اسپارٹا میں اُسکو حاصل تھا بہت کم ہوگئی اسلیئے کہ دیانت و دانائی کے سولن کوئی حکومت اُسکی ایتھنز والوں پر نہ تھی حاصل کلام یہہ کہ چندے مورد اعتراض رہا مگر بعد اُسکے وہی قانون پسند ہوا اور وہی اختیارات بحال رہے اور جب کہ بات اُسکی پکی ہو گئی تو اُسنے ڈریگو کی قانونوں کو سوائے قتل کے منسوخ کیا اور منسوخی کی وجہہ یہہ تھی کہ وہ قانون نہایت سخت تھے یعنی ہر قسم کے جرم میں قتل کی سزا دیجاتی تھی یہانتک کہ جسیپر سستی کلاہلی کا قصور یا باغ سے میوے توڑنے چورانیکا جرم ثابت ہوتا تھا اُسکو بھی خونی اور غاصب حقوق کی سزا دیجاتی تھی *

بعد اُسکے دفتروں اور اہلکاروں اور مجسٹریٹوں کا انتظام کیا چنانچہ یہہ عہدے دولتمندوں پر تقسیم کیئے اور باعتبار آمدنی حاصلات اور قیمت جائداد کی دولتمندوں کو تین قسم کیا قسم اول وہ کہ اُنکی ایک سال کی آمدنی پانسو پیمانہ غلہ اور شراب کے ہوتے تھے اور قسم دوم کہ وہ تین سو پیمانہ وصول پاتے تھے اور قسم سویم وہ کہ اُنکو دو سو پیمانہ وصول ہوتے تھے باقی کل شہر والونکو جنکی آمدنی سالانہ کی دو سو پیمانے سے کم تھے قسم چہارم قرار دیا تھا اور وہ کسی عہدہ سرکاری پر مقرر نہیں ہوتے تھے اور یہہ لوگ جو سرکاری عہدوں سے محروم رہتے تھے تو اُن کے بدلے اُنکو یہہ تفویض ہوتا تھا کہ وہ رعایا کے جلسوں میں تجویزوں میں † ووٹ دیا کریں یہہ امر اگرچہ اول میں بہت فخر کا نہ معلوم ہوا

† یہہ لفظ اٹلی اور سپین کی زبانوں میں ورتو آیا ہے اور لیٹن زبان میں ووتم ہے اسکے معنے یہہ ہیں کہ ظاہر کرنا خواہش یا مرضی یا پسند یا ترجیح کا نسبت کسی تدبیر مجبوزہ کے کہ اُس میں ووت دینی والے شخص کو بھی ویسی ہی غرض ہوتی ہے جیسے اوروں کو ہوتی ہے خواہ وہ تقرر ہو کسی شخص کا کسی عہدہ پر خواہ کسی قانون کے جاری کرنے پر ہو علی ہذاقیاس اور طریق ووت کا ہاتھ اُٹھا دینا یا کھڑا ہو جانا یا باراز بلند کھنا یا گولی ڈالنا یا ٹکت ہوتا ہے *

مگر انجام کو اتنا مفید پڑا کہ وہ لوگ معاملات شہر کے مالک ہو گئے اسلئے کہ بہت سے مقدمہ اور طرح طرح کے جھگڑے جو مجسٹریٹ کی تجویز سے چکائی جاتے تھے رعایا کے در برو اُنکا اپیل دایر ہوتا تھا اور بڑے بڑے معاملے مالی ملکی وہاں طے ہوتے تھے *

اس جلسہ کا نام ایروپیگیس اس لیٹی مشہور ہوا تھا کہ ‡ مقام ایروپیگیس میں جمع ہوتا تھا حاصل یہہ کہ رعایا کا جلسہ تو بہت دنوں سے قائم تھا مگر سولن کی عنایت سے اُسکو اتنے اختیار حاصل ہوئے کہ وہ عالی محکمہ ہو گیا اور جمیع امور کی نگرانی اور اجراء قوانین کا اختیار جنکا خود سولن محافظ تھا اُسی سے متعلق ہوا اور جو شخص سولن کے زمانہ سے پہلے نہایت منصف اور بغایت متدین مشہور ہوتا تھا وہی اس محکمہ کا جج مقرر ہوتا تھا اور وہ سولن ہی تھا کہ جسنے یہہ سمجھا کہ اس منصب عالی پر اُس شخص کے سوائے جو آرکس ہو چکا ہو کوئی مقرر نہ ہوے خلاصہ کلام یہہ کہ کوئی امر اس جلسہ سے بہتر نہ تھا یہانتک کہ اس محکمہ نے رفتہ رفتہ کمال دیانت و ہوشیاری سے ایسی شہرت پائی تھی کہ روم والے بھی بعض بعض مقدمات پیچیدہ کو جو اُن کی سمجھ سے باہر ہوتے تھے تجویز کے واسطے سپرد کیا کرتے تھے *

جنگوں کی توجہ اور کسی طرف نہ بٹنے کی احتیاط کے سبب سے رات کو یا اندھیرے میں یہہ جلسہ اکٹھا ہوتا تھا اور صدق و راستی کے سوائے کسی اور امر پر لحاظ نہ کیا جاتا تھا محکمہ میں تقریر کرنے والوں کو یہہ تاکید تھی کہ آغاز تقریر میں تمہید و توطیہ اور انجام کلام میں کوئی پیچیدہ گفتگو نہ کی جاوے بعد اُسکے سولن کو یہہ اندیشہ ہوا کہ مبادا یہہ بڑا اختیار رعایا کا کہیں بری کاموں میں صرف ہووے اور برے بری نتیجے پیدا کرے تو اُسنے ایک اور محکمہ چار سو آدمیوں کا قائم کیا کہ اُس میں ہر قوم کے سو سو آدمی موجود ہوتے تھے اور یہہ حکم جاری کیا کہ تمام مقدمات مالی اور ملکی غور و خوض کے لیئے اس محکمہ میں پیش ہوا کریں اور بعد تجویز محکمہ ہذا کے بحالی و منسوخی تجویز

‡ یہہ مقام قلعہ ایتھنز کے متصل ایک پہاڑ پر واقع تھا اور ایروپیگیس یعنی مارس کا پہاڑ اُسکو اسلئے کہتے تھے کہ مارس نے نیپچوں کے بیٹی ہارور تھیٹس کو جب قتل کیا تھا تو اُسکی تحقیقات اسی پہاڑ پر ہوئی تھی *

نانی کے واسطے محکمہ عام رعایا میں پیش کیئے جاویں اور وجہہ اِسکی یہہ تھی کہ حکم اخیر باختیار رعایا تھا سناہے ایک شخص اینکارسس نامی نے جو دانایان یونان کے حالات سنکر ستہیا سے آیا تھا سولن سے یہہ بات کہی کہ مقام تعجب کا ہے کہ آپ نے غور و تامل کے لیئے دانشمندیوں کو مقرر کیا اور حکم اخیر کا اختیار احمقوں کو دیا اور یہہ بھی سنا ہے کہ کسی موقع پر سولن اینکارسس سے اُن قانونوں پر بحث کر رہا تھا جو اُسکے جی میں بیٹھے تھے چنانچہ اینکارسس نے یہہ سوچ کر کہ تحریری قانونوں کے ذریعہ سے ظلم و طمع کا انسداد ممکن نہیں یہہ جواب دیا کہ تمہاری تحریریں مکتبی کے جالے ہیں اور اُن میں وہ لوگ پہنستے ہیں جو مکہبوں کی مانند کم زور و ناتوان ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو توانا اور دولت مند ہیں اُنکو خرافات سمجھتے ہیں اگرچہ سولن سلطنت جمہوری کی دقتوں اور تکلیفوں سے بخوبی واقف تھا مگر ایتھنز والوں کے طور طریقوں کو بھی اچھی طرح جانتا تھا اور اسی لیئے اُس نے یہہ سمجھا کہ رعایا سے حکومت کا چھین لینا شر و فساد کا باعث ہے اگر کسی موقع پر حکومت سے دست بردار ہونگے تو دوسرے موقع پر زہر دستی سے اُسے دبا بیٹھنگے آخر کار ایروپیگس کے محکمہ اور چار سو آدمیوں کی کونسل میں اُن کے اختیارات کو محدود کیا کہ اُن دنوں گروہوں کے باعث سے جو جہازوں کے لنگروں کی مانند حکومت کے پشتیبان ہیں تمام حکومت ہل چل سے محفوظ رہیگی اور رعایا بھی حدود مناسب میں محدود ہوکر بہت سی راحت پائیگی *

سولن کے قانونوں کا بیان

منجملہ قوانین مقررہ سولن کے چند قانون مذکور ہوتے ہیں کہ تاریخ کے پڑھنے والے اُنکو سوچ سمجھکر باقیوں کے نسبت رائے لگائیں *

اول یہہ کہ ہر شخص کو اجازت عام تھی کہ جب کوئی کسی کو تکلیف پہونچا دے تو دیکھنی والا مغلوب کی مدد کرے اور غالب کو سزا دلوائے اور اِس قانون سے غرض یہہ تھی کہ تمام رعایا رنج و راحت میں شریک رہی اور ایک دوسرے کا دردی ہو گویا ساری رعیت ایک خاندان کے آدمی ہیں *

دوسرے یہہ کہ جو لوگ امورات ملکی کی بحث و تکرار میں شریک نہوں اور اسباب کے منتظر رہیں کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے تو ۸۰ سکھا

جلوطن کئے جاویں اور جائدادیں اُنکی ضبط ہوویں سولن نے مدت دراز کے بعد بہت سی تجربوں اور غوروں سے یہہ امر دریافت کیا کہ جو اختلاف اور تکرار اور مباحثے نسبت امورات ملکی کے لوگوں میں واقع ہوتے ہیں تو اُنکی تکلیفوں سے روپئی والے یہانتک کہ پہلی آدمی بھی بچتے ہیں اور جسقدر کہ مفسد دور دھوپ کرتے ہیں اُسقدر رفاہ خلائق میں جان نہیں لڑاتے اور انجام کو یہہ ہوتا ہے کہ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں اور ایسے آدمیوں کو اپنے متفق نہیں پاتے تو اُن مخالفوں پر جو ضرر عام کی تدبیریں سوچتے ہیں غالب نہیں ہو سکتے سولن نے بلحاظ اسی دقت کے جو انجام کار گورنمنٹ کو ضرر عظیم پہنچاتی یہہ امر مناسب سمجھا کہ ایسے آدمیوں کو بڑی تکلیفوں کی دہشت دلائی جاوے تا کہ ابتداءے ہنگامہ سے حق پرستوں کے شریک رہیں اور اُنکی اعانت سے چنی چنی شہر والوں کو ہمت و جرأت حاصل ہووے غرض کہ رعایا کو اسبات کا عادی کر کے کہ اُن لوگوں کو جو عام مصیبت میں بے پروائی کریں گورنمنٹ کا مخالف سمجھتی رہیں بہت مناسب قاعدا اور بڑا قانون رافع فساد مقرر کیا *

تیسرے علاوہ اسکے عورتوں کی شادیوں میں سوائے اسکے کہ کسی شخص کے ایک ہی بیٹی ہو چھیز دینے کی ممانعت کی اور یہہ حکم عام دیا کہ تین جوڑے کپڑے اور کچھہ تھورا اسباب کم قیمت لڑکی کے ساتھ کر دیا کریں مقصود یہہ تھا کہ روپئی پیسے کی طمع سے شادی نہوا کرے بلکہ میاں بی بی کا اصلی تعلق ملحوظ رہے جسکے باعث سے محبت بڑھے اور بہت سی اولاد پیدا ہو اور گورنمنٹ کو بھی فائدہ پہونچے *

چوتھے سولن کے زمانہ سے پہلی ایتھنز والوں کو وصیت کرنیکی اجازت تھی مال و اسباب اُنکا اُنکی آل و اولاد اور خویش اقارب کو پہنچتا تھا سولن نے یہہ قانون جاری کیا کہ لاولد کو اسبات کی اجازت ہے کہ ہنگام تقسیم مال و اسباب کے دوستوں کو رشتہ داروں پر مقدم کرے اور اپنی مرضی اور پسند کو ضرورت اور جبر پر ترجیح دے چنانچہ بے اختیاروں کو اختیار تصرف حاصل ہوا اور مالکوں کو مالک ہونیکا مزا ہاتھ آیا اور معنے قانون ہبہ کے یہہ تھے کہ جب راہب کے ہوش و حواس ٹھکانے ہوں اور وہ اپنی رضا و رغبت سے کوئی چیز ہبہ کرے تو یہہ تصرف

اسکا جائز ہے اور اگر شواب کے نشے میں یا کسی پریزاد کے عشق میں یا کسی کے بہلانے پہسلانے سے کوئی چیز تہوڑی یا بہت ہبہ کرے تو وہ یہہ ناجائز ہوگا واضح ہو کہ صاحب قانون نے یہہ بات بہت ٹھیک ٹھیک سمجھے تھے کہ جبر کرنا اور پہسلانا دونوں برابر ہیں اور بہکانا اور دھوکا دینا اور اتنا تسلط رنج و خوشی کا کہ عقل انسانی مغالطہ کھا جاوے اور اپنے اختیار میں نہ رہے دونو مساوی ہیں *

ہانچواں یہہ قانون تھا کہ اولمپک گیمس اور استھیمس کے تماشوں میں اُن شخصوں کو جو انعام کثیر بلا حساب عنایت ہوتا تھا جو اپنے حریفوں پر غالب آتے تھے سولن نے بتدر مناسب ایک مقدار معین کی اور بے تھکانے کو تھکانے لگایا یعنی سوڈرام جو پتھاس † لیور کے قریب قریب ہوتے ہیں اول قسم کے لیٹے اور پانسو ڈرام جنکے ڈھائی سو لیور ہوتے ہیں ثانی قسم کے واسطے مقرر کیئے اور یہہ تصور کیا کہ پہلوان لوگوں سے کوئی فائدہ متصور نہیں بلکہ ایک گونہ اندیشہ ہے ایسے لوگوں کو بڑے بڑے انعام دینا خلاف مصلحت بلکہ خلاف صواب ہے یہہ روپیہ اُنکے بال بچوں کا حق ہے جنہوں نے ملک کے پیچھے جان و مال کی پروا نہ کی واضح ہو کہ یہہ رائے اُسکی بہت صواب تھی اسلیئے کہ گورنمنٹ کو یتیموں کی پرورش کرنی چاہیئے تاکہ وہ بڑے ہو کر اپنے بزرگوں کے قدم بقدم چلیں *

چہتا بعد اسکے ایروپیگس کے سنت والونکو پیشوں اور تجارتوں کی ترقی کا ذمہ دار کیا کہ ہر پیشہ کی تحقیقات کیا کریں اور نکمونکو سزا دیا کریں سولن نے علاوہ فائدہ ترقی پیشوں کے یہہ خیال کیا کہ جو لوگ روپیہ نہیں رکھتے اور کوئی پیشہ بھی نہیں کرتے تو اُنکو اپنی وجہہ معاش کی ضرورت سے لوٹنے کہسوٹنے جھوٹ بولنے دھوکہ دینے سے چارہ نہوگا اور یہی بڑی باتیں رعایا کے رنگ ڈھنگ بگاڑنیکو کافی رافی ہیں اور رقتہ رقتہ سمیت اُنکی جابجا موثر ہوگی اور یہہ بھی تصور کیا کہ اچھے لایق آدمی ایسے لوگوں کو جر کاہل اور مفلس ہوتے ہیں منجملہ اُن مفسدوں کے سمجھتے ہیں جو ہنگامہ پردازی کے آمادہ اور تبدل اور تغیر کے خواہاں رہتے ہیں اور قوانین مذکورہ بالا میں یہہ قانون بھی تھا کہ جو لوگ اپنی

† یہہ فراسیسی سکھ ہے جو ایک لیور برابر چہہ انہ آٹھ پاٹی کے ہوتا ہے *

اولاد کو علم و ہنر سے محروم رکھتے ہیں وہ خدمت اولاد کے مستحق نہیں اور انکی اولاد پر انکی خدمتگذاری لازم نہیں اور ایسا ہی زنا زادوں پر اُن حرامکاروں کی خدمت واجب نہیں جنکے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے اسلیئے کہ یہہ امر پر ظاہر ہی کہ جسنے عقد نکاح کی عزت سمجھے اور فعل حرام کا مرتکب ہوا تو ہنگام ارتکاب اُسکا یہہ قصد تھا کہ کوئی نتیجہ بھی حاصل ہو جیسا کہ عقد نکاح سے مقصود ہوتا ہی بلکہ صرف قضاے شہوت منظور تھی اور جب کہ وہ حاجت پوری ہو چکی تو اُس نتیجہ بے قصد پر جسکو تمام عمر دہبہ لگا رہا خدمتگذاری اُسکی فرض و واجب نہیں *

مردوں کے برا کہنے کی سخت ممانعت تھی اسلیئے کہ مردے پاک صاف گئے جاتے تھے اور مقتضائے انصاف یہی ہی کہ جو حاضر نہو اُسکو برا کہنا بیجا ہی اور حکم مصلحت بھی یہی ہی کہ تو ہیں و حقارت ہمیشہ باقی نہ رہے *

علاوہ اسکے یہہ امر نہایت ممنوع تھا کہ بتخانوں یا عدالت کے محکموں یا فہاشے کے جلسوں یا ایلچپیوں کی مجلسوں میں کوئی بڑی بات زبان سے لکے یا اہانت کا کلمہ لبوں پر آوے اسلیئے کہ ہر جگہ غیظ و غضب کو فروگھا اور جو چاہے منہ سے کہدینا بھلے مانسوں کے رنگ دھنگ اور مردے آدمیوں کے طور طریقے نہیں اور ہر موقع پر غصوں کی روک تھام اور نفس امارہ کی لاگ ذات عادتوں کی بھلائی اور انجیل کے قاعدوں کا کمال ہے *

مسرو لکھتا ہی کہ اس دانشمند متنی نے جسکے قانون اُسکے زمانہ میں جاری تھے کوئی قانون امتناع پدرکشی کا جاری کیا اور جب اُس سے وجہ دریافت کی گئی تو اُسنے یہہ جواب دیا کہ ایسے گناہ کی ممانعت میں جو کانوں سنا نہ آنکھوں دیکھا قانون کا جاری کرنا بجائے اُسکی موقوفی کے خود اُسکا رواج دینا ہی حاصل یہہ کہ بہت سے قانون اُسکے شادے و زنا سے متعلق تھے جنمیں صریح تناقض اور روشنی تاریکی کا میل جول اور علم و جہل کا خلط ملط پایا جاتا ہی جیسا کہ بت پرستوں کی ہوشیاروں میں جو اپنی کارروائی کے لیئے کچھ اصول اور قاعدے نہیں رکھتے صاف پائے جاتے ہیں *

جب کہ سولن کے قانون جاری ہوئے تو اُس نے رعایا سے یہ حلف لیا کہ وہ کم سے کم سو برس تک اُن قاعدوں کے بابت رہیں اور اس خیال سے وہان سے چلا جانا اپنا مناسب سمجھا کہ وہ قاعدے رواج پاکر تقویت پادیں اور نیز اُن لوگوں سے بھی نجات پاوے جو اُس کے قاعدوں کے معنی اور قانونوں کے منشی پوچھتے تھے یا اعتراض کر کے شور و غل مچاتے تھے اور قول اسکا یہ تھا کہ بڑی بڑی باتوں کے کرنے میں تمام لوگوں کا راضی رہنا نہایت دشوار ہے چنانچہ وہ شہر سے چلا گیا اور دس برس تک غایب رہا اور مصر اور لیبٹیا اور ایسے ایسے اور ملکوں میں گیا اور اچھی اچھی لوگوں سے ملا چلا یہاں تک کہ کروسس بادشاہ کی ملازمت یہی حاصل کی اور بعد اُس کے جب واپس آیا تو اُس نے بستی کی وہی پہلی حالت دیکھی اور تینوں گروہوں کو پرانے دھنگوں پر قائم پایا چنانچہ شہر والوں کا افسر لائی کرگس اور سمندر کے کنارے والونکا رئیس آلک میاں کا بیٹا میگاکلیز اور پہاڑیوں کا سرغنہ پزس ٹریٹس تھا اور اُس شخص کے ہمراہی وہ لوگ تھے جو محنت مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے اور دولتمندوں کے مخالف تھے اور تینوں افسروں میں سے یہ دونوں پچھلے افسر بڑے زبر دست تھے *

میگاکلیز اُس آلک میاں کا بیٹا تھا جسکو کروسس بادشاہ نے تونگر کیا تھا اور جس عورت سے اُس کی شادی ہوئی تھی وہ بڑے روپیہ والی تھی اسلئے کہ یہ بی بی سسین کے بادشاہ کیلستھینس کی بیٹی تھی اور باپ اُسکا یونان کے بادشاہوں میں ایسا بڑا دولتمند تھا کہ جب اُس نے اس لڑکی کی شادی کرنی چاہی تو حسب رسم یونان کے بڑے بڑے امیرزادوں کو امتحان کے واسطے بلایا چنانچہ بہت سے امیرزادوں نے منظور کیا اور اُن میں سے تیرہ امیرزادے حاضر ہوئے اور امتحان کے لیئے پیش کیئے گئے چنانچہ راگ ناچ سیر و شکار گھردور لڑائی کے حملے غرضکہ اچھی اچھی دعوتیں اور چنی چنی بھٹیں حسب دستور عمل میں آئیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے ہنر دکھائے منجملہ اُن کے ایک جوان تمام کاموں میں سبقت لے گیا مگر ناچنے میں اُس سے ایسی کوئی حرکت خلاف طبع سرزد ہوئی کہ کیلستھینس نہایت ناراض ہوا آخر کار میگاکلیز کو ایک برس کے بعد منتخب کیا اور باقیوں کو تحفہ تحایف دیکر رخصت کیا خلاصہ یہ کہ یہ وہی میگاکلیز ہے جو سمندر کے کنارے والونکا افسر تھا *

پرس تریٹس پہاڑیوں کے سردار کا یہہ حال ہی کہ وہ عالی خاندان سلیم الطبع سلامت رو غریبوں کا معارف دشمنوں سے متواضع نہایت ظاہر دار بغایت ظاہر نما اِتناف دوست اِختلاف دشمن تھا اور وہ ستحریبان تھا کہ اچھے اچھے ہوشیاروں کو دو چار باتوں میں بہلانا پہلانا اُسکے نزدیک کچھہ بڑی بات نہ تھی جب کہ سولس اسکے جھوٹی بھلائیوں کا مطلب سمجھہ گیا تو ابتداء کار میں ایسے دھنگ چلنا مناسب تصور کیا کہ نرمی ملائمت سے وہ اپنے فرض اصلی پر رجوع کرے اور یہہ وہ زمانہ تھا جسمیں تہسپس نے † تریجیدی کا انداز بدلنا شروع کیا اگرچہ یہہ فن خاص مدت سے ایجاد ہوا تھا مگر تہسپس کے حسن اصلاح اور ایجاد طرز جدید سے تمام دنیا کو جھکاؤ لگاؤ ہوا سولس بھی تماشاؤنکے ساتھ اُسکے سنے کو اُسکے مکان پر گیا جب کہ وہ نقل تمام ہو چکی تو سولس نے تہسپس سے یہہ بات کہی کہ تمام لوگوں کے سامنے ایسے جھوت بولنے سے تجھکو شرم نہیں آتی اُسنے جواب دیا کہ ایسے جھوت بولنے میں جو شاعرانہ اور جی بھلائی کے لیئے ہو کچھہ مضائقہ نہیں سولس نے اپنا عصا زمین پر مارا اور پکار کر کہا کہ اگر ہم جھوت کو اپنی ہنسی خوشی کی باتوں میں دخل دینے تو وہ اچھے اچھے معاملوں میں بھی دخل پائیگا *

خلاصہ یہہ کہ پرس تریٹس اپنے مطلب سے غافل نہ تھا چنانچہ وہ ایسی چال چلا کہ مطلب اُسکا ہاتھ آیا یعنی آپ کو زخمی کیا اور ایک بگھی پر پرکر بازار کو گیا اور رعایا پر ظاہر کیا کہ مجھہ خیر خواہ خلاق کا دشمنوں نے یہہ حال بنایا رعایا میں شور ہوا اور تمام لوگ جمع ہوئے سولس نے ہر چند سمجھایا مگر کسی نے اُسکی نہ سنی چنانچہ پچاس سپاہیوں کا گارد اُسکی حفاظت کے لیئے مقرر ہوا بعد اُسکے پرس تریٹس نے کچھہ آدمی بڑھائے یہاں تک کہ خود قلعہ کا مالک ہو گیا اور سارے مخالف بھاگ گئے اور شہر میں بے انتظامی ہوئی شور و غوغا برپا ہوا مگر سولس وہیں رہا اور ایتھنز والوں کو سخت سست اور اُس ظالم غدار کو برا بھلا کہا اور جب کہ اُس سے وہاں ٹہرنے کی وجہہ پوچھی گئی تو اُسنے

† ایک قسم کے اشعار ہوتے ہیں جنمیں بیان کسی ایسے واقعہ عظیم کا ہو جسکا انجام برا اور غمگین ہو اور اُس واقعہ کا تماشاہ بناکر اُن اشعارونکو بارواز خوش سناتی ہیں جیسا اب ہندوستان میں ہولی کے ہنگامہ میں رسم سانگ بنانے کی ہی

بوزھا پے کا عذر بیان کیا اور حقیقت میں وہ اتنا ضعیف تھا کہ مرنے پر بیٹھا تھا اور اسی سبب سے اُسکو اندیشہ نہوا اور اکثر یہی دیکھا ہی کہ جو لوگ طول عمر کے مستحق نہیں ہیں وہ زیادہ جینا چاہتے ہیں جب کہ پزس ٹریٹس نے سب کو اپنا مطیع کیا تو سولن کو اپنے موافق کرنا چاہا اور یہہ تامل کیا کہ جب تک یہہ پرانا گھاگ تھیک نہوگا تب تک بت پوری نہوگی چنانچہ اُسنے ملنا جلنا شروع کیا اور کوئی دقیقہ باقی نہچھوڑا کمال قدر دانے کی اور نہایت عزت بخشی یہاں تک کہ اپنے پاس رکھا اُسکے قانونوں کی عملدرآمد کرائی لحاظ و پاس کے مرتبی طی کیئے اور جب کہ سولن نے اُسکو کسی طرح حیلہ سے یا زبردستی سے ریاست مغمصوبہ سے باز رکھنا ممکن نہ پایا تو اُسکے تواضع تعظیم کو بری سمجھا مگر آزدہ کرنا بھی مناسب نہ دیکھا اور یہہ سمجھکر اُسکی رفاقت اختیار کی اور شریک مشورہ ہوا کہ میرے ملاحظہ سے سیدھی راہ تو چلیگا اور خرابیوں میں کچھہ تخفیف ہوگی چنانچہ چندے یوں ہی بسر ہوئی مگر ملک کی خرابی کے بعد دو برس بھی زندہ نہ رہا اِسیلئے کہ پزس ٹریٹس آرکن کومیس کے زمانہ میں جو پہلے برس سنہ ۵۱ اولمپیڈ میں تھا ایتھنز کا مالک ہوا اور سولن دوسرے برس آرکن ہجس ٹریٹس کے عہد میں جو کومیس کے بعد آرکن مقرر ہوا تھا جہاں فانی سے انتقال کر گیا *

بعد اُسکے وہ دونو فریق جنکے انسر لائی کرگس اور میگاکلیز تھی متفق ہوئے اور پزس ٹریٹس کو ایتھنز سے خارج کیا مگر میگاکلیز نے یہہ تلافی کی کہ اُس کو اپنی بیٹی دی اور بہت بڑی عزت بخشی اور یہہ عقد یہی تکرار سے خالی نہ رہا کہ آک میاں کا فریق واپس چلا گیا اور بڑا نقصان اُٹھایا حاصل یہہ کہ پزس ٹریٹس دو مرتبہ نکالا گیا اور دو مرتبہ کسی نہ کسی ذریعہ سے قائم ہوا آخر کار حسن تدبیر سے بادشاہی حاصل کی اور بہت سلامت روی سے اُسکو نبھا اس میں کچھہ شک نہیں کہ ایتھنز والے جو مزے کی باتوں کے متوالے تھے اور خوش بیانی سے مست ہو جاتے تھے اِس شخص کی سحر بیانی پر مرتے تھے اور حقیقت میں یہہ وہ خوش بیان تھا کہ تلی بھی اُسکو فصیح و بلیغ جانتا تھا علاوہ اُسکے قانون کا اتنا پابند تھا کہ غاصبوں سے بہت ممتاز تھا اور اُسکی حکومت نہایت ملائم تھی بادشاہان ذی حق کو مناسب ہے کہ

اُس غاصب سے شرمادیں اِسلینے کہ اُسکی عادتیں اور ظالموں کی عادتوں کے مخالف تھیں سسرو نے بعد فتح فارسلیا کے یہہہ تردد کیا کہ دیکھیٹی قیصر کس طرح سے پیش آوے اور بعد اُسکے اپنے دوست اٹیئس کو یہہہ لکھا کہ روم کی قسمت میں فلرس کی حکومت سے تکلیفیں لکھیں ہیں یا روم کے رهنے والے پزس تریٹس کے عہد میں عیش و آرام کرینگے *

یہہ ظالم بادشاہ اگر ہم اُسکو اسی لقب سے پکارسکیں ایسا اچھا رہا کہ تمام رعایا اُسکو پسند کرتی تھی اور استدر اپنے مزاج پر قادر تھا کہ باوجود اپنے اختیار کے کہ ایک کلمہ نکالنے پر زبانیں گدی سے نکالسکتا تھا لعنت سلامت اور طعن تشنیع کی برداشت کرتا تھا باغ باغچوں میں کسی کے آنے جانیکی روک ٹوک نہ تھی چنانچہ لوگ پہل پہل لیتجاتے تھے اور پہلنے پہلنے کی دعائیں دیتے تھے سنا ہے کہ اُسکی دیکھا دیکھی یہہہ دستور سائمن نے بھی جاری کیا تھا یہہہ بات مشہور ہے کہ پہلی اسی شخص نے ایتھنز میں عام کتب خانہ قائم کیا اور بعد اُسکے کتب خانوں کو ترقی ہوئی اور جب ذرکسیز شاہ ایوان نے اُس شہر کو فتح کیا تو اس کتب خانہ کو لیگیا اور بعد اُسکے سیلیوکس نکیتر نے ایتھنز میں واپس بیہجدیا سسرو کی بھی یہی رائے ہے کہ سب سے پہلے پزس تریٹس نے ہومر شاعر کے شعروں سے لوگوں کو واقف کیا اور اُسکی کتابوں کو ترتیب دی اور اُس سے پہلی کتابوں کا کارخانہ نہایت اہتر تھا اور اُسی نے کتابوں کو عام اُن دعوتوں میں پہنچوایا جو پینتہینیہ کے لقب سے مشہور تھیں مگر پلیٹو یعنی افلاطون حکیم اِس برے کام کو اُسکے بیٹے ہپارکس سے نسبت کرتا ہے مختصر یہہہ کہ پزس تریٹس نے امن چین میں انتقال کیا اور اپنے مرنے سے تیس برس پہلی بادشاہی اختیار حاصل کیئے اور سترہ برس اچھی طرح سلطنت کی اور بیٹوں کے لیٹی چہوڑ کر چلایا تھیس اور ہپارکس اُسکے دو بیٹے تھے اور علاوہ اُن کے تھیوستیدیز بیان کرتا ہے کہ ایک اور تیسرا بیٹا اُسکا تھسلس نامی تھا معام ہوتا ہے کہ اُنکو علم اور عالموں کی محبت ہورہی تھی ہومر شاعر کے شعروں کی شہرت دینا جو ہمنے پزس تریٹس کی نسبت بیان کیا ہے اُس میں افلاطون کا یہہہ قول ہے کہ ہپارکس اُسکا بیٹا اُس شہرت کا باعث ہوا اور وہ کہتا ہے کہ اسی قدرشناس نے آیناکریٹی شاعر مشہور تی اُس کے رهنے والے کو جو ائیونیہ کے مشہور شہروں میں ہے ایتھنز

میں طلب کیا تھا اور اُسکی خاطر پچاس دانٹ کی کشتی روانہ کی تھی اور سائیمونیڈیز بڑے شاعر ملک الشعراء کو جو منجملہ جزایر سائی کلیڈز کے جزیرہ سی آس کا باشندہ تھا معتول تختخواہ پر نوکر رکھا اور بڑے بڑے انعام عطا کیئے اور اچھی اچھے تحفے تحایف دیئے اور ان صاحب کمالوں کی قدرشناسی سے ساری غرض یہہ تھی کہ علم و اخلاق کا شوق پیدا ہووے اور تحصیل کمالات میں عمریں صرف کریں اور علاوہ اُسکے گنواروں کی تربیت اور دیہاتیوں کی اصلاح بھی منظور تھی چنانچہ شہر کے گلی کوچوں اور باہر کی تمام سڑکوں پر پتھروں کے بڑے بڑے بت جو مرکب کے نام سے مشہور تھے نصب کیئے اور عمدہ عمدہ جچے تلے فقرے پند اور نصیحت کے اُن پر کندہ کرائے تاکہ مسافر لوگ بھی اُنکو دیکھ دیکھ کر اچھی اچھی عادتوں کے پابند ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افلاطون کو یہہ امر تحقیق نہیں ہوا کہ صرف ہپارکس ہی مستقل حکومت کرتا تھا یا دونوں بہائی متفق تھے مگر تھیوستیڈیز نے لکھا ہے کہ ہپیس برا بیتا پزس ٹریٹس کا اپنے باپ کے پیچھی گورنمنٹ کا مالک ہوا *

حاصل یہہ کہ اُن کی سلطنت باپ کے پیچھی اٹھارہ برس تک قائم رہی اور انجام اُسکا یہہ ہوا کہ ہارمودیس اور ارستوجیتن نامی دوشخص آپس میں برا اتفاق رکھتے تھے اور ایک دوسرے کی محبت کا دم بہرتے تھے ہپارکس کسی بات پر ہارمودیس سے ناراض ہوا اور اُسکے ذمہ یہہ الزام رکھ کر کہ اُسے منجھکو برا بہلا کھا اُسکی بہن سے اُسکا عوض لینا چاہا چنانچہ اسنے ایک رسم متدس میں کہ نیک بخت لڑکیاں اُسیں توکویاں اُٹھایا کرتی تھیں اُسکی ہم شیرہ سے کہ وہ بھی توکری اُٹھانے کو منتخب ہوتے تھے یہہ بات کہی کہ تو اُٹھانے کے قابل نہیں یہہ بات ہارمودیس اور اُسکے دوست کو ناگوار ہوئی اور مارے غیرت کے پسینے پسینے ہو گئی ظالموں کے تباہ کر نیکا ارادہ کیا اور پینتھینیہ کی تقریب کے منتظر بیٹھی اور یہہ ایک تقریب تھی کہ سارے پیشہ والے مسلح ہو کر آتے تھے اور چند شہر والوں سے بید اپنا کہا اور باقیوں کی نسبت یہہ خیال کیا کہ وقت پر سب شریک حال ہو جاوینگے چنانچہ جب وہ تقریب آئی تو یہہ دونوں جان باز پیش قبض لیکر بازار کو گئے وہاں ہپیس کو دیکھا کہ محل سے بر آمد ہو کر سرمایکم میں جو

ایک مقام بیروں شہر تھا تقریب مذکور کی رسومات ادا کرنے کے لیے چلا یہہ دونوں اُسکے پیچھے پیچھے گئے اور وہاں جاکر کیا دیکھا کہ ایک رازدار اپنا اُس سے گھلی ملی باتیں کر رہا ہی دغا کا کھٹکا گذرا اور اسپر بھی ارادہ پورا کیا ہوتا مگر یہہ سوچکر کہ جس نے ہمارا ہتک کیا اُس سے عوض لینا چاہیئے شہر کو واپس آئے اور ہپارکس کے پیت میں چھری گھنکول دی اور آپ بھی مارے گئے ہیپیس کے اوسان ٹھکانے رہے کہ فساد کو بڑھنے نہ دیا اور ہنگامہ کو فرو کیا *

بعد اُسکے گورنمنٹ کے انداز قائم نہ رکھی اور برے بیروحموں کی طرح حکمرانی شروع کی چنانچہ بہت سے شہروالوں کو قتل کیا اور اس اندیشہ سے کہ مبادا پھر کوئی گستاخانہ پیش آوے اپنے بچاؤ کے لیے بیگانوں کی پناہ دھونڈی اور یہہ راہ نکالی کہ اپنی بیٹی کی شادی لیمساکس کے ظالم کے بیٹے کے ساتھ کر دی اور جب کہ ہیپیس کی بات بنی رہی اور سرکشی کو پھول پھل نہ لگے تو آٹک میاں والے جنکو آغاز انقلاب میں پزس ٹریٹس نے ایتھنز سے خارج کیا تھا اور رات دن داؤ گھات میں لگے رھتے تھے مایوس ہو گئے مگر اسپر بھی دل نہ توڑا اور ہمت نہ ہاری اور کہیں کہیں نظریں ڈالیں اور دولتمندی اور جوانمردی کے ذریعہ سے جوڑ نور لڑائے یہاں تک کہ کونسل ایمنکٹیئن کے حکم سے جو ایک بڑی کونسل یونان میں ہوئی تھی تعمیر دوبارہ بتخانہ دلناس پر سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے اور تین سو ٹیلنٹ یعنی نولاکہ لیور پر جو قریب چار لاکھ روپیوں کے ہوتے ہیں اُسکا تھیکہ لیا اور اپنی فیاضی کو ظاہر کیا یعنی تھیکہ کے روپیہ میں گھوکا روپیا ملاکر برآمدہ اُسکا پیریا کے سنگ مر مر کا بنایا مگر یہہ فیاضی بطور خیرات اور ازروی اعتقاد کے نہ تھی بلکہ مصلحت یہہ تھی کہ بتخانوں میں بات بن پڑے چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا پوجاریوں کو روپیہ دیکر اُس جھوٹے دیوتا کی اریکل کے مالک ہو گئے یہاں تک کہ اُنہیں کے ارشاد و ہدایت کے موافق اریکل ہوتا تھا دیوتا نے اپنی آواز و اختیار سے استدر اُنکی مدد کی کہ جب اسپارٹا والے پوجارن کے پاس کسی کام ذاتی یا ملکی میں اریکل لینے کو آتے تھے تو بدون اس شرط کے کہ ایتھنز کو ظالموں سے چھوڑا دینگے وہ دیوتا جی اُنکی مدد کا اقرار نہ کرتے تھے چنانچہ کئی حکموں کے بعد اسپارٹا والوں نے باوجود اُسکے کہ پزس ٹریٹس کے خاندان سے دوستی

اور مہمانداری کے واسطے تھے لڑائی کے دھنگ قالاے اور لڑنے پر آمادہ ہوئے
 ہرودوتس کہتا ہی کہ انہوں نے اس موقع پر مرضی الہی کو تعلقات بشری
 پر مقدم رکھا *

مگر پہلے وار میں مطلب اُنکا اسلیئے حاصل نہوا کہ جو فوج دشمن
 کے مقابلہ پر بھیجی تھی وہ نقصان اُٹھا کر واپس آئی بعد اُسکے پھر جب
 دوبارہ قصد کیا تو اس وجہ سے کامیاب نہوئے کہ ایتھنز کے محاصرہ کو
 طول طویل سمجھ کر بہت لوگ چلے آئے اور تھوزی سی فوج محاصرہ کے
 لیئے چھوڑی ایتھنز کے ظالم نے رات کے وقت اہل و عیال کو شہر سے باہر
 نکالا کہ کہیں امن و چین سے بیٹھیں اور غنیم کے مگر چکر سے محفوظ رہیں
 مگر جب اُسکے دشمنوں نے اُنکو گرفتار کیا تو چار ناچار اُنکو چھوڑانے کے
 واسطے اُسنے ایتھنز والوں سے عہد و پیمان کیئے اور بہہ اقرار کیا کہ پانچ روز کے
 اندر اندر وہ اٹیکا سے چلا جاویگا چنانچہ مبعاد کے اندر وہ وہاں سے چلا
 گیا اور شہر سیجیم میں آباد ہوا جو دریائے سکامندر کے دھانہ پر فرجیہ
 میں واقع ہی *

پلیننی لکھتا ہی کہ جس برس ایتھنز کے ظالم ایتھنز سے نکالے گئے تو
 اُسی برس روم کے بادشاہ روم سے خارج ہوئے بعد اُسکے ہارمودیس اور
 ارستوجیتس کی قدر و منزلت بہت ہوئی اور رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت
 پہنچی کہ اُنکا مرتبہ دیوتوں کے مرتبہ کی برابر ہوا بازاروں میں اُنکے نام
 کے بت بنائے گئے اور کسی بشر نے اتنی عزت نہائی اُن بتوں کے دیکھنے سے
 شہر والے انصاف پسند ہو گئے اور ظلم و ستم کو بہت برا سمجھنے لگی اور
 زیارت روز مرہ سے یہہ بات روز نئی ہو جاتی تھی کہ ان مورتوں نے شہر کی
 آزادی کے لیئے اپنی جانیں تلف کیں اور فرمان آزادی پر اپنے خون سے مہریں
 لنائیں اسکندر اعظم خوب واقف تھا کہ ایتھنز والے اُن لوگوں کی بڑی یادگاری رکھتے
 ہیں اور اُنکی تعظیم و تکریم کے وہاں بہت چرچے ہیں چنانچہ اسی نظر سے
 جب اُسنے داراے ایران کو شکست فاحش دی اور اُن دنوں بڑے آدمیوں
 کی مورتیں وہاں پائیں جنکو زر کسبز ایتھنز سے لیگیا تھا تو وہ دنوں مورتیں
 ایتھنز والوں کے پاس بھیج دیں کہ وہ لوگ بہت مسنون و مشکور ہونگے
 ایتھنز والوں نے صرف اُنہیں دنوں بڑے جوانمردوں کا احسان نہیں مانا بلکہ
 ایک عورت کے بھی سخت مسنون ہوئی جسنے اس معاملہ میں بڑے

دلوری ظاہر کی تھی یعنی لیونہ نام ایک عورت تھی کہ وہ دونو جانباز اُسکو چاہتے تھے اور اُنکے کانے بجانے پر مرتے تھے جب کہ وہ دونو ماریمکے تو اُس ظالم نے یہہ سمجھ کر کہ یہہ اُنکی معشوقہ تھی اور کوئی بہید اُنکا اسپر مخفی نہوگا اُسکے پھول سے پنڈے کو سخت سخت تکلیفیں دیں اور اُنکے شریکوں کا انکشاف چانا مگر وہ مردانی عورت جان پر کھیل گئی اور کوئی پتے کی منہ سے نہ کہی اور یہہ جتادیا کہ عورتیں بھی خلاف زعم مردانکے رازداری کی لیاقت رکھتی ہیں ایتھنز والونکو یہہ گوارا نہوا کہ ایسے برے کام کی یادگاری نہی مگر جو کہ وہ فاحشہ تھی تو اس دھبہ کے مٹانیکے لیئے شیرنی کی صورت کا بت بنوایا کہ اُسکے زبان نہ تھی *

پلوٹارک نے ارسٹائیڈیز کے تذکرہ میں ایسی بات لکھی ہے کہ اُس سے ایتھنز والوں کی خوبی بخوبی واضح ہوتی ہے اور یہہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ اپنے محسنوں کا نہایت پاس رکھتے تھے اور کمال احسان مانتے تھے اور وہ بات یہہ ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے کہیں اُرتی ہوئی یہہ سنی کہ ارسٹوجیتن کی نواسی لمناس میں رہتی ہے اور اتنی محتاج ہے کہ لوگ اُسکو قبول نہیں کرتے سنے کے ساتھ اُسکو ایتھنز میں بلایا اور ایک برے روپے والے سے اُسکی شادی کردی اور شہر پوٹامس میں بہت سی زمین اُسکی جاگیر مقرر کی دریانت ہوتا ہے کہ ایتھنز والے آزاد ہوکر بہادر بھی ہوگئے اور بہادروں کے کام بھی کیئے اور ظالموں کے عہد میں یہہ سمجھکر نکلے بیٹھے تھے کہ ہمارا کیا کرایا ظالموں کے نصیب کا ہوگا مگر بعد اُسکے جب ظلم سے نجات پائے تو ہاتھ پانوں نکالے اور چستی چابکی دیکھلائی اور وجہ یہہ تھی کہ وہ اپنے لیئے کرتے تھے اور اپنے واسطے مرتے تھے *

ایتھنز والے مدت کے بعد امن چین سے بیٹھے اسلیئے کہ اس شہر میں کیلستہیننس الک میاں والوں میں کا اور آئی ساگورس دونوں ایسے برے آدمی تھے کہ اُن کے پایہ کا کوئی اور نتھا یہہ دونوں ریاست طلب آپس میں لڑے جھگڑے اور اُن کے ذریعہ سے برے برے دو تہوک ہوگئے کیلستہیننس نے رعایا کو اپنی طرف کیا اور انتظام کی تبدیلی چاہی آخرکار اُن چار درجوں کو جو قدیم سے چلے آتے تھے دس درجوں پر تقسیم کیا اور ائیٹوں کے دسویں بیٹوں کے نام سے جنکو یونانی مورخ اصل بنیاد ان قوموں کی بیان کرتے ہیں نامزد گردانا اور آئی ساگورس نے آپ کو دشمن سے کم رتبہ جان گوا

لیسیڈیمین والوں سے رجوع کی اسپارٹا کے دو بادشاہوں میں سے کیلیامینس بادشاہ نے کیلستہینس کو اسپر مجبور و مضطرب کیا کہ وہ سات سو خاندانوں سمیت ایتھنز سے چلا جاوے چنانچہ وہ چلے گئے مگر اتنے جلد واپس آئے کہ جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ تھی وہ اُن کو مل گئی جب کہ ایتھنز والوں کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ بدون مشورہ اسپارٹا والوں کے تمام کام بطور خود کرنے لگے تو اسپارٹا والوں کو خود سری اُن کی ناگوار ہوئی اور جی ہی جی میں یہہ کہا کہ ہم نے ایتھنز والوں کو صرف اریکل کی حیثیت سے کہ وہ بھی دھوکا معلوم ہوا ظالموں کے پنجہ سے چھوڑا تھا آخر کار اسی رنج و کدورت سے یہہ ارادہ کیا کہ پزس ٹریٹس کے بیٹی ہپیس کو پھر وہیں قائم کریں چنانچہ اُسکو شہر سیجیم سے بلایا اور اپنے ارادہ کو اُن لوگوں کے ایلچپیوں سے جنکو موافق سمجھتے تھے اس غرض سے بیان کیا کہ اُن کے اتفاق سے مدعا برآمد ہوگا *

کارنتہہ کے ایلچپی نے نہایت حیوت سے یہہ عرض کیا کہ بڑا تعجب ہے کہ لیسیڈیمین والے جو ظلم و ستم کے دشمن اور خود سری کے مخالف ہیں خود سری حکومت کا دوسری جگہ تقرر چاہیں اور اسی تقریر میں وہ مصیبتیں اور آفتیں جو بطغیل اس حکومت کے کارنتہہ والوں کے نصیب ہوئی تھیں صاف صاف بیان کیں چنانچہ اور تمام ایلچپیوں نے اُسکی راے سے اتفاق کیا اور اُسکی تقریر پاکیزہ کی نہایت تعریف کی لیسیڈیمین والوں کو ندامت کے سولے کوئی نتیجہ حاصل نہوا اور ہپیس و اژگوں بخت مایوس ہوکر آرٹفرنس حاکم سارڈس عامل شاہ ایران کے پاس چلا گیا اور اُسکو یہہ فقرے سنائے کہ اگر تم ایتھنز سے شہر دولت مند پر فتحیاب ہو گئے تو سارے یونان کے مالک ہو جاو گے چنانچہ آرٹفرنس نے ایتھنز والوں سے کہلا بھیجا کہ ہپیس کو دوبارہ گورنمنٹ پر قائم کرنا چاہیئے مگر ایتھنز والوں نے صاف انکار کیا اور انکار کے سولے کچھ جواب ندیا واضح ہو کہ وہ لڑائیاں جو ایران اور یونان میں واقع ہوئیں اور بیان اُنکا اگلی جلدوں میں مفصل آویگا سبب اصلی اُنکا یہی امر تھا جو مذکور ہوا *

یونان کے اُن نامیوں کا بیان جو فضل و ہنر

میں شہرہ آفاق ہوئے

پہلے ہم شاعروں کا بیان کرتے ہیں چنانچہ ہومر شاعر کا حال یہہ

ہی کہ وہ نہایت مشہور اور بڑا نام آور شاعر تھا عہد و مقام ولادت اُسکا اچھی طرح تحقیق نہیں مگر یونان کے سات شہروں میں سے اس فخر و عزت کا مستحق شہر سمرونا معلوم ہوتا ہی ہرودوٹس کہتا ہی کہ ہومر شاعر میرے زمانہ سے چار سو برس پہلے اور ٹرائی کی فتح سے تین سو چالیس برس پیچھے پیدا ہوا اسلئے کہ ہرودوٹس کی ولادت ٹرائی کی فتح سے سات سو چالیس برس بعد واقع ہوئی بعضی لوگوں نے یہہ دعویٰ کیا کہ ہومر کو اسلئے ہومر کہتے ہیں کہ وہ مادر زاد نابینا تھا مگر ویلیٹس پیٹرکلس نے تردید اسکی اس مبالغہ سے کی کہ جو ہومر کو اندھا کہتا ہی وہ آپ اندھا ہی بلکہ وہ پانچوں حواس نہیں رکھتا حسب قول سسرور مورخ کے ہومر کی تصنیفات ایسی صاف و پاکیزہ ہیں کہ مضمونوں کی صورتیں شعورنکی آئینوں میں صاف صاف محسوس ہوتیں ہیں زندگی کی حالتوں کو اس کمال و خوبی سے رنگتا ہی اور جس چیز کا بیان منظور ہوتا ہی اُسکا چہرہ ایسی خوش اسلوبی سے اترتا ہی کہ دیکھنے والے یہہ یقیناً سمجھتے ہیں کہ اس شخص نے تمام خوبیاں اور ساری کیفیتیں قدرت کی اپنی تحریر میں قصداً داخل کیں ہیں اور ایسی طرز پر لکھتا ہی کہ تمام صنعتیں اُسکے دیکھنے والوں کی آنکھوں میں ذرہ ذرہ گذر جاتی ہیں *

اس شاعر کا بڑا کمال یہہ ہی کہ اپنے ہمعصوروں میں جنکی حالات معلوم و محقق ہیں سب سے پہلے نہایت طرز دشوار اختیار کی اور بہت جلدی آسمیں کمال بہم پہنچایا کہ وہ اور فنون میں نہیں ہوسکتا اسلئے کہ ہر فن کی ترقی رفتہ رفتہ بہت دنوں میں ہوتی ہی یہہ شاعر رزم و جنگ کے مضمون باندھتا تھا اور التزام یہہ تھا کہ عمدہ عمدہ مضمون نصیحتوں کے اور وقایع کسی واقعہ عظیم الشان کے بیان ہوں اور جو مضمون کہ اُس واقعہ کے ساتھ مذکور ہوویں وہ اُس سے تعلق رکھتے ہوں اور یہہ شرط بھی تھی کہ وہ بڑا واقعہ ایک سال سے زیادہ میں نہوا ہو ہومر نے اس طرز خاص میں ایلید اور ادوسی دو کتابیں تصنیف کیں منجملہ اُنکے ایلید میں ایکلیز کی اُن خفگیوں کا بیان ہے جو یونانیوں کے حق میں ہنگام محاصرہ ترائے کے کمال مضر تھیں اور ادوسی میں السس کے سفر دریا اور مہموں کا بیان ہی جو بعد لینے ٹرائی کے پیش آئیں *

یہ بات مشہور ہے کہ تمام دنیا میں کسی قوم نے گو وہ کسی درجہ کی ذہین و ذکی ہو ایسی کتابیں تصنیف نہیں کیں اور اگر کسی نے ارادہ بھی کیا تو اُسی کی طرز اورائی اور اُسی کے قاعدوں کو دستور العمل ٹھہرایا اور اُسی طرح کا پابند ہوا اور اس فن شریف میں اُسقدر کامیاب ہوا جستدر کہ اُسکی پیروی کی ہومر کی کیا بات ہے وہ مجسم ذہن اور سراپا طبیعت اور قابل اسکے تھا کہ تمام شاعروں کا پیشوا ہوتا اور سارے شاعر اُسکی پیروی کرتے بیگم دیسیو صاحبہ کہتی ہیں کہ بڑے بڑے طباع اور اچھے اچھے فصیح جو اس ۲۵۲۶ برس میں یونان و اٹلی اور اور مقاموں میں پیدا ہوئی اور اُنکی تصنیفات کے دیکھنے سے تدمسین و آفریں کہنی پڑتی ہے اور اُنکے فیض سخن سے حسن تقریر اور طرز تحریر ہم سے کم سوادوں کو نصیب ہوتی ہے وہ سارے لوگ اس بات کے مقتدر ہیں کہ ہومر بڑے رتبہ کا شاعر تھا اور اُسکی نظم کو شعراء حال و استقبال کے لیئے ایسا نمونہ سمجھتے ہیں کہ جسپر وہ اپنی رائے کو قائم کریں اور وہی کہتی ہیں کہ یہ امر ممکن نہیں کہ باوجود امور مذکورہ بالا کے کوئی شخص ذی لیاقت اُسکے برخلاف اُسکی عقل کے موافق دعویٰ کرے اور وہ دعویٰ اُسکا اُن لوگوں کے مقابلہ میں جو بڑے لائق و ہوشیار ہوں غالب آئے استدر عموم اور توانر اور کثرت سے اسکندر اعظم کی شہادت اُسکی رائے کی تصدیق کرتے ہیں جو اُسے ہومر کی تصنیفات پر باعتبار نہایت عمدگی اور کمال لطافت کے جو انسان کی شان سے ممکن ہے لکھی ہے اور † کوئیں تلیٹن نے ہومر کی بہت سی تعریف کر کے تھوڑی لفظوں میں اُسکی تصنیفات کا رنگ دھنگ تھیک تھیک بیان کیا یعنی بڑی خوبی اُسکی تصنیفات کی بیان کی عمدگی اور کلام کی صفائی اور تھوڑی خوبی اُسکی مختصر ہونا لفظوں کا اور مفصل ہونا مطالبوں کا حاصل یہ ہے کہ جستدر اطناب کلام قابل تحسین ہے اُسقدر ایجاز بیان بھی لائق آفریں ہے *

دوسرا شاعر ہزیاں

عموماً یہ رائے ہے کہ یہ شاعر ہومر کا ہم عصر تھا اور مشہور یہ ہے کہ

† یہ شخص نہایت مشہور منتخب فصیحوں روم میں سے مقام کالاگرس کا

دھنے والا تھا سنہ ۴۰ ع میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۱۸ ع میں اُسکی وفات سمجھی

گئی ہے *

شهر ڪيومما ۾ جو يولس ۾ واقع ه ۽ پيدا هئا اور ايسڪرا ۾ جو
 ميوشيا کي چيو ٿي سي بستي ه ۽ پوروش پاڻي اور بهي شهر اُسکي پرورش
 ک ۽ باعث س ۽ اُسکا وطن مشهور هئا چنانچ ۽ ورجل اُسکو پورها آدمي
 ويسڪرا کا ڪهتا ه ۽ اِس شاعر ک ۽ حالات س ۽ هم بهت واقف نهين اِسکي
 تصنيفات س ۽ تين ڪتابين چيو ٿي چيو ٿي مسدس ک ۽ طرز پر لکهي هوئي
 باقي هين اِيک و رکس ايندڙ ۽ يعني ڪام اور دن دوسري جيني اَلوجي آف گادز
 يعني ديوتونکا نسب نامه تيسري شيلڏآف هرڪيوليز يعني هرڪيوليز کي ڏهال
 اِس ڪتاب کي نسبت ۾ شبه ه ۽ ڪه اُسي کي تصنيف ه ۽ يا نهين پهلي
 ڪتاب يعني و رکس ايندڙ ۽ ۾ زراعت کا حال لکها ه ۽ اور اُس زراعت کا بهه
 حال ه ۽ ڪه علاوه بزي محنت ک ۽ اُس ۾ اوقات و موسم کي بهي مراعات
 ضروري ه ۽ اِس ڪتاب ۾ علاوه مضمون مذکور ک ۽ نهايت عمد ۽ عمد
 مضمون زندگي بسر ڪرنيک ۽ مندرج هين اِس شاعر ن ۽ بهه ڪمال ڪيا ڪه دو
 قسم کي باتين جو آپس ۾ مضاد و منافي هين بزي فصاحت س ۽ بيان
 ڪين يعني وه باتين جو انسان کو ضرر پهچائي هين جيس ۽ جهڙو ۽ قص
 بغض و حسد اور وه باتين جو آدمي ک ۽ نهايت مفيد هين اور اُن س ۽ فڪر
 کو رسائي اور ذهن کو تبزي اور عمد ۽ همسري کي خواهش اور علوم و فنون
 کو ترقي اور ايجادون کو زيادتي حاصل هوني ه ۽ بعد اُسک ۽ دنيا ک ۽
 چار زمانون سنهري اور روپلي اور برنجي اور آهني کا ذکر ڪيا يعني جو
 لوگ ڪه سنهري زمانه ۾ تھے وه وه هين جنکو چيو پتر ن ۽ بعد اُن ک ۽
 انتقال ک ۽ روح مجرد يا جن بناکر انسانون کا محافظ مقرر ڪيا اور اُنکو ارشاد
 هئا ڪه زمين ک ۽ نيچ ۽ اوپر اسطرح ٿهرا ڪرين ڪه ڪسي کو محسوس نهون
 اور سب کي برائي بهلائي ڏيکها ڪرين *

ورجل ن ۽ اپني مثنوي جارجس مين اسي شاعر کي تقليد کي
 چنانچ وه اِيک مصرع ۾ بهي اسي بات کا اقرار ڪرتا ه ۽ ان دنو
 شاعرون ن ۽ جو مضمون زراعت وغيره کو اپني فهم و فڪر شاعري کي
 مصروفيت ک ۽ ليئ ۽ منتخب ڪيا ه ۽ اس س ۽ معلوم هوتا ه ۽ ڪه اڳل لوگ
 زراعت اور مویشي کي بهت قدر کرت ۽ تھے جس س ۽ بلا معصيت دولت
 و عزت حاصل هوتي ه ۽ اور بتر ۽ رنج کي بات ه ۽ ڪه پچله زمانون ۾
 ان عمد ۽ ڪامون س ۽ جو قدرت ک ۽ موافق اور اچهي طرح اوقات بسر ڪرنيک

ذریعہ ہیں انحراف کیا یہاں تک کہ گویا عیش و طمع نے اُنکو دنیا سے خارج کیا ہزیادہ کی تہیگنی یعنی دیومالا اور ہومر کے شعر یہہ دونو کے دونو دیوتوں کی تحقیق حالات اور معتقدونکی حسن اعتقاد کے لیئے نہایت عمدہ کتابیں ہیں ہمکو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ان شاعروں نے مضمونونکے قصے بنالیئے بلکہ اُنہوں نے وہ عقاید پچھلونکے لیئے جمع کیئے جو اگلے وقتوں میں پہیلے ہوئے تھے شیلڈاف ہرکیولیز بجائے خود ایک ایسی کتاب تھی کہ اُس میں اُس شاعر نے قدیم بہادر عورتوں کا بیان کیا اور تسمیہ کی وجہ یہہ ہے کہ جہاں اُس نے ہرکیولیز کا تذکرہ کیا وہیں اُسکی دھال کی کیفیت بہت طول طویل بیان کی اس شاعر کے شعروں میں جہاں رنگینی اور صنایع بدایع کا ہونا لازم تھا وہاں کچھ نہ کچھ پائی جاتی ہیں مگر وہ ویسی نہیں جیسے کہ ہومر کے شعروں میں پائی گئی کوئن تلیئس کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ شاعر متوسط شاعروں کا سردار تھا *

تیسرا شاعر آرکی لوکس

یہہ شاعر شہر پیروس میں پیدا ہوا اور کنڈالز بادشاہ لیڈیا کے عہد میں اُس نے نشو و نما پائی اس شاعر نے اُئی ایمبک قسم کی نظم ایجاد کی اور اس قسم کے شعروں میں دو رکن ہوتے تھے ایک چھوٹا اور ایک بڑا ویلیئس پیٹرکلس کہتا ہے کہ اس شاعر نے بھی ہومر کی طرح بہت جلد کمال حاصل کیا تھا اور اُئی ایمبک کی قسم جو اُس نے ایجاد کی تھی اُس قسم کی گفتگو شوہر و جذبہ سے کیجاتی تھی اور بہت مناسب اور نہایت کارآمد تھی چنانچہ ہارس نے جہاں اس شاعر کا تذکرہ کیا تو یہہ صاف لکھا ہے کہ اُئی ایمبک کے شعر گویا غصہ کے ہتیار ہیں کوئن تلیئس کہتا ہے کہ اس قسم کے شعروں میں قوت بیانیہ کا زور اسقدر تھا کہ چھوٹے چھوٹے لفظوں میں بڑے بڑے مضمون بھرے ہوئے تھے غرض کہ متحاورہ اُسکا درست اور نظم اُسکی بڑی زبردست تھی مگر فی الجملہ طول طویل ہوتی تھی دی ماسٹہینز اور سسرو کی نسبت بھی سبکی بھی راے ہے کہ باوجود حسن و خوبی کے نظم اُسکی طول سے خالی نہیں تھی اسیلئے کہ سسرور نے جو خط خطوط اپنے دوست اینیکس کو لکھے تھے اُنکے ملاحظہ سے وہی کیفیت ظاہر ہوتی ہے *

آرکی لوکس کے شعر اکثر فحش سے بہرے ہوتے تھے جیسے کہ اُسے لائیکیمبس اپنے خسر کے نسبت لکھ اور وہ اُسے بہت رنجیدہ ہوا اگرچہ اُسکے شعروں میں خوبیوں بھی تھیں مگر دوسری وجہ سے اتنے معیوب اور نامعقول تھے کہ اسپارٹا والوں نے اُنکو رواج ندیا اسلیئے کہ جوان لڑکے اُنکے پڑھنے سے بگڑ جاتے تھے اور فہم و فراست کے بدلے برے برے طور سیکھتے تھے اور اسی لیئے اس شاعر کی تصنیفات بہت کم باقی رہیں واضح ہو کہ یہہ احتیاط بت پرستوں کی کہ جوان لڑکوں میں وہ کتابیں رھنے دیتے تھے جو اُنکے حال کے مناسب ہوتی تھیں لحاظ کے قابل ہے لیکن بہت سے عیسائیوں کے لیئے یہی بات ملامت کی باعث ہوئی *

چوتھا شاعر ہیونکس

یہہ شاعر ایفیسس کا رھنے والا اور آفت کا پرکالا تھا کہ اُسے چند سال میں کمال حاصل کیا اور آرکی لوکس کی طرز اختیار کی اور اُسی زور شور سے اپنی طباعیکو چمکایا اور یہہ آفت روزگار اتنا سوکھا سہما دبلا پتلا چھوٹے قد کا بڑی صورت کا تھا کہ پیالس اور ایتھینس دو بہائیوں مشہور بت تراشوں نے اس شاعر کے صورت دل لگی کے واسطے نہایت بدقطع تراشی اور واضح رھے اس ایتھینس کو ایتھینز مس بھی کہتے ہیں اور اسلیئے کہ ہجو کہنے والے شاعروں کو چھیڑنا ہوا ہوتا ہے ہیونکس نے اُنکو دل لگی کا مزا چھکایا یعنی اُنکی ایسی ہجو لکھی کہ اُنہوں نے اپنے آپ کو پہانسی دی اور بتول بعضوں کے ایفیسس سے نکل گئے یہہ شاعر اس قدر ہجو و مذمت کا عادی ہو گیا تھا کہ جن لوگوں نے اُسکی جان بچائی تھی وہ بھی اُسکی زبان سے نچھوٹے چنانچہ ہارس کہتا ہے کہ آرکی لوکس اور ہیونکس دونو دُرنے کی چیزیں تھے تین یا چار رباعیاں این تھیولوجیا میں موجود ہیں کہ جنکی ملاحظہ سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ یہہ پہلا آدمی مرنیکے بعد بھی خوفناک ہے یعنی مضمون اُن رباعیوں کا مسافروں کو اُسکی قبر پر گذرنے سے روکتا ہے کہ ایک للکار وہاں سے نکلتی رھتی ہے لوگوں کو خیال ہے کہ یہی شاعر بحر سوزن کا موجد ہے اور وہ ایک بحر ہے کہ جسقدر مصرع میں رکن ہوتے ہیں ہر پہلا اپنے پچھلے سے بڑا ہوتا ہے اور چھٹا رکن ہر خلاف بحر آئی ایسبک کے بڑے کی جگہ چھوٹا ہوتا ہے *

پانچواں سٹی سیکورس

یہ شاعر شہر ہمیرا کا رہنے والا تھا جو سسلی میں واقع ہے اور سنہ ۳۷ اور سنہ ۴۷ اولمپیڈ میں مشہور ہوا اور اُن شاعروں کے مانند جنکا مذکور ہوگا لڑک قسم کی شاعری میں بڑا نام پایا اور یہ ایک قسم کی شاعری ہے کہ شعر اُسکے چوبولونکی طرح سے چنگ میں پر گئے جاتے ہیں پازینیٹس بہت سے قصے کہانیوں کے بعد بیان کرتا ہے کہ سٹیسی کورس نے † ہلینا کی ہجو لکھی اور اسی وبال میں اُسکی بینائی جاتی رہی اور جب تک اُسنے اُسکی مدح میں شعر نہ لکھے تب تک وہ اندھا بھی رہا اور اس پچھلی نظم کو پولینودیا کہتے ہیں کوئی تلیئن کہتا ہے کہ یہ شاعر بڑی بڑی لڑائیوں اور بہادریوں کے واقعوں کو بین پر گایا کرتا تھا اور وزمیہ شعروں کی بات قائم رکھتا تھا *

چہتا آکماں

مشہور یہ ہے کہ یہ شاعر لیسڈیمس کا رہنے والا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ شہر ساردس کا باشندہ تھا جولڈیا میں واقع ہے اور زمانہ اُسکا سٹی سیکورس کے زمانہ کے قریب قریب تھا بعضونکی یہ رائے ہے کہ سب سے پہلے اسی نے عاشقانہ شعر لکھے اور یہی شخص اس طرز خاص کا موجد ہے *

ساتواں ایلسیٹس

مولد و ماویٰ اس شاعر کا شہر متلین تھا جو لسباس میں بستا تھا اور طرز خاص نظم کی جو ایلکیٹک کے نام سے مشہور ہوئی اسی شاعر نامی † یہ عورت اسپارٹا والے تئڈاریٹس کی بیٹی لیڈا کے بیٹ سے تھی حسن و جمال میں کمال شہرہ آفاق یہاں تک کہ اُسکو حسن صورت کے سبب سے زیٹس دیوتا کی بیٹی مشہور کر دیا تھا اُسکا مجمل ذکر اسی تاریخ میں اوپر آ چکا ہے عین شباب میں اول تھیسٹس اسکو اٹیکا میں بھگا لیگیا جب کہ تھیسٹس اٹیکا میں نہ تھا تو اُسکے بھائیوں پالیڈیوسز اور کیسٹر نے اٹیکا پر چڑھائی کی اور ایتھنز کو فتح کر کے اپنی ہمشیرہ کو حاصل کیا جب وہ اسپارٹا میں واپس آئی تو اُسکی شادی مینیلاس شاہزادہ سے ہوئی اُسکے بعد پیرس نامی شاہزادہ ٹرائی کا اُسکو چورا لیگیا اور اُس سے ایک بیٹی بھی اُسکے پیدا ہوئی یہی سبب ٹرائی کے متنازعہ کا ہوا تھا *

کے نام سے اُس نے شہرت پائی اور یہہ شاعر لسباس کے بادشاہوں خصوصاً پتیکس بادشاہ کا بڑا دشمن تھا اور رات دن اُس کی ہتجو لکھتا رہتا تھا مشہور ہے کہ ایک لڑائی میں اُس پر اتنا خوف غالب ہوا کہ وہ ہتیار ڈال کر بھاگا چنانچہ ہارس بھی یہی کہتا ہے شاعروں کا دستور ہے کہ اپنے علم و ہنر کے سامنے جرأت کی قدر نہیں سمجھتے اور اسی لیئے وقت پر جان چورا جاتے ہیں اس شاعر کی بہت زبان پاکیزہ تھی اور متحاورے اُس کے ہومر کے متحاوروں سے ملتے جلتے تھے *

آتھوان سائیمونیڈیز

یہہ شاعر جزیرہ سی آس کا رہنے والا تھا جو بحر ایجیئس میں واقع ہے اُس نے یہہ کمال بہم پہنچایا تھا کہ چوبیس برس کی عمر میں اولمپک گیمس میں انعام پایا مرثیہ گوئی میں نہایت مشہور تھا اور زرخیز کی مہم تک اُس کی شہرت باقی رہی ایک مرتبہ ہیرو بادشاہ سراکیوز نے اُس سے خدائے تعالیٰ کی ماہیت دریافت کی اُس نے پہلے ایک دن کی مہلت طلب کی اور دوسرے روز دو روز کی مہلت مانگی قصہ مختصر یہہ کہ جب بادشاہ جواب طلب فرماتا وہ دوچند مہلت مانگتا آخر کار بادشاہ نے بار بار مہلت طلب کرنے کی وجہ دریافت کی عرض کیا کہ جستدر سوچتا ہوں اُس قدر اشکال بڑھتا جاتا ہے اور حقیقت میں یہہ جواب بہت ٹھیک تھا اگر اُس نے خدائی تعالیٰ کی وہ بڑی شان سوچ سمجھ کر جو ادراک و بیان سے خارج ہے جواب مذکور کو ادا کیا سنا ہے کہ ایک دفعہ ایشیا کے اُن شہروں میں گیا جہاں بڑے بڑے دولمندوں کو اپنے شعروں کا قدر شناس سمجھا تھا اور اُن کی شانوں میں قصیدے اور قطعے لکھ کر بہت سا روپیہ وصول کیا اور جہاز میں بیٹھ کر اپنے وطن کو روانہ ہوا حسب اتفاق راہ میں جہاز تباہ ہوا اور ہر ایک نے بقیہ اپنے مال و اسباب کو اُٹھا لیا مگر اِس شاعر مستغنی المزاج نے کچھ نہ اُٹھایا اور ہنگام استفسار یہہ بیان کیا کہ ہمارا مال و اسباب صرف ہماری ذات فضایل سات ہے چنانچہ انجام اُس کا یہہ ہوا کہ جو لوگ مال و اسباب سے لدے ہوئے تھے وہ بوجہ کے مارے قروب گئے اور جو کنارہ تک پہنچے اُن کو قزاقوں نے لوٹ لیا اور کچھ تھوڑے بچے بچائے کیلازومینا میں جو وہاں سے بہت قریب بستے تھے صحیح سلامت پہنچے علم و فضل کا بستی میں چرچا ہوا اور گلی کو چوں میں غل مچا سائیمونیڈیز

کی قسمت جاگئی کہ اُس بستی میں ایک آدمی علم و فضل کا قدردان اور اُسکے شعروں پر جی جان سے قربان تھا اُسکے وارد ہونے سے وہ نہایت خوش ہوا اور کمال تعظیم سے پیش آیا مکان پر تھرایا ضروری اسباب مہیا کیا اور باقی شامت مارے گلی کوچوں میں تکرے مانگتے بھرا کیئے سائیمونیدیز نے اُن لوگوں سے یہہ کہا کہ میں نے اپنے مال و اسباب کے اُٹھا نے میں کیا معقول جواب دیا تھا اس شاعر کے کمال و ہنر میں کسیکو گفتگو نہیں مگر اتنی بات ہے کہ اُسنے لالچ کے مارے اس فن شریف کو اتنا ذلیل کیا تھا کہ پہلے اجرت تھرا لیتا تھا اور بعد اُسکے شعر کہا کرتا تھا ارسطو نے اسباب کو ثابت کیا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے خنچروں کی گڑی دوزانے میں شرط جیتے اور اس شاعر سے قصیدہ کامیابی کی درخواست کی اُسنے اُسکے انعام کو تھورا سمجھکر یہہ عذر کیا کہ بھائی ایسے مضمونوں کی بندش منجھہ سے اچھی طرح نہوسکیگی اور یہہ جانور جو گاری میں تونے جوت رکھا ہے تعریف کے قابل نہیں بھلا اسکی تعریف کیسے ہوسکے بعد اُسکے جب روپیہ زیادہ پایا تو اُنہیں خنچروں کو عمدہ جانور قرار دیکر بڑا قصیدہ کہدیا حقیقت یہہ ہے کہ روپئے کو بڑی کرامت ہے کہ ہر چیز کو خوبصورتی اور عمدگی بخشتا ہے یہہ حیوان یعنی خنچر گدھے گھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اور اسی باعث سے ارسطو کہتا ہے کہ سائیمونیدیز نے پہلی مرتبہ خنچر کو گدھے کا جایا سمجھکر اُسکی تعریف سے انکار کیا بعد اُسکے گھوڑے کی نسل قرار دیکر مدح کرنی شروع کی کہ یہہ ایک نہایت چالاک جانور کی نسل سے پیدا ہوا ہے *

نویں سیفو شاعرہ

یہہ عورت ایلسیٹس کی هموطن اور سمعصر تھی اور سیفک طرز کے شعر اسی کے نام سے مشہور ہوئی اُسکے تصنیفات سے دو ایک قصیدہ وغیرہ باقی رہگئے ہیں کہ وہ ہمارے اطمینان کے لیئے کافی ہیں خوش بیانی اور نازک خیالی اور سوز و گداز اُسکا جو تمام زمانہ میں مشہور و معروف ہے بے بنیاد نہیں اور حسن لیاقت اور کمال ذہانت اسباب سے زیادہ پائے جاتی ہی کہ وہ دسویں + میوز گنے جاتے تھے اور متلیٹن والوں نے

+ میوز کے معنے ہیں قوت شعر گوئی جو شاعر کی طبیعت میں ہوتی ہے اور

بہ پرست شاعر اُسکو ایک دیوتا نظم کا تصور کرتے ہیں *

تصویر اسکی اپنے رویہ پر کندا کرائی تھی اور کیا خوب ہوتا کہ جیسی وہ ذہین طباع تھی ویسی ہی نیک پاک بھی ہوتی اور اپنی حرکتوں سے اپنے فرقہ کو بدنام نہ کرتی *

دسواں اینکریاں

یہ شاعر آئیٹونیا کے شہروں میں سے شہر ٹی اس کا رہنے والا تھا اور سنائیسویں اولمپید میں موجود تھا اکثر اوقات اُسکے پولیکرائیز کی خدمت میں جو بڑا خوش نصیب ظالم ساماس کا تھا صرف ہوئی تھی اور اس بادشاہ عالی جاہ کی عیش و عشرت اور صلاح و مشورت کا شریک تھا افلاطون کہتا ہے کہ پزس تریٹس کے بیٹے ہیارکس نے ایک کشتی اور ایک شوقیہ خط بایں مراد اُسکے پاس بھیجا کہ وہ ایتھنز میں آوی تو اُسکی تصنیفات کی قدر شناسی حسب مراد کیجاوے مشہور ہے کہ یہ شاعر ہمیشہ ہنسی خوشی کے مضمون باندھتا رہا چنانچہ اُسکے شعروں سے واضح ہوتا ہے اور یہ بھی اُسے مترشح ہوتا ہے کہ جو امر اُسکے دل میں ہوتا تھا وہی اسکی زبان و قلم سے نکلتا تھا خوش بیانی اُسکے بیان سے باہر تھی مگر مضمون کی مبتذل ہونے نے اُسکی بات کو دہودیا تھا کاش کہ مضمون بھی اچھے ہوتے *

گیارہواں تھسپس

یہ شاعر تریجیدی کا موجد ہے اور اُسکا تذکرہ اُن شاعروں کے ساتھ ہونا چاہیئے جنہوں نے اُس قسم کے شعر لکھے ہیں *

یونان کے سات حکیموں کا بیان

یہ لوگ استدر مشہور ہیں کہ ذکر اُنکا چھوڑنے کے قابل نہیں جنکی زندگی کا حال ڈائیو جینس اور لائریڈس نے لکھا ہے *

پہلا تھیلز

یہ حکیم میلسیا کا رہنے والا تھا اگر سسرور کا اعتبار کیا جاوے تو یہ حکیم ساتوں حکیموں میں مستثنیٰ تھا اور اسی حکیم نے بلادیونان میں فلسفہ کی بنیاد ڈالی تھی اور گروہ آئیٹونک اُسکے نام سے اسلیئے مشہور ہوا کہ یہی اُسکا قائم کرنیوالا اور آئیٹونیا کا رہنے والا تھا اور یہی حکیم

پانی کو تمام چیزوں کی اصل سمجھتا تھا یعنی اعتقاد اُسکا یہہ تھا کہ خدا جل شانہ نے تمام چیزوں کو پانی سے بنایا ہے اور اصل میں یہہ اعتقاد مصریوں کا تھا اسلیئے کہ جب اُنہوں نے رود نیل کو زرخیزی مصر کا سبب دریافت کیا تو یہی سمجھا کہ تمام چیزوں کی اصل پانی ہے یونانیوں میں سب سے پہلے اسی حکیم نے ہیئت کا علم نکالا اور استیاجز بادشاہ میدیا کے عہد میں جو پہلے مذکور ہو چکا ہے جب سورج گہن ہوا تو اسی حکیم نے پہلے سے پہلے حسات کر کے بتایا تھا اور یونانیوں میں اسی نے سال شمسی مقرر کیئے سورج کو چاند سے مقابلہ کر کے یہہ خیال کیا کہ چاند سورج کے سات سو بیسویں حصہ کی برابر ہی یعنی سورج چاند سے سات سو بیس گونہ بڑا ہی مگر یہہ خیال اُسکا باطل تھا اسلیئے کہ سورج لاکھوں درجہ چاند سے بڑا ہی ہم خوب جانتے ہیں کہ یہہ تحقیق اور اور بہت سی تحقیقاتیں اس علم کی جو اُسوقت میں ہوئی تھیں ناقص رہیں کمال کو نہیں پہنچیں بعد اُسکے اسی حکیم نے مصر کا سفر کیا اور وہاں کے میناروں کی بلندی تھیک تھیک دریافت کرنیکے لیئے وہ وقت دریافت کر لیا جبکہ انسان کے جسم کا سایہ تھیک اُسکے قد کی برابر ہوتا ہی اور یہہ ظاہر کرنے کو کہ حکیم لوگ دنیا کے کاموں میں جیسے کہ لوگوں کا خیال فاسد ہے ناواقف نہیں بلکہ اگر چاہیں تو بہت جلد دولتمند ہو سکتے ہیں یہہ بڑا کام کیا کہ میلتناس کے ضلع میں زیتون کے درخت کو نپل نکلنے سے پہلے خرید لیئے اور خریدنے سے پہلے علم قدرت میں دستگاہ کامل رکھنے کے سبب سے یہہ سمجھ لیا تھا کہ ابکے برس پیداوار بہت کامل ہوگی چنانچہ اُسکا تخمینہ غلط نگیں اور اُسکو بڑا فائدہ ہوا یہہ حکیم دیوتوں کی تین باتوں کا شکر گزار تھا اول یہہ کہ مہجکو آدمی بنایا حیوان نہ بنایا دوسرے یہہ کہ مرد بنایا عورت نہ بنایا تیسرے یہہ کہ یونانی بنایا وحشی نہ بنایا مشہور ہی کہ جب اُسکی ماں نے اُسکو ضمیر سنی میں شادی کے واسطے کہا تو اُسنے یہہ جواب دیا کہ میں ابھی بہت کم سن ہوں اور بعد اُسکے چند سال گزرنے پر جب پھر اُسکو تکلیف شادی کی دی تو اُسنے یہہ عذر پیش کیا کہ شادیکا وقت گذر گیا ایکروز کی بات ہی کہ یہی حکیم کمال توجہ سے ستاروں کو دیکھ رہا تھا اور اُسی دھیان میں چہل قدمی کرتا تھا چوں ہی پانو اُسکا پہسلا تو وہ ایک کھاٹی میں

گرہڑا اتفاق سے کوئی بوزھیا بھی وہاں دائیں بائیں موجود تھی اُس نے یہہ لغزش دیکھ کر طعنہ مارا کہ تم آسمان کی چیزوں کو جو بہت بلند ہیں خاک دیکھ سکو گے جبکہ وہ چیزیں جو پانو کے تلے انکھوں کے سامنے ہوتے ہیں تمکو نہیں سوجھیں پینتیسویں سنہ اولمپید کے پہلے سال کے شروع میں پیدا اور اٹھاون سنہ اولمپید کے پہلے سال میں فوت ہوا *

دوسرا سولن

اس حکیم کا حال مفصل مذکور ہو چکا *

تیسرا چیلو

یہہ حکیم لیسیدیمین کا رہنے والا تھا اور اس حکیم کا مذکور نہایت سے نہایت کم ہی سنا ہی کہ ایسپ نے ایکدن اُس سے یہہ پوچھا کہ جو بیٹر کس کام کاج میں مصروف رہتا ہی اسنے جواب دیا کہ وہ اُن لوگوں کو گھٹاتا ہی جو اپنے آپ کو بڑھاتے ہیں اور اُنکو بڑھاتا ہی جو اپنے آپکو گھٹاتے ہیں یہہ شخص پائیسامین اس خوشی سے مرگیا کہ اولمپک گیمس میں اُسکا بیٹا گیونسم گھاسا میں غالب رہا اور مرتے دم اُسنے یہہ بات کہی کہ تمام عمر میں مجھ سے یہہ خطا ہوئی کہ میں نے ایک مرتبہ ایک دوست کے معاملہ میں اپنی رائے چھپائی تھی اور یوں میں آلی بالی بتاتا رہا تھا یہہ معلوم نہیں کہ یہہ کام برا تھا یا اچھا واضح ہو کہ یہہ دعویٰ باطل کہ ہمنے کہی کوئی خطا نہیں کی بت پرست حکیموں کے لیئے شایان ہی سنہ ۵۲ اولمپید میں اُسے انتقال کیا *

چوتھا پیٹیکس

یہہ حکیم شہر متلین کا رہنے والا تھا جو جزیرہ لسیاس میں واقع ہی اسنے وہاں کے افسر ایلسیئس کو جو لڑک قسم کا شاعر تھا اور اُسکے بھائیوں کو متفق کیا اور بانفاق اُنکے اُن ظالموں کو جو زبردستی حاکم بن بیٹھے تھے وہاں سے نکال دیا اور متلین والوں نے اُن لڑائیوں میں اُسکو افسر مقرر کیا تھا جو ایتھنز والوں سے ہوتی تھیں اور اُسنے وطن والوں کے بچاو کے لیئے ایتھنز کے سپہ سالار فرنان سے تنہا لڑنے کی درخواست کی چنانچہ

اُس نے بھی قبول کیا اور پیٹیکس سے آ بہڑا مگر پیٹیکس نے اُس کو لہو چٹایا اور موت کا مزا چکھایا یاروں نے فتح پائی اور دشمنوں نے شکست کھائی بعد اُس کے متلیں والے استدر ممنون اُس کے ہوئے کہ سب کے اتفاق سے اُس کو بادشاہ مقرر کیا اور شہر کی حکومت اُس کو تفویض کی چنانچہ اُس نے بار حکومت سر پر لیا اور نہایت اعتدال اور کمال عدل و انصاف اور غایت دانائی ہوشیاری سے ایسی عمدہ حکومت کی کہ سارے لوگ اُس کی تعظیم و محبت پر دیوانے تھے مگر ایلیمس نے جو سارے ظالموں کا بدخواہ تھا پیٹیکس کی ہتھو لکھی اور اس عدل و انصاف اور نیک طینتی پر بھی اُس کو نہچھوڑا حسب اتفاق ایک دن وہ پیٹیکس کے پنجوں میں آ پھنسا مگر اُس نے بڑی آدمیت برتی اور کمال مہربانی کی اور یہہ جتا دیا کہ میں صرف نام کا ظالم ہوں اور واقع میں ظالم نہیں ہوں خلاصہ یہہ کہ دس ہوس تک بہت ہوشیاری سے حکومت کی اور بعد اُس کے اپنی خوشی سے چھوڑ بیٹھا اور سب سے کنارے ہو گیا سنا ہی کہ وہ یہہ کہا کرتا تھا کہ اچھی حکومت وہ ہوتی ہی جسمیں رعایا کو بادشاہ کی ذات سے کچھ خوف نہو بلکہ بادشاہ کو رعایا سے خوف ہو اور یہہ بھی قول اُس کا تھا کہ کوئی آدمی کوئی برا کلمہ کسی کی نسبت نہ کہی یہہ حکیم اولمپد کے سنہ ۵۲ میں مر گیا *

پانچواں باب

اس حکیم کے حالات سے بہت سی واقفیت نہیں ہے ہاں ایک مرتبہ لڈیا کے بادشاہ الیائس نے شہر پریں اُس کے وطن کا محاصرہ کیا تو اُس نے بادشاہ کو ایک دھوکا دیا اور محاصرہ موقوف کرا یا اور وہ دھوکا یہہ تھا کہ اُس بستی میں محاصرہ کے سبب سے کھانے پینے کا سامان بہت تھوڑا رہا تھا بلکہ پورے ہونیکے قریب تھا اس حکیم نے دو خچروں کو خوب کھلا پلاکر موتا تازہ کیا اور غنیم کے لشکر کی طرف اُنکو چلتا کیا جب وہ خچریں وہاں پہنچیں اور غنیم نے اُنکا ملاحظہ کیا تو وہ حیران ہوا اور بستی والوں کی حالات دریافت کرنیکے لیئے صلح کے نام سے ایلچی بھیجے بایس نے غنیم کا متصد اصلی سمجھ کر حکم دیا کہ غلوں کی کوٹھی اور کھتی ریتی سے بھر کر اُنکے اوپر غلہ بچھا دیا جارے چنانچہ اُس کے بموجب

عمل میں آیا اور غنیم کے ایلچپیوں نے وہاں کے رنگ دھنگ دیکھ بہال کو غلہ کی افراط بیان کی اور جو کچھ کہ دیکھی تھی وہ پوری پوری سنادی غنیم نے صلح کا پیام ڈالا آخر کار صلح ہوئی اور محاصرہ اُٹھ گیا اس حکیم کے قولوں میں سے ایک یہہ بھی قول تھا کہ آدمی آپ بھلائی کرے اور بعد اُسکے اُسکو دیوتوں سے نسبت کرے اور یہی اُسکی تعلیم بھی تھی *

چھتا کلیوبولس

جیسے کہ ہم بایس کے حالات سے کم واقف ہیں ویسے ہی اس حکیم کے حال قال سے بھی نا آشنا ہیں ہاں استدر معلوم ہی کہ یہہ دانشمند شہر لندناس کا رہنیا والا تھا جو روڈیا جزیرہ کیپریا میں واقع ہی اور جس زمانہ میں کہ پزس ٹریٹس نے ایتھنز کی حکومت غصب کر لی تھی تو اسی حکیم نے سولن حکیم کو اپنے پاس رہنے کے لیئے بلایا تھا *

ساتواں پری آندر

یہہ دانشمند اگرچہ کارنتھہ کا ظالم تھا مگر حکیموں میں گنا جانا ہی چنانچہ جب یہہ بادشاہ ہوا تو اُس نے میلٹاس کے ظالم تھریسی بولس سے بذریعہ قاصد یہہ امر دریافت کیا کہ نئے قبضہ میں لائی ہوئی رعایا سے کیا معاملہ برتنا چاہیئے اُس نے قاصد کو جواب ندیا مگر اُسکو گپیہوں کے کہیت پر لے گیا اور اونچی اونچی بالونکو تورا اور قاصد کو رخصت کیا چنانچہ قاصد نے تمام قصہ عرض کیا اور پری آندر وہ رمز متخفی سمجھتہ گیا یعنی مطلب یہہ تھا کہ اپنی حفظ حکومت کے لیئے کارنتھہ کے برے برے رئیسوں کو قتل کرے مگر پلو تارک یہہ بیان کرتا ہی کہ اُس نے اُس بری نصیحت کو پسند نہ کیا ایک مرتبہ اُس نے تمام حکیموں کو بلایا اور ایک بوس تھرنے کی درخواست کی جیسے کہ کروسس نے اُن لوگوں کو ساردس میں بلا کر اپنے پاس رکھا تھا اور وجہ یہہ تھی کہ اُس زمانہ میں ایسے مہمانوں کی مہمانی کو بادشاہ فخر و عزت سمجھتے تھے چنانچہ پلو تارک ایک دعوت کا بیان کرتا ہی جو پری آندر نے ایسے لوگوں کی ایسی طرح مہمانی کی تھی کہ وہ مہمانوں کے موافق تھی اس سادی دعوت میں اُسکی اتنی بڑی عزت ہوئی کہ تکلفات کی دعوتوں میں ہرگز نہوتے

کھانا کھانے میں بڑے بڑے کاموں کی بحث ہوتی تھی اور کبھی کبھی ظرافت کی چھیڑ چھاڑ بھی چلی جاتی تھی *

حسب اتفاق ایک جلسہ میں کسی شخص نے سوال کیا کہ عام پسند گورنمنٹ کا کون کامل طریقہ ہی سولن نے جواب دیا کہ جس طریقہ میں ادنیٰ باشندہ کے مضرت ساری باشندوں کے مضرت سمجھی جاوے بایس نے یہہ کہا کہ وہ وہ ہی جسمیں قانون پر کسی کو فوقیت نہو تھیلز نے یہہ کہا کہ وہ وہ ہی جسمیں رعایا نہ زیادہ دولت مند ہو اور نہ زیادہ محتاج ہو انیکارسس نے یہہ کہا کہ جسمیں بھلائی کو عزت ہو اور برائی کو ذلت ملے پیتکس نے کہا کہ جسمیں پہلے آدمیوں اور نیک طینتوں کو مرتبہ اور عہدے دیئے جاویں اور بدون بھلائی کے کوئی منصب نپاوے کلیوبولس نے کہا کہ جسمیں رعایا کو سزا کی نسبت الزام کا زیادہ خوف ہو چیلو نے کہا کہ جس میں فصیحوں کی نسبت قانون کا زیادہ لحاظ ہو پری انڈر نے ان تمام رایوں کا یہہ خلاصہ نکالا کہ طرز کامل عام پسند حکومت کی سلطنت نوعیہ ہے کہ تہوڑے سے پہلے آدمیوں کو حکومت کا اختیار دیا جاوے *

اُن دنوں میں کہ یہہ حکماء پری انڈر کے پاس موجود تھے اماسس بادشاہ مصر کا ایلچی ایک خط بایس کے نام کالیکر حسب دستور قدیم کہ اُنکے آپس میں خط کتابت جاری تھی پہنچا اور اُس میں یہہ لکھا تھا کہ اتھیوپیا کے بادشاہ نے ہمکو یہہ لکھا ہے کہ اگر تم سمندر کو پیچھا تو اتنے شہر اپنی سلطنت کے تمہاری نذر کروں اور اگر تم پی نسکو تو اپنی مملکت سے استقدر شہر ہماری نذر کرو اس سوال کے جواب میں آپکی کیا صلاح ہے اور اس سوال کی وجہ یہہ تھی کہ اُن روزوں بادشاہوں کا یہہ دستور تھا کہ آپس میں ایسے ایسے مشکل سوال اور بڑی بڑی اقل پہیلیاں پوچھا کرتے تھے بایس نے یہہ جواب لکھا کہ شرط اُس بادشاہ کی اس شرط پر قبول کرنی چاہیئے کہ وہ اُن دریاؤں کا انسداد کرے جو سمندر میں پڑتے ہیں اسلیٹی کہ سمندر پینی کی شرط ہے نہ دریاؤں کے پینی کی واضح ہو کہ اسی قسم کا جواب ایسپ سے بھی منسوب کرتے ہیں *

اس موقع پر یہہ بات یاد رہے کہ یہہ حکیم مذکورالصدر شعر اشعار کا شوق رکھتے تھے چنانچہ منجملہ اُن کے بعض حکیموں نے ایسے شعر لکھے کہ

اخلاق و مصلحت اور تدبیر ملک وغیرہ پر مشتمل تھے اور اس قسم کے مضامین اُن کے شعروں میں باندھی جانے کے لائق تھے مگر سولن پر یہہ اعتراض ہے کہ اُس نے فحش شعر بھی لکھے پس ہم سمجھتے ہیں کہ ہم کو ان بت پرست نام کے حکیموں پر کس طرح کی رائے قائم کرنی چاہیئے بعض لوگ ان حکیموں میں سے بعضوں کی جائے اوروں کو مثلاً انیکارسس اور مائی اور ایپیمیدیز اور فریسانیدیز کو قائم کرتے ہیں منجملہ اُن کے انیکارسس کھانیوں میں بہت مشہور ہے اور سولن کے عہد سے بہت پہلے جوستہیا کے نامیدیز سادہ وضعی اور کفایت شعاری اور سلامت روی کے باعث نہایت مشہور ہوئے تھے یہاں تک کہ ہومر شاعر اُن کو منصف قوم لکھتا ہے اُن لوگوں میں یہہ انیکارسس خاندان سلطنت سے تھا سنا ہے کہ کوئی شخص ایتھنز کا رہنے والا کہیں اُسکی مجلس میں حاضر تھا اُس نے اس کو اور اُس کے ملک کو برا بھلا کہا انیکارسس نے بہت نرمی سے یہہ جواب دیا کہ مہربان میرا ملک میوی عزت کا باعث نہیں اور تم اپنے ملک کی عزت کی کوئی بڑے سبب نہیں ہو حاصل یہہ کہ یہہ دانشمند اپنے فہم رسا اور ذہن عالی اور کثرت تجارب سے سات حکیموں میں معدود ہوا اُس نے فن سپہ گری کے بیان میں ایک رسالہ نظم اور ایک اور رسالہ ستہیا کے قوانین کے باب میں لکھا تھا سولن سے ہمیشہ ملاقات کرتا تھا چنانچہ اُس نے سولن کے قانونوں کو مکتبی کے جالوں سے تشبیہ دیکر بیان کیا کہ اُس میں مکھیاں پھنس جاتیں ہیں اور بھریں توڑ کر نکل جاتیں ہیں *

اس حکیم مستغنی مزاج کو روپئے پیسے کی قدر و محبت اسلیٹی نتھی کہ وہ اپنے وطن شہر ستہیا ہی سے کہ اُس ملک کے آدمی سخت اور محتاجی کے عادی تھے جفا کشی اور بے پروائی کا عادی تھا اور باوصف تنگدستی کے کمال کشادہ پیشانی سے بسر کرتا تھا چنانچہ کروسس نے جب اُس کو بلایا اور کنایتاً اشارتاً یہہ لکھا کہ تمہاری تنگدستی جاتی رہیگی تو اس پاک طبیعت صاف مزاج نے یہہ جواب صاف دیا کہ مال و دولت آپ کو مبارک رہے یہاں اپنی دولت کی پروانہیں یونان میں ذہن کے دولت مند اور فہم کے تونگر کرنیکو آیا ہوں پیت پالنا منظور نہیں ہے بلکہ کمال خوشی یہہ ہے کہ ننگے کھلے بھوکھے پیاسے علم و اخلاق حاصل کر کے اپنے گھر کو صحیح سلامت چلا جاؤں آخر کار بعد اصرار و منت کے کروسس

کی درخواست قبول کی اور اُسکے دربار میں حاضر ہوا *
 ہمنے یہہ پہلے ذکر کیا کہ سولن نے کروسس کے محل خزانے بہت
 توجہ سے دیکھے اور کچھ تعریف نکی اور وجہہ یہہ تھی کہ اگر وہ حکم
 تعریف کرتا تو مکان والے کی کرتا نہ مکان وغیرہ کی ایسپ اس بات سے
 بہت ناراض اور متعجب ہوا مگر انیکارسس نے ایسپ سے اُسی موقع پر
 یہہ کہا کہ آپ اپنی تصنیف کی ہوئی لومڑی چیتے کی کہانی بہول
 گئے جسمیں آپ نے چیتے کی بڑی خوبی اُسکی کھال کی بیان کی ہے کہ
 اُسپر مختلف رنگوں کے دھبی دھاریاں ہوتیں ہیں اور لومڑی سادا چمڑا
 رکھتی ہے مگر اُس میں طرح طرح کے فن فریب اور قسم قسم کے جوڑ توڑ
 بہرے ہوتے ہیں تعجب ہے کہ آپ حسن ظاہری اور شان و تکلف کو پسند
 کرتے ہیں اور آدمی کے حسن باطنی اور جمال معنوی کو نہیں دیکھتے اور
 حقیقت یہہ ہے کہ جو آدمی کی ذات میں ہے وہی اُسکا ہے باقی سب
 خرافات ہے اس مقام پر یہہ مناسب تھا کہ فیسا غورس کا تذکرہ بھی
 کچھ بیان کیا جانا اسیلئے کہ وہ بھی اسی زمانہ میں تھا مگر اُسکو ایک
 علیحدہ جلد پر منحصر رکھا جاتا ہے جسمیں بہت سے حکیموں کے حال
 مذکور ہونگے تا کہ دیکھنے والوں کو الگ الگ اُنکے حال قال کی مطابقت
 کا موقع محل ساتھ آوے *

ایسپ کا بیان

اس دانشمند کو بھی یونان کے حکیموں میں شامل کیا جاتا ہے اور اُسکا
 یہہ باعث نہیں کہ وہ حکیموں کی خدمت میں رہتا تھا بلکہ اسیلئے کہ
 اُسنے اُن لوگوں کی نسبت جو قواعد حکمت کی صرف تعریف کرتے تھے
 حقیقی دانائی بہت اچھی طرح سے سکھائی یہہ حکیم فرجیہ کا رہنے والا
 اور فنون حکمت کا جاننے والا کمال ذکی نہایت ذہین علامہ دوران آفت
 روزگار تھا اور ان کمالوں پر کوتاہ قامت کوز پشت غرض کہ بدشکل بھی
 اتنا تھا کہ اُسکی صورت انسانوں کی ہیئت سے کچھ یوں ہی لگ بھگ
 تھی علاوہ اُسکے ایک مدت دراز تک بول چال سے بھی آشنا تھا اور رنگ
 روپ سے غلام ہونیکے قطع نظر حقیقت میں غلام بھی تھا اور جس سوداگر
 نے اُسکو خرید کیا تھا وہ اُسکے شکل و شمایل سے نہایت متغیر تھا اور
 اسیلئے کہ کوئی گاہک اُسکے خریدنے کو کھڑا نہ ہوتا تھا تو وہ اُسکے گلے کا

ہار ہو گیا تھا چنانچہ اُس نے اُسکو کام کاج کے قابل نہ سمجھکر یا اپنی انگلیوں سے دور رکھنا تجویز کر کر کہیت کیار پر بھیج دیا *

آخر کار زینتھس حکیم نے اُسکو خرید لیا یہہ ایسپ استدر لطیف ظریف تھا کہ اگر اُسکی ظرافتوں اور لطیفوں کا اور چال چلن کا بیان کروں تو یہہ کتاب کبھی تمام نہو چنانچہ ایک روز کا ذکر ہے کہ اُسکے مالک نے اپنے ملنے والوں کی دعوت کی اور اُسکو عمدہ عمدہ چیزوں کے واسطے بازار کو بھیجا اسنے بہت سی زبانیں خرید کر باورچی کے حوالہ کیں اور اُس سے یہہ تاکید کی کہ اُن زبانوں کو مختلف ترکیبوں سے پکانا چنانچہ ویسا ہی عمل میں آیا اور جب کھانا چنا گیا تو تمام رکیدیوں میں زبانیں دیکھی گئیں زینتھس نے نہایت خفا ہو کر کہا کہ میں نے تجہہ سے اچھی اچھی چیزوں کے لیئے کھا تھا ایسپ نے عرض کیا کہ غلام نے حضور ہی کے حکم کی تعمیل کی زبان سے کوئی چیز بہتر نہیں یہہ زبان ہی ہے کہ ربط مجلس کے لیئے راستہ اور علم کے لیئے کنجی اور صدق دلائل کے لیئے آلہ ہے زبان کے ذریعہ سے بستیوں کی آبادی عمل میں آتی ہے حکومتیں قائم کیجاتی ہیں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہتا ہے جلسوں کے اہتمام ہوتے ہیں برے برے دیوتوں کی شکر گذاری ادا ہوتی ہے زینتھس نے ایسپ کا مقولہ سنکر بہت بہتر اور جی میں یہہ تھرائی کہ کل اسکو ملزم کرونگا بعد اُسکے اُس سے یہہ ارشاد کیا کہ کل پھر انہیں صاحبوں کی دعوت کرونگا تو بازار میں جانا اور بری سے بری چیزیں خرید کر لانا چنانچہ دوسرے دن وہ بازار کو گیا اور زبانیں خرید کر لایا یہاں تک کہ جب وہ دسترخوان پر چنی گئیں تو اپنے آقا سے عرض کیا کہ جناب عالی دنیا میں کوئی چیز زبان سے بد تر نہیں اسیلئے کہ یہی زبان جگھڑوں اور لڑائیوں اور آپسکے تفرقوں کا سرمایہ اور جہوت بولنے اور کلمات کفر بکنے اور تہمت لگانے کا ذریعہ ہے *

ایسپ کو اپنی آزادی بہت مشکل نظر آئی مگر ایک سامان یہہ ہوا کہ وہ کروسس بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا یہہ بادشاہ اُسکا نہایت مشتاق تھا مگر جب اُس نے روے مبارک دیکھا تو اُسکی جان پر صدمہ گذرا اور اُنکھوں نے کانوں کو برا کھا ساری خوبیاں محو ہو گئیں صرف برائی برائی رہ گئی چندے یہی عالم رہا مگر آخر کار حسن باطنی جلوہ گر ہوا یعنی

کروسس نے ایسپ کا یہہ قول یاد کیا کہ باس کی صورت دیکھنی نچاھیئے بلکہ وہ عمدہ شراب جو اُس میں بہری ہوئی ہے ملاحظہ کے قابل ہے * ایسپ کئی مرتبہ اپنی خوشی سے یا کروسس کی کسی ضرورت سے براہ سمندر یونان میں آیا چنانچہ ایک مرتبہ اُس زمانہ کے تہوڑے عرصہ بعد جو پزس تریٹس نے ایتھنز کی حکومت غصب کر کے حکومت تمامہ کو موقوف کیا تھا ایتھنز میں آیا اور ایتھنز والوں کو اس طرز جدید سے مضطرب پایا † اور اُنکو اپنی میڈکوں کی کہانی جو جو پیٹر سے بادشاہ اپنے لیے

میڈکوں کی کہانی

میڈکوں نے نعل مختاری اور خود سری سے تنگ ہو کر جو پیٹر سے اپنے لیے ایک بادشاہ کے درخواست کی جو پیٹر نے اُنکے امتحان کے لیے اول ایک ٹٹھ لکڑی کا اُنکا بادشاہ قرار دیکر ڈال دیا اُسکے کرنے سے جو ایک صدمہ اور آواز ہوئی اُس سے سب میڈک خوف کھا کر کیچڑ میں گھس گئے اور دیر تک اُنکو جرأت نہ ہوئی کہ اپنے بادشاہ کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ سکیں آخر بہت عرصہ کے بعد اُنہیں سے ایک میڈک نے جو نہایت صاحب جرأت تھا اپنا سر اُٹھا کر دیکھا کہ وہ نیا بادشاہ نہایت سکون و وقار کے ساتھ خاموش پڑا ہی الغرض اُس نے اپنے سب ہمجنسوں کو اس کیفیت سے مطلع کر کے جمع کیا اور اُس بادشاہ کے بیعت و حرکت ہونے کے سبب سے جتنا کہ اول اُنکو خوف ہوا تھا اُسقدر گستاخی اور دیوبڑی ہوئی یہاں تک کہ اُسپر سواری کرتے اور ذرا نہ درتے تھے پھر آپس میں مشورہ کیا کہ یہہ بادشاہ نہایت حلیم و سلیم ہی کیسی طرح کی حکومت ہمپر نہیں کرتا جس سے کچھ صورت انتظام کی ضرورت اس لیے جو پیٹر سے ایک اور بادشاہ کے درخواست کرنی مناسب ہے چنانچہ اُنہوں نے پھر درخواست کی اور جو پیٹر نے ایک لگا لگ کو اُنپر مسلط کیا جس نے اُس پہلے بادشاہ کے بالکل برعکس عمل در آمد کی اُسکی اس نئی رعایا میں سے جو اُسکے نفلو چڑھتا وہ اُسکو بے پوچھی گنپھی نکل جاتا اور کسی پر رحم نہ کھاتا تب تو سخت تنگ آکر میڈکوں نے جو پیٹر سے درخواست کی کہ اس تہر سے ہمکو نجات دے اور کوئی رحیم کریم بادشاہ مقرر کر یا ہمکو ہمارے گذشتہ حال میں فارغ البال چھوڑ حکم ہوا کہ یہہ سب کر توت تمہاری اپنی کیئے ہوئے ہیں جو کچھ مصیبت لگ لگ کے ہاتوں تمہر گذرے اُسکو سہو اور چپ چاپ رہو اب صبر کے سواے اور کوئی علاج نہیں ہے *

نتیجہ اس کہانی کا یہہ ہے کہ ایسے طبیعت والے شخص کو جو کسی حال کو پسند نہ کرے کوئی حالت خوش نہیں رکھ سکتے جب ہماری ایک نہایت عمدہ حالت ہو اور ہم اُسکی قدر نہ کریں بلکہ اُسکا بدلنا چاہیں اور اُس میں ہمپر کوئی مصیبت آدے تو اُسکا الزام ہمپر اپنے ہی ذمہ پر رکھنا چاہیئے نہ کسی دوسرے پر *

جانتے تھے سنائی واضح ہو کہ یہہ امر مشکوک ہے کہ یہہ کہانیاں ایسپ کی جو ہمارے وقتوں میں مشہور ہیں یہہ تمام اُسکی ہیں یا اور کسی کی اور اگر اُسکی ہیں تو یہہ عبارت بھی اُسی کی ہی یا اور کسیکی اِسلیمے کہ ان کہانیوں میں سے بہت سی کہانیاں پلینوڈیس سے نسبت کرتے ہیں اور یہہ شخص چودھویں صدی میں تھا غرض کہ ایسپ خاص اِس طرز تعلیم کا موجد گنا جاتا ہی جو کہانیوں وغیرہ کے ذریعہ سے عمل میں لاتا تھا مگر ہز یاد شاعر بھی اِس قسم کی ایجاد میں نامی تھا اگرچہ یہہ طرز خاص کچھ بڑی بات نہیں مگر بڑے بڑے حکیموں اور اچھے اچھے منتظموں نے اِس ایجاد کو پسند کیا افلاطون کہتا ہی کہ سقراط نے اپنے مرنے سے کچھ تھوڑی مدت پہلے ایسپ کی کہانیوں کو نظم کیا اور خود افلاطون نہایت تاکید سے بیان کرتا ہی کہ دائیوں کو چاہیئے کہ بچوں کو یہہ کہانیاں سکھایا کریں تاکہ اُنکو دانائی کا شوق پیدا ہو اور ابتدائے عمر سے ہی سنورتے جاویں *

اور حقیقت بھی یہہ ہی کہ اگر ان کہانیوں میں فائدے نہوتے تو تمام قوموں میں اِتنی مشہور و مروج نہوتیں خدائے تعالیٰ نے تمام دنیا کو اِسلیمے بنایا ہی کہ آدمی اُس سے نصیحت پکڑیں اور حیوانوں میں مختلف خواہشیں اور گوناگون عادتیں اِسغرض سے رکھیں ہیں کہ آدمی اچھے برے میں تمیز کرے اور بری عادتوں سے پرہیز اور اچھی باتوں کو اختیار کرے مثلاً بھیڑ کے بچہ میں غربت اور کتے میں انس و وفاداری و ضد اُنکی شیر اور بھیڑیئے میں اور چیتے میں جبر اور بے رحمی اور بلی و ذوالقیاس طرح طرح کی خصلتیں اور حیوانوں میں رکھیں اور یہہ ماری باتیں خاص انسان ہی کی نصیحت کے لیئے تھیں بلکہ اگر وہ ہمیں سے کوئی بات آپ میں پڑے اور اُسکی پروانگوي تو اُسکے لیئے بڑی ملامت ہی اِس لیئے کہ آدمی حیوانوں کی خصلتیں دیکھکر اچھی تیں پسند کرتا ہی اور بری باتوں کو برا جانتا ہی *

یہہ ایک ایسی گنگ زبان ہی کہ اُسکو سارے لوگ سمجھتے ہیں اور یہہ ایسا مسئلہ ہی کہ لوح قدرت پر کندا ہوا ہر آدمی کے ساتھ ہی دنیا ، تمام مورخوں میں سے وہ ایسپ ہی کہ اُسنے سب سے پہلے یہہ نئی رز نکالی اور مختلف طبیعتوں کو اصلی اور قدرتی نصیحتوں پر جن

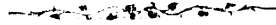
کو ہر کوئی سمجھتا ہی اور ہر حال کے موافق و مناسب ہیں متوجہ کیا اور بھلی بری باتوں اور مجلسوں کی بحث و تکرار اور تمام کلمات ضروریہ کو اپنے زور طبیعت سے ایسے جھوٹ کے سانچے میں ڈھالا کہ اُس میں گناہ بھی نہ ہو اور برتاؤ کی تصویروں سے جو قدرت سے مستعار لی گئی تھیں اور مطلق حیوانوں کو زبان و فہم دینے سے اور تمام نباتات و جمادات کو روح و عقل بخشنے سے اچھا لباس پہنایا اگرچہ اُسکی کہانیوں میں رنگینی نہیں ہی مگر اچھے اچھے مضمونوں کی بڑی بھر مار ہی وہ کہانیاں بچوں کے موافق بلکہ انہیں کے لیئے بنائی گئیں ہیں اور وہ کہانیاں جو فڈرس نے لکھیں ہیں اُنکا متحاورہ کسیتدر مشکل اور عبارت کسیتدر طویل ہی لیکن خوبی اور سادگی جیسی ایتک زبان میں ہوتی ہی ویسی ہی یونانیوں میں یہ زبان نہایت عمدہ تھی مان سیردیلان تین خوب سمجھتا تھا کہ فراسیسی زبان میں سادگی کی کیفیت ادا نہیں ہو سکتی اور اِسیلئے اُس نے اُن کہانیوں کو ایسی طرز خاص میں لکھا کہ وہ اُسی کے ساتھ مخصوص ہی اور اُسکی تقلید بھی نہیں ہو سکتی *

یہ بات عقل سے باہر ہی کہ سنیکا سچی طرح سے بیان کرتا ہی کہ رومیوں نے میرے عہد تک ایسی طرز کے مضمون باندھنے پر اپنا قلم نہ اُٹھایا یہ قول اُسکا دلیل اِسی ہی کہ وہ فڈرس کی کہانیوں سے واقف نہ تھا *

پلو تارک نے ایسپ کی اِنتال کا حال اِسطرح بیان کیا کہ ایسپ بہت سونا چاندی لیکر ایپالو پر چڑھانے اور دلفاس کے رھنے والوں پر بانٹنے کے لیئے دلفاس کو گیا تھا وہانکے باشندوں میں اور اُس میں اِتفاقاً تکرار ہوئی چنانچہ اُس نے وہ مال تقسیم کیا اور کروسس کے پاس واپس بھیج دیا اور کہلا بھیجنا کہ یہاں کے آدمی دینے کے قابل نہیں رھ جب کہ دلفاس کے باشندوں کو اِسابات کا پرچالکا تو اُنہوں نے اُسکو کافر قرار دیکر فتویٰ دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرایا جاوے چنانچہ ویسا ہی ہوا اور مرد کی موت نامردونکے ہانہ ہوئی مگر بعد اُسکے دیوتا ناراض ہوا اور قحط دربا سے اُن ظالموں کی خرابی یہاں تک ہوئی کہ اُن لوگوں نے اپنے بچار کے لیئے تمام یونان میں اشتہار دیا کہ جو کوئی ایسپ کا والے وارث ہو اور وہ خونبھا طلب کرے تو ہم اُسکو خونبھا دینگے چنانچہ ساموس نامی ایک

شخص کہ وہ اُسکا رشتہ دار نہ تھا مگر جس نے اُسکو خریدا تھا اُسکے تیسری پشت میں وہ تھا کمر باندہ کر کھڑا ہوا اور اُس نے خونبہا کی درخواست کی دلفاس والوں نے اُسکو خونبہا دیا اور قحط روہا کو سر سے تالا * ایتھنز والوں نے کمال قدر دانی کے باعث سے اِس غلام زیورک کی صورت ایسی بنائی تھی کہ سارے لوگوں کو وہ بات سمجھیں جو فڈرس نے بیان کی کہ آدمی کی قدر و منزلت باعتبار حسن لیاقت اور کمال ذہانت کے ہی نہ بحسب شرافت نسب اور لیاقت آوار اجداد کے *

تمام شد



NO. 4.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S
ANCIENT HISTORY OF GREECE

WITH ADDITIONS:

PART II.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جو

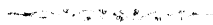
رولین صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

بامانہ چند مفید حاشیوں کی مالک ہوئی

دوسرا حصہ

ترجمہ کیا اور مشہور کیا

سیدن ٹیلک سوسائٹی نے



ALLIGURH.

Printed at the Secretary Syed Ahmad's Private Press.

1865.

NO. 4.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S

ANCIENT HISTORY OF GREECE

WITH ADDITIONS:

PART II.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY



یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جز

رولین صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

ماہنامہ چلہ مفید حاشیوں کی تالیف شوئی

دوسرا حصہ

ترجمہ کیا اور مشہور کیا

سین ٹیٹک سوسائٹی نے



ALLYGURH.

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامی

جناب لڈ گریس دیوک آف آرگائل

نے

سین ٹینک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصہ دوم تاریخ یونان

منفعہ

مضمون

- ۱ باب اول دارا کی تاریخ جو یونانیوں کی تاریخ سے خلط ملط ہے
- ۲ باب اول کی پہلی فصل اس فصل میں دارا کی شادیوں اور تقرر خراج اور گستاخی انتھونیز اور اُسکی سزا پانے اور آرٹیز کی وفات اور حکیم قیمو سیدیز کی داستان اور یہودیوں کو عبادت خانہ بنانے کی اجازت اور سیلوزن کو فیاضی کے اجر ملنے کا بیان
- ۱۳ دوسری فصل بابل والوں کی بغاوت کرنے اور مطیع ہونے کے بیان میں
- ۱۷ تیسری فصل ستھیا والوں پر بادشاہ کی لشکر کشی کے عزم اور ستھیا والوں کی چال چلن کی تحتیقات میں
- ۲۳ چوتھی فصل ستھیا والوں پر دارا کے لشکر کشی کے بیان میں
- ۳۳ پانچویں فصل ہندوستان کی فتح کے بیان میں
- ۳۵ چھٹی فصل آئیونیہ والوں کی بغاوت کے بیان میں
- ۳۵ ساتویں فصل یونان پر لشکر کشی کے بیان میں
- ۳۶ ایتھنز کی سلطنت اور سردار میلٹائیڈیز اور ارسٹائیڈیز اور تھمسٹکلز کے بیان میں
- ۵۳ یونان کو دارا کا قاصد روانہ کرنا اور اُسے اطاعت چاہنا
- ۵۵ میلٹائیڈیز کا ایرانیوں کو شکست فاحش دینا
- ۹۶ آہویں فصل اسبات کے بیان میں کہ دارا نے برخلاف مصر و یونان کے آپ لشکر کشی کا ارادہ کیا اور اُسکے وفات کے سبب سے وہ ارادہ پورا نہوا اور بعد اُسکے اُسکے بیٹوں میں تکرار قائم ہوئی اور زرخیز بادشاہت کے لیئے انتخاب کیا گیا

- ۷۱ دوسرا باب زرکسیز یعنی اسفندیار کی سلطنت کے بیان میں
پہلی فصل اس بیان میں کہ زرکسیز نے بعد فتح مصر یونان کا
ارادہ کیا اور مجلس مشورہ میں آرتابینیز نے کمال دانشمندی
۷۲ سے گفتگو کی اور انجام کار لڑائی نے قرار پایا
دوسری فصل زرکسیز کے کوچ کرنے اور ابنائی ہلسپانت پر کشتیوں کا
۸۰ پل باندھ کر ایشیا سے یورپ میں جانے کے بیان میں
تیسری فصل فوج کی تعداد اور ڈیماریتس کے ازادانہ راے دینے
۸۲ کے بیان میں
چوتھی فصل اسبات کے بیان میں کہ لیسیدیمن اور ایتھنز والوں
نے اُن قوموں سے اعانت چاہی جو اُن سے ربط رکھتی تھیں
۹۲ مگر کچھ فائدہ نہوا اور لیسیدیمن والے بیرے کے افسر ہوئے
پانچویں فصل جنگ تھرمالی اور مارے جانے لیونیڈس بادشاہ
۹۶ اسپارٹا کے بیان میں
چٹھی فصل بحرِ جنگ کے بیان میں جو آرٹی مسا کے متصل
۱۰۲ واقع ہوئی
ساتویں فصل ایتھنز والوں کے شہر چہوزنے اور زرکسیز کے اُسکو
۱۰۶ جٹھے کے بیان میں
آٹھویں فصل سالامن کی لڑائی اور ایشیا کی جانب زرکسیز کے
بیٹابانہ لوٹنے اور تھمستک لیز اور ارستائیدیز کے برتاؤ اور سسلی
۱۱۵ میں کار تھیبج والوں کے شکست کھانیکے بیان میں
۱۲۰ نویں فصل پلائیہ کی لڑائی کے بیان میں
دسویں فصل مائی کیل کے متصل لڑائی ہونے اور ایرانیوں کے
۱۳۵ شکست کھانے کے بیان میں
گیارہویں فصل زرکسیز کی بی بی امسترس کے بیہودہ انتقام
۱۳۸ لینے کے بیان میں
بارہویں فصل اسبات کے بیان میں کہ ایتھنز والوں نے فصیل
اپنے شہر کی باوجود اسکے کہ اسپارٹا والے مانع آئے پھر دوبارہ
۱۴۱ تیار کی
تیرہویں فصل اسبات کے بیان میں کہ رعایا نے تھمستک لیز کے
۱۴۳ ارادہ فاسد کو منظور نہ کیا اور ارستائیدیز نے اُن گوں پر مہربانی کی

چودھویں فصل اسبات کے بیان میں کہ پارینیٹس کے تدبیر اور غرور کے باعث سے لیسیدیمس والوں کی کمان افسوی جاتی

۱۴۷

رہی

۱۵۰ پندرھویں فصل پارینیٹس کی سازش اور اُسکی موت کے بیان میں

سولہویں فصل اسبات کے بیان میں کہ جب تھمستکلیز کی

پارینیٹس کی سازش میں شرکت دریافت ہوئی تو لیسیدیمس

اور ایتھنز والوں نے اُسکا تعاقب کیا اور وہ بھاگ کر پادشاہ

۱۵۲

ایدمیٹس کے پاس گیا

۱۵۶ سترھویں فصل ارسٹائیڈیز کے انتظام خزانہ اور اُسکی وفات کے بیان میں

اتھارویں فصل اسبات کے بیان میں کہ آرتابیٹس نے زرکسیز کو قتل

۱۶۳

کیا اور زرکسیز میں کیا کیا عادتیں تھیں

غلامنامه حصه دوم تاریخ یونان

صفحه	سطر	صحیفہ	غلام
۸۰	۹	ہلسپانت	ہلسپانتی

یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

دوسرا حصہ

ایرانیوں اور یونانیوں کے بیان میں

اس حصہ میں ایرانیوں اور یونانیوں کی تاریخ داری اول اور زرکسیز اول کے عہد سے لیکے ارتالیس برس تک ہی یعنی سنہ ۳۳۸۳ دنیادی سے سنہ ۳۵۳۱ تک *

باب اول

ذیرایس یعنی دارا کی تاریخ جو یونانیوں کی

تاریخ سے خلط ملط ہے

‡ ذیرایس یعنی دارا کو بادشاہ ہونے سے پیشتر اوکس کہا کرتے تھے مگر جب کہ وہ تخت نشین ہوا تو اُس نے اپنا لقب دارا رکھا ہرودوتس لکھتا ہے کہ فارسی زبان میں اس لفظ کے معنی عوض لینے والے کی ہیں یعنی ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو دوسرے کی تدبیروں کو پیش نہ جانے دے اور مخالفوں کے منہ پر الٹ کر مارے اور اس لقب خاص کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ اُس نے † میجیئس منار کی تدبیروں چلنے ندیں اور اُنکو سزائے واقعی دی واضح ہو کہ اس بادشاہ نے کل تیس برس سلطنت کی *

‡ یعنی دارایس اوکس جسکو فارسی میں دارا ابن داراب کہتے ہیں یہ وہ دارا نہیں ہے جو سکندر سے لڑا تھا بلکہ وہ تیسرا دارا تھا جسکو ہودرومانس کہتے ہیں کی یہ نہایت قدیم یونانی مورخ موجد فن تاریخ کا ہے اور اس کے قول کے بموجب یہ ہاشندہ ہلیکارنیسس کا ہے جو کیریا میں ڈریا والوں کی ایک بستی تھی اس کی پیدائش کے وقت ملک کیریا کے حاکم ایک سپیلی شاہ ایران کی تھی جس کا نام آرٹیمزیا تھا چار سو چوراسی برس قبل مسیح کے یہ پیدا ہوا *

† میجی انگریزی میں پارسیوں کے حکیموں کو کہتے ہیں جو دو خالق مانتے ہیں ایک خالق بھلائی کا جسکو یزدان کہتے ہیں اور ایک خالق شر کا جسکو اہرمز کہتے ہیں اور اُن حکیموں کے اقوال کو عموماً پارسی الہام غیبی سے سمجھتے تھے

پہلی فصل

اس فصل میں دارا کی شادیوں اور تقرر خراج اور گستاخی انتفرنیز اور اُسکے سزا پانے اور آرٹیز کی وفات اور حکیم دیموسیتیز کی داستان اور یہودیوں کو عبادت خانہ بنانے کی اجازت اور سیلوزن کو فیاضی کے اجر ملنے کا بیان ہے

پہلے اس سے کہ دارا سلطنت کے لیے منتخب کیا جاوے اُس نے گریاس کی بیٹی سے شادی کی مگر اُسکا نام معلوم نہیں آرٹابیزینس جو اس بی بی سے دارا کا بڑا بیٹا تھا اُسے زر کسیر سے بادشاہت پر تکرار کی اور جب دارا تخت نشین ہوا تو اُس نے اپنے استحکام کے لیے ۶ سائیرس کی دونو بیٹیوں اترسا اور ایرستونا سے شادیاں کیں منجملہ اُنکے اترسا پہلے اپنے بھائی کیمبس کی بی بی تھی اور بعد اُسکے جب تک سمرتس میجیئن تخت پر قابض رہا تو اُسکی بی بی بھی اور ایرستونا دارا کی شادی تک ناکنخدا تھی اور اسی لیے اس بی بی پر دارا کا بہت سا پیار تھا اور بتول کیسے جسکو پیا چاہے وہی سہاگن یہی بی بی سہاگن تھی بعد اُسے کیمبس کے بھائی سچی سمرتس کی بیٹی مساتہ آرفس سے شادی کی اور آرتابیز کی بیٹی فدیما کو بھی اپنے نکاح میں لایا اور اُسی عورت کی تدبیر و انتظام سے میجیئن کی مکاری ظاہر ہوئی خلاصہ یہ کہ اتنی اُسکی بی بیوں تھیں اور اُن سے لڑکے لڑکیاں بہت سی پیدا ہوئیں *

جن سات آدمیوں نے متفق ہو کر میجیئن کو قتل کیا تھا اُنھوں نے یہہ تہرا لیا تھا کہ جسکا گھوڑا سورج کے نداس پر بڑے وہی بادشاہ ہو چنانچہ سائیس کی چالاکی سے پہلے دارا کا گھوڑا بولا اور حسب شرط مذکور وہی بادشاہ ہوا دارا نے اُس گھوڑے کا احسان بہت مانا اور بتائے نام کے لیے سوار سمیت گھوڑے کی مورت بنوا کر کھڑی کرادی اور اُسپر یہہ کندا کرایا کہ † ہستاسپس کے پیتے دارا نے ایران کی سلطنت اپنے گھوڑے کے ذریعہ اور اپنے سائیس

۶ اس سائیرس سے سائیرس کبیر مراد ہے جسکو کیفسروہیں سیاوش کہتے ہیں

† جسکو فارسی میں کشتاسب کہتے ہیں

اوبازر کے وسیلہ سے پائی ایسے کنڈا کرانے سے کہ اُس سے حصول سلطنت میں ممنونی بادشاہ کی نسبت گھوڑے اور سائیس کے واضح ہوتی ہی ہر شخص یہہ سمجھ سکتا ہی کہ وہ ایسی عمدہ تدبیریں کنڈا کرانا کہ اُسے حاصل ہونا سلطنت کا بڑی لیاقتوں کا نتیجہ ہونا میری دانست میں حاصل اُس عبارت کا یہہ ہی کہ وہ بادشاہ عالیجہ ایسے مدق کلام اور صفائی قلب سے معمور تھا کہ وہ پہلے زمانوں سے مخصوص اور ہمارے زمانہ کی خود پسندی اور خود بینی سے پاک صاف تھی *

جب کہ دارا تخت نشین ہوا تو اُس نے انتظام اضلاع اور حصول منہاصل پر توجہ فرمائی پہلے اُس سے سائیس اور کیمیسس اپنے مفتوح قوموں سے صرف استقدر پر قانع تھے کہ کچھ وہ اپنی خوشی سے دے دیتے یا ضرورت کے وقت فوج کے ذریعہ سے مدد پہنچاتے مگر دارا نے یہہ سوچ سمجھ کر کہ فوج کے بدرون امن و چین ممکن نہیں اور فوج کے واسطے تنخواہ ضرور چاہیئے اور وہ بدرون اس کے رعایا سے بذریعہ ٹیکس وغیرہ کے روپیہ وصول کیا جاوے متصور نہیں ساری مملکت کو بیس غلعوں پر تقسیم کر کے تمام غلعوں میں صوبہ دار تفصیل دار مقرر کیئے اور خاص ایرانی رعایا کو مستحصول سے معاف کیا غرقوٹس نے اُن تمام غلعوں کی تفصیل لکھی ہی چنانچہ وہ تفصیل سلطنت ایران کے وسیع و کشادہ ہونے پر ہمارے مدد و معارف ہی وہ ملک ایشیا کے جز اب ایرانیوں اور ترکوں سے علاقہ رکھتے ہیں اور بلاد مصر اور نیویا کا حصہ بحیرہ روم یعنی ملک بارکا تک اور تھریس اور مقدونیہ اسی سلطنت کے شامل تھی اور بہت سی قومیں اس بڑی سلطنت میں صرف باج گزار ہی تھیں وہ رعایا میں شمار نہوتی تھیں جیسا کہ فی زمانہ رومیوں کی سلطنت کا حال ہے *

تاریخ سے دریافت ہوتا ہے کہ تقرر خراج میں دارا نے بڑی ہوشیاری برتی یعنی ہر ضلع کے بڑے بڑے لوگوں کو جو اپنے اپنے ملک کے حال و حیثیت سے بخوبی واقف تھے اور اس معاملے خاص کے باعث سے صحیح حسات دینے کے لیئے مجبور تھے طلب فرمایا اور جس ضلع سے خاص خاص رقمیں متعلق تھیں اُسی ضلع کے آدمیوں کے سامنے پیش کر کے دریافت کیا کہ تمہارے نزدیک یہہ رقم ایسی تو نہیں کہ تم اسکو ادا کر سکو اپنا یہہ ارادہ نہیں کہ کسی پر جبر و تعدی ہو تمہاری آمدنی کے موافق

چاہتا ہوں چنانچہ اُن لوگوں نے عرض کیا کہ جو رقمیں حضور نے تجویز کیں ہیں وہ مناسب ہیں اور رعایا پر گراں نہ ہونگی مگر اُسپر بھی بنظر اُسکے کہ رعایا بنی رہے بادشاہ نے نصف کی تخفیف دی ایرانیوں نے باوجود اسقدر تخفیف و مروت کے ٹیکس کے باعث سے جو سبکو ناگوار ہوتا ہے دارا کو سوداگر کا لقب دیا جیسا کہ سائبرس کو باپ کا لقب اور کیمبس کو مالک کا خطاب دیا تھا عروڈوٹس نے جو متعادل ٹیکس وغیرہ کا حساب کیا تو چوالیس میلین سالانہ فرانسیسی سکے کے اور قریب دو میلین سالانہ انگریزی سکے کے جو برابر دو کروڑ روپیہ ہندوستانی کے ہوتے ہیں *

جو عمائد مینجین مکار کے قتل و تحزیب میں دارا سے سازش رکھتے تھے اُنکے واسطے علاوہ اور مدارجوں کے یہ درجہ بھی قرار پایا تھا کہ بادشاہ کے پاس اطلاع و اجازت بدون چلے جاوےں بشرطیکہ بادشاہ اپنی بی بی کے پاس نہ ہوئے چنانچہ یہی دستور جاری رہا مگر ایک مرتبہ بادشاہ اپنی بی بی کے پاس راو چار میں مشغول تھا کہ انترنیز نامی ایک امیر نے اُسکے پاس جانا چاہا دربان نے روک ٹوک کی مگر اُس نے کہا نعمان اور پیش قبض سے اُسکا چہرہ لہلہاں کیا دارا اس حرکت ناشایستہ سے سخت ناراض ہوا مگر مخالفت ارکان دولت کے اندیشہ سے چندے خاموش رہا اور جب یہ یقین ہوا کہ کسی کو مخالفت کا یارا نہیں رہا تو اُس نے اہل و عیال سمیت انترنیز کے قتل و گرفتاری کا حکم دیا مگر ستم یہ ہوا کہ بیگناہ بھی شامل ہو گئے مجرم کی بی بی نے دھڑکی پر چلنا شروع کیا اور کمال درد و الم اور نہایت گریہ و زاری سے ہر روز چلاتی رہی آخر کار بادشاہ نے توس کھایا اور اُسکو اور اُسکی سوا ایک اور آدمی کو جسکو وہ اپنے خاندان سے پسند کرے معاف فرمایا اس مصیبت ماری کو یہہ دقت پیش آئی کہ کسکو چھوڑے اور کسکو پسند کرے اسلئے کہ اُسکو سب کی جان بچانی منظور تھی آخر کار اُس نے بہت سوچ بچار کر اپنے بہائی کو پسند کیا اور سب پر خاک ڈالی اور اسلئے کہ یہہ پسند اُسکی اُس انس طبعی کے خلاف تھی جو ماں کو بچوں کے اور جوڑو کو خاوند کے ساتھ ہوتا ہے وجہہ اُسکی دریافت کی گئی عرض کیا کہ دوسری شادی سے اولاد اور شوہر کا نقصان پورا ہو سکتا ہے مگر ماں جایا بہائی ماں باپ کے مرنے پر کہاں مل سکتا ہے دارا نے یہہ بات بہت پسند کی اور اُسکے بیٹے کی بھی جان بخشی کی *

بادشاہ کی طرف سے ایشیا مائنر میں جو آرٹیز نامی ایک حاکم تھا وہ اپنی دغا بازی سے ساماس کے بادشاہ کی موت کا باعث ہوا اور اس خطا کی سزا بھی پائی یعنی دارا کو معلوم ہوا کہ آرٹیز اپنے اختیار و نکو برے بڑے کاموں میں صرف کرتا ہے اور جو لوگ اپنی شامت سے اُسکے ناخوش کرنے کی سزا میں مارے جاتے ہیں اُنکے مارے جانے کی وجہ بھی نہیں لکھتا اور اتنا گستاخ ہو گیا کہ ایک سفیر سلطانی کو جس نے فرمان بادشاہی وہاں پہنچایا حکم کے گواں گزرنے پر قتل کرایا مگر بادشاہ نے یہ سمجھ کر کہ ابھی میری سلطنت مستحکم نہیں ہوئی اور علاوہ اُسکے اُس ظالم کی نگہبانی کے لیئے ہزار سپاہی متعین رہتے تھے اور خود بھی اتنا تھا کہ لڈیا اور فرجیہ اور ایونیہ اپنی تحت حکومت میں سے فوج بھرتی کر سکے اُسکی سزا دینے کی علانیہ جرات نہ تھی بلکہ خفیہ خفیہ اُسکی تک و دو میں رہا چنانچہ اس کام کے لیئے ایک ہیرو سے افسر کو جو تھبانیکا آدمی تھا مقرر کیا یہ افسر کار گزار کسی بہانہ سے ساردس کو جو دارالحکومت ایشیا مائنر یعنی ایشیا کوچک کا تھا گیا اور اپنی ہوشیاری اور چالاکی سے رعایا کے جی میں جگہ کی اور کام پورے ہونے کی خاطر اُس حاکم کی نگہبان سپاہ کے افسروں کو بادشاہی چٹھیاں جن میں عام حکم کے سوا کوئی امر خاص مندرج نہ تھا عنایت کی اور تھوڑے دنوں کے پیچھے اور چٹھیاں جن میں خاص خاص حکم درج تھے اُنکے حوالہ کی غرض کہ جب یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ لوگ حلقہ بگوش سرکار اور جان و مال سے خدمت گزار ہو گئے تو تیسری چٹھی جس میں اُس حاکم کا قتل صاف مندرج تھا پڑ کر سنائی اور تعمیل حکم کی تاکید کی چنانچہ حسب الحکم عمل میں آیا اور تمام مال و اسباب اُسکا ضبط ہوا اور سارے اہل و عیال اُسکے سوسہ کو روانہ ہوئے *

حسب اتفاق ان قیدیوں میں دیموسیدیز حکیم کروتونڈ کا رہنے والا بھی متید تھا اُسکی عجیب کہانی ہے جس میں چند بڑے واقعات مشتمل ہیں تنصیل اُسکی یہ کہ اس واقعہ سے تھوڑے دنوں پہلے دارا شکار کھیلنے کو گیا تھا اتفاقاً وہ گھوڑے سے گرا اور اُسکے پانوں کا کٹھ اوکھڑ گیا مصروالوں کی طبابت کا زور شور تھا اور اسی سبب سے بہت سے مصوی طبیب دربار

میں حاضر رہتے تھے چنانچہ انہوں نے معالجہ شروع کیا اور جہانتک ممکن تھا دھانتک کوشش کی مگر جراحی کے فن سے ایسے ناواقف تھے کہ کوئی تدبیر کارگر نہ پڑی بلکہ اتنی تکلیف ہوئی کہ سات رات دن نسریا اُسی موقع پر کسی نے ڈیموسیدیز کا حال بیان کیا کہ وہ بڑا طیب ہے اور سارقتس کے اطراف میں شہرہ آفاق ہے چنانچہ وہ طلب ہوا اور بڑے حال سے پابجولاں گرتا پڑتا حاضر آیا بادشاہ نے پوچھا کہ تجھکو طبابت میں کچھ دخل ہے اُس نے اس اندیشہ سے انکار کیا کہ مبادا میرا کمال ظاہر ہو اور ہمیشہ کے لیے ایران میں روکا جاؤں اور وطن مالوف کو نہ جانے پاؤں بادشاہ ناراض ہوا اور سزائے بدنی کا حکم دیا ڈیموسیدیز کو چارناچار سچ بولنا پڑا اور معالجہ کا اقرار کیا چنانچہ پہلے اُس جگہ کو جہاں دمہ پہنچا تھا سینک تکر سے راحت پہنچائی بعد اُسکے اور تدبیر شروع کی یہہ معالجہ ایسا مفید پڑا کہ بادشاہ کو نیند آگئی اور خوب پیٹ بھر کر سویا غرضکہ تھوڑے دنوں میں غسل صحت فرمایا اور بہت خوشی منائی بعد اُسکے ڈیموسیدیز کو دو جوڑے طلائی زنجیروں کے بطور انعام عنایت فرمائی ڈیموسیدیز نے عرض کیا کہ غلام کی خدمت گزاری کی یہہ سزا ہے کہ مصیبت دونی کیبتارے بادشاہ اس لطیفہ سے خوش ہوا اور خواجه سراؤں کو ارشاد فرمایا کہ اس حکیم کو محلسرے میں لیبتاکر سب کو ملاحظہ کراؤ کہ یہہ دھی طیب ہے جسکے علاج سے ملازمان دولت نے صحت پائی چنانچہ وہ حکیم محلسرے میں جاکر حاضر ہوا اور حضور کے محفلوں سے استقدر انعام پایا کہ امیر کیبر ہوگیا اور اس حکیم کی اصلی سرگذشت یہہ ہے کہ وہ کروٹونہ کا رہنے والا تھا جو گریسیامینجر جنوبی کیلیبریاڈلی میں واقع ہے باب سے ناخوش ہوکر نکل کھا پہلی ایجینا میں رہا اور بڑے بڑے علاجوں کے ذریعہ سے شہرت پائی چنانچہ وہاں کے لوگوں نے ایک ٹیلنٹ سالانہ پنشن اُسکی مقرر کی اور وائمنج ہو کہ ایک ٹیلنٹ سات مائٹاس کے برابر ہوتا ہے جسکے تین ہزار + لیور فرانسیسی سکے کے ہوتے ہیں بعد اُسکے ایتھنز میں بلایا گیا اور پانچ ہزار لیور پنشن اُسکی مقرر ہوئی اور بہت سی شہرت پائی یہانتک کہ ساماس کے ظالم پولیکراتیز نے اُسکو بلوایا اور دودھزار کروند چودو ٹیلنٹ

کے برابر ہوتے ہیں سالانہ منور کیئے واضح ہو کہ بادشاہوں اور شہروں کے لیئے یہ بڑی عزت ہے کہ ایسے صاحب کمالوں کو پیش قرار تنخواہوں پر نوکر رکھیں کہ خاص و عام کو اُن سے فائدے پہنچیں اور اچھے اچھے ذی استعداد اسی ترغیب و طمع سے وہاں آکر آباد ہوں اُس زمانہ میں کروٹونہ کی خاک پاک سے بڑے بڑے طبیب حاذق پیدا ہوتے تھے بعد اُسکے افریقہ میں سیرین والے طبابت میں مشہور ہوئے اور ارگیووالے موسیقی میں سبقت لیگئے *

حاصل یہ کہ جب ڈیموسیتیز کے معالجتہ سے خود بدولت کو صحت نصیب ہوئی تو خاصہ پر بھی حضور کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور استدر مرتبہ ہوا کہ جب مصر کے طبیبوں کو یونانی طبیبوں سے کم استعداد ہونیکے باعث سے پہانسی کا حکم سنایا گیا تو اُسی حکیم کی شفاءت سے اُنکی جان بخشی ہوئی مواخذہ یہ تھا کہ وہ علاج میں کامیاب کیوں نہوئے اور بادشاہ کو صحت کیوں نہوئی واضح ہو کہ یہ مواخذہ متعص بیجا ہے اور اختہار کو بڑی طرح سے کام میں لانا ہے اور اسطرح کا کام میں لانا وہاں عام ہوتا ہے جہاں ایک ہی شخص کو ہر طرح کا اختیار حاصل ہوتا ہے اسلیئے کہ وہاں عقل و انصاف کے پابندی نہیں ہوتی بلکہ ایسے لوگ اسبات کے عادی ہو جاتے ہیں کہ اُنکے حکم احکام بلا تامل بجالاویں اور اسبات کی متوقع رہتے ہیں کہ ہمارے حکم کسی طرح کے ہوں بلا تصور عمل میں آویں بخت نصر کی تاریخ میں بھی ہم نے اسی قسم کا حال دیکھا ہی کہ اُس نے اُن جادوگروں کے لیئے جو اُسکے پاس رہتے تھے اسلیئے قتل کا حکم دیا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ کر بھول گیا اور جب اُسے اُس خواب کا مضمون پوچھا تو وہ بتا نسکے بعد اُسکے ڈیموسیتیز نے اُن شخصوں کو بھی جو اسکے ساتھ قید ہوئے تھے بلا سے چھوڑ دیا اور کمال آسودگی اور نہایت عیش و عشرت سے اپنی اوقات بسر کی اور بادشاہ کی لطف و مہربانی اور تعظیم و تکریم کی بدولت خوش و خرم رہا مگر وطن کی دوری گاہے گاہے کانتا سا کھٹک جانی تھی اور ساتھ اُسکے جی بیچپن ہو جاتا تھا *

علاوہ اُسکے ایک علاج اور بھی کیا اور نصیبوں کے زور سے کامیاب ہوا اور بعد اُسکے بہت سی شہرت پائی اور بڑا اعتبار بڑھا یہی اثوساسائپوس

کی بیٹی بادشاہ کی بی بی بیمار ہوئی کہ اُسکی چھاتی میں پھوڑا نکلا جب تک اُسکو درد کی سہار دھی تب تک وہ سہہ سکی مگر جب برداشت نہوسکی تو ڈیموسیدیز کو علاج کے لیئے بلایا طبیب نے شفا کا وعدہ کیا اور بعد اُسکے یہہ درخواست کی کہ حضور اپنی عنایت سے اس غریب الوطن کو وطن جانے کی اجازت دلاویں چنانچہ اُسنے بھی اقرار کیا غرض کہ علاج شروع ہوا اور صحت نصیب دولت ہوئی اور ملکہ بھی وہ بات نہ بھولی اگرچہ یہہ معاملے بجائے خود بڑے کام نہیں مگر بادشاہوں کی بڑی بڑی مہمیں جو مدتوں بعد پیش آتی ہیں اکثر باعث اُنکے ایسے ایسے امور ہوجاتے ہیں *

مصدق اسکا یہہ ہی کہ اَتوسا نے ایکروز دارا سے یہہ کہا کہ ابھی تم نوجوان گبرو ہو زور و ہمت کا شباب ہی لڑائی کے تکانوں کی برداشت کرسکتے ہو فوجیں بھی تھیک تھاک ہیں غرض ساز و سامان درست ہیں کسی بات کا توڑا نہیں تمکو مناسب ہی کہ کوئی مہم اختیار کرو تاکہ ایرانی لوگ بی بی جانیں کہ ہمارا بادشاہ بھی عالی سمت صاحب جرأت ہی بادشاہ نے کہا کہ یہہ بات تمنے میرے دلکی سی کہی میرا عزم مصمم ہی کہ سترہیا پر لشکر کشی کروں اُنی توسا نے عرض کیا کہ میرے نزدیک یونان پر لشکر کشی مناسب سے لیسیدیمین ایتھنز کا رتھہ آرگس کی عورتوں کی میں نے تعریفیں سنیں ہیں اگر وہاں کی دوچار لونڈیاں میوہی خدمت کے لیئے آجاوینگی تو کمال خوشی ہوگی علاوہ اُسکے ڈیموسیدیز حکیم جسے مجھکو اور حضور کو اچھا کیا تمہاری پاس ایک ایسا آدمی ہی کہوہ تمہارے بہت کام اویکا اُس ملک کی حقیقت سے بخوبی واقف ہی بادشاہ نے اُسیوقت ارادہ کیا اور پندرہ ایرانی امیرونکو حکم دیا کہ یونان میں ڈیموسیدیز کے ساتھ جاکر وہانکے بھتری مقاموں کی کیفیت جہاں تک ممکن ہو بخوبی دریافت کریں اور یہہ بھی تاکید کی کہ اس حکیم کے ہمیشہ نگران رہنا ایسا نہو کہ دھوکا دینر کہیں کو چلنا ہووے اور ہنگام واپسی اپنے ہمراہ لانا *

اس حکم سے یہہ واضح ہوتا ہی کہ دارا کو ایسے آدمیونکے پاس رکھنے کا سلیقہ نتھا جبر و حکومت سے کسی صاحب کمال کو روکنا عمدہ عمدہ علم و ریاضت کی موتوئی کا سرمایہ اور اچھے اچھے فضل و ہنر کے انسداد کا

سامان ہی اس قسم کے لوگ اتنے بیعتید رہیں جیسے انکی طبیعتیں بیعتید رھتی ہیں جنسی علم و سنر کو نشو و نما ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ جب کوئی صاحب کمال کسی جٹھ پر زبردستی سے روکا جاوے تو ویسے ہی کمال والے لوگ وہانکا رھنا پسند نہ کریں گے اگرچہ اُنکا جی یہی چاہتا ہو اسلئے کہ اُنکو آزادی حاصل نہوگی *

مختصر یہ کہ جب دارا نے ڈیموسیدیز کو یونان میں بھیجتیکا ارادہ کیا تو آپ اُس سے یہہ ارشاد فرمایا کہ ایرانی امیروں کو تیرے ہمراہ کرنے سے یہہ مطلب ہی کہ وہ بڑے بڑے شہر جو سمندر کے کنارے پو بستے ہیں اُنکی یہہ کینیت کہ وہ کہاں ہیں اور کسطرف ہیں اور کسقدر قوت رکھتے ہیں دریافت کریں اور علاوہ اسکے خاص تمکو یہہ تاکید ہی کہ انصوام کام کے بعد بلا تاخیر و تامل یہاں واپس آو اور تمام مال و اسباب اپنے ساتھ لیجاو اور اپنی خوشی سے اپنے باپ بھائی کی نذر کرو اور یہہ یاد رھ کہ بعد واپسی کے اُس سے زیادہ سرکار دولت مدار سے مرحمت ہوگا اور وہ کشتی جو تمہارے ساتھ کیجاوے گی اُسیں بھی بہت سے تحفی تحایف رکھدیئے جاوینگے وہ اپنے خویش و اقارب کو دینا حامل بہہ کہ بادشاہ نے اس ڈھنگ پر گفتگو کی کہ اُسیں مکر و فریب کی بو باس بھی نہی مگر ڈیموسیدیز نے یہہ سوچکر کہ شاید بادشاہ کو اسباب کی دریافت منظور ہی کہ وہ ایوان کو واپس آویکا یا نہیں تمام اسباب اپنا چھوڑا اور جو کچھ کشتی میں موجود تھا وہی لیکر ایرانی امیروں کے ساتھ روانہ ہوا *

چنانچہ پہلی منزل † فنیسیا میں کے شہر ‡ سائیڈن یعنی سدوں کو رونق بخشی اور خشکی میں فروکش ہوئے بعد اُسکے دو بڑی بڑی کشتیاں وہاں سے لیکر اور اسباب ضروری تیسوی کشتی میں لادکر چل دیئے اور یونان کے بڑے بڑے شہروں کی سیرو سیاحت کی اور جو تحقیقاتیں منظور تھیں

† یہہ ایشیا مائینر یعنی ایشیا کوچک کے ایک حصہ کا نام تھا

‡ یہہ ایک شہر بہت آباد ایشیا کوچک کے صوبہ شام میں بندرگاہ ہی اسکے فصیل معہ برجوں کے بنی ہوئی تھی چنانچہ سلطان روم کی عملداری میں اب تک ہی اسکا بندرگاہ جو پہلے بڑا بندرگاہ تھا اب ویسا نہیں ہی بڑے بڑے جہاز اب نہیں جاتے چند علامتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ قدیم شہر حال کے شہر سے دو میل اندر کی طرف آباد تھا *

کمال حزم و احتیاط سے عمل میں آئیں مگر جب کہ شہر کا تارنٹم یعنی تاران تو واقع بلاد اٹلی میں پہنچے تو تمام ایرانی امیرو جاسوس متصور ہوئے اور اسی تہمت میں پکڑے گئے مگر ڈیموسیدیز انکھ بچا کر اپنے وطن کو چلتا ہوا بعد اُسکے جب اُن امیروں نے رھاٹی پائی تو اُسکا تعاقب کیا اور جوں توں کر کے اُسکے وطن میں پہنچے مگر اُسکے بھائی بندوں نے اُسکو نچھوڑا اور اسباب کی کشتی پر اپنا قبضہ کر لیا آخر کار یہہ ایرانی حیران ہوئے اور جب کوئی رھبر نہ پایا تو یونان کے باقی شہروں کا ارادہ نکیا اور اپنے ملک کو واپس چلے آئے مگر ڈیموسیدیز نے ہنگام روانگی اُن امیروں سے یہہ بات کہی کہ مائیلو پہلوان جو کروٹونا کا رھنے والا اور بادشاہ بھی اُسکے ناتو گلو سے واقف ہیں اُسکی بیٹی سے شادی کرنے کو ہوں *

یاد رھے کہ اپنے موقع پر اس پہلوان کا مذکور ہوگا خلاصہ یہہ کہ ایرانی واپس آئے اور اُنکو اُس سفر عظیم کا نتیجہ ہاتھ نہ آیا اسلیئے کہ جب وہ واپس آئے تو بادشاہ کو اور معاملوں میں مصروف پایا *

تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ جنوس کے تیسرے برس جو یہودیوں کے حسب سے دوسرا برس ہوتا ہی سامریوں نے طرح طرح سے یہودیوں کو تنگ کیا اور پہلے بادشاہوں کے عہد میں بھی اُنہوں نے یہہ حکم حاصل کیئے تھے کہ یہودی لوگ یورشلم کی تعمیر نکرے پاویں مگر یہودیوں نے پیغمبروں کی تاکیدوں اور خدائے تعالیٰ کے حکموں سے اُس تعمیر ملتوی کو شروع کیا اور سامری پھر روکنے پر کھڑے ہوئے اور یہہ راہ نکالی کہ تھتانا تک جو دارا کی طرف سے شام اور فلسطین کا حاکم تھا نوبت پہنچائی اور کمال آب و تاب سے بیان کیا کہ یہودیوں نے خلاف احکامات سابقہ کے عبادت خانہ کی دوبارہ تعمیر شروع کی اور یہہ تعمیر خیر خواہان دولت کو مضر ہوگی اور حضور کے مطلب پورے نہونے دیگی *

حاکم نے اُنکے کہنے پر عمل نکیا اور خود ملاحظہ کے لیئے وھیں گیا اور تعمیر کا روکنا مناسب نہ سمجھا مگر یہودیوں سے یہہ پوچھا کہ تم کسکی

یہہ ایک شہر ایطلیہ کے صوبہ فابلیس میں واقع ہے جسمیں عمدہ عمدہ عمارتیں اور قلعہ اور عبادت خانہ ثروت سے ہیں اٹھارہ ہزار آدمیوں کے آبادی ہی ایک زمانہ میں بہت قوی اور بڑا شہر تھا چودہ شہر آس پلس کے اُسکے مطیع تھے نیبیئس میکسیمس رومی نے ایک لڑائی میں اُسکو فتح کر کے لوٹا بعد اُسکے اُسکے کامل بربادی رومی مسلمانوں نے کی کچھ کچھ بقیہ پرانی عمارتوں کا باقی ہی *

اجازت سے تعمیر کرتے ہو یہودیوں نے سائیرس بادشاہ کا فرمان مہربی
 مشعر اجازت پیش کیا حاکم نے خلاف فرمان مناسب نجاتا اور تمام
 کیفیت لکھ کر یہہ درخواست کی کہ یہودی لوگ جو فرمان پیش کرتے
 ہیں کیفیت اُسکی رجسٹر سے طلب کیجاوے کہ سائیرس بادشاہ نے اس
 معاملہ میں کوئی فرمان جاری کیا ہی یا نہیں آئندہ جو کچھ حضور کا
 ارشاد ہو اُسکے موافق عمل کیا جاوے بادشاہ نے رجسٹر دیکھنے کا حکم دیا
 چنانچہ وہ فرمان مقام ایکبتانہ کے دفتر میں † جو میدیا میں واقع ہی برآمد
 ہوا اور وہاں سے نکلنے کی وجہ یہہ تھی کہ ہنٹام اجراء فرمان مذکور کے
 سائیرس وہیں موجود تھا بادشاہ نے اسلیئے اُسکو بحال رکھا کہ وہ سائیرس
 کو اپنا بڑا بزرگ سمجھتا تھا اور اُسکا کمال ادب کرتا تھا بلکہ ایک اور
 فرمان مشعر اجازت جسمیں فرمان سابق کا بھی حوالہ تھا جاری کیا
 بادشاہ نے جو سائیرس کا اسقدر ادب کیا اگر کوئی اور امر اُسکے سوا
 باعث نہوتا تو یہہ بات بھی تعریف کے قابل تھی مگر توریت سے دریافت
 ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اُسکے دلمیں یہہ بات دال دی کہ وہ یہودیوں
 پر مہربان رہے چنانچہ تصدیق اُسکی فرمان کی عبارت سے واضح ہوتی ہی
 اسلیئے کہ پہلے اُس میں یہہ لکھا ہی کہ قربانیاں اور نذر و نیاز اور زر مصارف
 جس قدر کہ یہودیوں کے عالم درخواست کریں بلا تاخیر و تسافل خزاں
 سرکاری سے دیا جاوے اور بعد اُسکے یہہ درج کیا کہ جب نذر و نیاز قربانیاں
 چھڑا کریں تو یورشلم کے مجاور بادشاہ اور بادشاہ ہزادونکی خیر منایا کریں
 اور آخر میں یہہ لکھا کہ جو کوئی خواہ بادشاہ خواہ رعیت وہانکی تعمیر کا
 مزاحم یا انہدام کے درپے ہو تو وہ لعنت ملامت کا مستحق ہی ان مضمونوں
 سے دریافت ہوتا ہی کہ بادشاہ کو خدائے بنی اسرائیل سے یہہ اعتقاد تھا
 کہ وہ بڑی بڑی سلطنتوں کی تباہی پر قادر ہی *

حاصل یہہ کہ یہودیوں کو فرمان کے ذریعہ سے تعمیر کی اجازت ہوئی
 اور علاوہ اُسکے خرچ تعمیر کا محاصل ضلع سے ملنے لگا وہ جرم بغاوت جو
 یہودیوں کے ذمہ رکھا گیا تھا اگر رئیس اُنکے اپنے دشمنوں کی باتوں میں

† اس ملک کے دو حصہ تھے ایک میدیا کبیر اور ایک میدیا صغیر میدیا کبیر
 میں مقام ایکبتانہ جسکو اب ہمدان کہتے ہیں دارالسلطنت تھا ستریبو صاحب نے جو
 اس ملک کی حدود بیان کیں ہیں اُن سے عراق و عجم سے مطابق ہوتا ہی *

اگر صفائی حاصل نہ کرتے تو اُنسا برا حال ہوتا چند روز بعد ایک اور امر پیش آیا کہ اُسکے باعث سے بادشاہ کو انصاف سے معصیت ہوئی اور معصیروں اور تہمت لگانے والوں سے جو بہت بڑے لوگ ہوتے ہیں اور اچھی اچھی بانوں سے مخالفت رکھتے ہیں سخت نفرت ظہور میں آئی واضح ہو کہ اس بات کے لکھنے سے میری مراد یہہ ہی کہ بادشاہ نے فرمان واجب الاداعاں یہود کے موافق ہامان کے مخالف حسب درخواست ملکہ استیر کے جسکو اُسنے اپنی بی بی وشتی کی جگہ ہمبستر کیا تھا جاری کیا اُچ بَشپاشر صاحب کہتے ہیں کہ دنیاوی مورخ اسی وشتی کو اٹوسا اور احشوروش کو ڈیورائس کہتے ہیں اور بعضے مورخوں کا قول یہہ ہی کہ احشوروش ارتک زر کسیر کا نام ہی اور اِسلینے کہ یہہ قصہ توریت میں مذکور نہی اُس سے سب آگاہ نہیں میں نے اِس کتاب میں بہت مختصر لکھا ہی *

حاصل یہہ کہ اِس طرح کا عدل و انصاف بادشاہ کا اُسکی یادگاری کا ذریعہ ہی اور احسانمند ہونا اُسکا جو اچھے کاموں میں گنا جاتا ہی اور اِس بادشاہ سے ظہور میں آیا اُسکی فخر و عزت کا بڑا وسیلہ ہی مصداق اِس کلام کا یہہ ہی کہ جب یہہ بادشاہ کیمبسس بادشاہ کے پائنگاہ خاص میں ایک اُسو تھا اور مصر کی مہم میں اُسکے ہمراہ مہنس یعنی منف کو گیا تھا تو سامس کے ظالم پوالیکراتیز کے بھائی مسمی سیلوزن نے کپڑوں کا جوڑا نہایت سرخ رنگ کا اُسو دیا تھا مگر وہ اُسکا معاوضہ بقدر اپنی ہمت و جرأت کے نہ کر سکا بعد اُسکے جب یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا تو سیلوزن در دولت پر حاضر آیا اور اطلاع کرائی کہ ایک یونانی جسکا بادشاہ معنون ہی در دولت پر حاضر ہی بادشاہ سنکو حیران ہوا اور دریافت حال کے لیئے اُسکو طلب فرمایا چنانچہ وہ شخص حاضر ہوا اور بادشاہ نے اُسکو پہچانکر اُسکے احسان کا اِقرار کیا یہہ امر اُسکی شان و شوکت سے بہت بعید اور تقاضائے وقت سے کمال دور تھا مگر اُسنے کام کیا کہ وہ شرمندہ نہوا اور بجائے اُسکے اُسکی فیاضی اور غریب نوازی کی تعریف کی اِسلینے کہ سیلوزن نے وہ احسان ایسے وقتوں میں کیا تھا کہ اُسکو کسی طرح کی اُمید نہ تھی بعد اُسکے بادشاہ نے بہت چاہا کہ سونے چاندی سے اُسکو بھرپور کرے مگر اُسنے منظور نہ کیا اِسلینے کہ وہ مال و دولت کا

خواہاں تھا بلکہ وطن کی محبت اور خویش و تبار کی الفت اس درخواست کی باعث ہوئی کہ جس شخص نے میوے بھائی کے فوت ہونے پر حکومت غصب کر لی تھی اُسکو خارج کر کے شہر ساماس میں بلا خونریزی شہر والوں کے مجھکو قائم کر دو بادشاہ نے منظور کیا اور اوتانیز دلاور کو جو ایک بڑا امیر تھا اس کام پر مقرر فرمایا چنانچہ اُس دلاور نے کمال کوشش کی اور بخوبی کامیاب ہوا *

دوسری فصل

بغاوت کرنی اور مطیع ہونی بابل کے بیان میں
جو پانسو سولہ برس عیسیٰ السلام کی ولادت سے
پہلے سنہ ۳۴۱۸ دنیاری میں واقع ہوئی

دارا کے جاوے سے پانچویں برس † بابل والوں نے بغاوت اختیار کی اور جب تک کہ بیس مہینے اُنکا محاصرہ نہ رہا تب تک وہ سیدھے نہوئے پہلے یہ شہر گویا تمام بلاد مشرقیہ کا مالک تھا ایرانیوں کی تحت تصرف میں آنے سے اور خصوصاً جب کہ سوسہ دارسلطنت متروک ہوا نہایت پھیکا پڑا اور شان و شوکت بھی اُسکی کم ہو گئی بعد اُسکے جب کیمبس مر گیا اور میسجیئن مارے گئے تو ایران میں کھل بلی پڑی اور بابل والوں کو فرصت ہاتھ آئی چنانچہ چار برس تک لڑائی کے سامان درست کیئے اور کوئی

† قدیم شہر ملک اشور کا دریائے فرات پر واقع تھا اگرچہ ایک زمانہ میں نہایت مشہور تھا مگر اُسکی بربادی بھی ایسی کامل ہوئی ہے کہ اُسکا موقع مشکوک ہو گیا ہے رچ صاحب اور نیر صاحب اور رنک صاحب قیاس کرتے ہیں کہ یہ شہر بغداد سے اترتالیس میل کے فاصلہ پر جانب جنوب متصل اس زمانہ کے شہر ہلہ کے آباد تھا ہرودوٹس صاحب کے بیان کے بموجب اس شہر کی آبادی مربعہ تھی اور ہر ایک جانب کا طویل پندرہ میل تھا جسکی چاروں سمتوں کا مجموعہ ساٹھ میل ہوا فضیل اسکی خشت پختہ کی تین سو پچاس فیت کی اونچی اور ستاسی فیت کے آثار کی تھی اور دوسو پچاس برج تھے اور سو دروازے برنجی تھے اور خندق جو گرد شہر کے تھی اُسکی گہرائی اور چوڑائی بقدر بلندی دیوار فضیل کے تھی تمام شہر میں پچاس بازار چوپڑ کے تھے جنمیں ایکسو چھتر چوک تھے اور ہر چوک کے چاروں ضلعوں کا مجموعہ ستر ہزار میل کا تھا۔

دقیقہ درستی کا باقی نہچھڑا آخر کار جب ہر طرح کے سامان درست دیکھ تو علم بغاوت کا بلند کیا بادشاہ نے شہر کا محاصرہ کیا اور چاروں طرف اُسکے چھاونی دالی خداتعالیٰ نے وہ سہمناک تنبیہیں جو بابل والوں کی نسبت ظاہر کیں تھیں اُنکے پورے ہونے کے لیے اِس شہر مغرور کی غرور شکنی کافی نہ تھی بلکہ یہہ بھی ضرور تھا کہ آتش زنی اور خونریزی سے خراب و تباہ ہو کر ہمیشہ برباد رہے چنانچہ خدائے تعالیٰ نے بابل والوں کو دارا کے مقابلہ میں بغاوت کا مرتکب کرایا تاکہ اِس ذریعہ سے تمام فوجیں ایران کی اُنہر یورش کریں علوۃً اُسکے خود اُنہوں نے اُن پیشین گوئیوں کی صدق و راستی کا اظہار کیا جب کہ ایک بڑا گروہ اپنے لوگوں کا خود قتل کر ڈالا چنانچہ اِس واقعہ کا بیان آگے آویٹا غالباً ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ایک بڑا گروہ یہودیوں کا جو بابل میں رہتا تھا شہر کے محاصرہ سے پہلے بموجب فرمانے حضرت اشعیا اور یرمیاہ علیہ السلام کے جنہوں نے پہلے پیشین گوئی کی تھی اور بعد اُسکے ذکر کیا علیہ السلام کے اِن کلمات تاکید سے کہ اِی سیئون بابل والوں کے ہمراہی سے بھاگ جا اور جہاں تک بنے اپنے آپ کو بچا بابل سے کہیں کو چلے گئے تھے *

بابل والوں نے یہہ سوچ کر کہ ہمارا سامان مدت دراز کو کافی ہوگا اور ہم اپنے زر و قوت سے شہر کو غنیمت کی آفت سے بچالینگے ایسی بڑی سوچی کہ آج تک سنی نہیں گئی یعنی اُن لوگوں کو جو لڑائی کے شریک نہ ہو سکیں مار ڈالنا چاہا چنانچہ سب نے ایک ایک جوڑ اور ایک ایک لونڈی کے سوا تمام گھر کے چھوٹے بڑونکو قتل کیا بعد اُسکے اِن خدا نافرستوں نے شہر پناہ کو ایسا سمجھ کر کہ ٹوٹنا اُسکا محتال ہی اور سازو سامان کو اتنا جان کر کہ پورا ہونا اُسکا بہت دشوار ہی اپنی جان و مال کو محفوظ سمجھا اور شہر پناہ کی فصیلوں پر کھڑے ہو کر فوج سلطانی کو برا بھلا کہنا شروع کیا حاصل یہہ کہ اٹھارہ مہینے تک محاصرہ رہا اور طرح طرح کے فن فریب کام میں آئے یہاں تک کہ وہ تدبیر صائب بھی جسکے ذریعہ سے کئی برس پہلے سائبرس کامیاب ہوا تھا عمل میں آئی یعنی دریا کی دھار بھی پھیر دی مگر مطلب حاصل نہوا اور بات ہاتھ نہ آئی یہاں تک کہ بادشاہ کو کچھ کچھ مایوسی ہوئی مگر نصیبوں نے یاردی کی کہ ایک ایسے فریب سے جو کانوں بھی نہیں سنا شہر

کے دروازے واہو گئے یعنی زوپرس بیٹا اُس میگابیسیس کا جو ان سات امیروں میں سے تھا جنہوں نے میجیٹس کے خلاف ہر اتفاق کیا تھا بدن زخموں سے چور چور ناک کان ندارد سر سے پانون تک لہولہاں دربار میں حاضر آیا بادشاہ اُسکو دیکھتے ہی چونک پڑا اور تخت پر سے کھڑا ہو گیا فرمایا کہ وہ کون شخص ہے جس نے تیرا یہ حال کیا زوپرس نے عرض کیا کہ وہ حضور ہی ہیں آپکی خدمتگداری نے غلام کا یہ حال بنایا یہ بات خوب جانتا تھا کہ ملازمان دولت اس حال پر راضی نہ رہتے مگر بے اعتنائے جان نثاری کسی سے مشورت نہیں کی بعد اُسکے مرکوز خاطر ظاہر کیا اور جو کچھ گفت و شنود کے قابل تھا وہ کھاسنا مگر بادشاہ کو اُسکے جانیکا رنج ہوا غرض کہ زوپرس شہر پناہ کے قریب آیا اور آپ کو ظاہر کیا لوگوں نے اُسکے حال پر ترس کھایا اور اپنے حاکم کے پاس لیکئے زوپرس نے دارا کی بیرحمیاں بیان کیں اور اپنی خستہ حالی کی وجہ یہ بتائی کہ اس خانہ خراب نے اُسکو محاصرہ اُٹھانے کے لیئے سمجھایا تھا اور حصول مطلب کی دشواری جتنائی تھی اُس نے خیر خواہی کی یہ سزا دی کہ ناک کان کات کر نکال دیا بعد اُسکے یہ عرض کیا کہ مجھ سے تمکو فائدہ ہوگا میں تمام ایوانیوں کی تجویزوں سے واقف ہوں اور وہ جوش و خروش انتقام کا جو خاکسار کے جی میں بھرا ہوا ہے میری جانتبازی اور دلاوری پر زیادہ باعث ہوگا وہ لوگ اُسکو پہچانتے تھے نام اُسکا بابل میں مشہور تھا مگر ظاہر حال اُسکا ایسا تھا کہ کسیکو شبہ نہوا اور سب نے تصدیق کی اور اُسکو تھوڑی سی فوج عنایت ہوئی چنانچہ اُس نے محاصرہ والوں پر حملہ کیا اور پہلی وار میں ہزار آدمی محاصرہ اور دوسری وار میں دو ہزار اور تیسری وار میں چار ہزار تہ تیغ کیئے اسیلئے کہ یہ امور پہلی ہی دارا سے طے کر لیئے تھے بعد اُسکے زوپرس کا گلی کوچوں میں چرچا ہوا اور چھوٹے بڑے اُسکی تعریف کرنے لگے یہاں تک کہ آپس میں بیٹھ بیٹھ کہتے تھے کہ دیکھیں اُسکی تعریف کون زیادہ کرے اور اپنے لفظ و عبارت اسکی صفت و ثنا کے لیئے کافی نیاتے تھے اور اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب سمجھتے تھے کہ ایسا آدمی ہماری طرف ہو گیا یہاں تک کہ تمام فوج کی افسری اور شہر پناہ کی نگہبانی اسکو تفویض ہوئی اور جب کہ بادشاہ کی فوج وقت موعود پر دو اوروں کے قریب پہنچی

تو اسنے شہر کے دروازے کھول دیئے اور ملازمان دولت کو قتمع عظیم نصیب ہوئی ورنہ کوئی صورت نہ تھی کہ بادشاہ کا شہر پر قبضہ و تصرف ہوتا نہ رسد بند کرنے سے کام چلتا اور نہ کوئی حیلہ پیش جاتا *

یہہ بادشاہ ہر چند بڑا صاحب قدرت تھا مگر اُسنے آپ کو اُس خدمت کے معاوضہ کے قابل نہ پایا اور اسی لیئے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ زوہرس نے جو بہت سختی اُٹھائی اور آپ کو زخموں سے چور چور کیا اگر وہ حالت اصلی پر آجائے تو سو بابل کو اُسکے لیئے قربانی کروں بعد اُسکے تمام محاصل اُس شہر کا جسیور اُسکے ذریعہ سے قبضہ پایا اُسکے حین حیات مقرر کیا اور ساری عزتیں جو بادشاہ اپنی رعایا کو دے سکتے ہیں اُسکو عنایت کیں اور وہ میکاییسس جو ایرانی فوج کا سپہ سالار تھا اور ایتھنز والوں کے مقابلہ پر مصر میں ہر سرکار تھا اسی زوہرس کا بیٹا تھا اور وہ زوہرس جو ایتھنز والوں سے جا ملا تھا اُسکا پوتا تھا حاصل یہہ کہ بادشاہ نے جو اُسکے حوصلہ کے موافق پایا وہ کیا مگر وہ معاملہ جو شہر بابل سے برتا بیان اُسکا یہہ ہے کہ شہر پناہ کی فصیلیں اور خود شہر کے دروازہ جو ہرے سو دروازے تھے مسمار کرادیئے تاکہ وہ بستی پہر بغاوت کے قابل نہ رہے اور باشندوں سے یوں پیش آیا کہ صرف تین ہزار بڑے بڑے باغیوں کو پھانسی پر چڑھایا باقی باغیوں کی جان بخشی کی اور اگر وہ قتمع پانے والوں کے دھنکوں پر چلتا تو تمام باشندوں کو قتل کراتا علاوہ اُسکے اُس شہر کی آبادی کے واسطے پچاس ہزار عورتیں کہیں کہیں سے اکھٹی کرکے اُن عورتوں کی جگہ جو باغیوں نے محاصرہ سے پہلے قتل کیں تھیں بسائیں اور پہر اُجڑے گہروں کو آباد کیا حاصل یہہ کہ بابل کے نصیبوں میں وہ لکھا تھا جو مذکور ہوا خدا تعالیٰ نے اس خدا ناتوس شہر سے اُس بیروحمی کا بدلا لیا جو اُسنے یہودیوں کے ساتھ کی تھی یعنی اُن آزاد لوگوں پر جو کسیطرح کا رنج نہ پہنچا تھے تھے چھڑائی کی اور اُنکے ملک اور عبادت خانوں کو غارت کیا اور اُنکو گھر باہر سے نکالا اور بیگناہ ملک میں بسنے کا مجبور کیا غرض کہ طرح طرح کی ایذائیں پہنچائیں اور اچھے جی بڑے کئے اور وہ قوم غریب ایسی تھی کہ خدا تعالیٰ اُنپر مہربان تھا اور خاص بندگان خدا اُنکا خطاب تھا *

تیسری فصل

ستھیا والوں پر بادشاہ کی لشکر کشی کے بیان
اور ستھیا والوں کے چال چلن کی
تحقیقات میں

جب کہ ملازمان دولت کو فتح بابل نصیب ہوئی تو خود بدولت
ستھیا کی مہم پر جو دریائے † دینیوب اور تانیس کے درمیان بستے تھے
مستوجہ ہوئے اور بڑی بڑی تیاریاں کیں اور یہاں پہلے تھا کہ اس قوم کے
بڑے بزرگوں نے ایشیا پر چڑھائی کی تھی اُسکے بدلے میں چڑھائی ہوتی
ھے مگر پہلے بہانہ اُن پرانے جہگڑوں کو نیا کر دیا تھا جن پر ایکسو بیس
ہوس کا عرصہ گذرا تھا مشہور ہے کہ ستھیا والے کسی لڑائی پر اٹھائیس
ہوس تک اڑے رہے اور اُن کی عورتیں اُن کے غلاموں سے رختے سہنے لگیں
اور بی بیوں کی بدولت تمام غلام میاں ہو گئے بعد اُسکے جب اصلی شوہر
گھر کو آنے لگے تو غلاموں نے اُنکا مقابلہ کیا یہاں تک کہ کئی لڑائیاں ہوئیں
اور جانبین کا نقصان ہوا آخر کار مالکوں نے پہلے سمجھکر کہ غلاموں سے
سپاہیانہ مقابلہ کرنا اُنکو طرف مقابل بنانا ہے دوسری مرتبہ اسطرح پر
مقابلہ کیا کہ چابکوں کے سوا کوئی ہتھیار نلیا اور اُنکو پہلی بات یاد دلائی
چنانچہ پہلے تدبیر بن پڑی یعنی میان غلاموں پر غالب آئے اور وہ اُن کی
قاب نہ لاسکے اور جان بچا کر بھاگ گئے مورخ کا ارادہ پہلے ہے کہ ہودوٹس
نے جو اس لڑائی میں ستھیا والوں کے طور طریقے بہت طول طویل بیان
کیئے ہیں کمال اختصار سے بیان کرے *

ستھیا والوں کی تحقیق

پہلے زمانہ میں ستھیا والے یورپ اور ایشیا میں بستے تھے اور بہت

† یہ مشہور دریا یورپ کا ہے سکورزوالڈ جو ایک بھارتی ضلع جرمن کا ہے
وہاں سے اول دو چھوٹی ندیاں سمندر کے سطح سے دو ہزار آدھ سو پچاس فٹ
کی بلندی پر سے نکلتی ہیں جن میں سے ایک بڑا مشہور ہے دوسری بڑیگ کیلاتی
ھے یہ دونوں ملکر پہلے بڑا دریا بنتا ہے جرمن اور استریا میں بہہ کر درم میں
ہوتا ہوا بحر اسود میں گرتا ہے طول اسکا دو ہزار چار سو تپائیس میل ہے *

سے لوگ اُن کے اُس سر زمین میں جو شمال میں واقع ہے آباد تھے اور یہاں مقصود یہ ہے کہ یورپ کے ساتھ والوں کے حالات بیان کیئے جاویں مورخوں نے جو طور طریقے اُن کے بیان کیئے ہیں وہ ایسے مختلف ہیں کہ اُن میں صریح تناقض پایا جاتا ہے یعنی بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ نہایت منصف اور بغایت معقول تھے اور بعضوں کا یہہ متولہ ہے کہ وہ قوم کمال سہمناک اور بہت وحشی مزاج تھی اور اتنے بے رحم تھے کہ اُسکے بیان سے آدمی کو صدمہ پہنچتا ہے اس اختلاف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مختلف عادتیں سنہیا والونکی مختلف قوموں میں تھیں جو اُس بڑے ملک میں بستی تھی واضح ہو کہ وہ تمام قومیں اگرچہ سنہیا والے کر کے مشہور ہیں مگر مؤلف کو مناسب نہیں کہ سب کو ایک سلک میں منسلک کرے اور ایک نام سے پکارے *

ستوریو صاحب نے مورخوں کے قول نقل کر کے بیان کیا کہ سنہیا والے جو بدتر اسود کے کنارے پر آباد تھے اُن کا یہہ دستور تھا کہ جو کوئی بیگانہ آدمی اُسٹروف کو گذرتا اُسکا سر کاٹ کر گوشت کھا جاتے اور کھوپڑی سکھا کر باس کی جگہ بڑتا کرتے اور ہر دو تیس یہہ بھی بیان کرتا ہے کہ وہ لوگ دیوتا مارس کے لئے آدمی کی قربانی کیا کرتے تھے اور یہی مورخ اُن لوگوں کے قول و قسم اور عہد و پیمان کا دستور یہہ بیان کرتا ہے کہ پہلے وہ ایک مٹی کے باسن میں شراب بہو کر رکھتے تھے بعد اُسکے عہد کرنیوالے اپنے بازوؤں کو چھری سے زخمی کر کے کچھہ تھوڑا سا لہو اُس شراب میں ملاتے اور کچھہ تھوڑا اپنے ہتھیاروں کو بھی چٹاتے بعد اُسکے آپ اور تمام حاضرین بزم اُسکو پہنچاتے اور عہد توڑنے والے کو سخت بدعائیں دیتے *

اسی مورخ نے اُن رسموں کو بھی بیان کیا ہے جو اُنکے بادشاہوں کی تجہیز و تکفین میں ہوتیں جاتیں تھیں اور وہ سب سے زیادہ عجیب و غریب ہیں مگر یہاں اُن رسموں کا بیان ہوگا جس سے کمال بیروحمی اُن کی واضح ہوتی ہے یعنی جب اُنکا بادشاہ مرجاتا تو اُسکے بدن کو مصالونسے بہو کر موم لپیٹتے اور بعد اُسکے کھلی ہوئی گاری پر لادکر تمام قلمرو میں شہر بشہر دیکھاتے پھرتے اور جب وہ دورہ پورا ہو جاتا تو جہاں اُسکو دفن کرنا منظور ہوتا وہاں لاتے اور بہت بڑی قبر کھدواتے اور اُسکی بی بی اور وزیر و ناظر اور داروغہ اسطبل اور قاضی النضا کو مار کر اُسکے ساتھ

دفن کرتے اور علاوہ اُسکے بہت سے گہوڑے اور باسن اور فرش و فروش وغیرہ اسباب خانگی اُسکے ساتھ رکھ کر مٹی ڈالتے اور اُسپر بھی اکتفا نہ کرتے بلکہ جب برس روز بعد برسی ہوتی تو پچاس انیسویں کے سرکات کر اور اُسیتدور گہوڑنکو مار کر اور اُن کے جسموں کو مصالحوں سے بھر کر اور ساری لاشونکو اُن گہوڑوں پر لاد کر قبر کے اُس پاس رکھتے شاید غرض یہہ ہوگی کہ یہہ انسر پہرہ چوکی کے واسطے کام آوینگے یہہ رسم مہمل اس خیال پر مبنی ہوگی کہ وہ لوگ بادشاہوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ سمجھتے تھے اور یہہ خیال اسیکا مقنضی تھا کہ سارے اٹالی موالی اُنکے پاس موجود رہیں مگر اب گفتگو اسمیں ہے کہ جب ملازمت کا یہہ انتہام ہوتا تھا تو لوگ اُسکی خواہش بھی کرتے تھے یا نہیں *

حاصل یہہ کہ ایسی ایسی رسمیں اُن میں جاری تھیں مگر اب بقول استاد عیب می جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو شایاں یہہ ہے کہ کچہہ متحامد بھی اُنکے بیان کیئے جاویں اگرچہ کسی حیثیت سے وہ بھی گونہ وحشت سے خالی نہیں اور وہ متحامد جو مذکور ہونگے اکثر انمیں کے ‡ جستنی صاحب کے بیان سے لیئے گئے ہیں اِس مورخ کے موافق ستہیا والے نہایت سیدھے سادے اور بڑے نیک پاک تھے اگرچہ یہہ تحقیق ہے کہ وہ فنون و علوم سے عاری تھے مگر یہہ امر بھی بخوبی ثابت ہے کہ وہ بڑی باتوں سے نا آشنا تھے چنانچہ جستنی صاحب کہتے ہیں کہ اُن لوگوں نے زمینیں تقسیم نکیں تھیں اور واقع میں تقسیم بیفائدہ تھی اِسیلئے کہ وہ لوگ چین و تردد نہ کرتے تھے فارس شاعر جسکا مذکور کہیں نہ کہیں ضرور ہوگا اپنے شعروں میں لکھتا ہے کہ بعضے بعضے لوگوں کو جو کوئی قطعہ زمین کا بوجوت کے لیئے ایک سال کی میعاد پر ملتا تھا تو دوسرا آدمی اُنہیں شرطوں پر بعد گذرنے میعاد مقررہ کے اُس سے لیتا تھا یہہ لوگ کاشتکاری بھی کرتے تھے مگر حقیقت اُنکی یہہ تھی کہ خانہ بدوشوں کی طرح جوڑو بچے حیوانوں کے پوست سے منڈھی ہوئی گاریوں پر لادکر مویشی کے ریوڑوں سمیت ملک بملک پھرتے تھے اور انصاف کی یہہ صورت تھی کہ کسی قانون کے پابند نہ تھے بلکہ وہ امر جبلی تھا چوری لوٹ کی وہ سزا تھی کہ ایسی کسی بڑے جرم کی نہ تھی اور وجہہ یہہ تھی کہ مویشی کے ریوڑ

‡ یہہ ایک رومی مورخ ہے اسنے ایک عام تاریخ تمام قوموں کی لکھی ہے زمانہ اِسکا تحقیق نہیں مگر کئی سببوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں صدی کے قریب تھا*

جو وجہ معاش اور سرمایہ عیش تصور کیئے جاتے تھے کہیں کہیں چرتے پھرتے تھے اس صورت میں اگر اسقدر روک ٹوک نہ ہوتی تو وہ لوگ بھوکوں مر جاتے سونے چاندی کی بات نہ پوچھتے تھے اور دودھ شہد کھاتے پیتی تھے اور سوتی اونی کپڑوں سے واقف نہ تھے اور اُس قلمرو کی سردی کو چمڑوں سے دفع کرتے تھے *

یہہ رنگ ڈھنگ اُن کے وحشیوں کیسے معلوم ہوتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسی قوم جنکے پاس زمینیں بونیکے قابل ہوں اور وہ کہیتی نکریں اور مویشی کے ربوز رکھتے ہوں اور اُنکا گوشت نہ کھاویں صرف دودھ ہی پیا کریں اُن کے کپڑے نہ بناریں صرف چمڑے پہنا کریں تو اُن کے وحشی ہونے میں کسی نوع کا شک و شبہ نہیں اور عوام کو بڑی دلیل اُس پر یہہ ہے کہ وہ سونے چاندی سے کام نہ رکھتے تھے حالانکہ یہہ ایسی چیزیں ہیں کہ سارے سمجھے بوجھے والے اُنکی خواہش کرتے ہیں مگر یہہ جہالت بہت اچھی تھی اور یہہ وحشیانہ طریق اُنکا شمارے اچھے طریقوں سے نہایت بہتر تھا جستنی صاحب کہتے ہیں کہ عیش و عشرت سے نفرت کے ساتھ صدق و دیانت کا مضمون اتنا عمدہ تھا کہ کسی کے مال پر نظر نہ رکھتے تھے اِسلئے کہ روپیہ پیسے کی خواہش وہاں نہوتی ہے جہاں اُسکا برتاؤ بھی شونا ہے مورخ کہتا ہے کہ خدا کرے کہ تمام دنیا میں بھی رسم جاری ہو جاوے اور ہم اُسکو اپنی آنکھوں دیکھ لیں اور یہہ ایسی عمدہ بات ہے کہ اگر تمام لوگوں میں روپئے پیسے کی خواہش نہ رہتی اور ویسی ہی بے پردائی سب کے دلوں پر چھا جاتی تو یہہ لڑائیوں جو ملک و مال پر زمانوں اور ملکوں میں سنی دیکھیں جاتیں نہیں کبھی ظہور نہ پاتیں اور تعداد کشتگان تیغ و خنجر کی اُن لوگوں کی تعداد سے زیادہ نہوتی جو حکم و قانون قدرت کے نہ بدلنے سے مارے گئے *

جستنی نے ستھیا والوں کی رسمیں لکھیں اور بعد اُسکے یہہ رائے لکائی کہ بڑے اچنبی کی بات ہے کہ ستھیا والوں کو مزاج اصلی اور حسن ذاتی اُنکا اُس پایہ پر پہنچا دے کہ یونان والوں کو پند و نصایح کے قانونوں اور حکیموں کے قاعدوں سے بھی حاصل نہو اور نہایت تعجب کا مقام ہے کہ ایک وحشی قوم کے طور طریقے ایسی قوم کی رسم و راہ پر ترجیح پادیں جو فضل و شرف کی کابین اور علم و فن کے سرمایہ ہوں غرضکہ کہ ایک قوم

کی راے سلیم سے دوسری قوم کی جہالت فوقیت رکھتے تھے ستمیہا کے برے روزھے اپنے بال بچوں کو متفق دیکھ کر سمجھتے تھے کہ یہ بڑا عمدہ ترکہ اپنی اولاد کے لیئے ہم نے چھوڑا ہے سنا ہے کہ سائیلورس نامی کوئی بادشاہ ستمیہا کا جب مرنیکے قریب پہنچا تو اپنی اولاد کو بلایا اور ایک گتھا تیرونکا اُنکو دیکر یہہ کہا کہ باری باری اسپر زور آزمائی کرو اور دو تکرے کرڈالو چنانچہ ایک ایک نے الگ الگ زور کیا مگر وہ گتھا نہ ٹوٹا بعد اُسکے تیروں کو متفرق کیا اور ہر ایک کو توڑنے کے لیئے ارشاد فرمایا چنانچہ ہر ایک نے باسانی توڑڈالا اور جب وہ تیر ٹوٹ گئے تو یہہ ارشاد کیا کہ آجکی یہہ بات یاد رہے کہ آپس کا اتفاق کسقدر مفید ہوتا ہے ستمیہا والوں کا یہہ دستور تھا کہ اتفاق کی ترقی اور تقویت کے لیئے دوستوں سے بھائی بندوں کے برتاؤ برتتے تھے اور دوسری کو بڑا عمدہ تعلق سمجھتے تھے اور مان جائے بھائی کی محبت اور پورے دوستی کی دوستی میں کچھ فرق نہ جانتے تھے اور جب تک کوئی بڑا گناہ نہ ہوتا تھا دوستی میں فرق نہ آتا تھا *

پہلے مورخوں کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ ستمیہا والوں میں اوقات بسر کرنے کا ایسا عمدہ طریقہ تھا کہ مورخ لوگ اُسکی تعریفوں میں ایک دوسرے پر سبقت لیجایا چاہتے تھے شارس شاعر کا قول اس مقام پر نقل کرتا ہوں یہہ شاعر ستمیہا والوں کی صرف تعریف نہیں کرتا بلکہ اُنکے ہمسایوں جیٹی کی بھی تعریف اُن شعروں میں کرتا ہے جنہیں اُس نے اپنے زمانہ کی عیاشی اور اوباشی لکھی ہی پہلے اُس نے یہہ بیان کیا کہ دولت کی ترقی اور مکانوں کی آراستگی سے جانوں کو چین اور دلوں کو راحت نصیب نہیں ہوتی اِسی لئے کہ ستمیہا والے جو خانہ بدوشوں کی طرح گازیوں پر لدے پڑے پھرتے ہیں اچھی خاصی بسر کرتے ہیں اور ہزار آرام سے رھتے ہیں اور علاوہ اُنکے جیٹی سرد ولایت والے اُسے زیادہ چس کرتے ہیں اُنہیں زمین تقسم نہیں ہوتے تمام زمینوں کی پیداواری ایک جگہ جمع کیجاتی ہی ایک زمین کو صرف ایک آدمی کاشت کرتا ہی جب میعاد اُسکی پوری ہو جاتی ہی تو دوسرا آدمی اُنہیں شیطوں پر اُسکو لیکر اپنے کاشت کرنے لگتا ہی علاوہ اُسکے سوتیلی مائیں سوتیلے بیٹوں سے اچھی طرح پیش آتیں تھیں اور روپیہ والی بیبیل

اپنے غریب خاوندوں کو حقارت سے نہ دیکھتی تھیں اور حرامکاریوں کی بانوں میں نہ آئیں تھیں اور بڑا جہیز لڑکی کا یہہ تھا کہ اپنے خاوند کے ساتھ محبت کرے اور بیگانہ مردوں کو منہ نہ لگاوے اور اعتقاد یہہ تھا کہ حرامکاری ایسا بڑا گناہ ہی جسکے سزا صرف موت ہوتی ہی اور اسی لیئے کوئی اس امر قبیح کا مرتکب نہ ہوتا تھا جب اُن لوگوں کی عادتوں کو بلا تعصب خیال کرتے ہیں تو تعریف کے سوا کچھ بن نہیں پڑتی *

جو لوگ خیموں میں رہتے تھے مستقل حکومت نہ رکھتے تھے (ریوزوں چرائیکے سوا کوئی کام نہیں نہ زمین ہوتے تھے اور نہ کوئی پیشہ کرتے تھے مگر اتنی بات ہی کہ وہ لوگ سونے چاندی کی قدر نہ کرنے یا سمجھنے سے افسوس کے قابل تھے ! کیا یہہ امر مطالب نہیں ہی کہ یہہ دھاتیں ہمیشہ زمیں میں چھپی رہتیں اسیلیئے کہ جو رستم اور تمام قصہ قضاویں کی باعث یہی ہوتیں ہیں ستھیا والے ضروری چیزوں کے سوا کسی چیز کی قدر نہ کرتے تھے بلکہ ضروریات میں بی بی گوند اختصار کو ایک طرح کی احتیاط سمجھتے تھے اور یہہ صاف ظاہر ہی کہ ان طرزوں پر سونے چاندی سے اُنکو فائدہ ہوتا اور جب کہ وہ لوگ خانہ بدوشوں کی طرح مکانوں بدوں بسر کرتے تھے اور جائے گرمی میں حیوانوں کے چمڑوں کو اپنے لیئے کافی سمجھتے تھے تو اسباب کی جوابدہی اُنپر فرض نہ تھی کہ سنگ تراشی اور تعمیر مکانات اور فنون نقاشی جنگی اور مقاموں پر بڑی پوچہ گچھہ ہوتے ہی نہ جانتے تھے اور اچھی اچھی پوشاکیں اور چنے چنے اسبابوں کو کس لیئے ناپسند کرتے تھے اور یہہ نہیں کہہ سکتے کہ لباسوں کی زرق برق اور اسبابوں کی زیب و زینت سے اصلی خوشی انسان کی حاصل ہوتی ہی بلکہ وہ لوگ جو بہت سے مال و دولت اور بڑے بڑے سامان عیش و عشرت کے رکھتے تھے نہ ستھیا والوں سے زیادہ توانا ہوتے تھے اور نہ عمریں اُنکی بڑی ہوتیں تھیں اور نہ کچھ زیادہ عیش و آرام سے بسر کرتے تھے اور نہ تکلیفیں اُنکی کم ہوتی تھیں مگر ہونا چاہیئے کہ قدیم حکیموں کے لیئے یہہ بڑی ندامت اور حقارت کا باعث ہی کہ ستھیا والے اُن کتابوں کے موافق عمل کرنے سے جنکو کبھی دیکھا بھالا نتھا مصریوں اور یونانیوں اور تمام نامی حکیموں پر سبقت لیگئے اور اُن چیزوں کے سوا جو دولت اور اسباب کے ناموں کی مستحق اور مصداق تھیں مثال صحت طاقت

شجاعت، محبت، آزادی، راست گوئی کی کسی چیز کو ان ناموں سے نہیں پکارا یہہ تمام صفتیں جنکے ذریعہ سے آدمی بھلا آدمی کہلاتا ہی اُن لوگوں میں تھیں اگر اُنکے ساتھ، گو نہ علم و فضل اور خدائے تعالیٰ اور ہمارے شفیع کی محبت بھی ہوتی تو یہہ لوگ بہت پورے اور بڑے کامل ہوتے اور یہہ تینوں وہ باتیں تھیں کہ اُنکے بدون بڑی سے بڑی نیکیاں اور اچھی سے اچھی بھلائیاں نام نہیں آتیں *

سنبیا والوں کے اوضاع و اطوار کو ابکے زمانہ سے جب ہم مطابق کرتے ہیں تو مورخوں کے بیانات کو اُنکی طرفداری سے خالی نہیں پاتے گویا کہ جستجو اور حارس نے بطریق ادعائے شاعری قلم کے زور سے اُن بھائیوں کو قائم کیا ہی اور واقع میں نہیں مگر تمام متقدمین اُنکی بھائیوں پر متفق ہیں خصوصاً ہومر شاعر جسکی راے کو نہایت سلیم اور فکر کو بغایت رسا سمجھنا چاہیئے اُنکو بڑا منصف اور متدین بیان کرتا ہی مگر انجام کو یہہ ہوا کہ عیاشی اور پاشی نے چنکا ہونا اور ترقی پانا زرخیز ولایتوں میں چاہیئے اُس بنجر زمین میں دھوم مچائی اور وہ نگہبانیوں جو بڑی مدتوں سے وہانکی آب و ہوا اور دھار کے مزاجوں میں بس رہیں تھیں یکبارگی ٹوٹ گئیں اور وہ لوگ ایسے خراب ہو گئے کہ اُن قوموں کی برابر ہوئے جو عیاشی کے پہلے ہی سے مغلوب تھے اور واضح ہو کہ یہہ حالات ستریںو صاحب سے لیئے گئے اور یہہ مورخ اغسطس اور تالیبیئس شہنشاہ روم کے عہد میں تھا اسنے پہلے سنبیا والوں کی سادگی اور نیکبختی اور کفایت شعاری اور دیا و فریب سے محفوظ رہنے کی تعریف کی اور بعد اُسکے یہہ لکھا کہ پچھلے زمانہ میں اور قوموں کے آنے جانے اور مانے جانے سے وہ لوگ خراب ہو گئے اور نیکیاں اُنکی برباد ہو گئیں اور برائیوں نے بڑی دھوم دھام مچائی یہی مورخ کہتا ہی کہ ایسی قوموںکے آنے جانے سے جنکے رگ و ریشہ میں انسانیت اور اعلیت رچی ہوئی تھی یہہ قوی اُمید تھی کہ سنبیا والے اور کچھ زیادہ ہوتے اور اُنکی باتوں میں اُجلا پن آجانا مگر یہہ نہوا بلکہ بجائے اُسکے طور اُنکے بیطور ہو گئے اور عادتیں اُنکی بدل گئیں اور اسی بدل جانے کی وجہ سے ایتھینیس کہتا ہی کہ اُن لوگوں پر خود کامی اور نفس پرستی غالب آئی یہاں تک کہ عیاش اور باش ہو گئے *

سٹریبو اپنی راے کے اظہار میں اس بات کا منکر نہیں کہ رومی اور یونانی اُنکے پلٹ جانے کے باعث ہوئے بلکہ وہ کہتا ہی کہ ہماری دیکھا دیکھی دنیا کی تمام قومیں بگڑ گئیں یعنی جب ہم سے چکنے چپڑے اُن لوگوں سے ملے جلے اور عیاشی کے برتاؤ اُنکے سامنے برتے تو پہلے مانسوں میں طرح طرح کے فن فریب اور روپیہ حاصل کرنے کے برے برے ذہنگ پیدا ہو گئے وہ قوم کہ سامان عیاشی کے درست کرنے کی طبیعت اور ذہانت رکھتی ہو تو اُسکے لینے بیہ اُسکی ذہانت نہایت بری ہی اگر وہ اپنے ہمسایوں کو خراب کرتی ہی اور اُنکی خرابیوں کی باعث ہو جاتی ہی حاصل کلام یہہ کہ جس زمانے میں اُنکے طور خراب نہوئے تھے اور بات اُنکی بنی ہوئی تھی تو اُس زمانہ میں دارا بادشاہ نے اُس قوم پر لشکر کشی کی تھی مگر وہ کامیاب نہوا چنانچہ ذکر اُسکا اگلی فصل میں آویگا * x

چوتھی فصل

ستھیا والوں پر دارا کی لشکر کشی کے بیان میں

ہم نے ابھی بیان کیا کہ دارا نے اس لشکر کشی کے واسطے یہہ حیلہ تجویز کیا تھا کہ پہلے وہ لوگ ایشیا پر چڑھ کر آئے تھے اور اس لشکر کشی سے اُسکو بلند ہمتی اور فتوحات کی ترقی مقصود تھی آرٹابانیز دارا کے بھائی نے کہ وہ دارا کی خیر خواہی میں جی جان سے مصروف رہتا تھا اور خود دارا بھی اُسکا بہت لحاظ پاس کرتا تھا اس مقدمہ میں راے لگانا واجب و لازم سمجھکر بھائی سے یہہ صاف صاف بیان کیا کہ ای بادشاہ والاجاہ جو لوگ بڑی بڑی مہمیں اختیار کریں تو اُنکو لازم ہی کہ پہلے یہہ سوچ سمجھ لیں کہ یہہ مہم مفید ہی یا مضر ہی دشوار ہی یا آسان ہی شان و شوکت کو ترقی ہوگی یا تنزل قواعد انصاف کے موافق ہوگی یا مخالف اگرچہ اس مہم میں یقین کامل ہی کہ ملازمان دولت فتحیاب ہونگے مگر فائدہ کی صورت متصور نہیں اور اُنکے درمیان میں فاصلہ بعید ہی برائے زماں زمین اور سمندر کا حایل ہی علاوہ اُسکے وہ لوگ جنگلی ہیں گھر باہر نہیں رکھتے جہاں وہ رہتے ہیں وہاں کشت و زراعت کا نشان اور مال دولت کا پتا نہیں ایسی مہم سے کیا فائدہ ہوگا اور کیا غنیمت ہاتھ آویگی بلکہ کوئی ایسا نقصان نہیں کہ وہ عقلاً عاید نہیں

ہو سکتا اِسلینے کہ جب وہ لوگ ملک بملک پھرنے کے عادی ہوں اور عادت معہودہ کے موافق تمہارے مقابلہ سے ٹل جانا مناسب سمجھیں تو یہہ امر جی چورانے پر مستحکم نہوگا اِسلینے کہ وہ بڑے بہادر ہیں بلکہ یہی خیال کیا جاوینا کہ لشکر کی تباہی اِسطور پر منظور ہی کہ وہ بڑی بڑی منزلیں کرے اور ہار تھکن سے چور چور ہو جاوے اور یہہ بھی واضح رہے کہ ایسے اوجاز میں جہاں گھوڑونکو گھاناس دانہ نہ ملے اور آدمی کھانے پینے کو ترسیں ہم لوگونکا برا حال ہوگا بہت برا دھوکا ہی کہ ایک امر موہوم کی توقع پر خوشامدیوں کے کہنے سنے سے ایسی بڑی مہم کا ارادہ رکھتے ہو جو بیہزتی کی باعث ہو آپکو حکومت کے مزے حاصل ہیں سب طرح کی چین چان ہی رعایا خوش ہی دولت کی ترقی مناتی ہی اِسلینے کہ آپ امن امان کے باعث ہوئے علاوہ اسکے یہہ بھی آپ جانتے ہیں کہ دیوتوں نے جو آپ کو تخت نشین کیا تو مقصود اُنکا یہہ ہی کہ اُن کے اختیارات کے کام میں لانے کی نسبت اُنکی نعمتوں اور عنایتوں کو آپ زیادہ فر تقسیم کریں تمہاری خوشی اِسمیں ہی کہ اپنی رعایا کے محافظ و مربی رہو چنانچہ ایسا ہی حضور کی ذات بابوکات سے ظہور میں آیا اور آپ کو یتیم ہی کہ بادشاہی اختیار جو آپ کو عنایت ہوئے وہ صرف رعایا کے خوش رکھنے کے لیئے دیئے گئے آپ سے بادشاہوں کے واسطے بڑی خوشی یہہ ہی کہ تمام رعایا کے فیض کے چشمے کرم کے کانیں رہیں اور اپنی عنایت کے سایہ میں بیستار گردھوں کو ایسے امن و امان سے رکھیں جیسے کہ ہر آدمی چاہتا ہی بادشاہوں نے لیئے یہی بڑی شان ہی کہ اپنی رعایا سے محبت اور چھوٹے بڑونکی دلجوئی کریں اور ساری رعایا محبوب رہے اور نزدیک دور کی قوموں سے لڑنے کے بدلے آپس میں امن چین اور ایک دوسرے میں صلح آشتی کی بنیاد ڈالیں یہہ کام اس کام سے بہت بہتر ہی کہ قومیں تباہ اور گھر کے گھر چوربٹ ہو جاویں اور کشت و خون کے جوش خروش اور خوف و اضطراب کے زور و شور اور یاس و تباہی کی مار مار سے زمیں پر دھوم دھام رہے اور سوا اسکے انصاف بھی لحاظ کے قابل ہی اِسلینے کہ دیوتوں کی عنایت سے حضور اُن بادشاہوں میں نہیں جو جبر و تعدی سے کسی قانون کو نہیں مانتے اور باوجود منصب و مرتبہ کے غیروں کے مال پر شائبہ ڈالنا اپنا حق سمجھتے ہیں

اور رعایا بھی آپ کو ایسا نہیں سمجھتی اور نہ آپ ایسی باتوں سے اپنی ترقی چاہتے ہیں کہ جو جی چاہے وہ کر بیٹھیں بلکہ آپ وہی کرتے ہیں جو خلاف قانون و انصاف کے نہو اور عجب یہہ ہی کہ جب کوئی آدمی کسی ہمسایہ کی دو چار بیگہ زمین چھین لے تو وہ غاصب کہلائے اور گر بڑے بڑے ضلعوں پر قبض و تصرف غاصبانہ کرے تو بڑا منصف اور بڑا مہادر سمجھا جائے نیازمند کو اجازت ہو کہ حضور سے یہہ دریافت کرے کہ آپکا استہیا والوں پر کیا حق ہی اور انہوں نے آپ کو کیا تکلیف پہنچائی کہ وہ اُنسے لڑنے کی باعث ہو ہاں بابل والوں کو جو حضور نے گوشمالی دی وہ بہت مناسب تھی چنانچہ دیوتوں کی عنایت سے ملاذمان دولت کو قلع بھی نصیب ہوئی حضور غور فرماویں کہ یہہ ارادہ آپکا ویسا ہی ارادہ ہی جو مذکور ہوا یا نہیں *

حاصل یہہ کہ ارتائیونیز نے اسطرح پر اداے مطلب کیا کہ حب اخوت اور حفظ اداہ سلطنت اور قیام ملک و دولت اور بہبودی شاہ و رعیت صاف صاف اُس سے واضح ہوتی تھی اور اسی سبب سے بادشاہ نے بھی اُسکی برداشت کی اور کچھ برا نہانا جیسے کہ تیسیتس نے ایک اور بادشاہ کے حال میں لکھا تھی ویسے ہی اس بادشاہ میں دو ضدیں جمع تھیں اور اسی لیئے اُسکے بھائی نے جب گفتگو ازادانہ کی تو اُسپر ناخوش نہوا بلکہ اُسکا شکر ادا کیا مگر اُسکے کہنے پر نہ چلا اور اپنا ارادہ پورا کیا یعنی سات لاکھ فوج لیبر سوسہ سے روانہ ہوا اور چھ سو جہازوں کا بیڑہ بناکر اُسکا انتظام و انتظام ائیونیہ والوں اور یونانیوں کے حوالہ کیا جو ایشیا مائینر اور † ہلسپانڈ کے قریب دریائے شر کے کنارے پر بستے تھے چنانچہ پہلے تھریس والی ابنائے ‡ باس فورس کی طرف گیا اور اُس ابنائے پر سے بذریعہ کشتیوں

† اب اسکو ڈار دیناس کہتے ہیں یہہ ایک ابنائے ساہنت روم میں ہی جو سمندر مار مورایعے بحر ایض کو بحیرہ یونان سے ملاتی تھی اور یورپ کو ایشیا سے علیحدہ کرتی ہی طول اُسکا چالیس میل اور عرض ایک میل سے چار میل تک ہی اسکا ڈار دیناس جو اب نام مشہور ہی وہ ایک قلعہ کے نام سے نکلا ہی جو اُسکے مغرب کو واقع ہی اور قدیم نام ہلسپانڈ اس سبب سے ہوا کہ اُس میں مسماۃ ہلی بیٹی اتھامس بادشاہ تھیس کی قوب گئی تھی

‡ یہہ ایک تنگ ابنائے ہی جو بحر اسود کو بحر مامورا یعنی بحر ایض سے ملاتی ہی اور ہر اعظم یورپ کو ہر اعظم ایشیا سے جدا کرتی ہی طول اسکا ۱۷ میل

کے پل کے عبور کر کے ساری تھریس پر قبضہ کیا اور بعد اُسکے دریائے دین یوب کے کناروں کے قریب آیا جسکو اسٹر بھی کہتے ہیں اور حکم دیا کہ جہازوں کا بیڑہ ہمارے ساتھ چلے اس بادشاہ نے اس سفر میں اکثر مقاموں میں بہت سے منارے بنا کیئے اور عمدہ عمدہ کتبے کرائے چنانچہ ایک کتبہ میں اپنی نسبت یہہ کھدوایا کہ سارے انسانوں میں نہایت عمدہ آدمی اور بڑا حسین و خوبصورت مگر یہہ اُسکا اوچھاپن تھا کہ اُسنے یہہ کندہ کرایا *

اس بادشاہ کی خود بینی خود پرستی اگر اسبقدر رشتی جیسے کہ بیان کی گئی تو عفو کے قابل اور مضرت نہ پہنچانے کی شایاں تصور کی جاتی مگر اُسکی معتدل مزاجی کو جو کمال اہلیت اور غایت انسانیت سے معمور تھی اُس حرکت ناشایستہ نے جو ایک بوزھے آدمی مکرم معظم کی نسبت ظہور میں آئی خاک میں ملا دیا خلاصہ اُسکا یہہ ہے کہ اباسس نامی مرد، ضعیف نامی گرامی لوگوں میں تھا اور تین بیٹے اُسکے ایسے نکیلے گبرو تھے کہ لوگوں کی انتہوں میں سماتے تھے جب کہ بادشاہ نے سوسہ سے چلنے کا ارادہ کیا تو یہہ تینوں بھی جان نثاری کے لیئے آمادہ ہوئے اباسس نے بادشاہ سے یہہ عرض کیا کہ غلام ضعیف ہے چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر حضور ایک کو چھوڑ جاویں تو خانہ زاد کو تکلیف نہوگی بادشاہ نے جواب دیا کہ ایک کافی نہوگا ہم تینوں کو چھوڑے جاتے ہیں چنانچہ تینوں بیٹوں کو باپ کے سامنے قتل کرایا *

قصہ مختصر یہہ کہ جب فوجیں دریائے دین یوب سے اوتر گئیں تو بادشاہ نے پل توڑنے کو فرمایا اسلیئے کہ جسقدر لوگ پل کی نگہبانی کو رہیں گے اُسقدر فوج میں کمی ہوگی مگر ایک افسر نے عرض کیا کہ پل توڑنا مناسب نہیں اسلیئے کہ اگر خدا نخواستہ کام پورا نہوا تو رفع ضرورت کو گنجائش ہوگی چنانچہ بادشاہ نے یہہ رائے اُسکے پسند کی اور پل کی حفاظت کے لیئے ائیونیہ والوں کو جنہوں نے اُسکو بنایا تھا چھوڑا اور یہہ ارشاد فرمایا کہ اگر دو مہینے کے عرصہ میں ہم واپس نہ آئینگے تو اپنے گھر

اور عرض زیادہ سے زیادہ سوا میل ہی پہلے اس میں جہاز کشتی نہیں جاسکتے تھے سنہ ۱۸۲۹ع میں جو باہم شاہ روم اور شاہ روس کے عہدنامہ ہوا تو ہر ایک قوم کے جہازرانی اُس میں جاری ہو گئی تھی *

کو چلے جانا بعد اُسکے ستھیا کو روانہ ہوا ستھیا والوں کو خبر پہنچی اور مشوروت کے لیئے اکٹھے ہوئے کہ کیا کرنا چاہیئے اور بنظر اسکے کہ ایسے سہمناک دشمن کا تہا مقابلہ دشوار ہی پاس پروس کی قوموں سے اعانت طلب کی اور سب کو کہلا بھیجا کہ یہہ بلے عام ہی اور اس بلے ناگہانی سے سب کو نقصان پہنچیکا دشمن کا ارادہ ایک قوم خاص پر منحصر نہیں بلکہ سب کو دبانا چاہتا ہی پس مناسب یہی ہی کہ باہم متفق ہوکر غنیم کا مقابلہ کریں چنانچہ بعضوں نے اقبال کیا اور بعضوں نے صاف جواب دیا کہ ہمکو اس لڑائی سے علاقہ نہیں مگر اس انکار کا مزا اُنہوں نے چکھا *

بعد اُسکے ستھیا والوں نے یہہ دانشمندی کی کہ اپنی جورو بچوں کو گاریوں میں سوار کیا اور دیوروں سمیت حصہ شمالی کے انتہا میں بھیجیدیا اور ضروری چیزوں کے سوا کوئی چیز باقی نہ رکھی اور دوسرے یہہ ہوشیاری کی کہ کوؤں کو پھر دیا اور چشموں کو بند کیا اور گھانس چارکا نام و نشان نہچھوڑا غرض کہ ایرانی فوج کی راہ ماری اور جانوں کے تلف کرنے کی تدبیر کی اور جب کہ اُن تدبیروں سے فراغت پائی تو اپنے رفیتوں کے ہمراہ غنیم کا آکا لیا مگر لڑائی بھڑائی کا ارادہ نہتھا بلکہ قصد یہہ تھا کہ اُس مقام تک لڑالڑیں جہاں اپنا فائدہ متصور ہو اسی لیئے یہہ تھرائی تھی کہ حتی المقدور مقابلہ نہکریئے چنانچہ جب ایرانی حملہ کرنے کو ہوتے تو وہ صاف بچا جاتے یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اُنکو اُن قوموں کی سلطنت میں لیگئے جنہوں نے اتفاق سے انکار کیا تھا چنانچہ اُن دونوں گروہوں کے گذرنے سے ملک اُن کا ویران ہو گیا *

منتخصر یہہ کہ وہ بادشاہ ناعاقبت اندیش روز روز کے تعاقبوں سے تنگ ہوا تو انداتھرسس بادشاہ ستھیا کے پاس ایک قاصد بھیجا چنانچہ قاصد نے پیغام ادا کیا خلاصہ مضمون یہہ تھا کہ روز روز کے بھاگنے سے کیا حاصل اور جی چورانے سے کیا فائدہ اگر آپکو ظرف منابل سمجھتے ہو تو مقابلہ کرنا چاہیئے اور اگر ضعیف کمزور جانتے ہو تو اپنے مالک کی اطاعت سے چارہ اور خاک و پانی کی نذر سے گزیر نہیں جو کہ ستھیا والے اُن بان کے

+ یہہ قدیم زمانہ میں ایک رسم مقرر تھی کہ جو صاحب ملک کسی بادشاہ سے مغلوب ہوتا تھا وہ تھروڑی خاک اور تھروڑا پانی بھیجیدیتا تھا جس سے یہہ مراد ہوتی تھی کہ تم ہماری تلمز کی خشکی و تری کے مالک ہو *

لوگ تھے اُن کے بادشاہ نے یہہ جواب دیا کہ ہم لوگوں کا بھاگنا اور بچنا جانا قہر نے مرنے سے نہیں بلکہ امن چین کے دنوں میں بھی ہمارا کہیں تھور ٹھکانہ نہیں آج یہاں کل وہاں گہر باہر نہیں رکھتے کہ اُسکی حفاظت کریں ملک و باغ نہیں کہ اُسکی پروا رکھیں اور اگر تم مقابلہ ہی چاہتے ہو تو ہمارے بزرگوں کے گورستان کو کچھہ خراب کرو پھر ہماری مردانگی دیکھو کہ ہم کس قصب کے لوگ ہیں اور یہہ لقب مالک کا جو آپ نے اپنے واسطے تجویز کیا وہ اور قوموں کی نسبت رکھنا چاہیئے ہم لوگ اُن میں نہیں ہیں ہم لوگ جو پیتر اعظم اور دیبی رستا کے سوا کسی کو مالک نہیں جانتے *

غرضکہ بادشاہ نے جواب شافی پایا اور کسی جگہ نہ تھرا مگر جوں جوں بڑھتا گیا مصیبتوں میں پڑتا گیا آخر کار جب طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوا اور فوج کی بری حالت ہوئی تو ستھیالے بادشاہ نے دارا کے پاس ایک پرند جانور اور ایک چوہا ایک مینڈک اور پانچ تیر بھجوائے بادشاہ نے دریافت کیا کہ ان چیزوں سے مراد کیا ہے قاصد نے عرض کیا کہ غلام پہنچا نے کا مامور تھا پہنچا دیا باقی مقصود سے اگھی نہیں حضور خود سوچ سمجھ لیں کہ اصل مطلب کیا ہے چنانچہ بادشاہ چوہی اور مینڈک سے پہلے بھی سمجھا کہ ستھیالے خاک و پانی دینے پر راضی ہوئے اور جانور تیز پرواز سے یہہ سمجھا کہ وہ اپنے سواروں کو دیتے ہیں اور تیروں سے یہہ خیال کیا کہ ہتیار دینے منظور کیئے مگر گبریاں رمز شناس کہ منجملہ اُن سات امیروں کے تھا جنہوں نے میجیئن مکار کو تخت سے اتار کر خاک نشین کیا تھا سوچ سمجھ کر لب کشا ہوا اور اُس معصدا مطلب بیان کیا یعنی مراد یہہ ہے کہ اگر تم جانور کی طرح ہوا پر اوزو یا چوہے کی مانند زمین میں گھسو یا مینڈک کی مثال پانی میں چھپو تو ستھیالوں کے تیروں سے بچ رہو گئے ورنہ بچاؤ کی کوئی صورت نہیں *

حقیقت یہی تھی کہ ایرانی لوگ ایسی کلر زمین اور چٹیل میدان میں پڑے تھے کہ وہاں پانی کا نام و نشان نتھا اور کوچ کرتے کرتے اتنے تنگ ہو گئے تھے کہ پوری تباہی کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور سارے چھوٹے بڑے اس مصیبت میں شریک تھے یہاں تک کہ خود بادشاہ کی یہہ صورت تھی کہ ایک اونٹ کے سبب سے جسیر پانی لدا ہوا تھا

اور ہزار دقتوں سے گرتا پڑتا اُن کالے جنگلوں میں اُسکے ساتھ گیا تھا پیاس کی روکھائیوں سے بچتا ہوا تھا چنانچہ وہ اُسکے احسانوں کو نہ بھولا اور اُن خدمتوں کے بدلے جو برے وقتوں میں کام آئیں تھیں ایک خلع خاص اُسکی پرورش کے لیئے مقرر کیا اور اسی وجہ سے وہ مقام بنام گنٹا میل جسکے معنی مسکن شتر کے ہیں شہرہ آفاق ہے اور قریب اسی مقام کے ڈیوایس کو دومانس یعنی داراے سوم نے سکندر اعظم کے مقابلہ میں دوسری مرتبہ شکست کھائی تھی *

خلاصہ یہ کہ جب ستییا والوں کی مراد سمجھ میں آئی تو بادشاہ نے کچھ سوچ بچار نہ کی اور اس سخت مہم سے ہاتھ اُٹھانا چاہا اور لوٹنے کا تہیہ کیا مگر دن کو جوں توں پورا کیا اور شام ہوتے ہی ستییا والوں کو دھوکا دینے کے لیئے حسب دستور آگ جلائی اور بیماروں اور ضعیفوں اور گدھوں کو خیموں میں چھوڑا اور اُسی شور و غوغا میں جس طرح بی پڑی دریائے ڈینیوب کا رستہ لیا چنانچہ صبح تک ستییا والوں کو جانا اُنکا معلوم نہوا بعد اُسکے جب دریافت ہوا تو اُنہوں نے بہت سی فوج اپنی ڈینیوب کو روانہ کی چنانچہ یہ فوج رستوں کی واقفیت کے باعث ایرانیوں سے پہلے بل پر جا پہنچی اور پہنچنے سے پہلے ائیونیہ والوں سے کھلبلی بھا کہ پل توڑ کر اپنے ملک کو چلے جاؤ چنانچہ اُنہوں نے بھی جھوٹوں سچوں اقرار کیا مگر ستییا والوں نے بہت دبا یا اور صاف صاف کہا کہ وہ میعاد جو دارا نے مقرر کی تھی وہ گزر گئی اب تمکو گھر جانیکا اختیار حاصل ہے اور تمہارے وعدہ میں کسی طرح کا خال اور تمہاری بات میں کسی طور کا فرق نہیں آتا اور اب یہ وقت ہے کہ بار اطاعت گردں سے اوتار کر آزاد ہو بیٹھو اور ہم اس بادشاہ کو ایسا کر دینگے کہ پھر کسی ہمسایہ پر لشکر کشی نہ کرے *

ائیونیہ والوں نے مشورہ کیا منجملہ اُنکے میلٹائیڈیز نے جو ایتھنز والوں میں سے ایک شہزادہ یا بقول یونانیوں کے کرسائیسیس کا ظالم تھا جو تھریس میں فلسپاد کے دغانہ پر واقع ہے اور منجملہ اُن شخصوں کے جو بادشاہ کے مدد و معاون تھے اسنے بھی اپنے جہاز ہمراہ کیئے تھے اور اپنی منفعت پر رفاہ عام کو مقدم سمجھتا تھا خوب سوچ سمجھ کر یہ تجویز کی کہ ستییا والوں کی درخواست قبول کر کے ائیونیہ والوں کو عمدہ موقع

پر آزاد کیا جاوے چنانچہ افسروں نے یہہ راے پسند کی اور شریک مصلحت ہوئی مگر میلٹاس کے بادشاہ ہسٹئیس نے آئیونیہ کے سرداروں سے صاف صاف کہا کہ ہماری قسمت بادشاہ کی قسمت سے متعلق ہے اور یہہ اسکا طفیل ہے کہ ہم لوگ اپنی اپنی حکومتوں پر قائم ہیں اگر خدانخواستہ ایران کی قوت میں کچھ ضعف و تنزل آیا تو تمام آئیونیہ والے اپنے اپنے بادشاہوں کو تختوں سے اوتار کر بجائے خود حاکم ہو جائیں گے اور از سرنو آزاد ہو جائیں گے حاصل یہہ کہ اس قاعدہ کی رو سے کہ رفاہ عام پر نفسانیت غالب آتی ہے تمام افسر اُسکے شریک ہوئے اور اسی بات نے قرار پایا کہ بادشاہ کا انتظار مناسب ہے چنانچہ ستمبریا والوں کو دھوکا دیا اور انکی روک تھام کے لیئے یہہ ظاہر کیا کہ ہم نے تمہارا کہنا مانا اور چلے جانیکی تجویز کی اب تم جاو اپنا کام کرو اور دشمن سے بمقابلہ پیش آو عطاہ اُسکے اُنکے اطمینان کے لیئے پل کو تونا بھی شروع کیا جو کہ ستمبریا والے سیدھے سادھے تھے دھوکا کھا کر چلے گئے مگر بادشاہ سے کہیں متبہہ بہیو نہیں ہوئی وہ اور راستہ کو آیا اور یہہ اور رستے کو گئے چنانچہ رات کے وقت دین یوب پر آیا اور پل کو ٹوٹا دیکھ کر یقین کیا کہ آئیونیہ والے چلے گئے اور جو کیا تھا وہ اُگے آیا برباد ہوئے میں کچھ شک و شبہہ نہیں بعد اُسکے لوگوں سے کہا ہسٹئیس کو پکارو چنانچہ اُس نے جواب دیا اور بادشاہ کا تردد رفع کیا آخر کار پل کی مرمت ہوئی اور بادشاہ سلامت پار اوتر کر تھریس کو آئے اور ایک افسر میگاییسس نامی کو کچھ تہوزی فوج سمیت اس غرض سے چھوڑ کر کہ اُس ملک کو زیر کرے باقی فوج سمیت ابنائے بازافروس سے عبور کیا اور شہر ساردس میں صحیح سلامت رونق افروز ہوئے اور جازوں کے موسم اور دوسرے برس کے بہت دنوں تک وہیں قیام کیا چنانچہ اس عرصہ میں ہماری تھکی فوج نے آرام پایا یہاں تک کہ جو کچھ اُس بد انجام مہم سے ماندگی اٹھائی تھی وہ رفع ہوگئی *

میگاییسس ایک عرصہ تک تھریس میں رہا ہیروڈوٹس کہتا ہے کہ تھریس کے رہنے والے اگر اپنی فوجیں جمع کرتے اور ایک شخص کو سردار بناتے تو ایرانی فوج کا دباؤ نہ اُٹھاتے اُن لوگوں میں عجب دستور تھے چنانچہ منجملہ اُنکے ایک ضلع خاص میں یہہ دستور جاری تھا کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو سارے خویش و اقارب اُسکے یہہ سہجہ کر

ڑتے پھرتے کہ یہہ بلاؤں میں آپہنسا اور جب کوئی مرجانا تو بہت خوش ہوتے کہ مصیبتوں سے چھوٹ گیا اور دوسرے ضلع میں جہاں بہت سے نکاحوں کا دستور تھا جب کوئی مرجانا تو اُسکی بی بیوں آپس میں لڑتیں جھگڑتیں اور ہر بی بی میان کی چاہت کا اپنی نسبت دعویٰ بیان کرتی آخر کار جسکا دعویٰ ثابت ہو جاتا تو رشتہ دار اُسکے میان کی قبر پر اُسکو قتل کر کے اُسکے ساتھ دفن کرتے اور باقی بی بیوں اُسکی رشک اسکا کرتیں اور کسی قدر آپکو بیعت سمجھتیں *

جب کہ بادشاہ ساردس میں آیا تو اُسکو یہہ دریافت ہوا کہ ملازمان دولت کا صحیح سلامت واپس آنا ہسٹینس کی خبر خواہی سے ہوا کہ اُسنے آئینوہ والوں کو پل توڑنے سے باز رکھا چنانچہ بادشاہ بہت خوش ہوا اور اُسکو سو دربار بلا کر یہہ فرمایا کہ اس بڑی خدمت کے بدلی جو تو چاہیگا وہ تجکو عنایت ہوگا ہسٹینس نے وقت کو موافق اور بتخت کو مساعد پا کر یہہ درخواست کی کہ ایڈونیا کا ضلع مرسینا جو تھریس میں دریائے سٹریمن پر واقع ہے غلام کو عنایت ہووے اور وہیں شہر بنانے کی اجازت ملے بادشاہ نے درخواست اُسکی منظور کی چنانچہ وہ پہلے میلٹاس کو گیا اور جہازوں کا بیڑہ بنا کر تھریس کو روانہ ہوا اور منزل مقصود پر پہنچ کر شہر کی بنیاد ڈالی میکاییسس جو بادشاہ کی طرف سے تھریس میں حاکم تھا اُسنے یہہ خیال کیا کہ ایسی جگہ پر شہر جدید کی تعمیر بادشاہ کے لیئے نہایت مضر ہوگی اِسلئے کہ ایسے مقام پر شہر کا آباد ہونا جہاں دریا جہاز رانیکے قابل ہو اور اُسکے پاس پروس میں ایسے ملک ہوں کہ اُن میں جہازوں کی تیاری کے ساز و سامان بخوبی دستیاب ہو سکتے ہوں اور اُسکے گردنواح میں یونانی اور وحشی لوگ بستے ہوں کہ خشکی تری میں کام دیا کریں اور علاوہ اُنکے حاکم اُنکا ہسٹینس سا علامہ روزگار ہو تو ایسے شہر کا مطیع رہنا غیر ممکن اور ایسی بستی کا منحرف نہونا غیر متصور علی الخصوص جب کہ سونے چاندی کی کانیں بھی موجود ہوں جو ہر کام میں کام آتی ہیں حاصل یہہ کہ میکاییسس ساردس میں حاضر ہوا اور بادشاہ کو غرر مذکور سے آگاہ کیا چنانچہ بادشاہ نے وجوہات مذکورہ کو خوب سوچ سمجھ کر ہسٹینس کو اِس حیلہ سے طلب فرمایا کہ ایک امراہم مشورت طلب ہی تمکو حاضر ہونا چاہیئے بعد اُسکے جب

ہسٹینس حاضر آیا تو بادشاہ نے اُسکو سوسہ لیجاکر یہہ فقرہ دلنشین کرایا کہ ما بدولت اپنے ایسے دوست کے ساتھ جس نے اپنی ہوشیاری اور خیر خواہی کے باعث جو ستمیہا کی مہم میں اُس مخلص خالص سے ظہور میں آئی اپنے اخلاص و محبت کو اچھی طرح جتنا دیا اور دلوں میں خوب تہ نشینی کیا ایسا کچھہ کیا چاہتے ہیں کہ اُسکی بڑی قدر و منزلت ہو اور جن چیزوں سے اُسکو ہاتھ اُٹھانا پڑے اُنکا نعم البدل خاص ایران ہی میں وہ پاوے چنانچہ ہسٹینس اُس لطف خاص سے نہایت خوش ہوا اور جو کچھہ بادشاہ نے فرمایا اُسکو جی جان سے قبول کیا اور اپنی جگہہ ارستاگورس کو حاکم چھوڑ کر سوسہ کو چلا گیا *

اُن دنوں کہ میگاییسس تہریس میں حاکم تھا تو اُس نے دو چار ایرانی امیروںکو مقدونیہ کے بادشا امینتاس کے پاس یہہ پیغام دیکر بھیجا کہ ہمارے آقائے کشورستان یعنی دارائی جہان کی خدمت میں پانی مٹی کو روانہ کرنا اور اُنکی غلامی کو آزادی سمجھنا واجب و لازم تصور کرنا چاہیئے اور قاعدہ یہہ تھا کہ جب ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کی اطاعت قبول کرتا تھا تو پانی مٹی پیش کرتا تھا چنانچہ وہ امیر امینتاس کے پاس گئے اور اُس نے بادشاہ کی اطاعت قبول کی اور مہمانوں سے بطور مناسب پیش آیا مگر ایک دعوت میں یہہ مزا ہوا کہ بادشاہ نے اُن ایلچیوں کو بلایا اور اُنہوں نے بادشاہ کو بیگمات کے بلانے کی تکلیف دی اگرچہ یہہ امر اُس ملک کے خلاف تھا مگر بادشاہ انکار نہ کرسکا چنانچہ بیگمات شریک دعوت ہوئیں اور ایرانی امیروں نے شراب کے نشوں میں اپنی ولایت کے رنگ دھنگ سمجھکر کہ وہاں عورتوں کی نسبت آزادی ہوتی ہی اُن بیگمات سے ایسی حرکتیں نا مناسب کیں کہ بیگمات و شریف زادیوں کے خلاف اور اُس ملک کی اوضاع کے مخالف تھیں بادشاہ کا بیٹا الکزنڈر اپنی ماں بہنوں کو ملی دلی دیکھکر نیلا پیلا ہوا اور اس بہانہ سے کہ ابھی آتی ہیں بیگمات کو باہر نکالا اور بادشاہ کو کسی دھب سے اُٹھایا اور دو چار نکیلے جوانوں کو زنانہ لباس پہناکر ہرے ہرے چوڑی سے خنجر اُنکو عطا کیئے چنانچہ وہ زنانے خنجر و نگو چھپائے ہوئے ایرانیوں کے پہلو میں جا بیٹھے اور اُنہوں نے وہی حرکتیں شروع کیں تھوڑ چھوڑ چھاڑ کا مزا نہ آیا تھا کہ یہہ لوگ خنجر لیکر پہلے اور اُن امیروں کو

ہمراہیوں سمیت لہو لہاں کیا اور جان سے مار ڈالا انجام یہہ ہوا کہ اس حادثہ کے چر چہ ہوئے اور بادشاہ کشورستان یعنی دارا کو پر چہ لگا بادشاہ نے تحقیقات کے لیئے کمشنر مقرر کیئے مگر الکزنڈر نے اُنکو رشوت دیکر قصہ کو دبا دیا یہاں تک کہ پورا پورا حال نہ کھلا علاوہ اسکے یہہ ہوا کہ ستھیا والونکو بڑا بہ رنج تھا کہ دارا نے ہمارے ملک پر لشکر کشی کی اور اُسکو کچھ صدمہ نہ پہنچا چنانچہ وہ لوگ ڈین یوب سے عبور کر آئے اور ہلسپانڈ تک تھریس کا وہ بڑا حصہ جو بادشاہ کا مطیع ہوا تھا لوت لات کر بیچواغ کر دیا میلٹائیڈیز نے جان بچانی غنیمت سمجھی اور کرسانیسس کو چھوڑ دیا مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو پھر واپس آیا اور وہاں کے باشندوں پر حکومت قائم کی *

پانچویں فصل

ہندوستان کی فتح کے بیان میں

اُسی زمانہ کے قریب یعنی تیروہویں برس جلوس کے بادشاہ کی والا ہمتی اس پر باعث ہوئی کہ ممالک شرقیہ کی حکومت سے اپنے حکومت کو ترقی دینا چاہیئے چنانچہ پہلے یہہ بات تھرائی کہ اُن ملکوں کے حال دریافت کرنی چاہیئیں جنکے ذریعہ سے فتح پانی آسان ہووے اور بعد اُسکے ایک بیڑہ جہازوں کا شہر کیسپٹرا میں جو اندس یعنی دریائے اٹک پر واقع ہی اور بہت سے بیڑے جہازوں کے اور شہروں میں ستھیا کی سرحد تک تیار کرائے اور کیسپٹرا کے بیڑہ پر سائی لاکس یونانی کو جو کارینڈیا واقع کیریا کارہنی والا اور فنون جہاز رانی میں نہایت ہوشیار و چالاک تھا مقرر کیا اور یہہ حکم دیا کہ تمام دریا کو طے کرے اور جہاں تک ممکن ہو دونو کناروں کے ملکوں کی کیفیت کو دیکھتا بھالنا چھانتا بیٹتا دھانہ تک چلا جاوے اور وہاں سے بحر جنوبی میں ہوکر مغرب مغرب ایران کو چلا آوے چنانچہ سائی لاکس وہ حکم بجا لایا یعنی دریائے اٹک سے دھانہ تک جا کر آبائے بابل منڈب کی راہ سے بحر قلم میں داخل ہوا اور جسدن کہ اُس نے کیسپٹرا سے لنگر اُٹھایا تھا اُس دن سے پورے تیس مہینے کا سفر کر کر اُس لنگر گاہ میں جہاں سے مصر کے بادشاہ نکاؤ نی فیشیا والوں کو اطراف افریقہ

کے گھومنی کے لیئے بھیجا تھا پہنچا غالباً ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ وہی لنکو گاہ ہی جہاں بحرِ قلزم کے دوسرے کنارے پر شہرِ سوئز واقع ہی جب کہ ساٹی لاکس سوسہ کو واپس آیا اور جو دیکھا سنا تھا وہ پورا پورا عرض کیا تو خود بدولت بڑی فوج لیکر ہندوستان کو راہی ہوئے اور بدولت بخت و اقبال اُس بڑے ملک کو فتح کیا ظاہراً یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کتاب کے دیکھنیوالے اِس بڑی لڑائی کے مفصل حالونکے منتظر ہونگے مگر ہرودتس نے اسکے سوئے کچھ اور نہیں لکھا کہ ہندوستان بیسواں ضلع ایران کا ہو گیا اور دارا کو اِس ملک سے تین سو ساٹھ ٹیلنٹ سونے کے وصول ہوتے تھے جو گیارہ سو میلین فرانسیسی کے قریب اور پانچ لاکھ پونڈ انگریزی سے کچھ کم یعنی قریب پچاس ہزار روپیہ کے ہوتے ہیں *

چھٹی فصل

ایٹونیہ والوں کی بغاوت کے بیان میں

جب کہ بادشاہِ ستھیا کی مہم سے سوسہ کو واپس آیا تو اپنے بھائی آرٹونیز کو ساردس کا حاکم اور اوتانیز کو بتجائے میگابیسس کے تھریس اور سمندر کے کناروں کا فرمانروا مقرر کیا حسبِ اتفاق جزیرہ ناکسس میں جو منجملہ جزایر سائیکلیڈیز کے بحرِ ایجیئن میں جسکو اب آرکی پیلگو کہتے ہیں واقع تھا ایک شرارہ سرکشی کا پیدا ہوا کہ وہ رفتہ رفتہ بہموکا بنا اور ہزاروں کو پھونک پھانک کر برابر کیا اور یہہ سرکشی یہاں تک بلند ہوئی کہ چھوٹے بڑوں پر غالب آئی اور بڑے بڑے خاندانِ عالیشان جلاوطن کیئے گئے چنانچہ وہ لوگ گرتے پرتے میلتناس میں آئے اور ارستاگورس سے عرض کیا کہ ہم لوگ اپنے ملک میں پھر آباد ہونا چاہتے ہیں اگر آپ کی عنایت شامل حال ہو تو کمالِ غریب نوازی ہوگی یہہ ارستاگورس ہسٹینس کی طرف سے جسکو دارا اپنے ہمراہ سوسہ میں لیگیا تھا بطور نائب حاکم تھا اور علاوہ اُسکے بھیجا اور داماد بھی ہوتا تھا اُسنے ترس کہایا اور اُن جلاوطنوں سے بسانے کا اقرار کیا مگر اتنا زور اور نتہا کہ بذاتِ خود وعدہ کو پورا کرنا لاچار ساردس کو گیا اور آرٹونیز سے سارا معاملہ بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ جزیرہ ناکسس کے ہاتھ آئیکا یہی موقع ہی

اگر یہہ جزیرہ ہاتھ آ گیا تو سارے جزیروں پر ملازمان دولت کا پے درپے قبضہ و تصرف ہو جائیگا یہاں تک کہ جزیرہ یوبیہ بھی جسکو اب نگرورپانت کہتے ہیں اور جسقدر کہ سائیپرس براہی اسیقدر وہ بھی براہی کمال سہولت اور نہایت آسانی سے فتح ہو جائیگا اور اُسکے فتح ہونے سے بے کھٹکے رستہ یونان کا سرکار دولتمدار کے قبضہ میں آویگا جسکے ذریعہ سے وہ ملک بھی ممالک مفتوحہ میں شامل ہوگا اور اس مہم کے لیئے کچھ براہی سامان درکار نہیں صرف سو جہازوں کا بیڑہ کافی ہی *

حاصل یہہ کہ ایسے ایسے دو چار فترے سنائے کہ ارتغرنیز بہت خوش ہوا اور سو جہازوں کی جگہ در سو جہازوں کا بیڑہ اس شرط پر دینا کیا کہ بادشاہ سے بھی اجازت حاصل ہو چنانچہ بادشاہ نے بڑی بڑی مرادوں کی توقع پر جو اس مہم میں موعوم و مظنون تھیں اجازت دی اور باوجود اُسکے کہ بناء اُسکے کمال بے انصافی اور نہایت بلند نظری اور ارستاکورس اور ارتغرنیز کی بد نیئتی پر تھی مگر بادشاہ نے کچھ تامل نہ کیا اور عجیب حال تھا کہ نہایت بڑی بڑی تدبیریں سوچی جاتیں تھیں اور بے کھٹکے صاف قبول کیجاتیں تھیں اپنے کام سے کام تھا اور اپنی راحت تمام راحتوں پر مقدم تھی اور اسلیئے کہ وہ جزیرہ ایرانیوں کی عیش و آرام کا باعث تھا جبراً فتح کرنے کا مستحق ہوا اور تمام بھلائیوں برائیوں کے سبب ہوئیں غرض کہ اس بادشاہ کے مہموں کے اصول اچھے نہ تھے بعد اُسکے ارتغرنیز نے تیاریاں شروع کیں اور اس اندیشہ سے کہ مبادا ناکسس والوں تک بات جا پہنچی یہہ خبر اور ائی کہ بیڑہ ہلسپاند کی طرف روانہ ہوتا ہی چنانچہ اُسنے بہار کے موسم میں وعدہ پورا کیا یعنی جہازوں کا بیڑہ باندھا اور امیر میگابیٹس کو جو ارکی مینیز بادشاہ کے خاندان سے تھا کمان افسر مقرر کر کے وہ بیڑہ میلٹاس کو چلتا کیا مگر میگابیٹس کو یہہ حکم ہوا کہ ارستاکورس کے تحت حکم رہے میگابیٹس نے اپنی خودی کے باعث یہہ گوارا نہ کیا کہ ائیونیہ والے اور خصوص ایسے اچھے کے کہ زور و تحکم سے پیش آوے زیر حکومت رہے اور اسی سبب سے دونوں افسروں میں ناچاقی ہوئی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ میگابیٹس نے ناکسس والوں کو اسلیئے بھید سے آگاہ کیا کہ ارستاکورس سے اپنی بدخواہی کا عوض ہاتھ آوے چنانچہ اُن لوگوں نے خبر سنکر شولے شولے اتنا اپنا بچاؤ کیا کہ

ایرانیوں کو چار مہینے تک محاصرہ کرنا پڑا اور جو کچھ کھانے پینے کے سامان تھے وہ پورے ہو گئے اور جب کہ وہ تدبیر بن نہ پڑی اور ناکام واپس آئے تو میکائیٹس نے الزام اُسکا ارسٹوگورس کے ذمہ لگایا اور آرٹھرنیز کی آنکھوں میں اُسکو دو کوڑی کا کر دیا *

ارستوگورس نے بات بگڑنے پر یہ دور اندیشی کی اور خوب جانچ تولکر یہہ سمجھ لیا کہ صرف حکومت نہیں بگڑی بلکہ جان و مال کی خیر نہیں چنانچہ وہ اسی حالت میں مبتلا رہا اور بغاوت کے سوا کوئی چارہ ندیکھا ادھر یہہ ارادہ پکا ہوا اور اودھر ہسٹیس نے جو کئی برس دربار میں حاضر رہنے سے رنگ دھنگ اُنکے ناپسند کرتا تھا اور اپنے وطن کو جانا چاہتا تھا ارسٹوگورس کے پاس قاصد بھیجا اور کام نکالنے کے لیئے اُسکو بغاوت کا مشورہ دیا اور فائدہ یہہ تصور کیا تھا کہ جب ائیونیہ میں ہنگامہ برپا ہوگا تو ظن غالب یہی ہی کہ رفع فساد کے لیئے بادشاہ مجھکو بھیجیگا چنانچہ جو کچھ اُس نے سوچا تھا ریسانی ظہور میں آیا یعنی ارسٹوگورس نے ہسٹیس کی تائید سے عزم بغاوت مصمم کیا اور ائیونیہ والوں میں سے جن امیروں کو شریک حال ہونے کے قابل سمجھا اور کچھ مایل پایا تصمیم عزم سے آگاہ کیا اور سوچ بچار کو دخل ندیا اور رات دن تدبیروں میں مصروف رہا *

تایر والے جنکے شہر کو بخت نصر نے فتح کیا تھا ستر برس سے غلاموں کی طرح بسر کرتے تھے بعد اُسکے حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب پہلے حقوق اُنکے میسر ہوئے اور یہہ اختیار کامل حاصل ہوا کہ بادشاہ بھی مقرر کریں چنانچہ یہہ آزادی سکندر اعظم تک حاصل رہے اور ایسا معام ہوتا ہی کہ یہہ شہر بحری طاقت بہت رکھتا تھا دارا نے اُنکو یہہ آزادی اِسلیمے عنایت کی کہ ائیونیہ کے دبائے میں خیر خواہان دولت کے مدد و معاون رہے اور یہہ واقعہ دارا کے جلوس سلطانی کے اونیسویں برس واقع ہوا *

القصہ ارسٹوگورس نے دوسرے برس یہہ سمجھکر کہ ائیونیہ والوں کو متفق رکھنا چاہیئے حقوق اُنکے بحال کیئے اور یہہ معاملہ میلٹاس سے شروع کیا یعنی اپنے اختیارات کو وہاں سے اُنہا لیا اور حکومت رعایا کو سپرد کی بعد اُسکے اسی کام کے لیئے ائیونیہ کا سفر کیا چنانچہ بلاد ائیونیہ کے بادشاہوں

نے اُسکے کیئے کو دستور العمل تہرا کر کہ اُسنے اِس کام میں اعتبار حاصل کیا تھا اور نیز اِس اندیشہ سے کہ کام ناکام اُنکو کرنا پڑیگا ویسا ہی کیا اور یہہ وجہہ زیادہ باعث ہوئی کہ ایرانیوں نے جو ستہیا والوں سے زک اُٹھائی تھی تو ائیونیہ والوں کے مقابلہ میں جو ہمیشہ سے آزادی پسند اور ستم دشمن تھے بادشاہ ایران کو اپنے حفاظت کے قابل نہ سمجھتے تھے *

حاصل یہہ کہ ارستائگورس نے بغاوت کے دھنگ ڈالے اور سبکو متفق کر کے خود افسر بنا اور بحر و بر میں بڑی بڑی تیاریاں لڑنے کی کیں اور شروع سال میں لڑائی کے ضبط و استحکام کے لیئے لیسیدیمن میں گیا کہ اُن لوگوں سے کمک چاہے اور اُنکو شریک حال کرے اُس زمانہ میں کلیومینیز بیتا اینک زینڈریڈیز کا جو دوسری بی بی سے تھا ایسیڈیمن کا بادشاہ تھا اینک رینڈریڈیز کی پہلی بی بی سے اولاد نہ تھی اسلیئے محکمہ ایغوری کی فہمائش سے دوسری شادی کی تھی چنانچہ اُسکے پیت سے علاوہ کلیومینیز کے دوریس اور لیونیڈس اور کلیومیبروتس تین بیٹے پیدا ہوئے مگر یہہ دونو پچھلے بیٹے باری باری سے اسپارٹا میں تخت نشین ہوئے ارستائگورس نے کلیومینیز سے ملاقات چاہی چنانچہ وقت و مکان مقرر ہوئے اور وقت موعود پر ارستائگورس نے ملاقات حاصل کی اور یہہ بیان کیا کہ آئیونیہ والے اور لیسیدیمن والے باہم هموطن ہیں آئیونیہ کی آزادی کا ارادہ ہی اگر لیسیدیمن والے جو یونانیوں میں بڑے دلاور و زور مند ہیں شریک حال ہو جاویں تو اُسکی بڑی عزت ہوگی اور وہ ایرانی جو ہمارے تمہارے دشمن ہیں اگرچہ مال و دولت کے پورے ہیں مگر لڑائی کے پکے نہیں اور اِسی لیئے یہی ظن غالب ہی کہ وہ لیسیدیمن والونکی تکر نہ اُٹھا سکیں گے کہیت یارونکے ہاتھ رہیگا اور بالنعل آئیونیہ والوں کے بھی یہہ نقشہ ہیں کہ اُنکی طوروں سے کچھہ دشوار نہیں کہ اپنے ہتھیاروں کو شہر سوسہ دارالسلطنت ابراں تک جہاں وہ بادشاہ اقامت پذیر ہوں پہنچادیں بعد اُسکے ایک نقشہ اُن شہروں اور قوموں کا جنپر اُنکا گز ہونا ضروری تھا پیتل کے تختے پر کہدا ہوا پیش کیا کلیومینیز اِ سوچ بچار کے لیئے تین دن کی مہلت چاہی چنانچہ بعد گذر نے میعا کے ارستائگورس سے یہہ دریافت کیا کہ بحر آئیونیہ سے شہر سوسہ تک کسقدر فاصلہ ہے اور یہاں سے وہانتک پہنچنے میں کتنا عرصہ صرف ہو

ارستو گورس نے بدون ملاحظہ اس امر کے کہ جواب کو کیا پہول پہل لکینکے صاف صاف یہہ کہدیا کہ آئیٹونیہ سے سوسہ تک تین مہینے کی راہ ہے کلیو مینیز سنتے ہی حیران رہا اور پیش از غروب آفتاب اسپارٹا سے چلے جانیکا حکم سنایا مگر ارستوگورس گہر تک پیچھے لگا چلا گیا اور طرح طرح کی باتیں بناکر تحفہ تحایف پیش کیئے اور بہلا پہسلا کر راضی کرنا چاہا چنانچہ پہلی دفعہ دس ٹیلنٹ جو تیس ہزار لیور فرانسیسی کی برابر ہوتے ہیں پیش کیئے اور جب کلیومینیز نے قبول نکیئے تو پندرہ ٹیلنٹ تک نوبت پہنچائی گارگو نامی نوہرس کی بیٹی کلیومینیز کی جو اپنے باپ کے پاس بیٹھی تھی اور خورد سالی کے باعث وہاں سے اُٹھائی نہیں گئی تھی باپ کو رد و قدح کی حالت میں دیکھکر چلائی کہ باباجان بہاگو اس سے بہاگو یہہ اوپری آدمی آپ کو خراب کرے گا کلیومینیز بہت ہنسا اور اُسکی نصیحت مانی یعنی وہ وہان سے اُٹھ کر چلا گیا *

بعد اسکے ارستو گورس نے اسپارٹا کو چھوڑا اور ایتھنز میں داخل ہوا چنانچہ وہاں اُسکی بڑی آو بہکت ہوئی اور وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ ایتھنز والے ایرانیوں سے اتنے ناراض تھے کہ اُنکی برائی سننے کے مشتاق رہتے تھے اور ناراضی کا سبب یہہ تھا کہ دس ہوس پہلے جب پزس ٹریٹس کا بیٹا ہیپیس جلاوطن ہوا اور ہزاروں تدبیروں پر ناکام رہا تو لاچار ہوکر ساردس کو گیا اور آرٹفرنیز کے پیت میں گھس بیٹھ کر ایسی بات پیدا کی کہ جو بات ایتھنز والوں کی نقصان اور ضرر کی کہتا تھا وہ کمال توجہ سے سنتا تھا یہانتک کہ ایتھنز والوں کی طرف سے تعصب پیدا ہوا ایتھنز والوں نے یہہ خبر سنکر آرٹفرنیز کے پاس ایلچی بھیجا کہ ہمارے مخالفوں کی باتوں پر کان دھونا اور اُنکے موافق عمل کرنا آپ کو مناسب نہیں آرٹفرنیز نے جواب دیا کہ اگر تم امن چیں سے رہنا چاہتے تو ہیپیس کو بلاکر اپنا حاکم بناؤ ایتھنز والے اس جواب ناصواب سے ناخوش ہوئے اور ایرانیوں کے مخالف ہو گئے حسب اتفاق ارستو گورس ایسے موقع پر پہنچا کہ مدعا اُسکا باسانی پورا ہوا ہرودوٹس کہتا ہے کہ ایک آدمی کی نسبت ایک بڑے گروہ کا سمجھانا کس قدر آسان ہے چنانچہ ارستو گورس تیس ہزار ایتھنز والوں پر غالب آیا اور اُنکو اپنے شریک حال کیا مگر اکیلے کلیومینیز کو

نہیں سمجھا سکا مختصر یہ کہ ایتھنز والوں نے بیس جہازوں کے دینیکا وعدہ کیا اور یہ بات یاد رہے کہ یہی چھوٹا بیڑہ اُن طرفازوں کا باعث ہوا جنہوں نے ایرانیوں اور یونانیوں پر بڑی بڑی مصیبتوں کے پل توڑے *

بعد اُسکے تیسرے سال لڑائی کے شروع میں آئینونہ والوں نے کہیں کہیں سے لشکر جمع کیئے اور ایتھنز کے بیس جہازوں اور ایوٹریا واقع جزیرہ یونین کے پانچ جہازوں سمیت افسس کی جانب چلتے کیئے چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو جہازوں سے اوتو کر خشکی خشکی سارڈس کو روانہ ہوئے اور اُسکو غیر محفوظ پاکر قبضہ کیا مگر وہ قلعہ جسمیں آرٹفرنیز جا بیٹھا تھا باغیوں کے تسلط سے محفوظ رہا اس بستی میں اتنے مکان خس پوش تھے کہ ایک جلے بلے سپاہی نے جو کسی گھر کو آگ لگادی تو اُسکی جھونکار سے تمام بستی جل گئی بعد اُسکے جب وقوع حادثہ پر ایرانیوں اور لڈیا والوں نے فوجیں روانہ کیں تو آئینونہ والے چل دیئے اور جوں توں کر کے اسلیئے کوچ کیا کہ مقام افسس میں جہازوں پر جا پہنچیں مگر ایرانیوں نے اُسی وقت پہنچکر دھاوا کیا اور بہت سے باغیوں کو بغاوت کا مزا چھکایا یہاں تک کہ بعد واپس آنے جہازوں کے جو چند ارسٹاگورس نے ایتھنز والوں کی خوشامد کی مگر وہ اس لڑائی میں شریک نہ ہوئے *

بعد اُسکے جب بادشاہ کو سارڈس کے جلنے اور ایتھنز والوں کے شریک ہونے کی اطلاع پہنچی تو یونانیوں پر چڑھائی کا قصد مصمم کیا اور اس اندیشہ سے کہ کہیں بھول چوک نجات دے ایک انسر کو حکم دیا کہ ہر روز بلاناغہ کھانے پر باواز بلند یہہ کہا کرے کہ صاحب یاد رکھو ایتھنز والوں کو سارڈس کے جلنے میں یہہ بڑا حادثہ ہوا کہ سائی بیل کا بتخانہ جو اُس ملک کے دیبی تھی جل بل کر خاکستر ہو گیا اور یہی حادثہ ایرانیوں کے لیئے بہانہ ہوا کہ اُنہوں نے مذہب کی رو سے تمام بتخانے یونانیوں کے جلا دیئے حاصل یہہ کہ اس بغاوت کا منشا اور اس سرکشی کا باعث ارسٹاگورس تھا کہ وہ میلتناس میں ہسٹینس کی نیابت پر کام کرتا تھا اور اسی نظر سے بادشاہ کو شبہ ہوا کہ ہسٹینس ہی سرکشی کا باعث ہوا چنانچہ بادشاہ نے ہسٹینس سے علانیہ گفتگو کی اور جو کچھ کہ اُس کے دل میں تھا صاف صاف بیان کیا مگر ہسٹینس ایسا ہوشیار چالاک تھا کہ اپنا رنج

ظاہر کیا اور اس لب و لہجہ سے گفتگو کی کہ غم و غصہ دونوں مترشح ہوتی تھی یہاں تک کہ بادشاہ پر اُسکی صفائی واضح ہوگئی خلاصہ تقریر یہہ تھا کہ یہہاں امر ممکن ہے کہ سرکار دولت مدار خادماں وفادار کی نسبت کسی قسم کی ضرر وسانی کا شبہہ کرے اور یہہ بات متصور ہے کہ خبر خواہان دولت بمقابلہ ملازمان سلطانی بغاوت میں شریک ہوں دنیا میں ایسی کون چیز ہے کہ خانہ زاد کو ایسی حرکت ناشایستہ پر برانگیختہ کرے اور وہ کون شی ہے کہ غلام اُسکا محتاج ہے اور وہ کون مرتبہ ہے کہ نمک خوار کو نصیب نہیں حضور کے دربار میں برے برے مرتبہ پائے یہاں تک کہ شریک مشورت کر کے بڑی عزت بخشی علاوہ اُنکے روز روز عنایتوںکے وہ مینہہ بوستے ہیں کہ اُنکی شکر گذاری غلاموں کی تاب و طاقت سے خارج ہے اور ائیٹونیہ میں بغاوت ہونیکا یہہ باعث ہوا کہ غلام وہاں حاضر نتھا اور اُن لوگوں کو بھی قابو نہاتھہ آیا اگر یہہ غلام وہیں حاضر رہتا تو یہہ صورت پیش نہ آتی اب رفع فساد اور اصلاح عناد کا بھی طریقہ ہے کہ حضور غلام کو اودھر روانہ فرماویں تاکہ ارسٹاگورس کو گرفتار کرکے حضور کی خدمت میں حاضر کرے اور اگر اُسکو سرکار کے قدموں پر نہ ڈالے تو حضور کو غلام کا سر قلم کرنیکا اختیار ہے اور علاوہ اِسکے † جزیرہ سارڈنیا بھی غلام کی سعی اور حضور کے اقبال سے سرکاری قلمرو میں داخل ہو جاویگا جب کہ ہسٹینس نے اب و تاب سے یہہ کیفیت بیان کی تو بمقتضای اِس قاعدہ کے کہ جو بادشاہ صاف طبیعت اور نیک طینت ہوتے ہیں وہ ہوابات کا اعتبار کرتے ہیں اور جو کوئی ایک مرتبہ وہاں معتمد ہو گیا وہ سدا کو معتمد رہا اُسکا اعتبار دشواری سے جاتا ہے اور ایسا ہی جو ایک مرتبہ مشتبہ ہوا وہ ہمیشہ مشتبہ رہا بہت مشکل سے رفع شک ہوتا ہی ہسٹینس کا قول متبول اور عذر اُسکا منظور ہوا اور گواہ و شاہد کی حاجت نہ پڑی مگر ائیٹونیہ جانے کی اِس شرط پر اجازت ملی کہ وعدہ پورا کرے اور پورے ہوتے ہی حضور میں حاضر ہووے *

وہاں کا یہہ حال تھا جو مذکور ہوا باقی یہاں باغیوں نے باوجود الگ ہو جانے ایتھنز والوں کے اور پیش آنے چند در چند موانع کے ہمت

† واضح ہو کہ یہہ جزیرہ آئیٹونیہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ اُس سے کچھہ لگاؤ نہیں رکھتا اسی وجہ سے یقین ہوتا ہے کہ ہرڈرٹس سے اس بیان میں چوک ہوئی *

نہ ہاری اور اپنے ارادوں پر جمے رہے جہازوں کا بیڑہ ہلسپانڈ اور پروپانٹس یعنی بحیرہ ایبض کی جانب روانہ کیا چنانچہ بائی زینٹیم اور اکثر بلاد یونان پر متصرف ہوئے اور ہنگام واپسی جزیرہ کیریا § اور جزیرہ سائیپرس والوں کو جبراً اور قہراً اپنا شریک کیا ایرانی افسروں نے فوج کے تین حصے کیئے اور تین راہوں سے باشیوں پر پل پڑے اور پے درپے شکستیں دیں چنانچہ ایک لڑائی میں ارستگورس بھی مارا گیا ادھر یہہ قصہ ہوا اور ادھر جب ہسٹینس ساردس میں داخل ہوا تو اُس نے جوڑے توڑے لٹاکر سرکشی کی بنیاد ڈالی اور تھوڑے سے ایرانیوں کو بھی شریک کیا مگر آرٹغرینیز سے جب گفتگو ہوئی تو اُسکی طرزِ تنزیہ سے یہہ مترشح ہوا کہ شریک ہونا ہسٹینس کا ائیٹونیکہ والونکی بغاوت میں اُس پر مخفی نہیں ہسٹینس نے وہانکے تہرے میں خیر نسمنجھی اور راتوں رات جزیرہ ‡ گایس کو چلایا اور وہاں پہنچکر اُن ایرانیوں کے پاس قاصد چلتا کیا جن کو مقام ساردس میں متفق کیا تھا مگر اِس قاصد نے ایسا برا کام کیا کہ وہ تمام خط آرٹغرینیز کے حوالہ کیئے چنانچہ سازش ظاہر ہوگئی اور وہ ایرانی مارے گئے اور ہسٹینس کا وار خالی گیا مگر پھر بھی باز نہ آیا کہ اُس نے اِس خیال سے

§ یہہ ایک جزیرہ ہے بحیرہ روم میں جانب مشرق کو اسمیں ایک پہاڑوں کا سلسلہ شمال مشرق سے جنوب و مغرب تک برابر کل جزیرہ میں چلا گیا ہے طول اس جزیرہ کا ایک سو اڑتالیس میل ہے اور عرض اسکا زیادہ سے زیادہ چالیس میل ہے اور اِس زمانہ میں شاہ روم کی عملداری میں ہے سنہ ۱۸۳۷ ع میں اِس میں ایک لاکھ سے زیادہ آبادی یونانیوں اور رومیوں کی تھی *

‡ اِس زمانہ میں اِس جزیرہ کو سکیو کہتے ہیں یہہ جزیرہ بحیرہ یونان میں واقع ہے شکل اس کے مستطیل ہے طول ۳۲ میل شمال و مشرق کو اور عرض بارہ میل ہے اب آبادی اُسکے ۶۲ ہزار آدمیوں کے ہے اِس جزیرہ کے نام کا ایک شہر اُسکا وارالسلطنت ہے جس میں ایک عمدہ قلعہ ہے اور پارسیہ مشعل کے بہت سے کارخانہ اُس میں ہیں اور آبادی اب چودہ ہزار پانسو نوے آدمیوں کے ہے اِس شہر کے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہومر شاعر یہیں پیدا ہوا تھا اور ایک پہاڑ میں ایک غار بتاتی ہیں کہ اسمیں وہ تعلیم کیا کرتا تھا بیشتر اُس زمانہ سے جبکہ یونانیوں نے شاہ روم سے بغاوت کر کے آزاد ہونا چاہا اِس جزیرہ کے آبادی ایک لاکھ تیس ہزار یونانیوں کی تھی اِس جزیرہ والوں کے اِس معرکہ میں شریک ہونے سے رومیوں کے آگ لگ گئے چنانچہ سنہ ۱۸۲۲ ع میں رومیوں نے چالیس ہزار آدمی تلواریں سے قتل کر ڈالے

کہ اگر ائینونہ والے منجھکو افسر بناویں تو کوئی کارنمایاں بن آوی کئی مرتبہ میلٹاس کا ارادہ کیا اور بہت چاہا کہ وہ لوگ اپنا شریک حال کریں مگر کامیاب نہوا آخر کار جب کایس کو واپس آیا تو اُس سے لوگوں نے یہہ دریافت کیا کہ تو نے ارستگورس کو کیوں بغاوت پر امادہ کیا اور ائینونہ کو بلوٹوں میں ڈالا اُسنے جواب دیا کہ بادشاہ کا یہہ عزم مصمم تھا کہ فیشیا والونکو ائینونہ میں اور ائینونہ والوں کو فیشیا میں آباد کرے اور یہہ اولت پلت ہسٹیس کی بندش تھی بادشاہ کو کہہی خواب میں بھی ایسا خیال نہ آیا تھا غرض کہ ہسٹیس نے یہہ فقرہ ایسا سنایا کہ اُسکا مطالب برآمد ہوا یعنی ائینونہ والوں سے صفائی حاصل ہوئی اور علاوہ صفائی کے لڑنے مرنے پر آمادہ ہوئے اِس لیئے کہ انتقال سکونت کی خبر سننے سے بہت سا تاؤ کھایا اور یہہ ارادہ کیا کہ جہاں تک ممکن ہوگا وہانتک لڑینگے آرٹفرنیز اور اوتانیز نے باقی سرداروں سمیت یہہ دریافت کیا کہ شہر میلٹاس ائینونہ والونکے اتفاق کا مرکز و مدار ہے اگر یہہ شہر دبا لیا تو تمام ائینونہ پر قبضہ ہوگیا چنانچہ وہ اسی بھروسے پر فوجیں اکھٹی کرکے اُسٹارف کو راہی ہوئے ائینونہ والوں کو اسبات کا پتا لگا اور جلسہ عام میں بیتہہ کر یہہ تجویز کی کہ ایرانیوں کا مقابلہ میدان میں مناسب نہیں بلکہ میلٹاس کا استحکام ایسا چاہیئے کہ درصورت محاصرہ کے سامان رسد وغیرہ کا کمی نہکرے اور اِس نظر سے کہ ائینونہ والوں کو دریا کی لڑائی میں کمال مہارت حاصل تھی اور نہایت چست چالاک تھے اور یہہ یقیناً جانتے تھے کہ سمندر پر لڑنا ہمارے حق میں بہت مفید ہوگا تمام فوجیں اپنی ایرانیوں کے مقابلہ کے لیئے سمندر پر اکھٹی کیں اور جزیرہ لادا کو جو میلٹاس کے متصل ہے مقام و جاے قرار مقرر کیا چنانچہ اِس مقام پر تین سو تربیں جہازوں کا بیڑہ تیار ہوا اور تمام ایرانی فوج اِس بڑے بیڑیکو دیکھکر گھبراہٹی اور باوصفیکہ شمار میں زیادہ تھی مگر خوف سے تھوڑے تھوڑے ہوئے آخر یہہ چال چلے کہ جوڑ توڑ کے آدمی بھیجکر باغیوں کے بہت سے لوگ توڑ لیئے اور یہہ اقرار اُسے لیا کہ ائینونہ کو چھوڑ کر چلے جاوینگے چنانچہ جب دو نوں بیڑونکا مقابلہ ہوا تو لسیاس اور ساماس اور مثل اُنکے اور بہت سے مقاموں کے جہاز اپنے اپنے ملکوں کو چلے گئے اور سو جہازوں کے قریب باقی رہے اور یہہ شامت مارے سلطانی جہازوں سے

اتنے مغلوب ہوئے کہ کسی کا بیڑہ پار نہوا کم و بیش سب غارت ہوئے پھر ایرانیوں نے شہر میلٹاس کا محاصرہ کر کے فتح کیا اور برباد کر دیا یہ واقعہ ارستاکورس کی بغاوت سے چہہ برس بعد وقوع میں آیا بعد اُسکے تمام جزیرے اور جمیع بلاد لب دریا طوعاً و کرہاً ایرانیوں کے مطیع ہو گئے اور سرغنوں کو تہدید کی موافق سزا دی گئی اور خوبصورت خوبصورت لڑکے بادشاہ کی خدمت کے لیئے انتخاب کیئے گئے اور جوان جوان عورتیں ایران کو روانہ ہو گئیں اور شہر و بتخانے جلائے گئے چنانچہ جلانے کے بعد دلوں کے پہرے پھوٹے *

حاصل یہ کہ یہہ آنت اُس بغاوت کا نتیجہ تھی جس میں رعایا ارستاکورس اور ہسٹئیس کی عنایت سے مدت تک مبتلا رہی مگر وہ دو نوں بھی سلامت نہ رہے چنانچہ ارستاکورس پہلے مارا گیا اور ہسٹئیس اُسی سال میں گرفتار آیا اور ساردس کو روانہ کیا گیا آرتھرنیز نے بادشاہ سے بلا اجازت طامب کیئے اُسکو پہانسی پر چڑھایا اور اندیشہ یہہ کیا کہ مبادا پہلی محنت جوش مارے اور بادشاہ قصور اُسکا معاف فرمائے اور پھر بیٹھی بیٹھائے کوئی قصہ کہرا ہو چنانچہ آخر یہی ظاہر ہوا کہ آرتھرنیز کا قبائس غلط تھا اِسیلئے کہ جب ہسٹئیس کا سر بادشاہ کے دربرو پیش ہوا تو اُسکے قاتل کو برا بھلا کہا اور اس خیال سے کہ وہ سر اپنے محسن کا بقیہ ہے کمال عزت و توقیر سے دفن کرایا اور حقیقت یہی تھی کہ بادشاہ اُسکا اتنا کنونڈا تھا کہ کسی جرم کی نلافی نہ کر سکتا احسان اُسکے اتنے خاطر نشین تھے کہ بعد اُن کے کیسے ہی تصور کا مرتکب ہوتا مگر وہ احسان مستور نہ ہوتے یہہ ہسٹئیس اُن چالاک لوگوں نے نئے دھنگ چلنے والوں میں تھا جنہیں اچھی باتیں بڑی بڑی باتوں کے ساتھ جمع ہوتی ہیں یعنی اُن لوگوں میں جنکے نزدیک ایسی باتیں جنسے بات اپنی پوری ہو اور کام اپنا نالے راست درست سمجھی جاویں اگرچہ بجائے خود نادرست ہوں اور دین و انصاف اور صدق و صفا کو براے نام سمجھ کر جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے سے کام کے وقت نہ چوکیں یہاں تک کہ اگر اپنی بھلائی بہبودی ملکونہی بربادی پر موقوف اور منفعت خاص سے ضرر عام متصور ہو تو اُن خود کامروں کے نزدیک ضرر عام کو ہوگز ترجیح نہو حاصل یہہ کہ ہسٹئیس جیسا آدمی تھا ویسا ہی اُسکا انجام

ہوا ایسے بیدیں مدبوروں کے لیئے جو ہر چیز کو اپنی برائی پر قربان کر دیں اور کسی کام کا کوئی قاعدہ معین نہ کریں اور خود کامی اور ترقی دولت کو اپنا معبود سمجھیں کوئی بات کافی نہیں *

ساتویں فصل یونان پر لشکر کشی کے بیان میں

جبکہ بادشاہ نے جلوس کے اٹھائیسویں برس سارے افسروں کو طلب فرمایا تو بجائے اُن کے ایک خاندانی گریاس کے بیٹے مارتونیس کو ایشیا کی تمام فوجوں کا سپہ سالار مقرر کر کے تاکید فرمائی کہ بلاد یونان کو تاخت و تاراج کرنا فرض و لازم اور ایتھنز اور ایوٹریا سے ساردس کے جلائیکا عوض لینا ضروری و لایمکن چاہیئے واضح ہو کہ یہہ انتخاب بادشاہ کا معقول تھا اِسلئے کہ ایک جوان نا تجربہ کار کو اپنی رشتہ داری کے باعث ایسی کڑی لڑائی کے لیئی جسکی فتح ہزار جیوں سے چاہتا تھا اور اُسکی شان و شوکت بھی اُسی فتح سے متعلق تھی تجویز کیا اور گہمے ہوئے سپاہیوں اور بیٹے ہوئے دلاوروں پر اُسکو مقدم رکھا اتنی بات کے سوا کہ وہ بادشاہ کا داماد تھا کوئی لیاقت افسری اور قابلیت سرداری کی نہ رکھتا تھا *

التھ مارتونیس بری فوج لیکر تھریس پر گذرا اور وہاں سے مقدونیہ کو پہنچا چنانچہ تمام شہر اُسکے مطیع ہوئے اور کسیکو مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی مگر جب کہ بیڑہ اُسکا کوہ آتھوس سے جسکو کیوسینتو کہتے ہیں مقدونیہ کے کناروں کے متصل پہنچا تو ایسا بڑا طوفان آیا کہ تین سو جہاز جنمیں بیس ہزار آدمی تھمیںا ہونکے سمندر میں ایسے دُوب گئے کہ کہیں اُنکا تھل بیڑہ نہ لگا علاوہ اُسکے باقی فوج نے یہہ صدمہ اُٹھایا کہ جہاں مارتونیس نے چھارنی ڈالی تھی وہ مکان غیر محفوظ تھا چنانچہ تھریس والے سوتے لوگوں پر آ بڑے اور ایسا چھاپا مارا کہ بہت سے لوگ قتل ہو گئے یہاں تک کہ مارتونیس کو بھی ایک دو زخم چکھائے آخر کار یہہ زخم نصیب مجبور ہو کر ایشیا کو واپس آیا اور اِسلئے کہ بھروسہ میں سعی مشکور نہوئی تو نہایت غمناک اور بغایت متردد تھا بعد اُسکے جب نقصان ہو چکا تو بادشاہ نے یہہ سمجھکر کہ مارتونیس کی نا تجربہ کاری سے یہہ

فوج تباہ ہوئی اُسکو طلب فرمایا اور بجائے اُسکے داتس میدیا والے اور آرٹورنیز خاکم سارڈس کے بھتیجے آرٹورنیز کو مقرر کیا بادشاہ کو اس بات کی بڑی لاگ تھی کہ یونان پر تمام فوج کی چڑھائی ہو اور ایتھنز اور ایوٹریا سے سارڈس کا بدلا لیا جاوے *

ایتھنز کی سلطنت اور سردار میلٹائیڈیز اور

تھمستک لیز اور ارستائیڈیز کا بیان

اس لڑائی کے بیان سے پہلے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ایتھنز والوں کی وہ حالت جو اُن دنوں موجود تھی اور ایرانیوں کا مقام مارتھن میں پہلا صدمہ اُٹھانا اور بڑے بڑے مشہور آدمیوں کا شریک ہونا بیان کریں خلاصہ یہہ کہ ایتھنز والے چونتیس برس تک پزس تریٹس اور اُس کے بیٹوں کے تحت حکومت رہے اور طرح طرح کے ستم اُٹھایا کیئے مگر جب وہ قید ستم سے آزاد ہوئے تو آزادی کے فائدے ہم پہنچائے اور اُن فائدوں کو ترقی روز افزوں بخشی یہاں تک کہ شہر لیسیدیمن جو اُن دنوں یونان کا مالک تھا اور ایتھنز کے چھوڑنے میں ممد و معان رہا تھا ایتھنز والوں کو خوش و خورم دیکھکر رشک لے گیا اور اپنی امداد و اعانت پر جو ایتھنز کے عیش و آرام کا فی الحصلہ باعث ہوئی سخت افسوس کیا بلکہ اُنکی تباہی کے لیئے پزس تریٹس کے بیٹے ہیپیس کو دو بارہ قائم کرنا چاہا مگر ندامت کے سول کچھ ہاتھ نہ آیا اور بدباطنی کے سول کچھ ظاہر نہوا علاوہ اُسکے یہہ بھی بڑا رنج تھا کہ ایتھنز والے اِنے قوی ہو گئے کہ اپنی آزادی کی روک تھام میں کسی کے محتاج اور اسپارٹا تک کسی سے مغلوب نہیں بعد اُسکے ہیپیس نے ایرانیوں کا دامن پکڑا اور آرٹورنیز حاکم سارڈس کا مصاحب ہوا چنانچہ اُسنے جیسا کہ مذکور ہوا ایتھنز والوں سے کہلا بھیجا کہ اگر تم لوگ ہیپیس کو حاکم نہ کرو گے تو ایرانیوں کے دھارے ہونگے مگر یہہ تدبیر بھی بن نہ پڑی اور دھی کھوئے کرم آگے آئے آخر کار ہیپیس تھک کر بیٹھا اور وقت کا منتظر رہا چنانچہ اس موقع پر اُن ایرانی انسروں کا رہنما ہوا جنکو بادشاہ نے بجائے مارتورنیٹس کے مقرر کیا تھا *

ایتھنز کا مختصر حال یہہ ہی کہ اُس نے آزاد ہونیکے بعد وہ بات پیدا کی کہ نئی طرح کے عزم اور ارادے پیدا ہوئے اور وہ صورت جو ظالموں کے زمانہ میں تھی رفتہ رفتہ بالکل پلٹ گئی اور اچھے اچھے گہرو اور پہلے پہلے مائی کے پوت نام اور ہوئے چنانچہ اسی لڑائی میں جو ایرانیوں سے ہوئی میلٹائیڈیز نامدار نے بڑا نام روشن کیا حال اُسکا یہہ ہی کہ یہہ جوان سائمن نامی ایک مشہور ایتھنز والے کا بیٹا تھا اور اُسکی سوتیلی ماں کا ایک بھائی تھا کہ اُسکو بھی میلٹائیڈیز کے نام سے پکارتے تھے اور وہ جزیرہ ایجینا میں جو بحیرہ یونان میں ہی بڑا عالی خاندان تھا مگر تھوڑے عرصہ سے بنظر اُسکے کہ ایتھنز والوں میں شمار کیا جاوے ایتھنز کی سکونت اختیار کی تھی علاوہ اُسکے پڑس تریٹس کے عہد میں بھی معزز و ممتاز رہا اور اِسلئے کہ حکومت شخصیت کا متحمل نہ تھا تو کمال رضاء و رغبت سے کرسانیسس واقع تھریس میں ایک بستی کے ساتھ جاکر جو وہاں بھیجی گئی تھی آباد ہونے کی درخواست قبول کی اُس ملک کے باشندوں نے جو دولانسے کے نام سے مشہور تھی اُسکو اپنا بادشاہ بنایا آخر الامر وہ لاولد مر گیا بعد اُسکے سٹیساکورس سکا بھیجیا اُسکا یعنی اُسکے بھائی سائمن کا بڑا بیٹا تخت نشین ہوا اور اُس نے بھی کوئی نام و نشان نہ چھوڑا پڑس تریٹس کے بیٹوں نے جو اُن دنوں ایتھنز کے حاکم تھے اسی میلٹائیڈیز سٹیساکورس کے بھائی کو اُسکی جگہ مقرر کر کے روانہ کیا چنانچہ اُس نے اُسیوقت پہنچکر اپنی حکومت قائم کی بعد اُسکے جب دارا نے ستھیا والوں پر چڑھائی کی تھی تو بھی بہادر چند جہاز لیکر دریائے دین یوب تک بادشاہ کے ہمراہ رکاب گیا تھا اور اسی دلاور نے آئیونیہ والوں کو یہہ صلاح دی تھی کہ دریائے دین یوب کا پل توڑ کر بلا انتظار بادشاہ کے اپنے گھر کو واپس چلے جاویں اور جن دنوں کہ یہہ میلٹائیڈیز کرسانیسس میں مقیم تھا تو † مسماۃ شجسی پیل اولورس بادشاہ تھریس کی بیٹی سے شادی کی اور اُسکے پیت سے وہ سائمن پیدا ہوا جو ایتھنز کے افسروں میں بڑا مشہور افسر جسکا تذکرہ آگے آتا ہے قرار دیا گیا *

† بعد وفات ملٹائیڈیز کے اس عہد نے دوسرا خاوند کیا جس سے ایک بیٹا پیدا

ہوا اور اُسکا نام اُسکے نانا کے نام پر اولورس رکھا گیا تھیوستیڈیز مورخ اسی اورس کا

بیٹا تھا *

غرضکہ عرصہ تک کورسائیسیس میں رہا مگر بعد اُسکے بعض وجوہ سے کورسائیسیس کی حکومت چھوڑ چھار کر مال و اسباب جہازوں پر لادا اور ایتھنز کو روانہ ہوا اور دوبارہ آباد ہو کر بڑی شہرت حاصل کی اُسی زمانہ میں ارستائیڈیز اور تھمستک لیز اور تھمستک لیز نامی گرامی جوانوں نے جو خود ایتھنز کے رہنے والے اور میلٹائیڈیز سے چھوٹے تھے شہر و دیہات میں ایسا نام پیدا کیا تھا کہ معزز و ممتاز گئے جاتے تھے پلوتارک کہتا ہے کہ ارستائیڈیز نے کیلس تھینیز کی تقلید چاہی اور اُسکی صحبت میں بیٹھنا اُٹھنا شروع کیا اسلیئے کہ وہ اپنے عہد میں بڑا پورا آزمودہ کار اور بہت پکا آزاد منش تھا اور اُسی نے ایتھنز کی آزادی کے لیئے پزس ٹریٹس کے لوگوں کو بستی سے خارج کیا اور اُسکے بیٹے دستور قدیم تھا کہ نوجوان لڑکے جنکو بڑے بڑے عہدوں کی جستجو ہوتی تھی تو وہ اُن آزمودہ کاروں کی صحبت اختیار کرتے تھے کہ اُنہوں نے اُن عہدوں میں کمال حاصل کیا و تدبیر سے بڑا اعزاز و امتیاز حاصل کیا تھا چنانچہ وہ لوگ اپنے تنہا کے قاعدہ اور اپنے کاموں کے دستور العمل اور اپنی حکومت کے رنگ و ہنگ نہایت شوشیاری اور کمال سلیقہ شعاری سے بناتے تھے واضح ہو کہ یہہ رسم نہایت عمدہ ہے اور ہم بھی رواج اُسکا چاہتے ہیں پلوتارک کہتا ہے کہ ارستائیڈیز نے کیلس تھینیز کی صحبت اختیار کی اور سائمن نے ارستائیڈیز کا اتباع شروع کیا اور یہی مورخ اور نکا حال بھی بیان کرتا ہے چنانچہ منجملہ اُنکے پولیٹیٹس نے جسکا بہت پہلے مذکور ہوا فیلوپمن نامی مشہور آدمی کا عین شباب میں تلمذ و اقتدا کیا *

اگرچہ تھمستک لیز اور ارستائیڈیز کے مزاجوں میں فی الجملہ اختلاف تھا مگر سلطنت جمہوری میں بڑی بڑی خدمتگاریاں کیں لیکن فرق اتنا تھا کہ تھمستک لیز کو سلطنت جمہوری سے بہت لگاؤ تھا چنانچہ وہ امر جو دوستی کو ترقی بخشنے اور رعایا اُسکو پسند کرے فرو گذاشت نہوتا تھا یہانتک کہ صغیر و کبیر سے بڑے خلق و صحبت کے ساتھ پیش آنا اور شہر والوں کی خدمتگاری کے لیئے جنکو نام بنام جانتا تھا رات دن آمادہ رہتا تھا مگر احسانوں میں جا بیجا کی احتیاط نہتھی چنانچہ کسی نے اُس سے یہہ بات کہی کہ اگر آپ سارے شہر والوں سے برابر پیش آویں اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں تو حضور بہت اچھے حاکم ہیں اُسے

جواب دیا کہ خدا نکرے کہ میں حکومت کی مسند پر بیٹھوں اور غمروں کی نسبت اپنے دوستوں کی مراعات نکروں بعد اُسکے ایک شخص ایتھنز میں کلیان نامی پیش ہوا اگرچہ اُسکا دھنگ نرالا تھا مگر ایسا تھا کہ اُسے کوئی الزام نہ لگے یعنی جب کہ وہ کام سرکاری پر متعین ہوا تو اُسے سارے دوستوں کو اکٹھا کر کے یہہ صاف صاف کہہ دیا کہ آج سے ملنا جلنا ترک کیا اور یاروں میں بیٹھنا اُٹھنا چھوڑ دیا شاید تمہاری دوستی اداے خدمت کی مانع ہو اور بے انصافی ظہور میں آوے مگر یہہ حرکت اُسکی اُسکے دوستوں کے نقصان دیانت اور شہرت کی باعث تھی چنانچہ پلوتارک نے سچ کہا کہ اُسکو ترک ملاقات مناسب نہ تھی بلکہ اپنی خواہشوں کی روک تھام واجب تھی اور یہہ ارسٹائیڈیز ہی کا کمال تھا کہ اُسے لائیکرگس کی طرح جسکا وہ مداح تھا سلامت روی اختیار کی اور بیچ بیچ کی راہ چلا یعنی مراعات خدمت اور حفظ ملاقات کو ہاتھ سے ندیا یہانتک کہ جب رعایت ملاقات سے انصاف ہاتھ سے جاتا تو رعایت کو خلاف عدالت سمجھ کر حفظ رعایت چھوڑتا مگر جہانتک انصاف کے موافق ملاقات کی رعایت متدور و ممکن ہوتی وہانتک دریغ نہ کرتا اور کسی سے کسی دوست کی سفارش اسلیئے نہ کرتا کہ جیسے آج ہم نے سفارش کی اگر کل وہ کسی کی سفارش کرے تو کام ناکام اُسکے موافق کرنا پڑیگا اُسکا قول یہہ تھا کہ جو لوگ شریف و متدین ہیں اُنکو اپنی سعی اور قدرت کا سواے ایسے موقعوں کے جنہیں دیانت اور انصاف سے کام کرنا ضروری ہو ہر جگہ نہ خود استعمال کرنا چاہیئے نہ اور ورنسے کرنا لازم ہے *

جب کہ یہہ دونوں آدمی یعنی ارسٹائیڈیز اور تھمستک لیز آپس میں مختلف المزاج اور مخالف الاصول تھے تو اُنکے عہد حکومت میں اختلاف کا ہونا کوئی امر عجیب نہیں منجملہ اُنکے تھمستک لیز بڑا بہادر اور نہایت مدبر تھا اور رات دن اسکو ارسٹائیڈیز کے مقابلہ کی تک و دو دھتی تھی اور یہہ امر خوب سمجھ رہا تھا کہ ارسٹائیڈیز بڑا مخالف ہی میری تدبیروں کو پیش نہ جانے دیگا مختصر یہہ کہ آپس میں اتنے مخالف تھے کہ اگر کوئی بات رفاہ عام کے لیئے ہوتی تو اُس میں بھی اس خیال سے رخنہ اندازی کیجاتی کہ رعایا کی نظر میں کسیکو اتنا قدرو و قار نہو کہ سلطنت جمہوری کو وہ مضر پڑے چنانچہ ایکن تھمستک لیز نے ایسی ایک بات پیش

کی جو واقع میں حکومت کے واسطے نہایت مفید تھی مگر جب طرف مقابل کے جوروں نے اُسکو چلنے ندیا تو وہ بیساختہ چلا اڑتا اور پکار کر یہہ کہا کہ جب تک ہم دونوں بارے تھرم میں نہ گرائے جاوینگے تب تک ایتھنز کو اُسودگی نصیب نہوگی اور یہہ باری تھرم ایک غار تھا کہ اُس میں وہ معجزہ ڈالے جاتے تھے جو واجب التل ہوتے تھے مگر باوصف اس کمال مخالفت کے جب کوئی امر ایسا پیش ہوتا کہ وہ مطالب عوام سے تعلق رکھتا ہو تو باب مخالفت مسدود ہوتا چنانچہ جب کہیں چوٹائی کرتے یا غنیمت کو نالتے تو شہر سے نکلتے ہی صفائیاں ہو جاتیں اور بعد اُسکے اگر مناسب سمجھتے تو وہی خصوصیتیں قائم کرتے *

منجملہ اُنکے تھمستک لیز بڑا بلند نظر اور نہایت شوکت پسند تھا اور یہی اثار صغیر سنے میں اُسکے چہرے مہرے سے واضح ہوتے تھے اور دوسرے کی بلند ہمتے سنکر ویساعی شو جانا چاہتا تھا چنانچہ جب کبھی میلٹائیڈیز کے حسن تدبیر اور زور و شجاعت کے تذکرے ہوتے جو اُس دلاور دانشمند سے مارتھن کی لڑائی میں ظاہر ہوئے تھے تو اُسکے چہرہ پر اوداسی برسنے لگتی بلکہ رات بھر بیچیں رہتا اور کڑوئیں بدلتے گذرجاتی یہاں تک کہ یہہ حال ہوا کہ خلاف دستور سابق کے دعوتوں اور مجلسوں میں آنا جانا موقوف کیا بعد اُسکے جب اُسکے ملنے چلنے والے خلاف عادت کی وجہہ دریافت کرتے تو وہ صاف یہی کہتا کہ میلٹائیڈیز کی فتح و غنیمت کے چرچے اور زور و شجاعت کے شہرے سونے نہیں دیتے حاصل یہہ کہ یہہ ولولے بلند نظری کے باعث تھی اور زور جوانی اُسپر طرا تھا آخر کار سپہگري کا شوق دامنگیر ہوا اور رفتہ رفتہ شوق فنا جی میں سما گیا کہ جی توڑ کر ہتیاروں پر توت پڑا *

ارستائیڈیز کا یہہ حال تھا کہ رفاہ عام پر اُسکے استدر توجہ تھی کہ عشق اُسکا رگ و ریشہ میں پیٹھا تھا اور ہر کام میں اُسکو یہی خیال پیش نظر تھا علاوہ اُسکے بڑی صفت تعریف کے قابل یہہ تھی کہ وہ حادثے جو ناگاہ واقع ہوتے ہیں اور صاحب حکومتوں کو مضطرب کر دیتے ہیں اس کوہ و قار کو ہلا جلا نسکتے تھے اور وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ وہ کسی قسم کی عزت اور کسی نوع کی کامیابی سے خوش نہوتا تھا اور کسی طرح کی ذلت اور کسی رقم کی مایوسی سے ناخوش نہوتا تھا غرض کہ کسی حالت میں

اُسکے مزاج کو تغیر سے واسطہ نہ تھا اور یہہ سمجھتا تھا کہ آدمی کو اپنے ملک کی خیر خواہی میں اتنا مصروف ہونا چاہیئے اور ایسی بے پروائی سے کام کرنا مناسب ہی کہ شان و شوکت کا لحاظ اور مال و دولت کی پروا نہ ہو چنانچہ اُسکی خیر خواہی اور ہوشیاری اور اُسکے ارادوں کی خوبی اور نکوئی ایکدن واضح ہوئی کہ کسی تماشے میں † اسکیلوس کی نقل بنائی ہوئی نقل کیجاتی تھی چنانچہ جب نکال نے ‡ ایمفیرس کی خصلتیں بیان کیں اور یہہ شعر پڑھا جسکا خلاصہ مضمون یہہ تھا

قطعہ

اُسکی یہہ خواہش انتہی شوگرز کہ میں * یوں ہی ناحق شہرہ آفاق ہوں بلکہ یہہ دھن تھی کہ میں واقع میں آج * صدق میں یکتا صفا میں طاق ہوں تو تمام حاضرین محفل نے ارسٹائیڈیز کو مصداق اس قطعہ کا ٹھہرایا *

علاوہ اسکے ایک یہہ بات بھی اس نامدار کی نسبت شہرہ آفاق ہی کہ جب کل گورنمنٹ کے خزانے اُسکو سپرد ہوئے تو اُسنے پہلے اہلکاروں کے اور خصوص تھمسٹکلیرز کے تغلب چھانٹنے شروع کیئے اگرچہ تھمسٹکلیرز بڑا لائق و ہوشیار تھا مگر اس معاملہ میں پاک صاف نہ تھا بعد اُسکے جب ارسٹائیڈیز کا حساب ہوا تو تھمسٹکلیرز نے ما و شما کو متفق کر کے تغلب

† یہہ شخص الیوسس واقع ماک اٹیکا میں ۵۲۵ برس پیشتر حضرت مسیح کے پیدا ہوا تھا یہہ تربیدی قسم کی شاعری کا بڑا کامل اُستاد تھا یہہ وہ قسم شعروں کی ہی جنکو سانگ تماشوں میں گاتے تھے جیسے اب ہندوستان میں چربولے ہولی کے سانگ تماشوں میں گائے جاتے ہیں *

‡ اس شخص کا حال قصہ کہانیوں میں شاعرانہ مبالغہ کے ساتھ بہت مذکور ہی مشہور ہے کہ ارکاس میں بشرکت ایڈرسٹس کے ایک عرصہ تک بادشاہ تھا چنانچہ ایڈرسٹس نے اپنی بیٹی ایریفائل سے اسکی شادی کر دی تھی اور باہم یہہ عہد و اقرار تھا کہ جس امر میں ہمارے اہمیں اختلاف ہو اُسکا تصفیہ جو کچھ ایریفائل کر دے اُس پر رضامند ہو جایا کریں چنانچہ تھیبس کی مہم پر جانے میں انکے آپس میں اختلاف ہوا تو ایریفائل کے تصفیہ پر ایمفیرس اُس مہم پر گیا مشہور ہے کہ یہہ بڑا بہادر تھا مگر اُس مہم میں کامیاب نہ ہوا اور وھانسے بھاگا اور ہریکلیمنیس نے اُسکا تعاقب کیا اور دریائے اسمینیئس کے قریب زمین شق ہو گئی اور یہہ اُسمیں سما گیا مگر زیئس دیوتا نے اُسکو حیات جاودانی بخشی اور اُسی وقت سے اسکی پرستش بطور نصف دیوتا یعنی بڑے بہادر کے ہونے لگی پہلے مقام اردوپس والوں نے اسکی پوجا شروع کی اور رفتہ رفتہ تمام یونان میں ہو گئی *

کی تہمت لگائی چنانچہ عوام رعایا نے اُسکو معجزہ سمجھ کر اُسپر جرمانہ کیا مگر شہر کے رئیسوں اور منجملہ عوام الناس کے اُن لوگوں نے جو معقول و مستثنیٰ تھے وہ دھبا دھو ڈالا یعنی اُسپر جو جرم کا فتویٰ دیا گیا تھا منسوخ کرایا اور جرمانہ بھی معاف کرا کے دوسرے سال اُسی عہدہ کے لیے اُسی برگزیدہ روزگار کو منتخب کیا چنانچہ وہ دوبارہ مشرف ہوا مگر پہلی حرکتوں سے باز رہا بلکہ اپنے کیئے پر قاسف کیا اور سابق کی نسبت اچھے برتاؤ برتے نہ گورنمنٹ کے لٹیروں کی لاگ ڈانٹ کی اور نہ کسیکو برا بھلا کہا اور نہ کسیکو حساب میں سخت پکڑا چنانچہ وہ لوگ تغلب کی بدولت دولت مند ہو گئے اور ارسٹائیڈیز کی استقدر تعریف کی کہ اُسکو چرخ پر چڑھا دیا اور یہہ موقع ایسا تھا کہ اگر ارسٹائیڈیز دولت مند ہونا چاہتا تو کھلی کھلی رشوتیں لیتا اور یہی لوگ جو اُسکے ماتحت اور خاں و مرتشی تھے اُسکا عیب چھپاتے *

بعد اُسکے جب سال پورا ہوا تو انہیں اہلکاروں نے لوگوں سے مل جل کر چاہا کہ تیسرے سال بھی ارسٹائیڈیز ہی مقرر کیا جاوے چنانچہ جب وقت انتخاب آیا اور لوگوں نے اُسکو منتخب کرنا چاہا تو وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور بہت جھنجلا کر یہہ صاف صاف کہا کہ صاحبو تمہارے خزانہ کا انتظام کمال خیر خواہی اور ہوشیاری سے جیسے کہ اچھے امین و متدین کرتے ہیں جب میں نے کیا تو تم لوگ بدسلوکی سے پیش آئے اور مجھکو نہایت رنج پہنچایا اور اب کہ میں نے سارے خزانہ لٹیروں کے حوالہ کیئے تو تمہارے نزدیک آج میری برابر کوئی آدمی نہیں اور تمام شہر والوں میں سے عمدہ آدمی تعریف کے قابل فقط میں ہی ہوں اب خاکسار میں ضبط کی طاقت نہیں آخر صاف صاف کہتا ہوں کہ مجھکو آج کے دن کہ تم سب صاحب میرے نہایت مداح اور بغایت ثنا خواں ہو نسبت اُس روز کی کہ جب سارے چھوٹے بڑے میری مذمت اور حقارت کرتے تھے بڑی ندامت اور کمال خجالت ہی اور بڑے رنج کی بات ہی کہ جب بجائے حفاظت بیت المال کے خائینوں سے التفات اور خیانت سے انعام کیا جاوے تو بڑی قدر و منزلت اور بڑا اعتبار و اعزاز ہووے غرض کہ جب ارسٹائیڈیز نے ایسے ایسے فقرے سنائے تو جسقدر خاں تھے وہ پسینے پسینے ہو گئے اور جتنے پہلے آدمی تھے اُسکے ثنا خواں ہوئے اور اُسکی بڑی قدر

و منزلت کی حاصل کلام یہہ کہ یہہ صفتیں ان دونوں ایتھنز والوں کی تھیں جو اپنی لیاقتیں گورنمنٹ کی خدمتگداری میں دکھا رہے تھے اور یہہ وہ زمانہ تھا کہ اُن دنوں دارا نے یونان پر لشکر کشی کی تھی *

یونان کو دارا کا قاصد روانہ کرنا اور اُنسی

اطلاعت چاہنا

دارا نے لشکر کشی سے پہلے یہہ مناسب تصور کیا کہ یونان والوں کو اپنے ارادے سے آگاہ کرنا اور اُن لوگوں کے ارادوں پر مطلع ہونا واجب و لازم ہی چنانچہ اُس نے تمام بلاد یونان کو ایلچی روانہ کیئے اور حسب دستور مقررہ ایرانیان مٹی پانی طلب کیا ایلچیوں کے پہنچتے ہی بہت سے یونانیوں نے اطاعت قبول کی اور زور سلطنت سے ڈر گئے منجملہ اُنکے ایجینیہ والے بھی جو ایک چھوٹا سا جزیرہ اوپر کی جانب ایتھنز کے مقابل تھا مطیع ہو گئے یہہ حرکت ایجینیہ والوں کی نمکھرامی پر معمول ہوئی چنانچہ ایتھنز والوں نے اسپارٹا والوں کو اُنکی نمکھرامی سے اطلاع دی اور اُنھوں نے اپنے بادشاہ کلیومینیز کو اُن لوگوں کی گرفتاری کے لیئے جو اِس امر قبیح کے مرتکب ہوئے تھے روانگیختہ کیا چنانچہ اُس نے لاؤ لشکر سمیت کوچ کیا مگر ایجینیہ والوں نے اُن لوگوں کو نہ دیا اور یہہ حیلہ پیش کیا کہ کلیومینیز تن تنہا اپنے شریک بدوں آیا ہی اور اُن دنوں شریک اُسکا دیماریتس نامی ایک شخص تھا اور اُسی نے ایجینیہ والوں کو یہہ حیلہ بتایا تھا غرض کہ کلیومینیز اسپارٹا کو واپس آیا اور دیماریتس سے عیوض لینے کا ارادہ کیا اور اِس بہانہ سے کہ وہ خاندان شاہی سے نہیں اُسکو تخت سے اُتارنا چاہا آخر کار دلفاس کی پوجارن کی مدد سے جسکو اُس نے اپنے مطلب کے موافق جواب دینے میں جھوٹ بولنے کا مرتکب کیا تھا اُسکو تخت پر سے اُتارا دیماریتس کو یہہ زیادتی گوارا نہ ہوئی چنانچہ وہ دارا کی خدمت میں گیا دارا نہایت تواضع تعظیم سے پیش آیا اور اُسکا عمدہ مشاہدہ مقرر کیا بعد اُسکے لیوٹی چائی دیز دیماریتس کی جگہ حاکم ہوا اور اپنے شوک کلیومینیز کے ساتھ ایجینیہ میں داخل ہوا اور بڑے بڑے دس رئیسوں کو جنکے ایتھنز والے جانی دشمن تھے گرفتار کر کے ایتھنز والوں کے حوالہ کیا بعد اُسکے تھورا عرصہ گذرا تھا کہ کلیومینیز مر گیا اور وہ فریب جو دلفاس

میں اُس نے کیا تھا بخوبی واضح ہوا اور بمجہد کھل جانے اُس فریب کے اسپارٹا والوں نے ایتھنز والوں سے اسیران ایجینیہ کی رہائی چاہی مگر انہوں نے صاف جواب دیا *

القصہ ایوانی ایلچی اسپارٹا اور ایتھنز میں آئے مگر اُنکی آؤ بہمت جیسی اور شہروں میں ہوئی ویسی نہوئی بلکہ ایک کو کنوے میں اور دوسرے کو کھائی میں گرا دیا اور ہنسکر یہہ کہا کہ کنوے سے پانی اور کھائی سے مٹی لیجاؤ واضح ہو کہ یہہ حرکت ناشایستہ اگر صرف ایتھنز والوں سے سرزد ہوئی ہوتی تو مورخ کو اننی حیوانی نہوتی اِسلئے کہ جہاں عام پسند سلطنت ہوتی ہی وہاں ایسے ہی ہو ہونگ ہوتے ہیں کسیکی عذر و معذرت سنی نہیں جاتی نفسانی جذبوں کے موافق کام ہوا کرتے ہیں مگر اسپارٹا والونکی رزانت و متانت سے یہہ امر بہت بعید تھا غایت یہہ تھی کہ جو امر اُن سے مطلوب تھا اُسکی منظوری نامنظوری میں مختار تھے اُسکو منظور نہکرنا تھا سرکاری افسروں سے بڑی طرح پیش آنا ممالک مختلفہ کے قانونوں کو شکست کرنا سمجھنا چاہیئی مگر حسب قول مورخوں کے اگر وہ راست اور درست تھے تو اسپارٹا والوں نے اُس جرم عظیم کی سزا پائی یعنی ترائی کے بادشاہ اگاممن کے ایلچی ٹال تھیبیس نامی کی جو نہایت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور جسقدر دیوتوں کی خدمت گذاری میں مصروف رہتے تھے اُسقدر اُسکی آؤ بہمت میں سرگرم رہتے تھے یہاں تک کہ اُسکے لیئے ایک مندر بنایا تھا اُس نے انہیں دکھائیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کیا اور ایرانی ایلچیوں کا اچھی طرح انتقام لیا لیسیدیمن والوں نے نلافی چاہی اور بہت سوچ بچار کو یہہ راہ نکالی کہ اونے لیئے بڑے بڑے لوگوں کو بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا چنانچہ وہ لوگ آئے اور کمال خوشی سے یہہ اظہار کیا کہ ہم لوگ اپنے ملک والوں کی طرف سے قربانی کی مانند حاضر ہیں اور قبول کے منتظر ہیں چنانچہ وہ لوگ † زکسیز کو تفویض ہوئے مگر اُس نے یہہ ادمیت برتی کہ اُنکو ضرر نہ پہنچایا اور صحیح سلامت واپس بھیج دیا ہاں ٹال تھیبیس نے ایتھنز میں یہہ کام کیا کہ میلٹائیڈیز کے خاندان سے انتقام لیا اور ایرانی

ایلچپونکا دن دکھایا چنانچہ بذریعہ اُسکے جو کچھ اُنہوں نے اُن ایلچپوں کے ساتھ کیا تھا وہ پورا پورا بھریا *

میلٹائیڈیز کا ایرانیوں کو شکست فاحش دینا

جبکہ ایلچپوں کا واقعہ گوش گذار ملازمان سلطانی ہوا اور خیوخواہان دولت کی طرف سے حجت پوری ہوئی تو سرکارِ دولتمدار داراے کشرستان سے بنام دیتس اور آرتغرینیز کے جو مارتونیس کے قائم مقام ہوئی تھ یہ حکم واجب الادعاں صادر ہوا کہ ایرٹریا اور ایتھنز کے تاخت و تاراج اور بتکانوں کی پہونک پہانک اور باشندوں کی پکڑ جکڑ واجب و لازم سمجھنی چاہیئی اور تمام اسیروں پنچہ بلا بہزار ذلت و خواری گریاں و نالاں افتاں و خیزاں در دولت پر حاضر کیئے جاویں چنانچہ اُن دونوں افسروں نے حسب الارشاد بادشاہ جمعاہ کے سیکڑوں طوق اور ہزاروں زنجیریں ہمراہ اپنے لیں اور پانسو چہ سو جہازوں کا بیڑہ بناکر پانچ لاکھ چنے چنے دلار اور چھتے چھتے بہادر سوار کیئے اور زور و شجاعت کے سہارے اور بخت و دولت کے بھروسے پر روانہ ہوئے چنانچہ جزائر بحر ایجیئن پر قبض و تصرف کر کے جو اُنکے قبضہ میں کمال اسانی سے آئے تھ ایرٹریا کی طرف کہ وہ جزیرہ آئینونہ میں ایک بستی تھی نہایت زور شور اور کمال دھوم دھام سے متوجہ ہوئے اور اُس بستی کا محاصرہ کیا سات دن تک محتصرہ رہا مگر بعد اُسکے نصیبوں نے یاروی کی کہ بعض بعض رئیس پیوستہ ہو گئے اور بذریعہ اُن کے وہ بستی بھی ملازمان دولت کے قبضہ میں آگئی اور اسیروں یا بزنجیر ملاحظہ کے لیئے در دولب پر بھیجے گئے مگر بادشاہ نے کرم گستری کو کام فرمایا کہ برخلاف اُنکی سوچ سمجھ کے کمال مہربانی سے پیش آیا اور ایک بڑا گائو جو سوسہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر تھا اُنکو آبادی کے لیئے عنایت کیا چنانچہ چہ سو برس کے پیچھے اُنکی تہوڑی سی اولاد کو اُسی مقام پر اپالونیس تائیڈس نے پایا تھا *

قصہ جب ایرٹریا فتح ہوا تو ایرانیوں کے دل بڑھ اور بڑھتی دولتوں کی کمک سے اٹیکا کی طرف روانہ ہوئی ہیپیس اُنکو مارتھن کی جانب لیگیا جو سمندر کی سمت پر واقع ہے اور اس نظر سے کہ ایرٹریا والے ہماری قہر و غضب سے محفوظ نہ رہے ایتھنز والوں کو باہن امید آگاہ کیا کہ واردات

ایرتویا سے مطلع ہو کر ہماری اطاعت قبول کریں اور جان و مال سے حاضر ہوں چنانچہ ایتھنز والے مطلع ہوئے اور لیسیتیمین والوں سے کمک چاہی اسپارٹا والوں نے مدد دینے میں تامل نہ کیا مگر مدد بھیجنے میں اسلیئے دیر ہوئی کہ وہاں یہہ بلا پہیلی ہوئی تھی کہ جب تک چاند پورا نہ ہوتا تب تک کوچ نہونے پاتا تھا اور فوج بادشاہی کا یہہ دباؤ پڑا تھا کہ اسپارٹا والوں کے سوا تمام ملنے والے باستثناء پلاقیہ والوں کے کہ انہوں نے صرف ہزار سپاہیوں کی کمک دی تھی صاف آنکھ چورا گئے اور کمک کے نام پر نہ کہڑے ہوئی آخر کار ایسے وقت میں ایتھنز والوں کو یہہ ضرورت پیش آئی کہ غلاموں کو ہتھیار دینے پڑے جو کبھی ہتھیار بند نہوئے تھے *

وہ ایرانی فوج جو قاتس کے تحت حکومت تھی ایک لاکھ بیادے اور دس ہزار سوار تھے باقی ایتھنز والوں کی یہہ کائنات تھی کہ کل دس ہزار سپاہی تھے اور ان دس ہزار سپاہیوں پر دس افسر اور اُن دسوں پر میلٹائیڈیز افسر کلان تھا اور افسر کے یہہ رنگ ڈھنگ تھے کہ ہر روز ایک افسر تمام فوج کی افسری کرتا تھا آخر ان افسروں میں یہہ بحث ہوئی کہ میدان میں چلکر دشمن سے مقابلہ کرنا عین مصلحت ہے یا شہر میں امن چہن سے بیٹھ رہنا اور یہیں اُس سے بمقابلہ پیش آنا قرین صواب ہے چنانچہ اکثروں کے نزدیک شق ثانی مناسب متصور ہوئی اور بتحسب ظاہر بھی یہی مناسب معلوم ہوتی تھی اسلیئے کہ تھوڑے سے آدمی ایسی بڑی فوج کے مقابلہ میں معذور مجبور تھے مگر میلٹائیڈیز نے پہلی شق اختیار کی اور واشگاف یہہ بیان کیا کہ دشمن کو قاتلے اور فوج کے دل بڑھانے کا یہی بڑا وسیلہ ہے کہ نہایت صبر و استقلال سے دشمن قوی کا آگاہ کیا جاوے چنانچہ ارستائیڈیز نے یہہ رائے سلیم اُسکی بہت پسند کی اور چند کمان افسروں کو اپنے متفق کیا غرض کہ جب + دوت دینیکا وقت آیا تو دونوں فریق برابر نکلے میلٹائیڈیز نے کالی ماکس کی خدمت میں جو پول مارچ یعنی فوج کا افسر اور مجسٹریٹ بھی تھا اور دوت دینے میں اُن دس افسروں کی مانند استحقاق کامل رکھتا تھا کمال منت و زاری سے یہہ عرض کیا کہ ہمارا کہیوا تمہارے ہاتھ

+ ظاہر کرنی خواہش یا مرضی یا پسند یا ترجیح کو نسبت کمی امر مجبور دے دوت دینا کہتے ہیں اسکے معنی منسل ای تاریخ کے حصہ اول کے صفحہ ۵۹ میں لکھ گئے ہیں *

ہے چاہو دُوبو دو چاہو ترا دو یعنی ایتھنز کی آزادی غلامی تمہاری ووت پر موقوف ہے تمہارے علوہمت سے یہہ امید پڑتی ہے کہ تم ایک لفظ کے کہنے سے وہ نام پیدا کرو جو ایرستو جیٹن اور ہارمودیسیس نے ایتھنز کے آزاد کرنے میں حاصل کیا آپکا کچھہ خرچ نہیں ہوتا صوف زبان ہلتی ہے آپکا نام ہوگا ہمارا کام ہوگا غرض کہ میلٹائیڈیز نے ایسے ایسے فقرے سنائے کہ وہ سنتے سنتے پگھل گیا اور اُسکی راے سے اتفاق کیا حاصل یہہ کہ میدان میں لڑنا شہر گیا *

بعد اُسکے ارستائیڈیز نے یہہ خیال کیا کہ روز روز منتقل ہونا حکومت کا جیسے کہ دستور چلا آتا ہے باعث ضعف و نا ہمواری اور سبب خلاف و نزاع جو انصرام و انتظام کے مخالف ہے متصور ہوتا ہے اور یہہ راے قائم کی کہ اپنے معاملوں کو ایسی خرابی میں پڑا رکھنا قرین صواب نہیں بلکہ مقام اندیشہ اور محفل ہراس ہے آخر کار خوب جانچ تولکر ایک شخص معیں کو مالک و مختار مقرر کرنا تھرایا اور تمام شریکوں کو اپنے متفق کرنا چاہا اور اُس تجویز معقول کے عمل در آمد کے لیئے پہلے دست بردار ہونا اپنے اختیارات سے تجویز کیا چنانچہ جب اُسکی نوبت آئی تو اُسنے میلٹائیڈیز کو جو بڑا تجربہ کار اور ہوشیار تھا تمام اختیارات اپنے سپرد کیئے بعد اُسکے اور افسروں نے دیکھا دیکھی اُسکی ویساہی کیا غرض کہ خواہش نفسانی پر رفاہ عام کی محبت غالب آئی واضح ہو کہ اُس دن کی کارروائی سے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ دوسرے آدمی کو لائق و ہوشیار سمجھنا اور آپ لائق و دانا ہونا دونو مساوے ہیں بعد اُسکے بھی میلٹائیڈیز اپنی نوبت کا منتظر رہا چنانچہ جب اُسکی نوبت آئی تو اسنے مستعد کپتانوں کی مانند سعی و کوشش سے کام لیا اور یہہ چاہا کہ ہمارے مورچے ایسے مقام پر قائم ہوویں کہ اُنکے ذریعہ سے قلت فوج کی تلائی اور ضعف طاقت کا جبر نقصان عمل میں آوے چنانچہ وہ ساری فوج کو پہاڑ کی جڑ میں لیگیا تاکہ دشمن محاصرہ نہ کر سکے اور پیچھے سے بھی نہ آ سکے اور بڑے بڑے درخت عالیشان کٹوا کر فوج کے دائیں بائیں ڈلوائے کہ یمین و یسار بھی سواروں کے یورش سے محفوظ رہے غرض کہ اچھی طرح اپنی نگہبانی کی اور لڑنے کو مستعد بیٹھے اگرچہ ذاتس سپہ سالار ایران یہہ خوب جانتا تھا کہ وہ مقام اُسکے حق میں بہتر نہیں اور وہاں لڑنا مفید

نہوگا مگر کثرت فوج پر بہرہ رما کیا اور علاوہ اُسکے یہہ بھی سوچا کہ اگر اسی سوچ بچار میں اسپارٹا والونکی کمک آپہنچے گی تو دشمن قوی ہو جاویں گے کام ناکام لڑنا مناسب سمجھا مگر ایتھنز والوں نے دشمن کے حملہ کا انتظار نکیا اور حکم ہونے کے ساتھ بڑی دھوم دھام سے فوج غنیم پر جہوم جہوم پل پڑے اور بیطرح دھارا کیا ایرانیوں نے اُنکو سردادیوانہ سمجھا کہ پیادوں کا سواروں پر گرنا اور تھوڑی سی بساط پر بڑونکا مقابلہ کرنا صاف دیوانوںکی باتیں ہیں مگر یہہ غلط فہمی بہت جلد واضح ہوگئی ہرودوٹس کہتاہے کہ یونانیوں کو پہلے پہل یہی اتفاق ہوا تھا کہ وہ دوزکر دشمنوں سے لڑے اور حقیقت یہی ہے کہ دشمن پر دوزکر جانا مقام اندیشہ ہے فوج نہایت ضعیف ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ہار تھکن کے مارے کسی کام کی نہیں رہتی علاوہ اسکے جب سپاہی اپنے گروہ چھوڑ کر دوڑتا ہے تو بے انتظامی ہوتی ہے اور اودھر اُسکا دم چڑھتاہے اور اُس بڑی حالت میں جب طرف مقابل سے متہ بہتر ہوتی ہے تو اُسکو ایسی اچھے حال میں پاتا ہے کہ اُسکے حملوں کی بے تکلف برداشت کرسکے چنانچہ پوم پی نے بھی یہی خیال کرکے فارسلیا کی لڑائی میں اپنی فوج سے واشگاف کہا تھا کہ جب تک دشمن حملہ نہ کرے تب تک اپنی جگہ سے ہلنا جلنا نہ چاہیئے مگر قیصر نے پوم پی سے معارضہ کیا اور یہہ دلیل بیان کرکے اُسکو الزام دیا کہ فوج کے دوڑنے سے سپاہیوں کی چستی چابکی ہیجان میں آتی ہے اور ہزاروں آدمی جو تتربتر دوڑتے ہیں اُنکی دلاوری ایسی بڑھ جاتی ہے جیسے آندھی سے بھوکے کو ترقی ہوتی ہے ازانجا کہ مورخ کو جھگڑے چکانے سے واسطہ علاقہ نہیں اسلیئے اس اختلاف کا تصفیہ دانشمند لوگونکی راے پر چھوڑ کر اپنا مطلب بیان کرتا ہوں *

حاصل یہہ کہ بڑی لڑائی ہوئی اور لہوکے نالے کے نالے بھی ملنا پڑیں نے فوج کے میمنہ میسرہ کو قلب کے نسبت بہت مستحکم کیا تھا اور وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ کل دس ہزار آدمیوں کی کائنات تھی اور بڑی پہیلی ہوئی فوج کا مقابلہ تھا بہت سے زیادہ سپاہیوں سے قلب کی تقویت ممکن نہ تھی چنانچہ اُسنے بہت سوچ سمجھکر یہہ قرار دیا کہ فتح کی صورت اسطرح کے سوا ممکن نہیں کہ اپنی سپاہ کے دونوں بازو قوی کریں اور

اُنکے زور و قوت سے فوج غنیم کے دونوں بازو توڑ دیں اور اسٹیں کوئی شک شبہ نہیں کہ جب دونو بازو فوج غنیم کے توڑ کر قلب پر گرینگے تو قلب کا ٹوٹنا بہت آسان ہوگا اور یاروں کو بڑی فتح ہاتھ آویگی اور یہی نقشہ تھا کہ † ہینبیل نے کینی کی لڑائی میں اُسکی نکل کی اور اُسی کینڈے پر کام کیا اور حسب المراد کامیاب ہوا اور حقیقت میں یہہ نقشہ ایسا ہی ہے کہ ہمیشہ فتح کی صورت دکھاتا ہی ایرانیوں نے کمال سعی و کوشش سے فوج یونان کے قلب پر حملہ کیا یقلم ثوت کر گرے چنانچہ ارسٹائیڈیز اور تھمستکلیز دونو افسر جو اُسوقت حاضر قلب تھے دیر تک لڑتے بھڑتے اور روک تھام میں جان لڑاتے رہے مگر لاچار ہو کر پس پا ہوئے اور قریب تھا کہ قلب فوج ثوت جاوے اور زور و کثرت ایرانیوں سے اچھے اچھے دل چلے شکستہ دل ہو جاویں کہ عین وقت پر دلاوران یعمین و یسار جنہوں نے فوج غنیم کے بازو نکو توڑا تھا آپہنچے اور آتے ہی غنیمونکو شکست دی اور تتربتہ کر دیا یہاں تک کہ دشمن بھاگتے نظر آئے اور ایسا رعب چھا گیا کہ خیموں میں اپنا بچاؤ نہسمجھا بلکہ جہازوں کی طرف گرتے پڑتے بھاگے ایتھنز والوں نے اُنکا تعاقب کیا چنانچہ بہت سی کشتیاں جلا دیں اسی موقع پر مسمی سنی گرس اسکینس شاعر کا بھائی بھگوروں کے تعاقب میں جہاز پر چڑھتا تھا کہ اُسکا ہاتھ قلم ہوا اور سمندر میں دوب کر مر گیا جسٹن لکھتا ہی کہ سنی گرس نے پہلے دائیں ہاتھ سے کشتی تھامی بعد اُسکے بائیں ہاتھ سے پکڑی اور جب دونو قلم ہو گئے تو دشمن کی مخالفت میں شیعجان غیظ و غضب سے دانتوں سے کشتی پکڑنا چاہا مگر یہہ بیان محض غلط ہی راستی کی بو باس بھی اُس میں نہیں ہی اسی لڑائی میں سات جہاز ایتھنز والوں کے ہاتھ آئے اور کل دو سو آدمی اُنکے کام آئے اور ایرانیوں کے چھ ہزار آدمی مارے گئے اور جو لوگ بھاگتے ہوئے سمندر میں دوبے یا جہازوں میں جل گئے اُنکی شمار قطار نہیں *

ہیپیس بھی اسی لڑائی میں مارا گیا اس جوانامرگ مکار احسان فراموش غدار نے حکومت نا جائز کے دوبارہ حاصل کرنے کے لیئے جو اسکے باپ پزس ٹریٹس نے ایتھنز والوں پر جبر و تعدی سے حاصل کی تھی † اہل کارتھج کا بڑا نامی گرامی مشہور بہادر سردار تھا جسکی شجاعت

ایک بیگانہ بادشاہ کی مصاحبت اختیار کی اور وطن والوں کی مخالفت پر اُس بادشاہ سے اعانت چاہی اور استدر بغض و عداوت اُس میں سما گئی تھی کہ اُس نے اپنے ملک کی تباہی بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا یہاں تک کہ غنیم خانہ خراب کے ہمراہ ہو کر اس قصد پر آیا تھا کہ اُس بستی کو جہاں وہ پیدا ہوا تھا اور نشو و نما پائی تھی خاک سیاہ کرے اور نام و نشان باقی نہ چھوڑے اور لطیفہ یہہ ہی کہ وہ اِس شہر بیگانہ سے اس بات کے سوا کہ وہ لوگ اُس کی حکومت قبول نہ کرتے تھے کسی نوع کا شاکہ نہ تھا چنانچہ اُس کو اس بد اندیشی کی سزا ایسی ملی کہ بڑی بیعزتی سے مارا گیا اور کلنک کا تیکا باقی رہا *

سنا ہی کہ بعد لڑائی کے ایتھنز والوں کا کوئی سپاہی لہو میں بہرا ہوا فوج سے الگ ہو کر بھاگا کہ فتح کی خوشخبری سناوے اور بھائی بندوں کو مبارکبادی دے غرض کہ جب کہ وہ اُسی رنگ و روپ سے مجسٹریٹ کے مکان پر پہنچا تو یہہ دو چار کلمے کہی کہ خوشی کرو ہماری فتح ہوئی اور وہیں گھر گھر مر گیا ایرانیوں کو اپنی کامیابی کا اتنا یقین کامل تھا کہ منارہ فتح کی تعمیر کے لیئے بڑے بڑے سنگ مرمر کے ساتھ اپنے مارتھن کو لے گئے تھے چنانچہ وہی پتھر یونانیوں نے اُٹھا کر ایک بڑا بت دیبی نمیسس کا جسکا بڑا بتخانہ اُس جگہ تھا جہاں لڑائی ہوئی تھی † قدیس سے بنوایا ایرانیوں نے بجائے اُس کے کہ اُنکا بیڑا جزیروں پر گذرتا ہوا ایشیا میں داخل ہووے مقام راس سنیم سے شہر ایتھنز پر پہلے اِس سے کہ شہر والے کسی طرح سے اپنا بچاؤ کریں دھاوا کرنا چاہا مگر ایتھنز والوں نے ایسی فکر معقول کی کہ غنیم کی سوچ بوجھ سے پہلے اچھی اچھی نو گروہ ایتھنز کو روانہ کیئے چنانچہ وہ دور دھوپ کر کے دن کے دن ایتھنز میں پہنچے اور یہہ بھی اُنہیں لوگوں کا کمال تھا کہ لڑائی کی محنتیں اُٹھا کر ایسی کوشش کریں کہ دن کے دن چالیس میل یعنی پندرہ فرسنگ کی مسافت جو مارتھن اور ایتھنز کے درمیان حائل ہی لپیٹ

† یہہ شخص کارمیدیز باشندہ ایتھنز کا بیٹا تمام دنیا کے بت تواشوں میں سر بر اور وہ تھا اسکا حال اسی تاریخ کے تیسرے حصہ میں بیان ہوا ہی ۱۲۸۸ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور ۴۳۲ برس پیشتر حضرت مسیح کے فوت ہوا

جاویں اور جب کہ وہ گروہ ایتھنز کو پہنچے تو ایرانی تکتے رہ گئے اور ارادے اُنکے فسخ ہو گئے *

ارستائیڈیز اپنے لوگوں سمیت ہارتھن میں اِسلیئے ٹہر گیا تھا کہ غنیمت کی حفاظت اور اسیروں کی نگہبانی کرے چنانچہ جیسے لوگوں کی راے تھی ویسائی ظہور میں آیا یعنی جو بڑے بڑے قیمتی اسباب اور اچھی اچھی پوشاکیں دشمنوں کے خیموں میں پھیلی پڑیں تھیں وہ ویسی کی ویسی ہی پڑی رہیں نہ آپ ہاتھ لگایا اور نہ کسی کو ہاتھ لگانے دیا بعد اُسکے جب چاند پورا ہوا تو اِسپارٹا والوں نے وعدہ پورا کیا یعنی دو ہزار آدمیوں کی بھیڑ بہار سے اِتیکا میں آپہنچے اور باوجود اُسکے کہ اِتیکا اور اِسپارٹا میں بارہ سو سٹینڈیا یعنی دیر سو میل انگریزی کا فاصلہ درمیان ہی کمال شنابی سے سہ منزلی کر کرتیں دن میں پہنچ گئے مگر پہنچنا اُنکا اِسلیئے مفید نہوا کہ ایکدن پہلے آنے سے جگھڑا طے ہو چکا تھا مگر پہر بھی وہ ہارتھن میں آئے اور میدان جنگ کو مال و اسباب کے انباروں اور کشتونکے پشتوں سے بھر پور پایا اور ایتھنز والوں کو مبارکباد دیکر واپس چلے گئے *

یہہ لوگ اپنی بیوقوفی اور پابندی کے باعث ایسی فتح عظیم سے کہ اُسکا تاریخوں میں نظیر نہیں محروم رہے اور حقیقت میں یہہ عجیب بات ہی کہ ایسی تھوڑی فوج جیسے ایتھنز والوں کی تھی اتنی بڑی فوج کا مقابلہ کرے اور شکست فاحش دے اور اس خلاف قیاس واقعہ کو جی نہیں مانتا کہ یہہ واقعہ واقع ہوا اور اُسپر کوئی اعتراض بھی نہیں ہو سکتا اور باتوں سے قطع نظر صرف اسی لڑائی سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ایک بہادر سپہ سالار اپنے سپاہیوں کے ذریعہ سے جو مرنے کی پروا نہ کریں اور اپنے ملک کی خیر خواہی میں سرگرم رہیں اور ظلم و ستم اور ننگ غلامی سے پاک رہنا چاہیں کیا کیا کر سکتا ہی اور وہ کیسی کیسی عمدہ عمدہ باتیں دکھا سکتے ہیں اگرچہ ایتھنز والے بجائے خود اصلی بہادر تھے اور جرأت اُنکی ذاتی اور شجاعت اُنکی طبعی تھی مگر ہیپیس ناکار کا فوج غنیم کے ساتھ ہونا زیادہ باعث ہوا اور تمام اندیشہ یہہ تھا کہ باوجود اُس بغض و عداوت کے جو آپس میں شایع ذابح ہی مبادا پھر کہیں وہی ظالم حاکم ہو جاوے *

افلاطون حکیم نے اکثر مقاموں میں اسی لڑائی کا بیان کیا اور اسی لڑائی کو اُن فتوحات کا سبب ٹھہرایا جو بعد اُسکے واقع ہوئیں اور حقیقت

میں بعد اُسکے وہ رعب داب ایرانیوں کا جس سے پاس پروس کے لوگ دبتے تھے یکتام اوتھہ گیا اور تمام یونانی اپنے زور و قوت اور جرات و شجاعت سے اکلا ہوئے اور استدر دلچلے ہو گئے کہ ایسے ایسے قوی دشمنوں سے جنکے نام سے اچھے اچھے بہادر کانپتے تھے کسی طرح نڈرتے تھے اور یہ خوب سمجھ لیا تھا کہ جستدر فتح و نصرت شجاعت پر منحصر ہی اُسقدر کثرت پر منحصر نہیں اسیلئے کہ یہہ معاملہ اُنکی آنکھوں کے سامنے گذرا تھا ملک کا بچانا اور ازادی کا قایم رکھنا ایک ایسی بات ہی کہ اُس میں جان لڑانا اور جان پر کھیل جانا فخر و عزت کا باعث ہی اس لڑائی کا یونانیوں میں اتنا اثر ہوا تھا کہ پچھلے وقتوں میں اپنے بزرگوں کی نقل کرنے کی تمنا ہوتی تھی یعنی یہہ رسم ہو گئی تھی کہ بڑے بڑے موقعوں پر میلٹائیڈیز اور اُسکے بہادروں کی جو اپنی زور و شجاعت سے ایتھنز کی عزت کے باعث ہوئے تھے یاد دلائی جاتی تھی *

اور جو لوگ اس لڑائی میں کام آئے تھے اُنکے اعزاز و اکرام کے لیئے عمدہ عمدہ عمارتیں میدانِ معرکہ میں تعمیر کی گئیں اور نانو کانو اُنکے اُسپر کندا کرائے گئے اور کل تین قسم کی عمارتیں تھیں منمنجلہ اُنکے ایک قسم ایتھنز والونکے لیئے تھی اور دوسری پلائئہ والونکے واسطے اور تیسری اُن غلاموں کی خاطر جنکو بحسب ضرورت سپاہ میں داخل کیا تھا بعد اُسکے جب میلٹائیڈیز نے وفات پائی تو اُسکی قبر بھی وہیں بنائی گئی ایتھنز والے جو اپنی سرداروں کی یاد گاری کی عزت و توقیر کرتے تھے اُسکی نسبت کارنیسس نیپلس نے جو راء اپنی قلم بند کی ہے ملاحظہ کے قابل ہے وہ رومیوں کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ پہلے زمانہ میں ہمارے بڑے بوزھے اس رسم خاص کے پابند تھے کہ نہایت لئیق ہوشیار آدمیوں کو اسی عزتوں کا انعام عنایت کیا کرتے تھے مگر بڑا جاہ و تجمل اور بہت شان و شوکت نہ ہوتی تھی اور اُسپر بھی گاہے گاہے اتفاق ہوتا تھا اور اسی وجہ سے نہایت قدر اُسکی ہوتی تھی اور اب جولیس دیس کی بہت ریل پیل ہوئی تو انعام و اکرام کی قدر و منزلت فرہی کوریوں کی عزت ہو گئی چنانچہ وہی صورت ایتھنز میں واقع ہوئی یعنی میلٹائیڈیز کو جس کے طفیل سے شہر ایتھنز بلکہ تمام بلاد یونان محفوظ رہے اتنی عزت مای کہ مارتھن کی لڑائی کی ایک تصویر ایسی بنوائی

گئی کہ اُسکے دیکھنے سے یہہ واضح ہوتا تھا کہ گویا وہ دس افسروں کا افسر ہے اور فوج کو لڑنے مرنے پر آمادہ کرتا ہے اور فرضوں سے ادا ہونیکے لیئے اُنکو نمونہ دکھا رہا ہے بعد اُسکے اُنہیں لوگوں نے پچھلے وقتوں میں زیادہ شان و شوکت حاصل کی اور بت بنوں کی باتوں میں اتنے اگئے کہ † ڈیمیٹریئس فیلیپوئیس کے لیئے تین سو بت بنانے کا حکم دیا پلوٹارک کی بھی یہی رائے ہے کہ بڑے آدمیوں کو جو عزت دیجاتی تھی تو اُسکو یہہ سمجھا چاہیئے کہ وہ اُنکے بڑے کاموں کا انعام ہے بلکہ حقیقت یہہ ہے کہ وہ قدر دانی کا بنا اور قدر شناسی کا نشان اور اُسکے واسطے ایسی چیز ہوئی چاہیئے کہ وہ ہمیشہ کو یاد گار رہے یعنی بڑی بڑی عالیشان عمارتیں کہ وہ قیمتی اور دیر پادوں اور تعمیر کرنیوالوں کی احسانمندی مترشح ہو بنوائیں جاویں چنانچہ وہ تین سو بت جو ڈیمیٹریئس فیلیپوئیس کے واسطے تیار ہوئے تھے حال اُنکا یہہ ہوا کہ وہ اُسکے جیتے جی ثوت پہوت گئے اور وہ تصویر جسمیں میلٹائیڈیز کی دلاوری بہادری ظاہر کی گئی تھی بہت دنوں تک قائم رہی اس تصویر کو بڑے بڑے نتاشوں نے طرح طرح کی رنگ آمیزیوں سے بنایا اور نئے نئے رنگ دکھائے اور ایک تصویر خانہ کو اُسکی ٹیپ ٹاپ سے رونق دی گئی چنانچہ یونانی زبان میں اُسکے لیئے ایک لفظ تجویز کیا گیا جسکے معنے گونا گون ہوتے ہیں اور یہہ تصویر اس عزت آبرو کی تھی کہ اُسکا بنانا بھی فخر سمجھتے تھے چنانچہ ایک نتاش نامی گرامی ساکن جزیرہ تھاساس

† اینٹی گانس نامی جو اسکندر اعظم کے بڑے نامی سرداروں میں سے تھا اور جسکے حصہ میں بعد وفات اسکندر کے ایشیا میں کا ملک آیا تھا یہہ اُسکا بیٹا تھا جو مقدونیہ کا بادشاہ ہوا تین سو سات برس پیشتر حضرت مسیح کے اُسکو اُسکے باپ نے بہت سی فوج اور بیڑہ جہازوں کا دیکر روانہ کیا کہ کاسندر اور ٹریمی سے یونان کو خالی کرائے جنکے قبضہ میں بڑے بڑے شہر یونان کے تھے باوجود اُسکے کہ اُنکے آزاد کردینے کا اقرار ایک عہد نامہ میں جو تین سو گیارہ برس پیشتر مسیح کے اُنکے باہم ہو چکا تھا اول ڈیمیٹریئس ایتھنز کی طرف گیا جہاں اُسکی بہت آڑہگت ہوئی ایتھنز میں جو دس برس سے کاسندر کا نایب ڈیمیٹریئس فیلیپس تھا اُسکو خارج کر دیا گیا میگا را کو بھی آزاد کر دیا جازوں کے موسم میں ڈیمیٹریئس ایتھنز میں رہا اور بہت تعظیم و تکریم دیوتوں کیسی اُسکی ہونے لگی اور اُسکے نام کو ڈایو نیسیئس اور ڈیمٹر زمیں کے دیوتوں ایتھنز میں شامل کرنے سے عزت بخشی گئی *

مسمی پولگ نوٹس نے جو اُس وقتوں میں نظیر نہ رکھتا تھا بدور، کسی لالچ کے صرف اپنی قدر و عزت کے لیئے پوری تصویر میں یا اکثر میں بڑی نقاشی کی اور کسی قسم کی مزدوری نہ تکی مگر ایتھنز والوں نے بڑی ہمت کی کہ ایک قسم کے سکے کا انعام دیا اور اُسکے معنوں نہوئے اور وہی انعام اُسکے لایق بھی تھا کہ اُسکے باعث سے عدالت ایمنفکٹین نے اُسکو بستی میں برے مکان بنانے اور جب تک جی چاہے رہنے کی اجازت دی *

خلاصہ کلام یہہ کہ میلٹائیڈیز کی بہت قدر و منزلت ہوئی مگر بہت دنوں تک قائم نہ رہی تفصیل اُسکی یہہ ہے کہ اُس لڑائی کے بعد میلٹائیڈیز نے لوگوں سے درخواست کی کہ ستر جہازوں کا بیڑا بنا کر اُن جزیروں سے انتقام لینا چاہتا ہوں جو فوج غنیم کی مدد و معاون تھی چنانچہ یہہ امر منظور ہوا اور اُسنے اپنی حسن تدبیر اور زور و شجاعت سے بہت سے جزیروں پر قبضہ کیا مگر جزیرہ پاراس میں جہانکی دارالسلطنت کا محاصرہ کیا تھا اور وہاں کوئی زخم بھی اُٹھایا نہ دھوکا کھایا کہ دشمن کے بیڑے کی جہوتی خبر سنکر بلا تحقیق و تامل محاصرہ اُٹھالیا اور اپنے بیڑوں سمیت ایتھنز کو ناکام واپس چلا آیا چنانچہ جب وہ ایتھنز میں آیا تو ایک ایتھنز والے زین تھیبس نامی نے نمک حرامی کا الزام لگایا کہ اُسنے شاہ ایران سے بڑی رقم لیکر محاصرہ اُٹھالیا اگرچہ یہہ امر خلاف واقع تھا مگر میلٹائیڈیز کی کچھ نہ چلی اور حسن لیانت دھوا رہا بلکہ بات کو بقالکا آخر کار وہ قوی جو برے مجرموں کے لیئے تجویز ہوتا تھا اُسکے واسطے تجویز ہوا یعنی حکم دیا گیا کہ بارے تہرم میں پھینکا جاوے مگر مجسٹریٹ نے تعمیل حکم میں تساہل کیا یہاں تک کہ اُس برے محسن کے سانہہ جو مراعات کی گئی وہ یہہ تھی کہ جان کے بدلے پچاس تیلنٹ جو پچاس ہزار فرانسیسی سکے کے برابر ہوتے ہیں اور اسی قدر روپیہ بیڑوں کی تیاری میں حسب درخواست اُسکے صرف ہوا تھا جرمانہ داخل کرے مگر یہہ غریب اتنا ذی مقدور تھا کہ زر جرمانہ ادا کرے لاچار متید رہا اور اُسی قید میں گہاؤ کے پہلاؤ سے جو پاراس کے محاصرہ میں اُٹھایا تھا بقضائے الہی مرگیا سائمن اُسکے بیٹے خلف الرشید نے جو صغیر سن تھا ایسا بڑا کام کیا کہ اپنے خویش و اقارب سے قرض وام لیکر زر جرمانہ داخل کیا اور باپ کی لاش کو دفن کے واسطے لے لیا *

کارنیلینس نیپاس کہتا ہے کہ ایتھنز والوں کو میلٹائیڈیز سے اسطرح پیش آنے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اُسکی شہرت بہت ہوگئی تھی اور لیاقت اُسکی کمال کو پہنچتی تھی علاوہ اُسکے یہہ شخص کرسانیسیس میں حاکم رہ چکا تھا اور ایتھنز والوں نے قریب ہی یوز تریٹس کی غلامی سے ازادی پائی تھی اس سبب سے خوف کرتے تھے کہ مبادا کرسانیسیس کی طرح یہاں بھی بادشاہ بنو جاوے اسلیئے اُنہوں نے اس بات کے اندیشہ سے کہ ہمیشہ خوف و اندیشہ میں رہیں اُس بیگناہ کو سزا دینا پسند کیا اور اسی اصول پر ایتھنز میں قاعدہ آسٹریسزم کی بنیاد معلوم ہوتی ہے آسٹریسزم ایسی سزا کا نام ہے جس سے شہر میں مجتہد کے قصوروں کا اعلان کیا جاتا ہے چنانچہ مورخ نے کسی اور مقام پر ظاہری وجوہات سزائے مذکور کی بیان کیں ہیں مگر معلوم نہیں ہوتا کہ کس طرح ایسی تجویز متصور ہو سکتی ہے جس میں تمام لیاقتیں مشتبہ ہو جاویں اور نیکیاں برباد جاویں مگر یہہ معاملہ صاف صاف ارستائیڈیز کی جلا وطنی سے واضح ہوتا ہے خلاصہ یہہ کہ ارستائیڈیز کی انصاف پرستی باعث ہوئی کہ تہمسٹک لیز کا وہ مقابلہ کرے یہہ بدباطن اگرچہ اُسکے مقابلہ سے بحسب ظاہر رنجیدہ ہوتا تھا مگر در پردہ رعایا کے مطیع کرنے اور حریف مقابل کے کرانے میں کوئی دقیقہ باقی نہچھوڑتا تھا اور واقع میں یہہ عجیب بات ہے کہ بہت بڑا لئیک و نیک طینت آدمی بتدریج اپنے پایہ اور مرتبہ کے ممتاز اور معتبر نہر آخر کار تہمسٹک لیز کی چرب زبانی اور خوش بیانی ارستائیڈیز کی انصاف پرستی اور حق جوئی پر غالب آئی اور اُسکی جلا وطنی کی باعث شوئی چنانچہ تمام شہر والے اُس قاعدے کے موافق کہ ایسے مقدموں میں مجتہد کا نام کسی چھلکے یا کیڑے پر لکھ کر منظور ظاہر کرتے تھے اور یونانی زبان میں اُسکو اُس کترو کہتے تھے جس سے آسٹریسزم نکلا ہی متفق ہوئے اور ایک احمق گنوار نے جو ارستائیڈیز سے معترض نا آشنا تھا خود ارستائیڈیز سے درخواست کی کہ تو میرے کیڑے پر ارستائیڈیز کا نام لکھ دے اسنے پوچھا کہ تجھکو کیا تکلیف پہنچائی کہ تو اُسکے لیئے ایسی سزا تجویز کرتا شی اُسنے جواب دیا کہ تکلیف سے کیا علاقہ میں تو اُسکو پہچانتا بھی نہیں مگر یہہ سنتے سنتے ناگ میں دم آگیا کہ لوگ اُسکو منصف منصف کہتے ہیں ارستائیڈیز

سنکر چپ ہو رہا اور بدوں اسکے کہ کوئی حرف منہ سے نکالے اسکے کہیں پر نام اپنا لکھ دیا اور ترک وطن پر آمادہ ہوا اور بزبان حال یہہ شعرا د کیا *

ہکام عزیزاں وطن می اُذارم * وطن گو بہشت است من می گذارم
بعد اُسکے دیوتوں سے یہہ دعا مانگی کہ اِس ملک پر ایسی آفت نہ
پڑے کہ غلام کے تردد کا باعث ہو مگر بڑے کیملیس نے ایسی مصیبت
میں یعنی جب وہ جلاوطن کیا جاتا تھا نو ارسٹائیڈیز کے تقلید نہیں کی بلکہ
برعکس اُسکے یہہ دعا مانگی کہ میرے ملک پر کچھ تھوڑی سی مصیبت
ڈالنی چاہیئے کہ وہ لوگ مجھکو مدد رسانی کے واسطے بہت جلد طلب
دریں سنا ہی کہ جب ویلیبریڈس میکسیمس نے ارسٹائیڈیز کی جلاوطنی کا
حال بیان کیا تو وہ بے ساختہ چلا اُٹھا اور یہہ حرف بے تکلف اُسکی زبان
پر آئے کہ جمہوری سلطنت کی خوش قسمتی اور فرخندہ بخشی لحاظ
کوئی چاہیئے کہ ایسے نیک آدمیوں سے جو بہت شاذ و نادر ہیں ایسا
معاملہ برتا اور با وصف اُسکے بھی اچھے اچھے خیر خواہ لوگ اُس میں
موجود ہیں *

آٹھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ داراے کُشورستان نے
بر خلاف مصر و یونان کے آپ لشکر کشی کا ارادہ
کیا اور اُسکی وفات کے سبب وہ ارادہ پورا
نہوا اور بعد اُسکے اُسکے بیٹوں میں تکرار قائم ہوئی
اور زر کسیر بادشاہت کے لیئے انتخاب کیا گیا

جب کے دارا کو مارتین پر فوج کی شکست کھانے کی خبر پہنچی
تو وہ نہایت غضبناک ہوا اور اِس خیال سے کہ یہہ نا کامی آگے کو مضر
ہوگی اور یونانیوں کے مقابلہ سے باز رکھنیگی ارادے کو دُرنی قرتی ہوئی
یعنی پہلے صرف یہہ ارادہ تھا کہ ساردس کے جلنے کا بدلہ لیوے اور اب
یہہ قصد مصمم ہوا کہ بدنامی کا دھبا مٹا دیوے آخر کار بذات خود فوج

کشی کے تھئے کیئے اور اپنی قلمرو کے تمام ضلعوں میں تیاری اور آمادگی کے احکام بھیج دیئے چنانچہ تیاری شروع ہوئی اور جب تین برس صرف ہو چکے تو اُسکو ایک اور مہم آگے آئی یعنی مصریوں نے بغاوت اختیار کی ڈائیڈورس سائیکولس کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ بذات خود متوجہ ہوا اور اس مہم کو سر کیا اور یہی مورخ لکھتا ہی کہ اُس نے بعد کامیابی کے یہہ چاہا کہ سب سائٹرس کی صورت کے سامنے اپنی صورت قائم کرے مگر مصریوں کے برے پوجاری نے یہہ بات کہی کہ آپ ابھی اُس فتعیاب کے پایہ کو نہیں پہنچے مگر بادشاہ اُس پوجاری کی آزادی اور صاف بیانی سے ناراض نہوا اور یہہ فرمایا کہ اُس فتعیاب بہادر سے سبقت لیجانے میں کوشش کرونگا ڈائیڈورس صاحب لکھتے ہیں کہ ایران کے پہلے بادشاہ کیمبسس نے اُس ملک پر جور و ستم کیئے تھے تو دارا نے اُن بے ادائیوں کو برا سمجھکر اُنکے دیوتوں کا بڑا لحاظ کیا اور بہت تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور وہاں کے پوجاریوں سے وہاں کے بادشاہوں کے رنگ و ڈھنگ دریافت کر کے کہ اُنہوں نے رعایا پر بہت شفقت اور ملایمت سے حکومت کی ہنگام معاودت ویسے ہی معاملہ برتے مگر اس مقدمہ میں ڈائیڈورس کی نسبت ہر ڈوٹس کا اعتبار زیادہ ہی بیان اُسکا یہہ ہی کہ ہادشاہ نے یہہ ایران کیا کہ باغیوں کو سزائے بغاوت دیجیئے اور دشمنوں کا مقابلہ بھی کیجیئے اور یہہ دونو کام ایک ہی وقت میں سرانجام پائیں چنانچہ بہت سی فوج لیکر بذات خود یونانیوں پر فوج کشی کی اور باقی فوج کو باغیوں کی گوشمالی پر متعین کیا *

بلحاظ اُس رسم قدیم ایرانیوں کے کہ جب تک بادشاہ اُنکا کسی کو اپنا ولیعهد قرار نہ دیتا تب تک بذات خود لشکر کشی نہ کرتا اور یہہ رسم اس لیئے مقرر ہوئی تھی کہ بادشاہ کے پیچھے تخت نشینی پر قصے قصائے نہوں اور کشت و خوں کی نوبت نہ پہنچے اور بد انتظامیاں اور خرابیاں رنگ نہ دکھلاویں اور جھوٹے جھوٹے دعویدار کھڑے نہوں اور نیز بنظر اسکے کہ اُسکے دو بیٹوں میں تخت نشینی پر ایسی تکرار قائم تھی کہ در صورت طی نہونے اُسکے کشت و خوں کا احتمال غالب تھا اور علاوہ اسکے خود بھی مرنے پر بیتھا تھا اُسی رسم قدیم پر عمل در آمد کرا خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ اُسکی پہلی بی بی گوبیاس کی بیٹی سے

تین بیٹے تھے اور یہہ اولاد اُسوقت میں پیدا ہوئی کہ وہ بادشاہ نہوا تھا اور سب سے بڑا ارتابزینس تھا جسکو جستن صاحب ارتامینیز کہہ کر پکارتے ہیں اور علاوہ انکے سائیرس کی بیٹی ائوسا کے پیٹ سے اور چار بیٹے تھے کہ وہ بعد بادشاہ ہونے کے پیدا ہوئے تھے اور انہیں سب سے بڑا زر کسیر تھا ان دونوں میں یہہ بحث و نزاع تھی کہ ارتابزینس کہتا تھا کہ سب سے میں بڑا ہوں اور بحسب رسم و رواج سب قوموں کی اولاد اکبر مستحق ہوتی تھی تو میرے سواے کوئی تاج و تخت کا حق دار نہیں اور زر کسیر کا یہہ بیان تھا کہ سائیرس میرے نانا نے بادشاہت کی بنیاد ڈالی اور میں اسکی بیٹی کے پیٹ اور بادشاہ کے نطنہ سے پیدا ہوا تو منتضایہ انصاف یہی تھی کہ یہہ سلطنت سائیرس کی نسل سے منتقل نہو اور علاوہ اسکے اسپارٹا کے ایک بادشاہ دیماریٹس نامی نے جسکو اُسکی رعایا نے عدل و انصاف سے معرا سمجھ کر تخت سے اوتارا تھا اور اُسے ایرانیوں کا دامن پکڑا تھا زر کسیر کو یہہ بات سوچھائی کہ ارتابزینس دارا کا برا بیٹا ہی اور میں بادشاہ کا برا بیٹا ہوں یعنی جس زمانہ میں ارتابزینس پیدا ہوا تھا اُن دنوں دارا بادشاہ تھا بلکہ منجملہ عوام الناس کے تھا اُسکو اُن چیزوں کی وراثت پہنچتی تھی جو بادشاہت سے پہلے کی مملوکہ مقبوضہ تھیں اور میں اسلیئے کہ عہد سلطنت میں پیدا ہوا تو عمدہ استحقاق بادشاہت کا رکھتا ہوں اور میرے سوا بادشاہ کا برا بیٹا کوئی نہیں دارا کا برا بیٹا ہونا کام نہیں آتا اور بعد اُسکے یہہ ناہید پیش کی کہ لیسیدیمن میں وہ بادشاہ تخت نشین ہوتا تھی جو بادشاہ ہونیکے بعد پیدا ہوتا ہی چنانچہ وجوہات مذکورہ بالا کے زور و ذریعہ سے زر کسیر کیواسطے ولیعہدی تجویز ہوئی *

مگر جستن اور پلوٹارک کا یہہ بیٹا تھی کہ نزاع مذکور بعد وفات دارا کے قائم ہوا اور ان دونوں بھائیوں سے بڑی آدمیت ظہور میں آئی یعنی جب بادشاہ کا انتقال ہوا تو زر کسیر نے مراتب سلطنت حاصل کیئے اور ارتابزینس جو وقت پر حاضر تھا اُسکا انتظار نکیا مگر جوں ہی کہ وہ داخل ہوا تو زر کسیر نے یہہ کام کیا کہ تاج و تخت سے ہاتھ اُٹھایا اور بڑے بھائی کی خدمت میں حصول ملازمت کے لیئے حاضر آیا اور بہت لحاظ و ادب سے مشرف ملازمت ہوا چنانچہ دونو آپس میں ملے جلے اور

اپنے چہچا ارتابینیز کو تصفیہ کے لیئے بایں اقرار ثالث مقرر کیا کہ ساختہ پرداختہ اُنکا منظور اور مقبول ہی اور بعد اُسکے جب تک مقدمہ زیر تجویز رہا تب تک ملنے جلنے میں فرق نہ آیا اور بھائیوں کے طور و طریقے پر تحفہ تحائف بھیجتے اور دعوتوں اور جلسوں میں شریک ہوتے رہے اور اس سے صاف واضح ہوتا ہی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی قدر و منزلت اور اعتبار اور اعتماد کرتے تھے اور کسیکو کسی کا کھٹکا تھا اور رکاوٹ بناوت سے ملنے نہ تھے جسٹن لکھتا ہی کہ یہہ تماشا نہایت تعریف کے قابل تھا اسلیئے کہ تہوڑی سی وراثت پر تلوار کی نوبت پہنچتی ہی اور ماں جائے ہونیکا لحاظ نہیں رہتا مگر بہہ دونو بھائی نہایت اعتدال و سلامت روی سے فیصلہ ثالث کے منظور رہے باوجود اُسکے کہ بہت بڑی بادشاہت کا تصفیہ ہوتا تھا مختصر یہہ کہ ارتابینیز نے حسب مراد زر کسیر کے اپنی رائے لکائی اور بموجود اُسکے ارتابیزیس نے زرکسیر کو مودب سلام کیا اور اپنا مالک و آقا سمجھ کر تخت پر بیٹھایا اور اس بڑے کام سے جو نہایت اعلیٰ مراتب انسانیت کا تصور کیا جاتا ہی اُسکی روحانی رفعت واضح ہوئی یعنی تسلیم کرنا اُسکا اُس قنوی کو جو اُسکی مراد کے مخالف تھا بدون تصنع اور تکلف کے جس سے اسے مقاموں پر کارروائی ہوسکتی ہی اور اُس نام و عزت کے حصول کا ذریعہ بڑہ سکتا ہی جسکی روک تھام اختیاری نہیں صرف بنظر اُسکے تھا کہ اُسنے قانونوں کی مراعات کی اور محبت برادرانہ کو ترجیح دی اور اُس شان و شوکت اور مال و دولت کو جو انسانوں کو بلند نظر کرتی ہی اور رشتہ داروں میں مخاصمت کا باعث ہوتی ہی لغو و مہمل سمجھا اور عمر بھر اپنے بھائی کا جی جان سے خیرخواہ رہا اور آخر کار کمال خیر خواہی اور نہایت جاں نثاری کی نوبت یہاں تک پہنچائی کہ سالامن کی لڑائی میں ملازماں دولت پر جان نثار کی *

مورخ کو اس سے بحث نہیں کہ یہہ نزاع کب ہوئی کب نہ ہوئی مگر یہہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ دارا اُس دھڑی مہم کو جو اُسنے مصر و یونان پر تجویز کی تھی انجام نہ دے سکا اور اُسکی تیاری ہی میں مرگیا اس بادشاہ نے چہتیس برس سلطنت کی اور اُسکے لوح مزار پر یہہ کتبہ کھدا ہوا ہے کہ یہہ بادشاہ شراب بہت پیتا تھا اور باوجود اُسکے اُسکے اوسار ٹھکانے رھتے تھے اس سے یہہ امر واضح ہوتا ہے کہ ایرانی اسباب کو بہ

خبر سمجھتے تھے چنانچہ ہم آئندہ بیان کریں گے کہ چھوٹے † سائیرس نے بھی یہی بڑا کمال اپنا ظاہر کر کے یہہ بات کہی تھی کہ میں اپنے بڑے بھائی کی نسبت اس صفت خاص کے ذریعہ سے تخت نشینی کا زیادہ تر مستحق ہوں مگر اس زمانہ میں ایسی صفتوں کو بادشاہ ہونیکے لیئے کوئی بیاں نہ کر سکتا اور یہہ بادشاہ جتنا بھلا اچھا تھا اسیقدر برا بھی تھا یعنی اوصاف حمیدہ اور صفات قبیحہ کا مجموعہ تھا چنانچہ ان دونوں صفتوں کے آثار اُسکی بادشاہت پر ظاہر ہوئے اسلیئے کہ بادشاہوں کے فعلوں کے اثر صرف اُنکی ذات ہی پر ختم نہیں ہوتے بلکہ اُنکے عملوں کے نتیجے رعایا تک اس نظر سے پہنچتے ہیں کہ بادشاہ و رعیت غرض و غایت میں متفق ہوتے ہیں کسی نھو کا فرق نہیں ہوتا یہہ بادشاہ بڑا انصاف پسند اور کمال محب رعایا اور نہایت نیک طینت اور بغایت نرم طبیعت تھا اور قانونوں کی مراعات اور لئقونکی تربیت اُسکے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی تھی اور اپنے حفظ مرتبہ کا اتنا خواہاں تھا کہ خواہ مخواہ رعایا سے اپنی تعظیم و تکریم چاہے یا اتنا الگ تھلگ رہے کہ کوئی اُسکے پاس پہنکنے بھی نہ پاوے اور باوجود حسن لیاقت اور کثرت تجارت کے معاملات سلطنت اور مقدمات مملکت میں اور ورنسے مشورت کرتا اور اُس سے فائدہ اُٹھاتا اور کتاب مقدس میں اسی بادشاہ کا مذکور ہے کہ وہ مشورہ بدوں کام نہ کرتا تھا لڑائی میں بذات خود جانے سے نہرتا تھا اور عین گھمسان میں اُسکے اوسان ٹھکانے رہتے تھے اور یہہ خود اُسکا بیاں تھا کہ جب ہراس غالب ہوتا ہے تو میری عقل و شجاعت بڑھ جاتی ہے مختصر یہہ کہ چستی چابکی اور فنون حکومت اور تجارت جنگ و جدال کے اعتبار و حیثیت سے کوئی دوچار ہی بادشاہ اس بادشاہ والاچاہ سے زیادہ ہوئے ہونگے یہہ بادشاہ اپنے ذی شان ہونے میں فتوحات کی شان کا اسلیئے محتاج نہ تھا کہ سائیرس کے عہد سلطنت میں کیمیسس اور میجین کی بڑے کونوں سے بادشاہت کی جو بندوں میں تزلزل آگیا تھا مگر اُس نے اپنی حسن تدبیر سے اور لیاقت و ہوشیاری سے پھر اُسکو تھیک تھاک کیا اور علاوہ اُسکے بہت سے ملک زر خیز مثل ہندوستان اور تھریس اور مقدونیہ کے اور وہ جزیرے جو آئینیونیہ کے قریب و متصل واقع تھے قلمرو کے شامل کیئے *

اور بھی بادشاہ بعض وقتوں میں ایسی الٹی سمجھتا تھا کہ حرکت ناشایستہ کا مرتکب ہوتا تھا چنانچہ اُس بے نصیب باپ سے کیسی بڑی طرح پیش آیا جس نے اُسکی یہہ عنایت چاہی تھی کہ تین بیٹوں میں سے ایک بیٹا میری خدمت کے لیے چھوڑ کر دو بیٹے اپنے ہمراہ لیجائے اور علاوہ اُسکے جب اُس نے ستھیا والوں پر لشکر کشی کا ارادہ کیا تو اُسکو اس موقع سے زیادہ موقع جسمیں وہ محتاج مشورت ہو پیش نہ آیا چنانچہ اُسکے بھائی نے ایسا عمدہ مشورہ دیا کہ کوئی شخص اُس سے بہتر ندیتا مگر اُس نے اُسکا کہنا نکیا اور جو اُسکے جی میں بیٹھی تھی اُسپر کاربند ہوا غور و قوت کے بعد یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بڑی مہم میں اس بات کے سوا کہ ایک بادشاہ عالی جاہ نے اپنی شان و شوکت کے بہرہ سے اور زور و قوت کے گہمند پر ایسا خیال کیا کہ تمام دنیا میں کوئی طرف مقابل اور جانب مساوی نہیں سمجھتا، بوجہ سے لگاؤ اور سوچ بچار سے علاوہ معلوم نہیں ہوتا چنانچہ اُسکی خود نمائی اور خود پسندی نے اُسکی سپہ گری اور ہوشیاری کو جو پہلے سے شہرہ آفاق تھی خاک میں ملادیا اور نام و نشان اُسکا متادیا مگر اُس سلطنت کی بڑے نی شان ہونے کی وجہ یہہ ہوئی تھی کہ جب اس بادشاہ نے بنی اسرائیل کو پناہ دی اور بیت المقدس کو دوبارہ تعمیر کرایا تو خدائے تعالیٰ نے اُسکو سائیس کی مانند اپنے بندگان خاص میں ظہور رحمت کا وسیلہ ٹھہرایا غرض کہ ایسے ایسے حال اُس بادشاہ والا جاہ کے کتاب عزرا اور حکی اور ذکر یا علیہ السلام انبیاء کی تحریروں میں مندرج ہیں دیکھنے والوں کو لازم ہے کہ اُنکی تحریروں کا مطالعہ کریں *

دوسرا باب

زرکسیز کی سلطنت کے بیان میں

یہہ بادشاہ بارہ برس تک فرمانروا رہا اور اُسکے عہد فرمانروائی میں

بڑے بڑے واقع ہوئے *

پہلی فصل

اسبات کے بیان میں کہ زرکسیز نے بعد فتح مصر کے
یونان کا ارادہ کیا اور مجلس مشورہ میں
آرتابینیز نے کمال دانشمندی سے گفتگو
کی اور انجام کار لڑائی نے
قرار پایا

جبکہ زرکسیز نے تخت سلطنت پر جاوس فرمایا تو پہلے سال جلوس
کو اس تیاری کے اہتمام میں صرف کیا جو اُسکے پدر والا قدر نے مصر کو
دوبارہ فتح کرنے کے لیئے شروع کی تھی اور وہ حقوق یہودیوں کے جو
والد ماجد کے عہد سے مقرر و معین تھے بے کم و کاست بحال و برقرار رکھے
چنانچہ محاصل سمیریا کا جو قربانیوں کے مصارف کے لیئے مقرر کیا گیا
تھا بصیغہ استمرار قائم و دائم رہا بعد اُسکے دوسرے برس آیات اقبال مصر
کو روانہ ہوئے اور وہاں کی رعایا کو غلامان حلقہ بگوش اور چاکران غاشیہ
بودوش کی مانند مطیع و فرمانبردار کر کے سخت کورنعتی اُن پر قائم کی
اور اپنے بھائی اکیمنیز کو اُن گرفتاران پنجہ بلا پر حاکم معین کیا اور اُسی
سال کے اخیر میں لاؤ لشکر سمیت سوسہ کو واپس چلا آیا *

واضح ہو کہ اسی سال میں مشہور مورخ ہرودوتس مقام ہلیکارنسس
ضلع کیویا میں پیدا ہوا اسیلئے کہ جب پلے پونیسس کی لڑائی شروع
ہوئی تو یہہ مورخ تریس برس کا تھا بعد اُسکے مصر کی فتحیابی اتنی
باعث ہوئی کہ زرکسیز نے یونانیوں سے لڑینا ارادہ کیا اور یہہ بڑا بول مذہب
سے نکالا کہ جب تک اٹیکا کے ہم مالک نہ ہونگے تب تک وہاں کے انجیریونکا
لینا اور کھانا مابدولت کو ناگوار ہے مگر اِس مہم کی مصروفی سے پہلے
یہہ مناسب سمجھا کہ اراکین دولت اور اساطین سلطنت سے مشورت
کونی چاہیئے چنانچہ اُسنے کونسل پر اپنا ارادہ ظاہر کیا اور یہہ بیان
فہماں کہ مرکوز خاطر فیص مائر یہہ ہی کہ پہلے بادشاہوں کہ مانند

جنہوں نے اپنی سلطنتوں کو بڑی بڑی مہموں کے سر کرنے سے رونق و زینت بخشی ہم بھی اپنے جاہ و جلال کو ترقی روز افزوں بخشیں دوسرے یہ کہ ایتھنز والوں سے جو سارڈس پر گستاخانہ چڑہ کر آئی اور اُسکو جلا کر خاکستر کیا انتقام لینا اور مارتھن کی شکست فاحش کی تلافی کرنا اور دامن دولت سے وہ دھبا مٹانا مرکوز منظور ہے تیسرے یہ کہ اس لڑائی میں بڑے بڑے فائدے متصور ہیں کہ ملک یورپ کا جو تمام دنیا میں زرخیز مشہور ہے فتح ہو جاویگا اور قطع نظر سب سے حسب قول اُستاد اگر پدر نتواند پسر تمام کند

والد ماجد کی ارادے کا اتمام واجب و لازم ہے غرض کہ ایسی ایسی وجوہات اُسے بیان کیں اور خاتمہ اسپر کیا کہ جو کوئی اس لڑائی میں جان لڑاویگا وہ مورث انعام سرکار ہوگا *

منجملہ اراکین سلطنت کے پہلے پہل وہ ماردونیس اپنی سپہ سالاری پر نازان ہو کر لب کشا ہوا جو دارا کی عہد سلطنت میں ناکام رہا تھا اور اُس ناکامی سے نہ اُسکو سمجھ بوجھ آئی اور نہ اُسکی بلند نظری پست دہنی تھی اُسکی تعریف میں پہلے ایسے فقرے ادا کیئے کہ مثل اُسکی کوئی بادشاہ نہوا ہے اور نہوگا اور بعد اُسکے صاف صاف یہہ عرض کیا کہ ملازمان دولت کو بدنامی کا دعبا مٹانا ضرور ہے اور یونانی محتض نامرد ہیں تجربہ کار کارزار نہیں اور وجہ ثبوت یہہ ہے کہ مجھ ذرہ بیمقدار نے مقدونیہ کو فتح کیا اور وہ لوگ مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اور بے تکلف حلقہ بگوش ہو گئے اور جب کہ خود بدولت ایشیا کی فوجیں ہمراہ لیکر توجہ فرما رہے تو یونانیوں کا یہہ گردہ نہیں کہ حضور کا مقابلہ کرسکیں اور بالفرض اگر کوئی اجل گرفتہ مقابلہ کرے گا تو وہ اپنا کیا پاویگا اسلیئے کہ ایرانی بڑے دلاور اور کمال بہادر ہیں *

خلاصہ یہہ کہ اُس چرب زبان نے ایسے ایسے فقرے گوش گزار کیئے کہ بادشاہ نہایت محتضوظ ہوا اور باقی اہل مجلس مجال تردید نہ پا کر خاموش ہو رہے اور جس غرض کے لیئے بادشاہ نے اراکین دولت کو جمع کیا تھا وہ نتیجہ حاصل نہوا اسلیئے کہ جو بادشاہ دانشمند ہوتے ہیں اور وہ کوئی امر کونسل میں پیش کرتے ہیں تو غرض اُنکی یہہ ہوتی ہے کہ کونسل والے اپنی اپنی رائے ظاہر کریں اور اپنا مافی الضمیر اُن لوگوں پر

ظاہر نہو تاکہ وہ لوگ بے کہتے رائیں لکادیں اور بادشاہ کی خلاف مرضی کا اندیشہ نہ کریں مگر اس بادشاہ نے برخلاف اس قاعدہ کے اپنا ارادہ پہلے ظاہر کیا اور قاعدہ یہہ ھے کہ جب کوئی بادشاہ ایسا کام کرتا ھے تو خوشامدی لوگ جو اپنا رسوخ چاہتے ھیں اور اپنے کام سے کام رکھتے ھیں ھاں میں ھاں ملائیکو آمادہ رکھتے ھیں اور اُسکی تائید میں جو بحسب ظاہر بھالی معلوم ہوتی ھی ہرگز نہیں چوکتے اور وہ لوگ جو خیرخواہان دولت اور بقا جویاں سلطنت ہوتے ھیں جاں و مال کے اندیشہ سے عرض مشورت سے باز رکھتے ھیں اور ایسے خیرخواہ بہت کم ہوتے ھیں جو اپنے بادشاہ کی محبت صادق کے باعث اتنی جرأت رکھتے ھوں کہ خلاف اُسکی راے کے جو موجب ملال خاطر نازک ہو پروا نہ کریں اور سچی سچی پوری پوری ادا کریں بادشاہ کو یہہ مناسب تھا کہ جب مارڈونیس نے قاعدہ عام کے موافق چاپلوسی کے فقرے سنائے تھے تو وہ خیال کرتا کہ یہہ بھلا آدمی اپنے بلند نظری اور سپہ سالاری کی تمنا کو جو اُسکے جی میں بسی ہوئی ھی خیرخواہی اور گرمجوشی کے پردہ میں ظاہر کرتا ھی اور حق یہہ ھی کہ خوشامد کے فقرے ایسے جی میں گذر جاتے ھیں جیسے سانپ پھولوں پر گذر جاتا ھی اور بادشاہوں کو ناگوار نہیں ہوتے بلکہ اُنکو فریفتہ کر لیتے ھیں اور یہہ ظاہر پرست اتنا نہیں سمجھتے کہ خوشامدی لوگ جو خوشامد کرتے ھیں وہ ھمکو استدرا نادان جانتے ھیں کہ ہماری باتوں میں آجائیں گی اور یہہ بھی نہیں سوچتے کہ یہہ باتیں ہماری شان و لیاقت کے منامب نہیں *

حاصل کلام یہہ کہ جب تمام اہل مجلس خاموش رھے تو ارٹابینیز بادشاہ کاعم حقیقی جو حسب اقتضائے ضعیفی اور دانشمندی کے واجب التعظیم تھا بادشاہ سے مخاطب ہوا خلاصہ خطاب یہہ ھی کہ حضور اجازت فرماویں کہ بمقتضائے عمر و عقل کے میں بھی کچھ عرض کروں واضح راے عالی ہو کہ حضور کے والد ماجد یعنی میرے بھائی حقیقی نے جب پہلے پہل ستھیا والوں پر فوج کشی کا ارادہ کیا تو اس خیرخواہ حقیقی نے جہاں تک اُنکو سمجھانا تھا سمجھایا مگر اُنہوں نے میری بات نمائی اور بعد اُسکے جو نقصان جاں و مال کے عائد ہوئے وہ اس موقع پر بیان کے محتاج نہیں اور اب جن لوگوں پر آپ لشکر کشی کا ارادہ رکھتے ھیں وہ لوگ ستھیالوں

سے زیادہ مشہور و ممتاز ہیں اور بحری و بری دونوں قسم کی فوج اُنکی نہایت عمدہ ہی اور مقام غور ہی کہ جب صرف ایتھنز والوں سے اتنی بڑی فوج نے جو داتس اور ارتفرنیز کے تحت حکومت تھی شکست فاحش کھائی ہو تو تمام یونان والوں پر فتح پانا عقل و انصاف سے بہت بعید معلوم ہوتا ہی اور علاوہ اسکے آپ کا ارادہ یہہ ہی کہ سمندر پر پل ڈال کر ایشیا سے یورپ میں گذر فرماویں اگر بالفرض یہہ امر ظہور میں آوے اور بعد اُسکے خدا نخواستہ ایتھنز والے غالب آویں اور اپنے بیٹوں سمیت پل تک پہنچکر اُسکو توڑ ڈالیں تو کیسی کھل بلی پری اور ہماری کیا حالت ہو آپکو اتفاق نہیں ہوا مگر ہمنے ایسی مصیبتیں بھگتی ہیں کہ اب بھی اگر ستمیہا کی مہم کا خیال آجاتا ہی تو میرا پاپ کانپ اُٹھتا ہی آپ کے باپ کی جان اور تمام فوج کی جانیں ایک خیرخواہ کے طفیل سے سلامت رہیں یعنی اگر ہسٹینس میاتس والا اُس پل کے توڑنے پر جو دریائے دینیوب پر ڈالا گیا تھا اور اُسکے توڑنے پر بہت سی گفت و شنود رہی تھی راضی ہو جاتا تو ایران کی سلطنت کا نام نشان باقی نہ رہتا اور جب کہ آپ کو کوئی ضرورت درپیش نہیں تو ایسی سہمناک مہموں کا خیال کرنا نامناسب ہی اور بالفرض اگر ایسا ہی منظور ہی تو فی الجملہ غور و تامل واجب ہی اسلیئے کہ جس کام میں ہم خوب سی سوچ بچار کر لیتے ہیں تو اُسکا نتیجہ برا ہو یا بھلا ہو ہم سے منسوب نہیں ہو سکتا اور وہ سوہ تدبیری جو ہوشیاری کے ساتھ نہو اُسکا نتیجہ اکثر اچھا نہیں ہوتا باقی اس شان و شوکت ظاہری اور جاہ و جلال خیالی پر پھولنا نہ چاہیئے اسلیئے جو بڑے درخت ہوتے ہیں وہ طوفان کی ریل پیل میں معرض آفات میں دھتے ہیں اور کبرو غرور باری تعالیٰ کو شایان ہی اور وہ تکبر کا دشمن ہی چنانچہ اُسکی کمال خوشی اسمیں ہی کہ جو آپ کو بڑھاتے ہیں اُن کو بہت سا گھٹاوے اور یہہ اکثر ہوتا ہی کہ بڑی بڑی فوجیں تھوڑے لوگوں سے شکست کھاتی ہیں اسلیئے کہ وہی تھوڑوں کو دلاوری بخشتا ہی اور بہتوں کے دلوں میں رعب ڈالتا ہی *

بعد اُسکے ارتابینیز نے مارڈونیس سے خطاب کیا اور بہت سا برا بھلا کہہ کر یہہ بات کہی کہ تو نے یونانیوں کے معاملے میں راے سلیم ظاہر نہ کی اور جو کچھ کہ عرض خدمت کیا وہ صریح عقل سلیم کے خلاف ہی اور تو کس قدر

الزام کا مستحق ہی کہ اپنی بلند نظری کے واسطے ہماری قوم کو مبتلائے بلا کرنا چاہتا ہی مناسب یہی ہی کہ اس خیال سے در گذریں اور اور اگر لڑائی قرار پاوے تو خود بادشاہ جسکی جان و مال کی خیر مناتے ہیں ایران میں رہے اور جسقدر کہ فوج ممکن ہو اُسپر تو سپہ سالار معین ہوکر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہووے اور تیرے اور میرے بال بچے انجام لڑائی تک اس شرط پر حضور کی اول میں رہیں کہ اگر تیری رائے کے موافق ظہور میں آوے تو میرے بال بچے قتل کیئے جاویں اور اگر میری رائے کے مطابق واقع ہووے جیسا کہ یتیمیں کامل ہی کہ میری دور اندیشی کے بموجب وقوع میں آویگا تو تیرے بال بچے اور خود تو اس رائے ناقص کی بابت جو تونے اپنے آقا کو بتائی سزائے کامل کے سزا وار ہیں *

غرض کہ ارتابینیز نے جو مناسب سمجھا وہ عرض کیا مگر زرخسیر کہ تردید رائے اور فسخ عزیمت کا عادی نہ تھا بہت غضبناک ہوا اور چچاچی سے مخاطب ہوکر یہہ بات کہی کہ دیوتوں کا شکر ادا کرو کہ تم جناب والد ماجد کے بھائی ہو ورنہ ابھی اپنی گستاخی کی سزائے معقول پاتے مگر تمہاری سزا کی یہہ ترکیب ہی کہ تمکو عورتوں میں جس خوبو کے آپ ہیں اور اُنسے مناسبت رکھتے ہو چھوڑتا جاؤ اور اپنی فوج سمیت اپنے بخت و دولت کے بھروسے پر جہان فرض و آبرو لیجانا چاہے بے تکلف روانہ ہوں باوجودیکہ ارتابینیز نے آداب سلطنت اور حفظ مراتب بادشاہت میں کوئی دقیقہ باقی نہچھوڑا اور خلاف شان سلطنت حرف ثقیل منہہ سے نہ نکالا تھا مگر وہ بادشاہ خوشامد پسند نہایت ناراض ہوا اور بہت سے پیچ و تاب کھائے اور حقیقت میں خوشامد طلب بادشاہوں کی یہی شامت ہی کہ معقول باتوں کو سخت گراں سمجھتے ہیں اور وہ مشورے جو محض بیغرض اور صرف خیر خواہی پر مبنی ہوں اُن کو گستاخی پر محمول کرتے ہیں اور یہہ نہیں سمجھتے کہ اچھے آدمیوں کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ جو اُنکے خیال میں آوے وہ بادشاہوں کی خدمت میں بے تکلف عرض کریں یا جو امر واقعی ہو وہ اُنسے جس طرح بنے کہدالیں خصوص وہ باتیں جو اُنکے مزاج کے محض مخالف ہوں اور نہ وہ یہہ جانتے ہیں کہ بادشاہ اُن خیر خواہوں کے زیادہ محتاج ہیں جو کمال خیر خواہی سے کوئی بات نہ چھپاویں اور اسمیں کچھ شک نہیں

کہ جس بادشاہ کی قلمرو میں ایک آدمی بھی ایسا مخلص خیر خواہ ہووے تو وہ آپ کو بہت بڑا خوش نصیب تصور کرے اور اُس خیرسگال کو گورنمنٹ کا بڑا خزانہ سمجھے اگر یہہ تشبیہ تھیک ہی تو دو وجہ سے قدر و اعتبار کے شایان ہی اول یہہ کہ وہ نہایت ضروری ہی دوسرے یہہ کہ گورنمنٹ کا کمیاب آلہ ہی چنانچہ زر کسبز نے بھی اِسبات کا اِقرار کیا یعنی جب غصہ اُسکا فرو ہوا تو اُسنے تکیہ پر سر رکھ کر دونو رایوں کو خوب جانچا تو لا اور بعد اُسکے یہہ تسلیم کیا کہ میں نے اپنے چچا سے بڑی گستاخی کی اور اُس بڑے پیش آنے کے باعث سخت الزام کے قابل ہوں چنانچہ دوسرے دن اُسنے یہہ کیا کہ سر دربار تصور کا معترف ہوا اور اپنے علو مرتبہ کا ملاحظہ نکیا یعنی بہت اچھی طرح سے یہہ فقرہ ادا کیئے کہ جوانی کی حرارت اور نا تجربہ کاری کی خامی باعث ہوئی کہ میں نے ایسے لایق و فایق شہزادہ کی نسبت جیسا کہ ارتابینیز ہی جسکو بحکم کبر سنی اور دانائی کے ہر طرح کی تعظیم و تکریم کے شایان و سزاوار ہی سمجھنا چاہیئے تھا ایسے نا مناسب کلمے کہی اور اُسکے حفظ مراتب اور مراعات مدارج میں بہت غفلت برتی اور یہہ بھی فرمایا کہ باوجود مشاہدہ اس خواب کے جو پچھلے پھرے دیکھی گئی کہ ایک آدمی لڑائی کے اختیار کرنے کی کمال تاکید کرتا ہی اُسی کی راے سلیم اور صلاح مستقیم کو مقدم رکھا جب کہ خود بادشاہ نے یہہ فقرے فرمائے تو حاضریں در بار پر وجد کا عالم طاری ہوا اور اپنی خوشی ظاہر کرنیکے لیئے جھوم جھوم کر بادشاہ کے قدموں پر گرنے لگے اور سارے چھوٹے بڑے بادشاہ کی حمد و ثنا میں اتنے سرگرم ہوئے کہ ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہتا تھا اور یہہ تعریفیں اُنکی بناوت کی نہ تھیں اِسیلئے کہ یہہ تمیز کچھ دشوار نہیں کہ یہہ تعریف واقعی اور حقیقی ہی یا صرف چرب زبانی اور خوشامد گوئی ہی بادشاہ کے اِقرار اور اعتراف سے جسمیں ضعف و خوف کی بو باس نہ تھی روحانی عظمت اُسکی واضح ہوئی کہ وہ روز بروز اُن دلاورانہ اعترافوں سے ترقی پاتی ہی جو تلافی مافات اور جبر نقصانات کے لیئے ہوتے ہیں اور اُن تعریفوں کا یہہ زیادہ تر باعث ہوا کہ وہ بھی جانتے تھے کہ جو شہزادے زر کسبز کی مانند لالچے ہوتے ہیں اور خلاف مزاج اپنے سنتے دیکھتے نہیں وہ کبھی قصوروں کے معترف نہیں ہوتے بلکہ اُنکو

سینہ زوری اور زہر دستی سے راست و درست تھراتے ہیں اگرچہ وہ قصور حماقت اور نادانی سے صادر ہوں میری رائے یہہ ہے کہ قصوروں کا مرتکب نہونا اگرچہ بڑا کام ہے اور بڑی شان و عزت کا باعث ہے مگر جسقدر کہ خطاؤں کا معترف ہونا بڑی بات ہے اُسقدر وہ ہرگز نہیں اور حقیقت میں اس سے زیادہ کیا بڑی بات ہوگی کہ ایک فرمان روائی عظیم الشان بے تکلف اپنے قصور کا معترف ہووے ورنہ بادشاہوں کا اکثر یہی حال ہے کہ اگر بہولے چوکے کسی ایسے امر میں جو اُن کی شان و شوکت سے تعلق رکھتا ہو کسی طرح کی خطا سرزد ہووے تو زہار اُسکے مقرر نہیں ہوتے *

ہرودوتس کا اگر اعتبار کیا جاوے تو حسب قول اُسکے دوسری رات پھر بادشاہ کو وہی پہلا خواب نظر آیا اور کمال تاکید پر نہایت تہدید کو زیادہ پایا چنانچہ اُسنے اس واقعہ کو اپنے چچا سے بیان کیا اور اس تحقیق کے لیئے کہ یہہ خدا کی طرف سے تو نہیں چچا سے درخواست کی کہ آپ شاہانہ لباس پہنکر تخت پر بیٹھیں اور رات کو میرے بستر خواب پر آرام فرمادیں اُرتا بینیز نے خوابوں کی پریشانی بیان کی اور اپنی نسبت یہہ کھا کہ میں ہمیشہ ان دو باتوں کو یکساں پسند کرتا ہوں کہ آدمی یا بذات خود اپنے معاملوں کا خوب سوچ سمجھ کر انصرام کرے یا اوروں کی نیک صلاح سنکر انجام دے اور یہہ دونوں باتیں آپ میں موجود ہیں چنانچہ آپ جب اپنی منتضائے طبیعت کے موافق کوئی کام کرتے ہیں تو آپ کی ذات حمیدہ صفات سے دانشمندی اور ہوشیاری کی باتیں ظہور میں آتیں ہیں اور کوئی ارادہ آپ کا نا مناسب نہیں ہوتا مگر جب کبھی کہ بہولے چوکے بڑی صلاح دینے والوں یا خوشامد گویوں کی باتوں میں آجاتے ہو تو راہ مستقیم سے گونہ منحرف ہو جاتے ہو تمہارا حال سمندر کا سا ہے کہ اُس میں بجائے خود موجوں اور تلاطم کا نام و نشان نہیں مگر خارج سے مختلف حرکتیں پیدا ہو جاتیں ہیں اور خدا شاہد حال ہے کہ کل کے دن جو مینے کونسل میں عرض خدمت کیا اور اُسکا جواب نامناسب پایا تو اپنی کسر شان اور ہتک عزت کا مطلق رنج نہیں ہوا ہاں یہہ بات ضرور ہے کہ آپ کے انتخاب سے مکدر ہوا کہ آپ نے مختلف رایوں میں سے اُس رائے کو جو منتج اعتدال اور مشر انصاف

تھی نا پسند فرمایا اور وہ رائے ناقص جو غرور و تکبر کی باعث تھی اسکو پسند کیا *

بعد اُسکے آرتابینیز نے بادشاہ کی خوشی کی اور اُسکی خاطر اُسکے بستر پر آرام کیا چنانچہ اُسنے بھی وہی مشاہدہ کیا جو بادشاہ بلند نظر نے معاینہ فرمایا تھا یعنی اُسنے یہہ دیکھا کہ ایک آدمی بڑی لعنت ملامت کر کے دھمکاتا ہے کہ اگر تو نے بادشاہ کو اُسکے ارادوں سے باز رکھا تو بڑی مصیبتوں میں تجھکو مبتلا کروں گا بعد اُسکے آرتابینیز نے یہہ خیال کیا کہ کئی مرتبہ ایک ہی طرح کی خواب کا دیکھنا خالی حکمت سے نہیں ظاہر بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے چنانچہ وہ بھی بادشاہ کی رائے کا شریک ہو گیا اور یونانیوں سے لڑائی تھو گئی اور واضح ہو کہ مورخ نے جو باتیں لکھی ہیں وہ ہر دو تیس کی تحریروں سے لی ہیں *

حالات آئندہ سے واضح ہوگا کہ اس بادشاہ نے اپنی نیک عادتوں کو بہت کم نباھا یہاں تک کہ دانائی اور ہوشیاری کا گہڑی دو گہڑی ظہور رہتا باقی بھر وہی بے اعتدالیوں غالب ہو جاتیں اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل و طینت اُسکی نیک نہ تھی آدمی میں کتنی ہی عمدہ باتیں ہوں مگر اختیار و قدرت کا پانا اور خوشامد درآمد کا سنا اُسکو خراب کر دیتا ہے یہہ بڑی ملکہوتی صفت اُس وزیر کی ہے کہ اپنی ہتک عزت سے اتنا ناراض نہ ہو جسقدر کہ اُس رائے ناقص سے رنجیدہ ہووے جو اُسکے آقاے نامدار کے مضر پڑے *

یہہ مشورہ جو مار دونیس نے بادشاہ کو دیا تھا بہت برا تھا اسلیئے کہ وہ بادشاہ کے اصرار و تحکم کو بڑھانے والا اور اُسکی بلند نظروں کو ترقی دینے والا تھا یہاں تک کہ سدا ایسے ہی خیالوں میں گرفتار رہے جن لوگوں کو ہم فتح نصیبیوں کے نام سے پکارتے ہیں اُنہوں کے دلوں میں ایسی ایسی بلند نظریاں سمائی ہوتیں ہیں اور کتاب مقدس میں اُن خانماں خرابوں کو قوموں کا قزاق لکھا ہے سزیکا کہتا ہے کہ جب ایران کے بادشاہوں کی چہان بین کیجائے تو کوئی ایسا نہوگا جسنے ملک موروثی پر قناعت کر کے فتح ممالک سے برضا و رغبت باز رہا ہو بلکہ ہر ایک کا یہہ حال رہا کہ جب تک وہ اس عالم سے نہ اُٹھا تب تک مہمات کی تدبیروں

فتوحات کے کاموں سے فارغ نہ بیٹھا

ہفت اقلیم اربکیرد بادشاہ * ہمچنین درہند اقلیم دگر

اور وہی مورخ کہتا ہے کہ یہہ مقام تعجب اور موقع تحسیر نہیں ہے کہ
• ملک و دولت کی طمع ایسا گہرا غار ہے کہ جو چیز اُس میں جا پڑتی ہے
اُس کا پتا نہیں لگتا اور سیکڑوں سلطنتیں اور لاکھوں حکومتیں اُس میں
ڈالے چلے جاؤ وہ ہو گز لبریز نہیں ہوتا

دریں درطہ کشنی فروشد ہزار کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

دوسری فصل

زرکسیز کے کوچ کرنے اور آبنائی ہلسپانڈ پر

کشتیوں کا پل باندہ کر ایشیا سے یورپ

میں جانیکے بیان میں

جبکہ لڑائی کی بات پختہ ہوئی اور کوئی مانع باقی نہ رہا تو زرکسیز نے
اِس اندیشہ سے کہ اگر خدا نہخواستہ شیطان کے کان بہرے کوئی کسر باقی
رہے اور مطلب پورا نہوا تو بڑی بدنامی ہوگی کارتہج والوں کو جو بڑے
زور آور تھے اِس مضمون کا نامہ لکھا کہ ایرانی خاص یونانیوں پر دھاوا کریں
اور تم یونان کی اُن بستیوں پر حملہ کرو جو اٹلی اور سسلی میں بستے
ہیں تاکہ وہ یونان کی مدد رسانی سے قاصر رہیں چنانچہ کارتہج والوں نے
اِملکار کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا اور اُس بہادر باتدیبر نے بھرتی بھر نے میں
صرف افریقہ پر اکتفا نہ کی بلکہ وہ روپیہ جو زرکسیز نے بھیجا تھا جا بجا
کی بھرتی ہو صرف کیا یہاں تک کہ اسپین اور گال یعنی فرانس اور اٹلی
کے بہت سے لوگ نوکر رکھے اور اُن دو نوں مقاموں سے تین لاکھ آدمی
اکٹھے کیئے اور تعمیل امور مندرجہ نامہ کے واسطے بڑے بڑے جہاز بقدر
کثرت فوج مذکور کے فراہم لائے حاصل یہہ کہ زرکسیز نے بموجب پیشین
گوئی دانیال پیغمبر علیہ السلام کے مال و دولت اور زور و قوت کے ذریعہ

سے تمام دنیا کے لوگوں کو یونان کی خلاف پر آمادہ و مستعد کیا یعنی تمام مغرب والوں کو املکار کے تحت حکومت کیا اور سارے مشرق کے لوگوں کو اپنے ہمراہ لیا *

چنانچہ پانچویں برس اپنی تخت نشینی سے اور دسویں برس مارتھون کی لڑائی سے سارڈس کی جانب جہاں فوجوں کی رھتیاں تھری تھی نہضت فرمائی اور جہازوں کے بیڑے ہلسپانڈ کے کنارے کنارے روانہ ہوئے اور کوہ اتھوس کے بیچا بیچ ایک رستہ کاٹنے کا حکم صادر ہوا یہہ پہاڑ مقدونیہ میں واقع ہے جو یورپ ترکستانی کا ایک ضلع ہے اور وہ پہاڑ جزیرہ نما کی صورت آرکی پلیگو تک پہنچا ہوا ہے اور صرف ایک خاکنائے جو نیم فرسنگ زمین سے بلند ہے اُسکو خشکی سے ملاتی ہے اس جگہ طوفان کی مار مار رھتی ہے اور بہت سے جہاز وہاں تباہ ہو جاتے ہیں چنانچہ زرخسین نے اس پہاڑ کے کاٹنے کا بھی سبب قرار دیا مگر یہہ اُسکی خود نمائی تھی کہ ایسے بڑے کام سے جو نہایت دشوار تھا اپنی نمایش چاہنا تھا ہرودوٹس صاحب لکھتے ہیں کہ یہہ کام اُسکا صرف نام کے لیئے تھا اسلیئے کہ اُسکی کشتیاں خاکنائے سے اوپر کو ہوکر جیسا کہ اُن دنوں دستور تھا جاسکتی تھیں اور خرچ بھی تھوڑا ہوتا اور جانبیں بھی آرام سے رھتیں آخرکار پہاڑ سے اتنا بڑا کشادہ رستہ کاٹا گیا کہ تین کشتیاں تین تین کنارہ چپوڑوں کی برابر نکل جاتیں یہہ بادشاہ اتنا بیہودہ تھا کہ تمام کارخانہ قدرت عناصر وغیرہ کو بھی اپنا محکوم سمجھتا تھا چنانچہ اُسنے اسی خیال فاسد کے باعث سے کوہ اتھوس کو ایک نامہ اِس مضمون سے لکھا کہ او اتھوس تو اتنا سرکش پہاڑ ہے کہ تیرا سر آسمان تک پہنچتا ہے مگر مابدولت ارشاد فرماتے ہیں کہ سرکاری مزدوروں کے رستہ میں ایسے تیلے اور پتھر نہ ڈالنا کہ وہ کاٹے نہ کٹیں ورنہ ہم تیری بیخ و بنیاد اوکھاڑ کر اپنے سر مبارک کے صدقے سمندر میں پھکوا دیں گے ادھر یہہ نامہ چلتا گیا اور ادھر مزدوروں پر کوزے پڑنے شروع ہوئے اور کام کی مار مار ہونے لگی مگر ایک سیاح جو فرانسیس نامی بادشاہ اول کے عہد میں تھا اور اُسنے ایک کتاب عجائبات کے بیان میں جو اُسنے بچشم خورد مشاہدہ کیئے تھے لیکن زبان میں تصنیف کی واقعہ مذکور کی صدق دراستی پر شبہہ کر کے بیان کرتا ہے کہ جب میں کوہ اتھوس کے قریب آیا تو مینہ

کوئی نشان اِس بڑے کام کا جو شہرہ اطراف و جوانب اور زبان زد خواص و عوام ہے مشاہدہ نہیں کیا *

ابھی بیان ہو چکا ہے کہ زرکسیز نے سارڈس کی طرف کوچ فرمایا اور وہاں سے آگے بڑھ کر † کیپوڈوشیا کو پس پشت ڈالا اور دریائے ہیلِس سے عبور فرما کر شہر سیلیں کو جو فوجیہ میں بڑے بستی ہے اور اُسکے قریب سے دریائے میاندر نکلتا ہے نزول اجلال سے رونق بخشی حسب اتفاق وہ پتھینس لڈیا والا جو مال و دولت میں ثانی زرکسیز تھا چند روز سے وہاں اقامت پذیر تھا چنانچہ اُس والا شمت نے فوج سمیت اُسکی اِس تکلف سے ضیافت کی کہ وہ دہم و قیاس سے باخبر ہے اور علاوہ اُسکے یہہ کیا کہ تمام خزانہ اپنے اِس مہم کے خرچ و اخراجات کے لیئے زرکسیز کے سامنے پیش کیئے بادشاہ اُسکی رفاقت سے نہایت راضی ہوا اور بے ساختہ یہہ پوچھہ بیٹھا کہ تمہارے پاس کسقدر دولت ہے پتھینس نے کہا کہ جسقدر پیش کرنا مرکوز خاطر تھا تھیک تھیک حساب اُسکا یہہ ہوا تھا کہ چاندی دو ہزار ٹیلنٹ جو چھہ میلئن فرانسیسی اور دو لاکھ پچپن ہزار پونڈ انگریزی اور پچیس لاکھ پچاس ہزار ہندوستانی روپیہ کے برابر ہوتے ہیں اور سونا سات ہزار ڈارک کم چار میلئن جسکے ستر ہزار لیور کم چالیس میلئن فرانسیسی ہوتے ہیں جو ستورہ لاکھ پونڈ انگریزی اور ایک کروڑ ستر لاکھ ہندوستانی روپیہ کے مساوی ہیں اور یہہ واضح رہے کہ دس لیور فرانسیسی کا ایک ڈارک ہوتا ہے حاصل یہہ کہ اُسنے یہہ سب روپیہ پیش کر کے یہہ بیان کیا کہ یہہ قدر قلیل نذر ہے باقی میوے گھر بار کے لیئے محاصل کافی وافی ہے بادشاہ نے بہت سا شکر اُس کا دل میں ادا کیا اور اُسکو مخلص خالص قرار دیا اور اِس خیال سے کہ وہ متجہہ سے سبقت

† یہہ قدیم صوبہ ایشیاء کوچک کا ہے جسکی حد شمالی پاتس اور مشرقی دریائے فرات اور آرمینیا اور جنوب میں کوہ تارس اور مغرب میں فوجیہ اور گیلیشیہ تھی اب یہہ صوبہ روم کی عملداری میں ہے زمیں اُسکی نہایت سیراب و سرسبز ہے اسمیں گیہوں وغیرہ عمدہ اجناس پیدا ہوتی ہیں اور گہوڑوں گدھوں اور بھیڑوں کی عمدہ نسل کے واسطے مشہور تھا سائیرس یعنی کیخسرو کے وقت یہہ صوبہ ایرانیوں کے قبضہ میں آیا تھا اور اسکندر اعظم کے بعد سے سنہ ۱۷۰۰ ع تک اُسکی بادشاہت علیحدہ قائم رہی مگر بعدہ رومیوں نے فتح کر کے اپنی حکومت میں داخل کر لیا *

نه ليجارو بجاء قبول پيشکش کي چار مياپن کي پورے کرنے پو جس
میں سات هزار دارک کي کمي باقي رھتي تھي منجبور و ناچار کيا*

طريق مذکور سے واضح ھوتا ھے کہ وہ پتھيئس بڑا دريا دل اور نہایت
عالي ھمت تھا اور مال و دولت سے اُسکو سخت نفرت تھي جو انسان
کي بڑي عمدہ خصلت ھے مگر حقيقت يہ ھے کہ يہ بادشاہ اتنا
خسيس و دون ھمت تھا کہ اُسکے برابر کوئي بقال طبيعت نہوگا علاوہ
روپيہ پيسے کي لالچ کي اتنا بے رحم اور خدا نا ترس تھا کہ رعایا سے سخت
سخت محنتیں ليتا تھا اور سونے چاندي کي کانين جو اُسکي قلمرو میں
کھپن کھپن تھين ھميشہ کھدواتا تھا چنانچہ ايک مرتبہ ايسا ھوا کہ وہ موجود
تھا اور غريب لوگ اُسکي رعایا کي روتے پيٽتے ملکہ کي خدمت میں حاضر
آئے اور اُس نيکبخت سے سفارش چاغي چنانچہ ملکہ نے داد خواھونکے
حال پو ترس کھایا اور اپنے شوھر سے ايسي چال چلي کہ نا انصافي اُسکي اُسپر
واضح ھوگئي يعني جب وہ دولت خانہ میں تشریف لائے تو ملکہ نے نئي طرح
کي دعوت کي کہ اچھ اچھ باسن سونے چاندي سے بھر کر اُسکے سامنے رکھ
ديئے بادشاہ نے تمام دعوت کو خوب ديکھا بھالا مگر کوئي چيز ايسي نپائي
کہ جس سے کچھ پيٽ بھرے اور تھوري سي بھوک جاورے آخر کار مقصود
دعوت سمجھ کر يہ جی میں کہنے لگا کہ سونے چاندي کا حاصل صرف
ديکھنا بھالنا نہیں بلکہ اُسکو کام میں لانا شرط ھي رعایا کو کانوں کي کھدائي
میں کھپانا اور کھپت کيار کے کام سے باز رکھنا کتنا بڑا ستم ھي کہ اُسکا نتيجہ
فقر و فاقہ کے سوا متصور نہیں ھوسکنا آخر کار ايسي ايسي قباحتیں سوچو
پانچواں حصہ رعایا کا کانوں کي کھدائي پو منظور فرمایا پلو تارک نے يہ
واقعہ اور علاوہ اُسکے اور بہت سے قصے جنسے عورتوں کا حسن لياقت
ظاهر ھوے تحريرو کيئے چنانچہ نقل ايک بادشاہ کي جو اُسي ملک میں
فرماں روا تھا اس طور پو قلمبند کي کہ اُسنے اپنے ديوتوں سے يہ دعا مانگي
تھي کہ جس چيز کو میں چھوڑو وہ سونے کي ھو جاورے چنانچہ يہ
دعا مستجاب ھوئي مگر انجام يہ ھوا کہ بھوکونکے مارے جان کا انديشہ
غالب ھوا *

وہ بادشاہ والا ھمت جسنے وہ عمدہ پيشکش گذراني تھي بعد ايک
مدت کے زرکسيز سے یوں ملتجي ھوا کہ ميروے پانچ پيٽے جو آپ کي فوج

میں ہیں منجملہ اُنکے بڑے بیٹے کو آپ چھوڑ جاویں کہ میری ضعیفی میں کام آوے بادشاہ یہہ درخواست سنکر اتنا ناخوش ہوا کہ اُس لہلہاتے گہرو کو اُس کے باپ کے سامنے قتل کرایا اور پھوٹے منہ سے یہہ بات کہی کہ یہی ہماری بڑی عنایت ہی کہ تجکو تیرے باقی بچوں سمیت زندہ چھوڑتے ہیں بعد اُسکی اُس لاش کو دو تکرے کراکر ایک تکرہ دائیں اور ایک تکرہ بائیں نصب کرایا اور تمام فوج کو اُنکے بیچ سے گذر جانے کا حکم دیا کہ اس قربانی کے صدقہ حوادث سے محفوظ رہیں اس قسم کے بادشاہ کتنے بڑے ہوتے ہیں اور بڑے آدمیوں کی دوستی اور احسانمندی پر اعتماد کرنا کسقدر نادانی اور غلط فہمی ہے مختصر یہہ کہ زرسینز فرجیہ سے کوچ کرکے ساردس میں پہنچا اور جازے وہیں بسر کیئے اور اسی مقام سے تمام یونان کے شہروں میں باستثنا ایتھنز اور اسپارٹا کے ایلنچی بھیجے اور حسب دستور اُنسے پانی مٹی طلب کیا *

جب موسم بہار آیا تو اُس نے ساردس سے ہلسپانڈ کی جانب کوچ فرمایا اور وہاں جاکر یہہ سوچھی کہ دریا کی لڑائی کا سیر و تماشا مشاہدہ کیجئے چنانچہ ایک ایسے بلند پستہ پر تعنت اُسکا قائم کیا گیا کہ وہاں سے تمام کشتیاں جو سمندر میں چلتی پھرتی تھیں اور ساری فوجیں جو خشکی میں پڑی ہوئیں تھیں نظر پڑتی تھیں بادشاہ نے لاو لشکر کے پھیلاؤ اور جاہ حشمت کو دیکھ کر آپ کو بڑا نصیبی والا تصور کیا اور جی ہی جی میں خوشی کے مارے پھولا نسایا مگر اُسی دم اُسکے دل میں یہہ خیال گذرا کہ سو برس کے بعد یہہ حال ہوگا کہ یہہ ہزاروں آدمی جو اسوقت میری آنکھوں کے سامنے حاضر و موجود ہیں باقی نہ رہینگے اس خیال کے آتے ہی حال پلٹ گیا اور خوشی کے تیور بدل گئے اور ابنائے جنس کی ناپایداری سوچ سمجھ کر بے ساختہ رونے لگا یہہ حال اُسکا بیگانوں کا حال سوچکر ہوا اگر وہ اپنے حال میں تامل کرتا کہ وہ مال و دولت کی طمع اور جاہ و حشمت کے لالچ سے لاکھوں جانوں کے تلف ہونے کا سبب ہوا تو یہہ تامل اسکا گریہ و زاری پر زیادہ باعث ہوتا *

آرتابینیز دانشمند کو بھٹک خیر خواہی یہہ التزام رہتا تھا کہ جب کوئی موقع ایسا ہاتھ آتا تھا کہ خود بادشاہ کو نافع اور تمام رعایا کو مفید دے تو عرض کلمات خیر آمیز سے چوکنا نہ تھا چنانچہ اُسنے بادشاہ کو

مہزورن و مغموم دیکھ کر فرصت کو غنیمت جانا اور وہ مصیبتیں اور آفتیں جو بنی آدم پر نازل ہوتیں ہیں اور اُن سے کمال تکلیفیں پہنچتی ہیں نہایت بسط و شرح سے بیان کیں اور اُن تصوروں کو دو بالا کیا اور ساری غرض یہہ تھی کہ نصیب سلطنت کا مقصود، اصلی اُسپر واضح ہو جاوے یعنی بادشاہوں کے ذمہ صرف اتنا واجب نہیں کہ وہ اپنی رعایا کو عمر طبعی تک صحیح و سلامت پہنچاویں بلکہ یہہ بھی لازم ہی کہ جو بلائیں اُن پر نازل ہوں تو اُنکو دور دفع بھی کریں ہنوز یہہ گفتگو پوری نہوئی تھی کہ زرکسیز نے چچا صاحب سے یہہ دریافت کیا کہ قطع نظر مشاہدہ اُس خواب سہمناک کے جسکے باعث سے آپ کو تبدیل راے کی ضرورت پڑی اب بھی آپ کی وہی راے ہی جو پہلے تھی یعنی راے صواب اقتضای آپ کی یہی مشورہ دیتی ہی کہ یونانیوں سے قتل و قتال کی طرح نہ ڈالوں ارتابینیز نے جواب دیا کہ ہاں اب بھی مجھکو کہتا ہی اور مجھکو دو باتوں میں بڑا تردد ہی بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں عرض کیا کہ وہ یہہ ہیں یعنی زمین کو اتنا نہیں پانا کہ وہ اتنی بیشمار فوج کو رسد پہنچاوے اور سمندر میں کوئی لشکرگاہ ایسا بڑا نہیں کہ وہاں یہہ تمام کشتیاں سما جاویں زرکسیز نے قوت اعتراض کو تسلیم کر کے جواب دیا کہ ایسی بڑی مہمون میں ایسی خفیف باتوں کا سوچ بچار کہ ہمکو بڑی دقت ہوگی بہت نا مناسب ہی پہلے بادشاہوں نے بڑی بڑی مہمون میں کبھی ایسا اندیشہ نہیں کیا اگر وہ ایسی تھوڑی سوچتے تو یہہ ترقی جو ایران کی سلطنت کو بالفعل حاصل ہی ہوگئی نہوئی تھی

علاوہ اُس کے ارتابینیز نے یہہ بھی جنایا تھا کہ آئیٹونیہ والوں کو یونان والوں کے مقابلہ میں رکھنا بہت نا مناسب ہی اِسلیمے کہ یہہ سارے ایک تہیائی کے بتے ہیں اور ایک ڈال کے توڑتے ہیں اور اس مقدمہ میں اُنکی وفاداری پر بھروسا کرنا اور اُنکی رفاقت کا سہارا تکناً بعید از عقل سلیم اور خلاف راے مستقیم معلوم ہوتا ہی مگر زرکسیز نے حسب دستور اپنے جیسے اور باتوں میں اُسکی نمائی ویسے ہی اِس معقول مشورہ میں اُس مشیر خیرسگال کی پیروی نہی زرکسیز نے ایشیا سے یورپ میں اوترونے کے کے لیئے ایک بڑا پل کشتیوں کا سات استبدیا یعنی ایک میل انگریزی کے

قدر چوڑا چکلا سمندر کے اُس بازو پر جو افریقہ اور ایشیا کے درمیان بطور حد فاصل واقع ہی اور پہلے نام اُسکا ہلسپانڈ تھا اور اب بنام ڈارڈیناس یہ گیلی پولی شہرہ آفاق ہوا بہت روپیہ لاکھ ہزار محنت و مشقت سے بنوایا تھا حسب اتفاق ایسا طوفان آیا کہ وہ پل ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا زرکسیز یہہ خبر سنکر نیلا پیلا ہوا اور بہت سے بل کھاکر سزائے گستاخی کے لیئے پابزنجیر کرنا سمندر کا تجویز کیا چنانچہ یہہ حکم دیا کہ بڑی بڑی دو زنجیریں دریا میں ڈالی جاویں اور علاوہ اسکے دس بیس آدمی تین سو تازیانہ مارنے اور اس گفتگو کرنے کے واسطے تجویز فرمائے کہ او بدنصیب برگشتہ بخت مضرت کیش نقصان اندیش تیرا خداوند ولی نعمت تجھکو اُس گستاخی کی سزا دینا ہی جو تو نے بلا موجب اُسکے ساختہ پرداختہ کے ساتھ کی اور یہہ خوب سمجھلے کہ وہ گردن شکن گردن کشاں یعنی زرکسیز کشور ستار، تجھپر بہت آسانی سے گذریگا اگرچہ جوشر قلاطم کے زور و شور اور موجوں کی ریل پیل سے ملازمان دولت کا تو مقابل کرے اس بادشاہ کی بیہودگی صرف اس بات پر ختم نہوئی بلکہ اُسنے یہہ ستم ڈھایا کہ اُس پل کے منصروں کے سر قلم کرا دیئے اور یہہ نسخہ کہ طوفان کی آمد بشر کے قبضہ قدرت میں نہیں *

بعد اُسکے دو پلونکی تیاری کا حکم دیا کہ ایک پر صرف فوج عبور کرے اور دوسری پر بہر بنگاہ اترے اور اس کام کے واسطے اچھے اچھے ہوشیار منصوم اور بڑے بڑے چالاک کاریگر مقرر کیئے چنانچہ انہوں نے تین سو ساٹھ کشتیوں سے اسطور پر وہ پل بنائے کہ تھوڑے سی تین تیر چوڑوں اور بعض پچاس پچاس چوڑوں کے بنائیں اور گوشے اُنکے بھیر اسود کی طرف رکھے اور بھر ایجیئن کی جانب تین سو چودہ کشتیاں کھڑی کر کے بڑے بھاری بھاری لنگر ڈالے تاکہ ہوا کی تندہی اور ہانی کی تیزی سے محفوظ رہیں مگر شرق کی جانب تین راستے کھلے ہوئے چھوٹی کشتیوں کے آنے جانے کے واسطے بھیرہ اسود میں چھوڑے اور خشکی کی دونو جانب بڑے بڑے گولے زمین میں گلاکر بڑے بڑے حلقے لوہے کے ڈالے اور اُن حلقوں میں دو رے سن کے اور چار رے کسی اور چیز کے جو اُن دنوں رسونکے واسطے مستعمل تھی خوب بانٹ بھنکر باندھے مگر وہ سن کے رے اتنے بھاری تھے کہ ایک ہاتھ کا توڑا اُنکا ایک ٹیلنٹ کا ہموزن تھ

جو بیالیس ہونڈ انگریزی اور اکیس سپر ہندی کی برابر ہوتا ہی اور اُن رسوں کو طول کی جانب ایک سرے سے دوسرے سرے تک پل پر ڈالا بعد اُسکے بہت سے درخت کٹوا کر سیات کشتیاں بنوائیں اور تختوں کی جگہ اُن کشتیوں کو تھیک تھاک کر کے اِس طرح پر اُن رسوں سے اُن کو باندھا کہ برابر فرش ہو گیا اور ایک سطح مستوی نکل آئی اور جب اس کام سے فراغت پائی تو اُس حیثیت مناسب پر مٹی ڈلوائی اور دائیں بائیں چوبیس کتھرے اِسلئے بنوائے کہ جانور سمندر کو دیکھ کر نچوونکیں یہہ دونوں مشہور پل جو اس بادشاہ نے بنوائے تھے اُنکی بذات کا طور یہی تھا جو مذکور ہوا *

بعد اُسکے ایک دن اوتر نے کے لیئے مقرر ہوا چنانچہ اُسدن سورج کے نکاس پر کہ بہانت بہانت کی خوشبوئیں دونوں پلوں پر ڈالیں گئیں اور تمام رستوں میں جگہ جگہ مہدی بچھائی گئی یہانتک کہ بادشاہ نے سورج کی طرف منہ اُٹھا کر جسکو ایرانی جی جان سے پوجتے تھے شراب کی قسم سے کوئی چڑھاوا سمندر میں ڈالا اور یہہ دعا مانگی کہ جب تک تمام یورپ کو فتح کر کے آپ کا خادم قابض و متصرف ہو تو آپ اُسکے حافظ و ناصر رہیں بعد اُسکے یہہ عمل کیا کہ شراب کا باسن اور سونے کا پیالا اور ایک پیش قبض ایرانی دریا میں ڈالا اور جب یہہ کام کر چکا تو حکم عبور صادر کیا چنانچہ فوجیں اُترنے لگیں اور باوجود اسے کہ غریب سپاہیوں کے کوزے مارتے تھے اور چلو چلو کی مار مارتی مگر سات رات دن برابر اوترا کیئے *

تیسری فصل

فوج کی تعداد اور تیماریتس کے آزادانہ رائے

دینے کے بیان میں

جب کہ فوجیں تمام اوتر گئیں تو زرخسیر نے تھریس کرسانیسس کی جانب کوچ کیا اور شہر تھور کو جو دریائے ہیروس کے مہانہ پر ملک تھریس میں واقع ہے نزول اجلال سے زینت بخشی اور ایک دو روز مقام فرما کر فوج اور جہازوں کا جو کنارے کنارے چلے آتے تھے جائزہ لیا چنانچہ وہ بڑی فوج جو

ایشیا سے لیگیا تھا سترہ لاکھ پیادے اور اسی ہزار سوار علاوہ اُن لوگوں کے جو آلات بار برداری مثل اونٹ خچر گازیوں وغیرہ کے اوپر معین تھے شمار میں آئے چنانچہ وہ تمام مل ملاکر آٹھارہ لاکھ آدمی ہوئے اور سوا اِن کے تین لاکھ کے قریب قریب وہ فوجیں تھیں جنکے حاکم و فرمانروا بعد عبور ہلسپانڈ کے زرکسیز کے مطیع و فرمان بردار ہو گئے اور اُنہوں نے اپنی فوجیں اسکے ہمراہ کر دیں جنکے ملنے سے تمام فوج اُسکی اکیس لاکھ ہو گئی اور وہ بیڑہ اُس کا جو ایشیا سے روانہ ہوا تھا اُس میں بارہ سو سات جنگی کشتیاں اور فی کشتی دودو سو آدمی خاص اُسی ملک کے اور تیس تیس آدمی ایرانی یا ساسی کے تھے جنکی میزان ۲۷۷۶۱۰ ہوتے تھیں اور علاوہ اُسکے اور قوموں نے جو اپنی کشتیاں ہمراہ کیں تھیں وہ ایکسو بیس کشتیاں اور فی کشتی دودو سو آدمی تھے جنکی میزان چوبیس ہزار ہوتی ہے اور اسکے سمیت کل کی میزان ۳۰۱۶۱۰ آتی ہے اور سو اُس بیڑہ کے جسمیں بڑی بڑی کشتیاں مرتب تھیں تین ہزار کے قریب چھوٹی چھوٹی کشتیاں تیس تیس اور پچاس پچاس چھوٹکی رسد وغیرہ کے لینے بیڑہ کے دائیں بائیں چلتی تھیں اگو فی کشتی ۸۰ آدمی قرار دیئے جاویں تو دو لاکھ چالیس ہزار آدمی ہوتے ہیں *

اور جب کہ وہ بادشاہ تھرمپلی کے متصل پہنچا تو فوج اُسکی علاوہ خدمتگاروں اور خواجہ سراہوں اور عورتوں اور نان بانہوں وغیرہ کے جو اکثر قوموں کے ہمراہ ہوتے ہیں اور تعداد اُنکے تعداد فوج کی قریب قریب تھی ۲۶۳۱۶۱۰ آدمی تھی چنانچہ کل فوج اُسکی خادم و مخدوم سمیت باون لاکھ تراسی ہزار دوسو بیس آدمی تھے واضح ہو کہ یہہ وہ حساب ہے جو ہرودوٹس نے کیا تھا اور پلوٹارک اور آئی سوکراتیز یعنی سقراط اُسکے متفق ہیں مگر ڈائیڈورس سائیکولس اور پلینی اور ایلین اور اور لوگ بھی تعداد مذکور سے بہت کم بتاتے ہیں مگر حساب اُنکا ہرودوٹس کی نسبت صحیح معلوم نہیں ہوتا اسلیئے کہ ہرودوٹس اُس مہم کے زمانہ میں موجود تھا چنانچہ وہ اُس عبارت کی نقل کرتا ہے جو بحکم کونسل ایفکٹین کے مقام تھرمپلی میں جہاں وہ لڑائی واقع ہوئی تھی ایک عمارت پر کھدی ہوئی تھی کہ ہمنے تیس لاکھ آدمیوں کا مقابلہ کیا حسب قول ڈائیڈورس کے خوراک کا حساب معلوم ہوتا ہے

کہ ہر روز ایک لاکھ دس ہزار تین سو چالیس میدمنس خرچ ہوتے تھے اور ایک میدمنس چھ بشل کے برابر ہوتا ہے حاصل یہہ کہ جستدر تاریخ میں اس فوج کی کثرت کا بیان ہے اس قدر کسی لاولشکر کا مذکور نہیں اور یہہ بادشاہ وہ شکل و شمائل کا پورا اور چہرہ مہرہ کا سچا تھا کہ لاکھوں آدمیوں میں کوئی نوجواں گہرو اُسکی سجدہ دہجہ کا نظر نہ پڑتا تھا اور جب کہ فرماں رواے کشور داد گستر رعیت پرور نہو تو یہہ بہت آدنے لیاقت اُسکی ہے کہ حسن و جمال ظاہری رکھتا ہو چنانچہ جستدر صاحب بعد تعداد اُس فوج کثیر کے لکھتے ہیں کہ اِس بے شمار سپاہ کا کوئی سردار نہ تھا مطلب یہہ ہے کہ کوئی لایق نہ تھا *

اگر ہرودوٹس ہمسے بیان نکرتا کہ زرکسیز نے چار برس اہتمام و انصرام میں صرف کیئے تو بہت مشکل سے یقین آتا کہ ان بیشمار لوگوں کو کھانے پینے کو روز مرہ ملتا تھا ابھی بیان ہوچکا ہے کہ لدی بیوی کشتیان غلہ وغیرہ کی رسد رسانی کے واسطے کنارے کنارے چلی آتی تھیں تا کہ لشکر میں کسی چیز ضروری کا تورا نہونے پاوے اور علاوہ اُن کے روز روز نئی نئی کشتیان بھی آتی رھتی تھیں ہرودوٹس نے اُس فوج کثیر کی شمار کا طریقہ یہہ بیان کیا ہے کہ اُن لوگوں کا دستور یہہ تھا کہ دس ہزار آدمیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا خوب بہڑا بہڑا کر دائرہ کی صورت کھڑا کرتے اور ایک دیوار گرد اُن کے کمر تک بناتے اور بعد اُسکے تمام فوج کے آدمی وار وار سے پے درپے اُس احاطہ میں آتے جاتے رھتے یہاں تک کہ ساری فوج کی گنتی ہو جاتی اور اسی مورخ نے زرہ بکتر کی کیفیت اور ہتھیاروں کی حقیقت اُنکی قوموں کی نسبت جو سپاہ مذکور کے شامل حال ہوگئی تھی منصل بیان کی ہے علاوہ اُن سپہ سالاروں کے جو اپنی اپنی قوم کے سردار افسر تھے بڑی فوج کے سردار کار گزار مار دونیس بیتا گبریاس کا اور تائرم تیتکمس بیتا آرتابینیز کا اور سمر دونس بیتا اوتانیز کا مسس تیس دارا کا بیتا اتوسا کے پیت سے اور جرجس ایویازیز کا بیتا زوپرس کا بیتا میگابیسس چہہ سردار عالیقدر والا تبار تھے اور ایک جماعت دس ہزار آدمیوں کی جو ملقب اِمائل بیند یعنی نمرنے والا گروہ کے ملقب بھی سردار اُن کا ہادرنیز تھا *

اور علیٰ ہذا التیاس جہازوں پر بھی چار افسر تھے اور وہ قومیں جو

اُن جہازوں میں بیٹھیں تھیں اُنکی کیفیت بھی ہرودوتس نے تفصیل وار قلمبند کی ہے ہلیکارنیسس کی بی بی مسماۃ آرٹی میسا جو بعد وفات اپنے شوہر کے اپنے بیٹے صغیر سن کی طرف سے حکمرانی کرتی تھی ایسے پانچ جہاز اپنے ہمراہ لائی تھی کہ تمام جہازوں میں باسٹناہ جہازوں ساردونہ کے وہی کمال آراستہ پیراستہ اور نہایت ہلکے پہلے تھے اور ہنگام کار زار اس دلاور شاہزادی نے بڑی بہادری اور ہوشیاری سے بڑا نام پیدا کیا ہرودوتس کہتا ہے کہ جیسا اس شاہزادی نے زرکسیز کو نیک مشورہ دیا ایسا پہلا مشورہ کسی افسر خوش تدبیر نے اُسکو ندیا مگر وہ اتنا بیدار مغز نہ تھا کہ اُسکے مشورے سے فائدہ اُٹھاتا زرکسیز نے ہنگام جائزہ لینے بحری و بری فوجوں کے دیساریتس سے یہہ دریافت کیا کہ اب بھی یونانی لوگ مابدولت کے مقابلہ کی تاب رکھتے ہیں یا نہیں اور یہہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہہ دیساریتس منجملہ اُن دوبادشاہوں اسپارٹا کے تھا جسکو اُسکے مخالفوں نے دیس نکالا دیا تھا اور وہ کشور ایران میں جہاں اُسکی بڑی آو بہت ہوئی تھی گرتا پرتا خاک چھانتا آیا تھا چنانچہ ایک دن جو لوگوں نے کمال تعجب سے بادشاہ کے جلاوطن ہونے کی وجہہ دریافت کی تو اُس نے یہہ جواب دیا کہ اسپارٹا میں بادشاہ کی نسبت قانون کو زیادہ اختیار ہے اور جب کہ اُسکو بادشاہ کا ارادہ دریافت ہوا تو باوجود اُسکے کہ اُسکے ملک والوں نے اُس سے برے معاملے پرتے تھے اور ایرانیوں نے احسان و سلوک میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا وہ اپنے ملک کو نہ بہولا اور یونانیوں کو مافی الظمیر بادشاہ سے آگاہ کیا اب کہ بادشاہ نے راے اُسکی درباب تاب و طاقت یونانیوں کے دریافت فرمائی تو اُسنے ایسی بے باکی سے ظاہر کی کہ وہ اسپارٹا والوں اور اسپارٹا والے بادشاہوں کی شایان و سزا وار تھی *

مگر جواب سے پہلے عرض کیا کہ جیسے حضور کی مرضی ہو ویسے بیان کروں فرمائے تھیک تھیک بے کم و کاست اصلی اصلی عرض خدمت کروں یا کہ دوچار فقرے خوشامد کے سنا کر پاک صاف ہو بیٹھوں بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تمہارے جی میں ہو وہ راست راست بیان کرو چنانچہ بعد دسائے ترقی دولت و اقبال کے یہہ عرض کیا کہ اے شاہ شاہان کشور ستان جب آپکی یہہ خوشی ہے کہ یہی راست راست بیان کروں تو

اب بے کم و کاست گذارش خدمت کرتا ہوں واضح رائے عالی ہو کہ یونان کو ابتدائے زمانہ سے افلاس و تھی دستی کی تربیت دی گئی اور محنت و سختی کی عادت ڈالی گئی مگر اُن لوگوں نے بھلائی کو تمام اپنے ضلعوں میں جاری کیا جسکو دانائی اور ہوشیاری ترقی دیتی ہے اور قانونوں کی قوت قائم رکھتی ہے اور حقیقت یہہ ہے کہ بھلائی کے برتاؤ جیسے کہ چاہیئیں یونان والے جانتے ہیں اِسیائے کہ افلاس و تنگ دستی کی تالیفوں اور بندگی غلامی کی محنتوں سے آپکو بچاتے ہیں اعلیٰ الخصوص لیسیدیمن والے جو غلام کے سموطن ہیں ایسے آزاد منش ہیں کہ وہ ازادی میں پیدا ہوئے اور ازادی میں پرورش پائی اور کبھی کان اُن کے وہ باتیں نہ سنیں گے جو اطاعت کی بوباس رکھتیں ہوں بالفرض اگر تمام یونان والے اُن کی اعانت سے ہاتھ اُٹھالیں اور وہ ہزار آدمی کی قدر یا اسقدر سے کم رہ جاویں تو وہ مقابلہ سے نہ ٹلیں گے اور مرنے مارنے سے نچوکیں گے بادشاہ یہہ فقرے سنکر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ یہہ ہرگز سمجھہ میں نہیں آتا کہ جب لیسیدیمن والے ایسے خود سرے آزاد ہیں کہ اُنکا کوئی سردھرا نہیں جو اُن کو کسی کام پر مجبور کرے تو پھر کیوں آپکو بلا موجب ایسی مصیبت میں مبتلا کریں دیماریٹس نے عرض کیا کہ اسپارٹا والے اگرچہ واقع میں نرے آزاد اور کسی کی مرضی کے تابع نہیں مگر قانونوں کے اتنے پابند ہیں کہ جسقدر وہ قانونوں سے دُرتے ہیں اسقدر رعایاء سرکاری سرکار دولتمدار سے نہیں دُرتی اُن کے قانونوں میں میدان سے بھاگنے کی بڑی ممانعت ہے اگرچہ دشمن حساب و شمار سے خارج ہوں بلکہ یہہ حکم قطعی ہے کہ ماریں یا مریں پر اپنی جگہہ سے نہ ٹلیں بادشاہ نے یہہ ساری باتیں سنیں مگر وہ ناخوش نہوا اور اپنی بات پر جما رہا اور کوچ و مقام کاسلسلہ جاری رکھا *

چوتھی فصل

اسبات کے بیان میں کہ لیسیدیمن اور ایتھنز والوں

نے اُن قوموں سے اعانت چاہی جو اُن سے ربط

و ضبط رکھتے تھے مگر کچھ فائدہ نہوا

اور لیسیدیمن والے بیرے کے

افسر ہوئے

بلاد یونان میں یہہ دونوں شہر یعنی لیسیدیمن اور ایتھنز بہت بڑی
ہودست تھے اور یہہ فوج کش بادشاہ بھی انہیں دونوں شہروں پر بہت
ساتاؤ کہا رہا تھا چنانچہ جوں جوں یہہ فوج کثیر چلی جاتی تھی وہ
بھی اپنے کاربار کی درستی کرتے تھے اور سوچ بچار سے غافل نہ تھے یہانتک
کہ جب پہلے اُن کو پرچہ لکا تو اُنہوں نے فوج غنیم کے رنگ دھنگ
دریافت کرنیکے لیئے جاسوس چلتے کیئے چنانچہ آمد فوج سے پہلے سارڈس
میں موجود رہے حسب اتفاق فوج غنیم میں گرفتار ہوئے اور حکم اُن کے
قتل کا نافذ ہوا مگر چندے حیات مستعار باقی تھی کہ زرکسیز نے وہ حکم
منسوخ فرماکر یہہ حکم دیا کہ تمام فوج میں اُنکو پہرا کر بلا ضرر و مزاحمت
کے اُن کے ملک میں پہنچا دو چنانچہ جب وہ اپنے ملک کو واپس
آئے اور تمام ماجرا بیان کیا تو یونانیوں کو سوچ پڑی اور بہت سوچ سمجھ
کو آرگلس اور سسلی کو شاہ جیلن بادشاہ سراکیوز کے پاس اور اسی طرح
جزایو کورسائیوا اور کریت کو مدد کمک کے لیئے ایلچی روانہ کیئے اور
یہہ پیغام دیا کہ اس غنیم عام کے مقابلہ میں اتفاق کرنا چاہیئے آرگلس
والوں نے اس شرط پر اقرار کیا کہ لیسیدیمن والوں کے برابر سپہ سالاری ہمکو
دیجاوے تو ہم جی جان سے حاضر ہیں اسبارتا والوں نے یہہ منظور کیا کہ
جیسے ہمارے دو بادشاہ اختیار رکھتے ہیں ویسے ہی تمکو بھی اختیار
حاصل ہوگا حقیقت یہہ ہے کہ یہہ بڑی بات اُن کے ہاتھ آتی تھی مگر
افسری کے لالچ اور رشک و حسد کی لاگ و لپیٹ نے راہ راست سے اُنکو
منحرف کیا کہ وہ اسبات پر راضی نہوئی اور بالاحاظ اسبات کے کہ وہ

تباہی یونانیوں پر منحصر نہوگی بلکہ اُنکو بھی ہاتھ کر کے لجاویگی اُن کی رفاقت سے صاف انکار کیا *

بعد اُسکے ایلچی ارگاس سے سسلی میں رہی اور سناہ جیلوں سے جو اُن دنوں یونانیوں میں بڑا زبردست بادشاہ تھا ملک کی درخواست کی جیلوں نے یہہ درخواست کی کہ اگر تمام بڑی بھری فوجوں کا مجھکو سپہ سالار کردیں تو دو سو کشتیاں تین تین تختوں چپوونکی بیس ہزار پیادہ دوہزار سوار دو ہزار ہلکے ہتیاروں والے سپاہے اور اتنی ہی تیرانداز گوفن انداز بھیجوں اور علاوہ اُسکے جب تک لڑائی پیش رہے تمام یونانی فوجوں کو رسد بھی پہنچاوں لیسیدیمین والوں نے تسلیم کیا بعد اُسکے جیلوں نے طمع کا دامن کوتاہ کیا کہ بھڑے یا بڑی فوج کی غرض کہ درنو میں سے ایک کی سپہ سالاری چاہی ایتھنز والوں نے درخواست مذکور کی مزاحمت کرکے یہہ جواب دیا کہ اگر لیسیدیمین والے فوج کی سپہ سالاری سے دست بردار ہوں تو ہم لوگ اُسکے مستحق ہیں علاوہ اُسکے جیلوں کو مدد دینے میں یہہ عذر بھی تھا کہ اہل کارتھج کا سپہ سالار تین لاکھ فوج سمیت سسلی کو آتا تھا بعد اُسکے ایلچی کورسائیرا کو اُنے جسکو کارفو کہتے ہیں اور جو کہنا سنا تھا کہا سنا چنانچہ وہاں کے باشندوں نے جواب باضواب دیا اور ایک بیڑا ساتھ جہازوں کا چلنا کیا مگر وہ لیکنیا کے کناروں تک پہنچکر اس حیلہ سے تھہر گئے کہ ہوا مخالف چلتی ہی اور حقیقت میں یہہ انتظار اسبات کا تھا کہ ایک لڑائی ہونے پر جسکے ہاتھ میدان رھیکا اُسی طرف دھل جاوینگے بعد اُسکے کریت والوں نے ایلچیوں کے پہنچنے پر اربکل سے شریک ہونے نہونے کا مشورہ کیا وہاں سے انکار کا اشارہ ہوا چنانچہ اُنھوں نے بھی رفاقت سے کنارہ کیا غرض کہ اسپارٹا اور ایتھنز والے اکیلے رہ گئے اور کوئی اُن کا ساتھی نہوا اور زرکسیز کی یہہ دھوم دھام تھی کہ جہاں کہیں اُسنے قاصد روانہ کیئے اور پانی مٹی طلب کیا وہاں کے لوگوں نے اطاعت کے سول چارہ ندیکھا مگر ٹھہریہ اور بلائیہ کی رعایا نے یونانیوں کو ایسے اڑے وقت میں دیکھکر یہہ مناسب سمجھا کہ آپس کے قصبے قضاے طے ہو جاویں چنانچہ ایتھنز والوں نے ایجینیہ والوں سے صفائی کی جو ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رھتے تھے *

علاوہ اُسکے اور دوسری تدبیر یہہ سوچھی کہ کوئی لبیق آدمی سپہ سالار مقرر کرنا چاہیئے اِسیلئے کہ ایسا بڑا وقت جو تمام ایشیا کی فوجیں یونان پر امنت کر آئیں کبھی پہلے نہیں آیا اور حقیقت میں ایسے وقت ٹھکانے کے لوگ اور بھروسے کے آدمی چاہیئیں اور یہہ وہ وقت تھا کہ اچھہ اچھہ بہادر اور چنے چنے دلدار سپہ سالاری سے جان چوراتے تھے اور حیلہ حوالوں سے پہلو تھی کرتے تھے ایتھنز میں ایک آدمی ای پی سائیڈیز نامی خوش بیانی چرب زبانی کے سول کوئی لیاقت نہ رکھتا تھا بلکہ دلوں کا کچا اور روپیہ پیسے کا لالچی تھا حسب اتفاق اُسکی ایسی ہوا بندھی کہ باوجود صفات مذکورہ بالا کے اُسی پر نظر پڑتی تھی اور وہی انتخاب کے لیئے اُنکھوں میں جھنچتا تھا تھمستکلیز اِس مثل سے واقف تھا کہ موسم اعتدال میں جب سمندر چڑھاؤ پر نہیں ہوتا تو ایسے وقت میں کشتی لیجانا برا کام نہیں ہر کوئی کشتی لیجا سکتا ہی مگر سمندر کے طوفانوں میں بڑ بڑے نا خداونکے پتے پانی ہو جاتے ہیں چنانچہ اُس نے یہی سوچ سمجھ کر یہہ تامل کیا کہ یہہ آدمی جسکا ثابت رہنا ایرانیوں کے مقابلہ پر طمع لالچ کے باعث سے ہوگز یقینی نہیں ہی اگر سپہ سالار مقرر کیا جاوے تو یہہ سلطنت بالکل ویران ہو جائیگی اور حقیقت میں یہہ اندیشہ اُسکا اُسکی عادات سابقہ کی نسبت راست و درست تھا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ اُنمیں ہوشیاری اور سلیقہ شعاری سے کام کرنے کے لیئے راستی کے عام قاعدوں سے ضرور انحراف کرنا پڑتا ہی تھمستکلیز یہہ جانتا تھا کہ اِس مقام نازک میں سپہ سالاری کے لائق و شایان میرے سوا کوئی اور نہیں چنانچہ اُسنے اِس خیال سے کہ حریف منتخب نہ کیا جاوے تحفہ تحایف اور رشوت وغیرہ دینے میں کوتاہی نہ کی اور ای پی سائیڈیز کو بھی کچھ لے دیکر منتخب نہونے پر راضی کیا آخر کار یہی ہوا کہ تھمستکلیز ہی افسری کے لیئے بجائے اُسے منتخب کیا گیا وہ بات جو تائیٹس لیویٹس نے فیبیٹس کی نسبت ایسے ہی موقع پر لکھی ہی وہ بعینہ تھمستکلیز پر صادق آتی ہی یعنی جبکہ ہینیبیل اٹلی کے اندر گھس آیا تھا *

تو اس سپہ سالار لایق نے یہہ دیکھا کہ میری جگہہ ایک ایسے آدمی کو جو افسری کی لیاقت نہیں رکھتا انتخاب کیا چاہتے ہیں چنانچہ اُسنے اپنی

افسریکی قائم رکھنے کے واسطے نہایت جد و جہد اپنی اور اپنے دوستوں کی صرف کی اور اُن شکایتوں اور فریادوں کا خیال نکیا جو اسمات خاص میں لوگ اُسکے کرتے تھے چنانچہ یہی مورخ لکھتا ہی کہ مقام کا نازک ہونا اور سلطنت کا ایک بڑے خطرہ میں پڑنا یہہ دونوں باتیں ایسی تھیں کہ فییبئس کا ایسے طریق سے افسر باقی رہنا جو کسی قدر خلاف قاعدہ معلوم ہوا رعایا کے نزدیک نفسانیت اور طمع لالچ سے سمجھا گیا اور نہ اُسکے چال چلن سے لوگ ناراض ہوئے بلکہ برعکس اُسکے تمام لوگوں نے اُسکی بھلائی کی تعریف کی اسلیئے کہ وہ یہہ جانتا تھا کہ ایسے نازک وقت میں بڑا تجربہ کار آدمی افسر ہونا چاہیئے اور اس خدمت کے لائق صرف میں ہی ہوں اور کوئی دوسرا نہیں چنانچہ اس نے با وصف اُسکے کہ ملک کی خدمتگذاری میں کمی کرسکتا تھا ہرگز کوتاہی نہ کی اور آبرو کو بٹا لانا اور حاسدوں کی کھوٹی کھوٹی اوتھانا پسند کیا *

جب تھمستکلیز سپہ سالار مقرر ہو گیا تو ایتھنز والوں نے یہہ حکم جاری کیا کہ جو لوگ ایتھنز سے جلا وطن کیئے گئے تھے وہ ایتھنز میں آکر آباد ہوں اسلیئے کہ اُن کو یہہ کپتتا گذرا کہ خدا نخواستہ ارستائیڈیز ہمارے غنیم سے آمیزش کرے اور اُسکے باعث سے اور لوگ بھی دشمنوں سے جاملیں ایتھنز والے بڑے بدگمان تھے کہ اپنے شہروالوں کی نسبت یہہ گمان کیا حالانکہ یہہ باتیں اُنکی ذات سے بہت بعید تھیں غرض کہ جو ہوتا ہوتا مگر اُنہوں نے ارستائیڈیز کا بلالینا قرین مصلحت سمجھا اور تھمستکلیز بھی حارج نہوا بلکہ بہت ساعی ہوا ان بڑے آدمیوں کا اخلاق و عناد ایسا سخت نہ تھا جیسا کہ آخر زمانہ میں رومیوں کی سلطنت جمہوری میں ہو گیا تھا ان ایتھنز والوں کا یہہ حال تھا کہ جب ملک اُن کا معرض آفات میں ہوتا تو وہ باہم متفق ہو جاتے یعنی سلطنت کی خیر خواہی اور ملک کی خدمتگذاری کے وقتوں میں بغض عداوت سے پاک صاف ہو کر کام کرتے تھے جیسا کہ آئندہ بیان اُسکا آویٹا کہ ارستائیڈیز نے اپنے حریف قدیم کی تدبیروں میں رخنہ اندازی نہ کی بلکہ اس مہم میں اُسی کا بول بالا رکھا *

جوں جوں فوج ایرانی کے قریب آنے کی خبر پہنچتی تھی اُسی قدر اضطراب بڑھتا جاتا تھا اگر ایتھنز اور ارستائیڈیز والوں کے پاس بڑی فوج کے

سوا بحری فوج بھی نہوتی اور ایرانیوں کا مقابلہ کرتے تو یونان یقینی برباد اور فرماں بردار ہوجاتی اس موقع پر تھمستک لیز کی پیش بینی اور عاقبت اندیشی کی قدر معلوم ہوئی کہ اُس نے ایک اور بہانہ سے سو کشتیاں بنوائیں تھیں ایتھنز والے مارتھن کی لڑائی کو اخیر لڑائی سمجھی تھی مگر برخلاف اُنکے تھمستک لیز نے اُس لڑائی کو اور بڑی بڑی لڑائیوں کا آغاز سمجھا چنانچہ اسی لیئے ایتھنز والوں کو مقابلہ کے لیئے تیار کرنا ضرور تصور کیا اور اُسیدم سے ایتھنز والوں کی بحری طاقت بڑھانے میں ایسی کوشش کی کہ اسپارٹا والوں سے جو اُن دنوں تمام یونان کے مالک تھے سبقت لیجاریں اسلیئے کہ وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ بڑی فوج ہونے میں ضعیف ہیں تو اپنے شریکوں کی مدد رسانی اور دشمنوں کے جی میں ہیبت ڈالنے کے لیئے سوا اُنکی بحری طاقت بڑھانے کے کوئی چارہ تھا چنانچہ میلٹائیڈیز کے مقابلہ میں اسیکی راے پسند آئی اور جو اختلاف کہ میلٹائیڈیز نے کیا تھا خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ یہہ لوگ جو بحری لڑائی سے بالکل ناواقف ہیں چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر لڑنے کے قابل ہیں اس لائق نہیں کہ ایرانیوں کی بڑی اور بحری فوج بے شمار کا جسمیں ہزار سے زیادہ جہازوں کا بیڑا تھا مقابلہ کرسکیں *

ایتیکا کے ایک حصہ میں جو لاریم کے نام سے مشہور ہی چاندی کی چھوٹی کانیں ایتھنز والوں کے پاس تھیں اُنمیں سے جو آمدنی ہوتی تھی وہ ایتھنز والوں میں تقسیم ہوجاتی تھی ایک مرتبہ تھمستک لیز نے جرأت کرکے یہہ تدبیر ایتھنز والوں کے روبرو پیش کی کہ یہہ آمدنی جو باہم تقسیم ہوا کرتی ہی آئندہ کو موقوف کیجاءے اور اُسکا روپیہ تین تین تختہ چپوونکے جہازوں کی تیاری میں صرف ہووے تاکہ وہ جہاز ایجینیہ والوں کے مقابلہ میں جنکی پرانی عداوت کو اسی شخص نے لگاؤ بجھاوکرکے نیا کیا تھا کام آویں باوجود اسبات کے کہ کوئی اسبات پر راضی نہیں ہوتا کہ اپنے فائدہ کو چھوڑ کر رفاہ عام میں اپنا روپیہ صرف کرے اسلیئے کہ ایسے فیاض آدمی بہت کم ہوتے ہیں کہ رفاہ عام کے واسطے روپیہ ذاتی اپنا خرچ کریں مگر تھمستک لیز نے ایسی تقریر معقول اور بیان موثر سے اُس مطلب کو ادا کیا کہ ایتھنز والوں نے وہ سارا روپیہ جو کانوں سے حاصل ہوتا تھا جہازوں کی تیاری میں رضا و رغبت سے لگادیا اور کسی کے ماتھے پر

بل نہڑا یہاں تک کہ جب زرکسیز کی آمد آمد گرم ہوئی تو وہ سو جہاز دو چند ہو گئے اور یہی بیڑا تھا کہ اُسکے طفیل سے یونان کا بیڑا پار ہو گیا * حاصل یہہ کہ جب وہ موقع قریب آیا کہ بحری فوج کے لیئے کوئی سردار تجویز کیا جاوے تو ایتھنز والے جنکے اس بیڑہ میں دو حصہ جہاز تھے سپہ سالاری کے دعویدار ہوئے اگرچہ دعوی اُنکا بجاد درست تھا مگر اور قومیں بھی جو اُنکے ممدو معاون تھیں یوری بیئیدیز* لیسیدیمن والے کے انتخاب پر متفق ہوئیں اگرچہ تھمستک لیز جی جان سے اس عزت گرانمایہ کا خواہاں تھا مگر اُسنے دانائی برتی کہ نفسانیت سے قطع نظر کر کے رفاہ عام کو مقدم سمجھا اور ایتھنز والوں کو یہہ سمجھایا کہ اگر تمہاری شجاعت جلالت ظاہر ہوگی تو تمام یونانی آپ سے آپ بے کہی سننے تمکو یہہ سرداری عنایت کریں گے اب تقاضاے وقت یہی ہے کہ اب تم سب صاحب خاموش رہو اور یہہ عہدہ اسپارٹا والوں کو دینے دو چنانچہ میں بھی اسعات پر راضی ہوں اور حقیقت یہہ ہے کہ تھمستک لیز کا ایسے وقت نازک میں طرح دیبجانا یونان کے بچاؤ کے لیئے دوسرا باعث ہوا اسلیئے کہ تمام شریک اُن کے کہتے تھے کہ اگر تم ہماری نمانو گے تو ہم تم سے الگ ہو جاویں گے *

پانچویں فصل

جنگ تھرماپلی اور ماریجانی لیونیڈس بادشاہ

اسپارٹا کے بیان میں

جب کہ وہ قصہ طے ہو چکا تو صرف اتنے بحث باقی رہ گئی کہ ایرانیوں کا مقابلہ یونان میں داخل ہونے پر کس مقام سے کیا جاوے تھسلی والوں نے پیش قدمی کر کے یہہ بیان کیا کہ ہمارا ملک تمام کھلا ہوا ہے پہلے پہل غنیم اُسی پر گریگا اُسکا بچانا ضرور ہے اسلیئے کہ ہمارے ملک کی حفاظت سارے یونان کی حفاظت ہے اور اگر خدا نخواستہ یہہ امر نہوگا تو ہمکو بمجبوری وہ کام کرنا پڑیگا کہ وہ تمہاری خواہشوں کا مخالف ہوگا چنانچہ ہر طبق اُسکے یہہ تجویز ہوا کہ دس ہزار آدمی رستہ کی نگہبانی کے لیئے جو تھسلی کو مقدونیہ سے الگ کرتا ہے اور قریب دریای

پینیٹس کے اولمپس اور اوسا کے پہاڑوں میں واقع ہے متعین کیئے جاویں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو الگنڈر بیٹی امتس بادشاہ مقدونیہ نے اُن سے یہ بات کہی کہ یہاں تھرنا تمہارے حق میں اچھا نہیں اسلیئے کہ ایرانی فوج اتنی بہت ہے کہ اُسکے پانو تلے روندے جاؤ گے چنانچہ وہ لوگ یہہ فقرہ سنکر تھرماپلی کو واپس اُٹے تھسلی والوں نے بایں گمان فاسد کہ وہ ہمکو چہوز کر چلے گئے بے سوچے بچارے ایرانیوں کی اطاعت قبول کی *

یہہ تھرماپلی ایک بڑا تنگ رستہ اوتا کے پہاڑ میں تھسلی اور فوسس کے درمیان کل پچیس فٹ کا چہوزا ہے اور یہہ ایسی گھاٹی ہے کہ تھوزے سے آدمی بہت سے آدمیوں کے سد راہ ہو سکتے ہیں اور جبکہ ایرانی فوج نے اِکثیا میں داخل ہو کر ایتھنز کا محاصرہ کیا تھا تو اسی رستہ سے وہ گذرے تھے یونانیوں نے غنیم کے مقابلہ کے لیئے یہہ اوکھی گھاٹی تجویز کی تھی اور اسی مقام پر اسپارٹا کے بادشاہوں میں سے لیونیڈس اُنکا افسر تھا یہہ اُنکا حال مذکور ہوا باقی زرکسیز کی یہہ حالت تھی کہ روز روز کوچ کرتا اور سیلاب کی مانند امنڈا ہوا چلا آتا تھا اور کمال تاکید تھی کہ جہازوں کا بیڑا فوج کے برابر کنارے کنارے چلا آئے اور جا بجا رسدیں تیار رہیں چنانچہ ہر جگہ رسد مہیا پائی اور جس شہر میں وہ وارد ہوا وہاں ایسی ایسی عمدہ دعوتیں ہوئیں کہ بہت سا صرف میں آیا حاصل یہہ کہ اُسکی دعوتوں میں اتنا روپیہ صرف ہوا کہ ایک ابدیرا واقع تھریس کے رھنے والے نے از راہ ظرافت یہہ تالیفہ کہا کہ دیوتوں کا یہہ شکر کرو کہ یہہ بادشاہ دن میں ایک مرتبہ کھاتا ہے حاصل اُسکا یہہ ہے کہ اگر خدا نخواستہ یہہ بادشاہ دو مرتبہ یا زیادہ کھانا کھاتا تو کسی کے گھر میں کوزی پیسا باقی نہ رہتا *

اسی ملک تھریس میں بسالتیز ایک مقام ہے کہ وہاں کے بادشاہ نے بڑی اُن بان کا کام کیا کہ جب تمام بادشاہوں نے جان و مال کے خوف سے زرکسیز کی اطاعت قبول کی تو اس بادشاہ بلند ہمت نے اُسکی اطاعت سے انکار کیا اور اسلیئے کہ اُسکی تکر اُٹھانے کی طاقت نہ رکھتا تھا تو کوہ رودرپ کی چوٹی پر جہاں آدمی کا گذر ہزار دشواری سے ہو سکتا تھا چہوز گیا اور اپنے چیموں بیٹوں کو تاکید کی کہ یونانیوں کے مقابلہ پر

ہتیار نہ باندھنا مگر وہ کم بخت بد نصیب زرکسیز کے خوف سے یا لڑائی کے سیر و تماشے کے لیے برخلاف اپنے باپ کے ایرانیوں کے ساتھ چلے گئے چنانچہ جب واپس آئے تو اُنکے باپ نے عدول حکمی کی یہہ سزا تجویز فرمائی کہ اُن نورچشموں کی آنکھیں نکالیں جاویں زرکسیز تھریس مقدونیہ اور تھسلی کو طے کر کے بواہر کوچ کرنا چلا آیا اور جو اُسکے سامنے آیا اُسے اطاعت قبول کی یہانک کہ تھرماپلی تک جا پہنچا *

جو شخص یہہ خیال کرے کہ بہت تھری سی فوج یونان نے ایسی ہری فوج ایران کا مقابلہ کیا تو کمال متعجب ہوگا اسیلئے کہ پارینیئس نے یونانیوں کے لشکر کی یہہ تفصیل لکھی ہے کہ اُنکی فوج میں کل گیارہ ہزار دو سو آدمی تھے منجملہ اُنکے چار ہزار تھرماپلی پر متعین تھے یہی مورخ بیان کرتا ہے کہ یونانیوں نے عزم مصمم کیا تھا کہ مرین یا مارین پر میدان کو ہاتھ سے ندینگے اور یہہ امر واضح ہے کہ جو فوج ایسا ارادہ کرے وہ کیا بات نہیں کرسکتی حاصل کلام یہہ ہے کہ جب زرکسیز تھرماپلی پر پہنچا تو یونانیوں متعینہ کو دیکھ کر کمال متعجب ہوا کہ وہ اتنی ہری فوج کے سدراہ ہوسکتے ہیں اس بادشاہ کو یہہ گمان تھا کہ یونانی لوگ میوری خیر سنکر بھاگ جاوینگے باوجودیکہ دیماریتس نے پہلے ہی کہدیا تھا کہ جب تم رستہ پر پہنچو گے تمہاری فوج کو تھوڑے سے آدمی مانع مزاحم ہونگے مگر اُسکو یقین نہوا تھا اب کہ اُسے مشاہدہ کیا تو جاسوس اُن کی کیفیت دریافت کرنے کے لیے بھیجا چنانچہ اُسے بیان کیا کہ لیسیڈیمس والے اپنے مورچوں میں نکل نکل چوٹی کنگھی کرنے میں مصروف ہیں اور سپہ گری کی ریاضتوں میں جی بہلا رہے ہیں زرکسیز چار روز تک اسبات کا منتظر رہا کہ اب بھی وہ بھاگ جاویں اور عرصہ انتظار میں لیونیڈس کو اپنے موافق کرنے میں ہر طرح کی جد و جہد صرف کی یہانتک کہ اُسے یہہ وعدہ کیا کہ اگر وہ موافق ہو جاوے تو سارا ملک یونان کا اُسی کو بخشونگا مگر لیونیڈس نے ملک یونان کا لالچ نکیا اور اپنی بات پر جما رہا بعد اُسکے زرکسیز نے یہہ پیغام بھیجا کہ اپنے ہتیار دیدو اُسے یہہ جواب دیا کہ او لیلو جب کہ زرکسیز نے یہہ دیکھا کہ کوئی بات پیش نہیں چلتی تو لاچار ہوکر لڑنے پر کمر باندھی اور فوج میدیا کو حکم دیا کہ اُن کے مقابلہ پر جاویں اور اُن کو زندہ پکڑ کر لاویں

مگر یہ لوگ یونانیوں کی تکر نہ اُٹھا سکے اور کمال بیہیائی سے بھاگے
 ہرودوٹس کہتا ہے کہ زرخیز کی فوج میں ہوں آدمی تو بہت تھے مگر
 گہمے ہوئے سپاہی تہورے تھے دوسرا تکر فوج کا جو یونانیوں کے مقابلہ پر
 بھیجا گیا تھا یہ وہ لوگ تھے جو امارتل بینڈ کے لقب سے ملقب اور گنتی
 میں دس ہزار اور نہایت عمدہ کارآمد تھے انکی بھی وہی صورت ہوئی
 جو پہلوں کی ہوئی تھی بعد اُسکے جب زرخیز کو یہہ یقین ہوا کہ ایسی
 فوج سے عہدہ برائی جو مرنے مارنے پر آمادہ و مستعد ہے بہت سخت
 دشوار ہے تو نہایت پریشان ہوا اور آگے پیچھے کی سوجھنے لگی اسی
 سوچ میں تھا کہ حسب اتفاق اُسی ملک کا ایک باشندہ اُسکے پاس آیا
 اور ایک پوشیدہ رستہ پہاڑ کا جہاں سے اسپارٹا والوں کی فوج عین مار پڑ
 تھی بتایا بادشاہ نے حسب ہدایت اُسکے تھوڑی سی فوج اُسی طرف کو
 روانہ کی چنانچہ تمام رات رستہ چلتے چلتے طلوع صبح پر اُستقام پر پہنچے
 اور اُسپر قبضہ و تصرف کیا *

یونانیوں کو اس تازہ مصیبت کی اطلاع ہوئی اور لیونیڈس نے یہہ
 سوچ سمجھ کر کہ دشمن کا فتنہ اب ممکن نہیں لاچار اپنے مددگاروں کو رخصت
 کر کے تین سو اسپارٹا والوں سمیت جنہوں نے اپنے افسر نامدار پر جانفشانی کا
 ارادہ مصمم کیا تھا تہرا رہا شاہ لیسیدیمن کو یہہ اریکل ہو چکا تھا کہ اس
 شکامہ میں یا تو لیسیدیمن برباد ہووے یا وہاں کا بادشاہ مرے اسی لینے
 اپنے ملک بچانے کے واسطے بلا دریغ اپنی جان دینی مسلم تہرائی تھی اور
 اسپارٹا والوں کو فتح و نصرت کی اُمید باقی نہ تھی یہاں تک کہ
 تہرمایلی کو گورستان اپنا سمجھ لیا تھا بعد اُسکے لیونیڈس نے اپنے
 نمرائیوں کو کھانے پینے کے واسطے اجازت دیکر یہہ فرمایا کہ گویا پلوٹو کے
 سانہ ہمارے دعوت ہے چنانچہ سپاہیوں نے بڑی خوشی سے شور و غل
 مچایا گویا اُس دعوت میں وہ حقیقتاً بولائے گئے ہیں اور اپنے بادشاہ کے
 ہمراہ کمال دوق شوق سے لڑنے کو آگے بڑھے چنانچہ لڑائی ہونے لگی اور
 سب سے پہلے لیونیڈس کام آیا مگر لیسیدیمن والوں نے اپنے سردار کی
 لاش کو یہاں تک محفوظ رکھا کہ قیاس سے باہر ہی ہوگز وہ ظاہر نہ ہوئی
 جب تک کہ ایک ایک مارا نہ گیا صرف ایک آدمی بچکر اسپارٹا کو
 گیا تھا اُسکی ایسی مٹی خراب ہوئی کہ اُسکو نامرد اور غدار قرار دیا

یہاں تک کہ پاس بیٹھنا اُسکا ناگوار اور بات کرنا اُس سے ننگ و عار تھا آخر کار اُس نے تنصیر مذکور کی تلافی پلائیہ کی لڑائی میں بہت اچھی طرح کی جہاں اُس سے بڑا کار نمایاں بن پڑا جب کہ اسپارٹا والے کام آئے اور لیونیڈس کی لاش کا کوئی حافظ نہ رہا تو زرکسیز نے بوجہ اُسکی کہ اُسے ہمارا مقابلہ کیا اُسکی لاش کو پھانسی پر لٹکا دیا اور لوگوں کو یہہ جتایا کہ اِس طرح دشمن کی بیعزتی چاہتا تھا حالانکہ یہہ اُسی کی بیعزتی تھی *

بعد اُسکے تھوڑی مدت گزرنے پر ایک عمدہ عمارت حسب الحکم ایمفکٹیئس کے اُن بہادروں کی یادگاری کے لیئے جنہوں نے ملک یونان پر جانیں اپنی قربان کیں بنوائی گئی اور اُسپر دو کتبہ کندہ کرائے گئے ایک عام تھا کہ وہ اُن لوگوں سے متعلق تھا جو تھرماپلی پر لڑے تھے مضمون اُسکا یہہ تھا کہ پلایونیسیس کے چار ہزار یونانیوں نے ایران کی تیس لاکھ فوج کا مقابلہ کیا اور دوسرا خاص اسپارٹا والوں کی نسبت سائیمونیڈیز شاعر کی تصنیف تھا جو عبارت کی خوبصورتی میں نہایت معروف و مشہور ہی مضمون اُسکا یہہ تھا کہ میان جانے والے لیسیدیمن کو خبر کرنا کہ ہم نے نیوے پاکیزہ قانونوں کا اتباع کیا اور جان عزیز اپنی نثار کی چالیس برس کے بعد پازینیڈس پلائیہ کی لڑائی میں ظفر یاب ہوا اور لیونیڈس کی پرانی ہڈیوں کو جہاز پونچھ کر تھرماپلی سے لیسیدیمن کو لیگیا اور ایک عمدہ عمارت اُسکی یادگاری کے واسطے تیار کرائی اور بعد اُسکے اِسی عمارت کے متصل پازینیڈس کے واسطے بھی ایک عمدہ عمارت بنائی گئی چنانچہ ہر سال ان دونوں قبروں کے پاس ان دونوں بہادروں کی تعریف اور نوحہ بیان ہوتا تھا اور ایک عام تماشا اُن قبروں کے سامنے ہوتا تھا جسمیں یسیدیمن والوں کے سوئے اور کوئی شریک ہونے کا مستحق و سزاوار نہ تھا سلیئے کہ تھرماپلی پر جو عزت حاصل ہوئی وہ انہیں کا حصہ تھا غرض کہ اِس لڑائی میں زرکسیز کے دو بھائی اور بیس ہزار سپاہی کام آئے رکسیز بخوبی واقف تھا کہ اِس نقصان عظیم سے جو دشمنوں کی نجات کے لیئے وجہ ثبوت کامل ہی فوج کو کمال اضطراب ہوگا چنانچہ اُس نے اِسی خیال سے کہ تمام فوج کو خبر نہر منجملہ اُن ہشتوں کے ہزار لاشیں میدان میں پڑی رہنے دیں اور باقیوں کو اُن گڑھوں

میں جو خنہ کھدوائے تھے اُلٹا سیدھا ڈال کر گھاس مٹی جموادی مگر یہ چالاکی پوشیدہ نہ رہی اِسیلئے کہ اُسکی بحری فوج کے سپاہی جو میدان جنگ کے تماشہ کے مشتاق تھے اور اُن کو اِجازات حاصل ہوئی تو بسبب اخفای تعداد کشتوں کے دوں ہمتی اُسکی زیادہ طاہر ہوئی اور جب کہ اُسکو اس لڑائی سے اتنی مضرت پہنچی تو اُسے مضطرب ہو کر دیماریٹس سے یہہ امر دریافت کیا کہ لیسیدیمن والے ایسے بہادر سپاہی اور بھی رکھتے ہیں یا کہ نہیں اُسنے یہہ عرض کیا کہ اِسپارٹا کے رپبلک یعنی سلطنت جمہوری سے بہت سے شہر متعلق ہیں اور وہاں کے باشندے بڑے بہادر ہیں مگر اِسپارٹا والے جسکو خاص لیسیدیمن کہتے ہیں اُنہہ ہزار آدمیوں کے قریب قریب ایسے دلاور ہیں جیسے کہ لیونیڈس کے ہمراہی تھے *

اب پھر عنان توجہ، مورخ کی تھر ماہلی کی جنگ وجدال کی طرف منعطف ہوتی ہے القصہ اس لڑائی کا نتیجہ بحسب ظاہر برا معلوم ہوتا ہے اور گمان یہی ہے کہ کتاب کے دیکھنے والوں کے دل پر بھی لیسیدیمن والوں کی نسبت متخالفانہ تاثیر کرے اور اس مقام خاص پر زور دلاوری اُنکی محتض بیہودہ اور حرکت مایوسانہ سمجھی جاوے مگر واضح رہے کہ یہہ کام اُنکا یعنی لیونیڈس اور اُس کے تین سو ہمراہیوں کا لغو و بیفائدہ نہ تھا بلکہ دانشمندی کا ثمرہ اور ہوشیاری کا نتیجہ تھا دیوڈورس نے جو اس مشہور لڑائی کی تعریفیں لکھیں ہیں منجملہ اُنکے یہہ بھی لکھا ہے کہ یہہ لڑائی فتوحات آئندہ کی باعث ہوئی لیونیڈس نے یہہ سوچ بچار کو کہ زرکسیز تمام مشرقی فوجیں ہمراہ لیکر کثرت فوج کے بہرہ سے اس چھوٹے سے ملک کو دبانے آتا ہے اور کثرت فوج اسقدر ہے کہ اگر مساوات قوت و کثرت پر فتح پانا منحصر سمجھا جاوے تو تمام قومیں یونان کی اُنکی برابر نہونگی اور اُنپر ظفریاب نہیں ہو سکتے کام ناکام یہہ امر ضروری سمجھا کہ یونانیوں کو اس بڑے دغدغہ سے جسمیں وہ گرفتار ہیں ایک اور طور حفاظت کا دکھایا جاوے اور تمام دنیا کو جنکی نظرہم پر پڑتی ہے یہہ معاینہ کرانا لازم ہے کہ اگر قوت روحانی طاقت جسمانی کا مقابلہ کرے اور حقیقی شجاعت گارزوری سے بمقابلہ پیش آوے اور آزاد منشی جرگہ ظلم کی طرف مقابل ہووے اور تہوڑی فوج قاعدہ داں بہت سے لشکر بیقاعدے کے سامنے آوے گو وہ کسی

قدر ہو تو کیا کیا عمدہ عمدہ جوہر عرض تماشائیاں کار زار ہونگے لیستیمین کے ان بہادروں نے جو یونان میں بڑے منتخب سپاہی تھے یہی لایق سمجھا کہ آپ کو موت کے حوالہ کردیں تا کہ ایرانیوں کو صاف معلوم ہو جاوے کہ آزاد لوگوں کا مطیع ہونا کس قدر دشوار ہے اور باقی یونان والے اس نمونہ سے سمجھ لیں کہ اسکے سوئی چارہ نہیں کہ خود تھکانے لگیں یا غنیمت کو تھکانے لگاویں یہہ تمام رازے جو مذکور ہوئی مورخ کا ایجاد اور اُسکو لیونیڈس سے نسبت کرنا محض بے بنیاد نہیں اسلئے کہ یہہ ساری باتیں اس لئیق بادشاہ کے ایک مختصر جواب سے واضح ہوتیں ہیں جو اُس نے ایک لیسیڈیمین والے کے جواب میں جس نے اُسکے عزم بلند سے سوال کیا ارشاد فرمایا تھا خلاصہ سوال یہہ تھا کہ آپ اس فوج کثیر کے مقابلہ پر ان تہوڑے سے آدمیوں کی بہرو سے کس طرح کوچ کر سکتے ہیں جواب دیا کہ کثرت پر خیال کریں تو سارے یونان والے بھی کافی نہیں ہو سکتے اسلئے کہ تہوڑا سا حصہ ایرانی فوج کا تمام یونان والوں کی برابر ہے اور اگر دلاوری پر نظر کریں تو یہی تہوڑی فوج کافی دافی بلکہ حاجت سے زائد ہے *

اسی واقعہ سے بادشاہ کی سلامت رازے ظاہر ہوئی یعنی اُسکی قوت و ہمت نے ایرانیوں کو ہراساں و پریشان رکھا اور یونانیوں کو قوت و ہمت بخشی اس بادشاہ اور اُسکی ہمرائیوں نے جانیں تلف نہیں کیں بلکہ ایسا بڑا فائدہ حاصل ہوا جو اُنکے خیال میں نتہا یعنی پہلے تو فتوحات آئندہ کا بیج بویا جنہوں نے ایرانیوں کو اس قابل نہ چھوڑا کہ آگے بخوشی یونان پر دھاوا کریں چنانچہ بعد اُسکے ساتھ یا آتہ سلطنتیں قائم ہوئیں مگر کسی بادشاہ کو یہہ جرأت نہ ہوئی اور نہ درباریوں میں سے کسی خوشامد گو نے ایسی مصلحت پیش کرنے کا حوصلہ پیدا کیا دوسرے یہہ کہ اس نمونہ شجاعت سے یونانیوں کو وہ بلند ہمتی حاصل ہوئی کہ اُنکو یقین کامل ہو گیا کہ ہم ایسے دلاور بہادر ہیں کہ ایرانیوں کی بڑی سلطنت کو ملیا میت کر دینگے چنانچہ پہلا وہ شخص سائیمین تھا کہ اُس نے اس قسم کا ارادہ کیا بعد اُسکے دوسرا ایجس لاس جس نے اُس ارادے کی یہانتک نوبت پہنچائی کہ سوسہ کا بڑا بادشاہ اپنے محل میں کانپ اُٹھا بعد اُسکے تیسرا اسکندر اعظم کہ اُس نے کمال آسانی سے اس عزم عظیم کو پورا کیا اسکندر کو پور اُسکے ہمرائیوں متحدونہ والوں بلکہ ساوے یونانیوں کو جنہوں نے اُسکو

اس بڑی مہم میں انتخاب کیا تھا کسی طرح کا شک و شبہ نہ تھا کہ تیس ہزار آدمیوں سے ایران کی سلطنت مستخر ہوگی اسلیئے کہ جب تین سو اسپارٹا والے تمام مشرقی فوجوں کی لاگ ڈانٹ کے لیئے کافی تھے تیس ہزار آدمی تو بہت ہوتے ہیں *

چہتی فصل

بحری جنگ کے بیان میں جو آرٹی مسا کے

متصل واقع ہوئی

جسدن تھرماپلی پر لڑائی ہوئی تو یونانیوں کے پاس چھوٹے چھوٹے جہازوں اور کشتیوں کے سوا دو سو اکثر جہاز اچھی خاصے چلتے پھرتے تھے یہہ بیڑہ اُنکا مقام آرٹی مسا کے قریب جو ایک بینی کوہ یوبیہ کے شمالی کنارے پر آبائی کی جانب واقع ہی پڑا ہوا تھا اور غنیم کا بیڑہ بھی جو شمار میں بہت زیادہ تھا پاس ہی کھڑا تھا منجملہ اُنکے سو جہاز طوفان کی اوکھار پچھاز سے تباہ بھی ہوگئی تھے مگر باوصف اسکے بھی یونان کے بیڑے سے بہت زیادہ تھا جس سے یونانیوں پر حملہ کرنے کی تجویز تھی چنانچہ دو سو جہاز اس غرض سے یوبیہ پر پہنچائے کہ یونانیوں کے جہاز بچکر نکل نسکیں جوں ہی کہ یونانیوں کو غنیم کے جہازوں کے متفرق ہونے کا پرچہ لٹا تو اُنہوں نے پانوں اُٹھائے اور جہاز رانی میں ہرچہ متاثر کوشش اسلیئے صرف کی کہ صبح ہوتے ہوتے اُس تکرے پر حملہ کریں مگر وہ اُنکو نہلا آخر لاچار ہوکر شام کو واپس آئے اور وہ تکرہ دشمن کے بیڑے کا جو بہت بڑا تھا اُسپر قوت پڑے اور بہت سانقصان کیا آخر کار جب رات ہوگئی تو دونوں فریق الگ الگ ہوکر اپنے اپنے لنگر گالوں پر چلے آئے مگر ایرانیوں کے حق میں وہ رات اسلیئے بہت بڑی ہوئی کہ طوفان کے جوش و خروش اور رعد و برق کے زور و شور اور بارش کی مار مار نے ہوش اُنکے گھودئیے اور وہ دوسو جہاز جو بیڑے سے الگ ہوکر طوفانی ہوئے تھے کچھ کم زیادہ یوبیہ کی جھیل کے کنارے کے پاس جا پڑے اور ایتھنز والوں کے پاس اُسی روز اور جہازوں کی کمک آئی ہرودوتس لکھتا ہے کہ یہہ

صرف دیوتوں کی عنایت تھی کہ دونوں گروہوں کے بیترے قریب ہواؤں کے ہو گئے *

حاصل یہہ کہ جب یونانیوں نے غنیم کے جہازوں کی تباہی سنی تو سنے کے ساتھ جیسے پہلے مرتبہ وہ اُنکے جہازوں پر ٹوت پڑے ویسے ہی + سیلیشیا والوں کے جہازوں پر دھاوا کیا اور بہت سے جہازوں کو تباہ کیا ایرانیوں کو بڑی شرم آئی کہ دشمن کے بیترے تھوڑی کائنات پر پیش دستی کرتے ہیں اگر جیتے رہے تو کل کو پہلا وار ہمارا ہوگا چنانچہ دوسرے روز بہت بڑا کھیت پڑا اور دونوں گروہ برابر برابر رہے مگر باوصف اسکے بھی کثرت تعداد اور بھی کلائی جہازوں کے باعث سے ایرانیوں کا زیادہ نقصان ہوا اور لڑائی کے اختتام پر دونوں فریق اپنے اپنے مقاموں پر لوٹ گئے یہہ لڑائیاں جو ارنی مسا کے متصل واقع ہوئیں اُن کا نتیجہ یہہ تو نہوا کہ تصفیہ کامل ہوتا مگر ایقہنہز والوں کی جرأت بڑھ گئی اور امتحان و تجربہ سے یقین ہو گیا کہ کثرت تعداد اور جہازوں کی آراستگی سے فتح و ظفر کے راگ گانا ان بیگانے لوگوں کا اُن غرندہ شیروں کو نہیں دراتا جو نوبدو منہد سے منہد بھڑا کر لڑتے ہیں اور عین معرکہ کارزار میں کمال استقلال اور نہایت دلوری سے جہازوں کی ممانعت اپنی جگہ پر جمے رہتے ہیں ایسے لوگوں پر جنکی حقیقت دریافت ہو گئی ایسی دلیری دلوری سے حملہ کرنا چاہیئے کہ قدم اگے کو بڑھتے رہیں پیچھے ہٹنے نہاویں *

جب کہ اطلاع اس واقعہ کی جو تہرمایلی پر واقع ہوا تھا یونانیوں کو پہنچی تو اُنہوں نے سارا حال واقعی دریافت کر کے وہ طریقہ کہ اُس پر عمل کرنا چاہتے تھے بلا غور و تامل اختیار کیا اور آرتی مسا سے بادبان تھائے اور یونان کے بیچا بیچ کو روانہ ہوئے چنانچہ مقام سالامن پر جو ٹیکا کے متصل ایک مختصر جزیرہ ہے بیڑا تھرایا اور جب کہ یہہ بیڑا امنہ میں تھا تو تہمستک لیز اُن مقاموں پر جہاں ایرانیوں کو پانی وغیرہ

+ یہہ ایک قدیم حصہ ایشیا کوچک کا تھا اب رومی سلطنت میں شامل ہے سکی حد شمالی کورہ تارس کا سلسلہ تھا اور یہی پہاڑ اُسکو کیپودوشیا سے علیحدہ کرتا ہا حد مشرقی امنس تھا جسکے سبب سے یہہ شام سے جدا ہوتا تھا اور جانب جنوب میں ایچ اسس جسکو اسکندروں کہتے ہیں بھر سیلیشیا اور مغرب میں پیم فلیا اسکے شرقی حصہ میں شہر تارسس آباد تھا جس میں حواری پال تولد ہوئی تھ *

کی ضرورت سے خشکی پر اوترنا پڑتا تھا بڑے بڑے پتھروں اور ٹیلوں پر یہہ درچار کلسہ ائینونیه والوں کے واسطے کندہ کراتا چلا آیا تھا کہ ائینونیه والو اپنے بزرگوں کی طرف چلے آؤ جو تمہارے ارادے پورا کرنے کے لیئے جانبازي کر رہے ہیں اور اگر یہہ رفاقت نہ ہو سکے تو جہاں تک ایرانیوں کو ضرر پہنچا سکو پہنچاؤ اور جسوقت لڑائی شروع ہووے تو عین گھمسان میں فرج غفیم میں ایسی بد انتظامی کرنی چاہیئی کہ ہوش اُن کے ٹھکانے نہ رہیں تہمستک لیز نے یہہ سوچی تھی کہ ائینونیه والے ہماری طرف آجاوینگے اور اگر یہہ نہوگا تو ایرانیوں کے نزدیک مشتبہ تھو جاوینگے اِس سردار جلیل القدر کی کامروائی اور دانائی سے جابجا یہی دیکھا بہالا جاتا ہے کہ وہ ہمہ تن مصروف تھا اور کوئی ایسا دقیقہ جو اُسکی کامیابی کے مفید ہووے فرو گذاشت نہ کرتا تھا *

ساتویں فصل

ایتھنز والوں کے شہر چھوڑنے اور زرکسیز کے اُسکو
جلانے کے بیان میں

اُنہیں دنوں زرکسیز نے کوچ کیا اور فوسس والوں کے شہر جو راہ میں پڑے اُن کو لوٹتا کھسوتتا ملک فوسس کے حصہ دؤرس میں داخل ہوا پلی یونیسس کے رہنے والوں نے جتنکو اپنا بچاؤ منظور تھا یہہ ارادہ کیا کہ تمام یونانیوں سے الگ ہو کر ساری فوج صرف خاکائے کارنتہہ پر جمع کریں اور ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک جو پانچ میل انگریزی کا فاصلہ ہے دیوار بنائیں ایتھنز والے اُن لوگوں کی ایسی نامردی سے الگ ہو جانے سے ناراض ہوئی اسلیئے کہ یہہ بات اُلکے پیش نظر تھی کہ ہم ایرانیوں کے ہالے پڑینگے اور وہ غیظ و غضب اپنا ہمپر اوتارینگے تہوڑے دنوں پہلے اس سے اُنہوں نے اریکل دلفاس سے مشورہ کیا تھا اور وہاں سے یہہ جواب ملا تھا کہ شہر کے بچانے کا کوئی طریقہ بجز چوبی دیواروں کے نہیں اِس فقرے کی مراد میں اختلاف تھا چنانچہ بعضے یہہ کہتے تھے کہ اِس سے قلعہ مقصود ہے اسلیئی کہ وہاں قلعہ کے گرد چوبیس کتھرا بنا ہوا تھا اور تہمستک لیز نے اس عبارت کے معنی وہ لیئے جو نہایت مناسب تھے

یعنی وہ یہہ سمجھا کہ اس سے جہاز پر سوار ہونا مراد ہے آخر کار اُس نے یہہ ثابت کر دیا کہ یہی لازم ہے کہ سارے شہر کے رہنے والے شہر کو چھوڑ کر جہازوں پر سوار ہو جاویں مگر یہہ وہ تجویز تھی کہ کسی آدمی نے اسپر کان ندھرا اِسلیمیئے کے اِسمیں صوبیح بربادی متصور تھی یعنی جب کہ دیوتوں کے مندروں اور بزرگوں کی ہزاروں کو چھوڑنا پڑا تو پھر فتح کا نتیجہ کیا ہوگا مگر یہہ وہ موقع تھا کہ تھمستک لیز کو رعایا کی فہمائش کے لیئے خوش بیانی چوب زبانی صرف کرنی پڑی چنانچہ اُس نے پہلے یہہ فقرے سنا کر کہ مراد اُسکی یہہ نہیں کہ ایتھنز میں دیوار و مکانات بنائے جاویں بلکہ شہر کا بچانا منظور ہی یہہ برہان قوی اُن لوگوں پر جو خوف و مصیبت کے ماری موئے جاتے تھے قائم کی اور اریکل کے لفظوں سے یہہ معنی سمجھائے کہ یہہ حادثے جو واقع ہوئے اُن سے دیوتوں کی مرضی پائی جاتی ہی کہ چند روز کے لیئے شہر کو چھوڑیں مگر جو کہ شہر کا چھوڑنا نہایت دشوار اور کمال ناگوار ہی تو اُسکی آسانی کے لیئے یہہ حکم بھی نافذ ہوا کہ † منروا دیبی جو ایتھنز والوں کی مادر مہربان ہی بستی کی حافظ و ناصر رہے اور تمام باشندے جو ہتھیار باندھنے کے قابل نہیں جہازوں پر سوار ہو جاویں اور جو شخص اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لیئے جیسے بن پڑے تدبیر مناسب کرے *

سائیمیں نے باوجود صغیر سنی کے ایسا بڑا کام کیا کہ اُسکے ذریعہ سے ایسے اہم وقت میں اور لوگوں کے دلوں میں بڑا اثر پیدا ہوا یعنی وہ ساتھیوں کو لیکر ہنستا بولتا کہلہم کہلا بازار سری میکس سے جسکا منہتی قلعہ کے دروازہ تک تھا ایک لٹام ہاتھ میں لیئے شوئے منروا دیبی کے مندر میں داخل ہوا اور اس رسم مذہبی کے ایسی سعی و اہتمام کے ساتھ کرنے سے مقصود اُس کا یہہ تھا کہ سارے لوگ اتنی بات سمجھ لیں کہ بڑی فوج کا

† یہہ رومیوں کے بڑی نامی دیبی ہی اُسکو حساب کتاب سوچ بچار اور ابتداء کا مختار سمجھا جاتا تھا منروا صرف عورتوں ہی کی مربی نہ تھی جنکو اُس نے سینے اور کاتے اور بے کا فن بخشا تھا بلکہ وہ مردوں کی بھی لڑائی کے خطروں میں معارف ہوتی تھی اُسکو جوبیش کے بیٹے مانتے تھے جو کہ منروا ایک کنواری دیبی تھی اور باپ اُسکا نہایت اعلیٰ تھا اِسلیمیئے رومیوں نے اُسکو ایتھینا دیبی سے جو یونانیوں کی اِسیکلر کی دیبی تھی معاہدہ کر لیا تھا اس سبب سے درنو ایک سمجھی جاتی ہیں *

کچھ کام نہیں رہا اب یہی لازم ہی کہ سارے چھوٹے جہازوں پر سوار ہو جاویں بعد اُس کے جب نیاز سے فرصت پائی تو ایک ڈھال جو مندر کی دیوار پر لٹک رہی تھی بے ساختہ اُٹھائی اور پوجا پات کر کے پانی کی جانب روانہ ہوا اور وہ شخص کہ اُس نے سب سے پہلے اپنے کام کے نمونہ سے جہاز کے سوار ہونے کی لوگوں کو اشارس بندھوائی وہ یہی پہاڑ تھا حاصل یہہ کہ لوگوں کی ہمتیں بندھیں اور بہت سے لوگوں نے سوار ہونے سے پہلے جوڑو بچوں اور بوڑھے ماں باپوں کو شہر † تیریز میں بھیج دیا اور اُس شہر کے لوگوں نے یہہ آدمیت بوتی کہ ٹہرنے کی جگہ دی اور علاوہ اُسکے یہہ حکم جاری کیا کہ ان کے کھانے پینے کے واسطے دو ابولی جو درپنس انٹریزی یعنی ایک آنہ چارپائی کی برابر ہوتی ہی سرکار سے مقرر کیئے جاویں اور بچوں کو روک ٹوک نہر جہاز سے چائیں پیل بھاری لیویں کھاویں اور اوستادوں کے لینے بھی کچھہ وظینہ مقرر کیا گیا کہ اُن بچوں کو تعلیم و تربیت کریں غور و تامل کا مقام ہی کہ اس بستی کو خوف و مصیبت کا بڑا کھٹکا تھا منہر باوصف اس خوف و تہلکہ کے پرائے بال بچوں کو کس کس طرح سے پالا پوسا اور کیسے کیسے اُن کے نگران رہے غرض کہ جب لوگ سوار ہونے کو ہوئی تو بے ساختہ دل امدے اور سینے بیہ آئی اور آتھہ آتھہ آنسو رونے لگے ان بیچاروں کی دلاوری تعریف کے قابل ہی کہ اپنے چھوٹے لڑکے بالوں اور بوڑھے ماں باپوں کو دوسری راہ سے اور مقام میں بھیج دیا کہ رنج مفارقت اور معانقہ الفت رخصت ہونے کو مائع نہ آیا کمال استقلال اور جوانمردی سے سالامن کو روانہ ہوئے اور وہ بات کہ عوام کے دلوں میں جوش و خروش کی باعث ہوئی تھی سو وہ یہہ تھی کہ بہت سے ضعیف آدمی اور اکثر وہ لوگ جو اربکل کی عبارت کے معنی چوبیس دیواریں سمجھے تھے بستی میں باقی رہ گئے تھے اور یہہ واقعہ بھی جسنما مذکور آگے آویگا تاریخ کی رو سے یادگاری کے قابل ہی یعنی وہ ایسا رنج عام تھا کہ بلی کتے بھی اُس سے مستثنا نہ تھے یہلا یہہ امر ممکن ہی کہ کوئی شخص اُن حیوانوں کو اُنکے پالنے والوں کے پیچھے دوڑتا چلانا دیکھے اور

† یہہ ایک چھوٹا سا شہر سمندر کے کنارہ پر بلے پونیسیس کے صوبہ آرگالس

اسکے دل پر تاثیر نہ ہو منجملہ اُن حیوانوں کے پرکلیز کے باپ زینتھیس کے کتے کی یہ نقل مشہور ہی کہ اُس نے اُس کی مفارقت گوارا نہ کی اور اُس کے پیچھے سمندر میں کود پڑا اور جس کشتی میں اُس کا مالک سوار تھا برابر تیرتا چلا گیا یہاں تک کہ جب سالامن کے قریب خشکی پر آیا تو وہ غارا تھکا کر گر مر گیا پلوٹارک کے زمانہ تک لوگ اُس جگہ کو دکھاتے رہے جہاں وہ وفادار حیوان مدفون ہوا تھا چنانچہ وہ مقام اسی وجہ سے کتے کا مدفون مشہور تھا *

مختصر یہ کہ زرکسیز کوچ کرتا چلا آتا تھا کہ ناکاہ تھوڑے سے آدمی آرکیدیا کے اودھر سے بھاگ کر آئے اور زرکسیز کی فوج میں آ ملے اُن سے دریافت کیا کہ یونانی کس کام کاج میں مصروف ہیں انہوں نے ایسا جواب دیا کہ بادشاہ ہکا بکا رہ گیا یعنی یہ بیان کیا کہ مقام اولمپیا کے تماشوں میں سرگرم ہیں اور بہت بڑی حیرت جب دامنگیر ہوئی کہ اُس نے یہ دریافت کیا کہ جو لوگ اُن تماشوں میں ظفریاب ہوتے ہیں تو ایک تاج زیتون کا انعام پاتے ہیں منجملہ حاضرین مجلس کے ایک ایرانی امیر بہت متعجب ہو کر بولا کہ وہ کیسے لوگ ہونگے جو عزت کے پیچھے روہنے پیسے کی پروا نہیں کرتے زرکسیز نے یہ حال معلوم کر کے کہ ڈلناس میں بہت سے خزانہ جمع کیئے دیں تھوڑی سی فوج اپنی روانہ کی کہ ایپالو کے ساتھ بھی ویسا ہی لوٹنے کا معاملہ ہوتا جاوے جیسے کہ اور دیوتوں کے ساتھ ہوتا گیا اگر ڈایوڈورس اور ہروڈوٹس کی تحریروں کا اعتبار کیا جاوے تو وہ اس واقعہ کو ایسا بیان کرتے ہیں کہ جب وہ فوج منروا دیہی کے بتخانہ کے متصل پہنچی جو پراویدنٹ کے لقب سے ملقب تھی جسکو سینسکوت میں بھنداری کہتے ہیں تو ایک اندھی آئی اور بجلی چمکی اور کرک گرج کے زور شور ہوئی اور ہنگام تلاطم ہرے ہرے دو ٹکڑے پہاڑوں کے ایرانی فوج پر ایسے گرے کہ ایک بڑا حصہ فوج کا پس کر چور چور ہو گیا اور باقی بچے کچے شہر ایتھنز کی جانب جو باشندوں سے خالی ہو گیا تھا روانہ ہو کر بستی میں داخل ہوئے اور وہ لوگ جو بستی میں باقی رہ گئے تھے قلعہ میں چلے گئے اور بڑی دلاوری سے ایرانیوں کا مقابلہ کیا اور شہر کو بچانا چاہا اور باوصف اسکے کہ صلح اور امن کی شرطیں پیش کی گئیں مگر انہوں نے ایک

نہ سنی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ بستی پر قربان ہو گئے بعد اُس کے زرکسیز نے قلعہ پر قبضہ کیا اور ساری بستی کو جلا دیا اور مژدہ اس قلعہ کا تصویروں اور اچھے اچھے بتوں سمیت جو وہاں سے ہاتھ آئے تھے اپنے چچا آرٹائینیز کی خدمت میں سوسہ کو روانہ کیا اور علاوہ اُن تصویروں کے ہارموڈیس اور ارستوجیٹن کی تصویریں جنہوں نے ایتھنز کو غاصبوں کے جور و ستم سے بچایا تھا اور منجملہ کئی اینٹیوکس نامی بادشاہوں کے کسی اینٹیوکس بادشاہ ملک شام کی بیٹی تصویر جسکا حال مفصل دریافت نہیں کہ وہ کونسا اینٹیوکس تھا اور کس عہد میں تھا اس خیال سے بھیج دی کہ ایتھنز والوں کے نزدیک ان سے زیادہ کوئی عمدہ چیز قبول کے قابل نہیں *

آٹھویں فصل

سالامن کی لڑائی اور ایشیا کی جانب زرکسیز کے بیتابانہ
لڑنے اور تھمستکلیز اور ارستائیدیز کے برتاؤ اور
سلسلی میں کار تھیچ والوں کے شکست کھانیکے
بیان میں

یونانی بیڑے کے افسروں میں حسب اتفاق یہہ اختلاف واقع ہوا کہ غنیم کا مقابلہ کہاں کرنا چاہیئے چنانچہ سارے سردار باہم ہو کر بیٹھے اور گفتگو ہونے لگی وہ بہت سے لوگ جنکا ساتھی سپہ سالار یوریبائیڈیز تھا یہہ کہتے تھے کہ خاکانے گارنتھے کے متصل جہاں بڑی فوج پلے پونیسس اور اُسکے رستے کی نگہبانی کے لیئے کلیومبروتس لیونیڈس کے بھائی کے تخت حکومت پڑی ہوئی ہی غنیم کا مقابلہ کرنا مناسب و اولیٰ ہی بلکہ قرین صواب معلوم ہوتا ہی اور وہ لوگ جنکا افسر تھمستکلیز تھا اُنکی یہہ رائے تھی کہ سالامن سے عمدہ مقام کو چھوڑنا اپنے ملک کی نگہبانی سے ہاتھ اُٹھانا ہی چنانچہ جب تھمستکلیز نے اس رائے کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا تو یوریبائیڈیز نے مارنیکو چھڑی اُٹھائی مگر باوصف اس کے اُس ایتھنز والے حلم شعار نے اپنی رائے سے ہاتھ نہ اُٹھایا اور کمال جمال و تعہد سے یہہ فقرہ ادا کیا کہ آپ مارلیں مگر خیرخواہ کی

یہہ دو باتیں سن لیں آخوکار اُسنے بیان کیا کہ یونانیوں کے جہاز ایرانیوں کے جہازوں سے نہایت ہلکے اور چالاک مگر تعداد و کثرت میں بہت کم ہیں یہاں یہہ فائدہ ہی کہ آبنائے کی تنگی سے وہ بڑا بیڑہ ایرانیوں کا جسمیں بڑے بڑے جہاز لگے ہوئے ہیں محض بیکار رہیگا یورپائیڈیز تہستک لیز کے حلم و تحمل کو دیکھ کر حیران رہا اور کام ناکام اُسکی ماننی پڑی اور علاوہ اسکے یہہ بھی فکر کیا کہ خدا نکرے اگر ایتھنز والے جنکے جہاز نصف سے زیادہ ہیں الگ ہو گئے تو بڑے مجھیلے میں پڑ جاوینگے جیسے کہ اُس کے افسر کی طرز کلام سے مترشح ہوتا تھا *

ادھر تو یہہ ہوا جو کچھ بیان ہو چکا اودھر ایرانی افسروں نے دریا کی لڑائی کے لیئے باہم جلسہ کیا اور حسب اتفاق اُسیوقت زرکسیز بھی آپہنچا چنانچہ اُسنے تمام افسروں سے مشورہ طلب کیا مگر اس لیئے کہ اُن کو بادشاہ کی مرضی دریافت ہو گئی تھی تمام افسروں نے یہی رائے دی کہ ملازمان دولت کو یہیں لڑنا قرین مصلحت ہی ہاں ایک ملکہ ارثی میسا نے سب سے مخالف ہو کر یہہ صاف صاف بیان کیا کہ ایسے لوگوں سے اولجھنیکا جو بہ نسبت ایرانیوں کے بحتری کار و بار سے زیادہ واقفیت رکھتی ہیں نہایت برا نتیجہ ہوگا اگر نصیب اعدا دریا میں ایک لڑائی بھی شکست ہوئی تو پھر بڑی فوج کی بھی خیر نہوگی بلکہ مناسب وقت یہہ ہی کہ لڑائی میں شامل کیا جاوے اور پلی پونیسس کے متصل دیرے والے جاویں تاکہ دشمنوں کے رشک و حسد کا بازار گرم ہووے اور جمعیت اُن کی تھوڑی تھوڑی منتشر ہو جاوے خلاصہ اُس کا یہہ تھا کہ یہہ اختلاف اُن کا جو بالفعل کچھ واقع ہی روز بروز ترقی پاویگا اور تمام شریک اُنکے اپنے اپنے گھر بچانے کے لیئے چلے جاوینگے اور جب کہ دشمن تتر بتر ہو گئے تو تمام ملک یونان کا خیر خواہان دولت کے قبضہ میں بلا مشقت آجاویگا مگر یہہ بات اُسکی پیش نگئی یہاں تک کہ لڑائی کے سامان ہو گئے چنانچہ زرکسیز نے خود شریک ہونے اور لڑائی کی سیر دیکھنے کا ارادہ کیا اور پہلی شکستوں کا باعث یہہ سمجھا کہ مابدولت شریک معرکہ نہ تھے آخر کار ایک اونچے قبیلے پر تخت قائم کیا گیا اور اُس کے ہونے سے فوج کو گونہ تقویت حاصل ہوئی مگر پوری تقویت کا یہہ طریقہ تھا کہ وہ آپ فوج میں شامل ہو کر لڑائی کی دور دھوپ

میں شریک ہوتا جس سے ثابت ہوتا کہ وہ اُس بہادر فوج کا سر اور جان ہونے کے قابل ہی جو اُسپر جی جان سے قربان ہونے کو تیار ہی وہ بادشاہ جو ایسا مضبوط و مستقل نہو کہ کسی چیز سے لغزش نیارے اور جوں جوں مصیبتوں کے میذہہ برسوں اُسقدر استقلال اُسکا پھولے پہلے تو وہ سپہ سالاری کے لائق نہیں اگرچہ اور کمالوں سے بھرپور ہووے اس لیئے کہ جب فوج کے افسر میں دلاوری بہادری نہو تو کوئی کمال اُس کی تلافی نہیں کرسکتا اور جس آدمی میں شجاعت نہیں اور وہ بناوٹ سے اپنی دلاوری ظاہر کرتا ہی تو اُس کی نامردی کھل جاتی ہی اور وہ زیادہ فضیحت ہوتا ہی یہہ امر مسلم ہی کہ سپاہ، اور افسر میں بڑا فرق ہوتا ہی پس اس صورت میں زرکسیز کو یہہ مناسب تھا کہ وہ عین لڑائی میں موجود ہوتا جیسے کہ بادشاہونکی شان شوتی ہی یعنی وہ سرکی مانند ہوتا نہ ہاتھ کی اس لیئے کہ کام اُسکا لڑانا بھڑانا تھا نہ اور احکام نامناسب نافذ کرنا نہ تعمیل کرنا مگر خوف کے مارے فاصلہ پر بیٹھا تھا یہہ تماشائیوں کی طرح سے دور دور سے سیر دیکھنا افسری کے خلاف ہی *

تھمستکلیز نے یہہ جانکر کہ بعض بعض یونانی افسروں کا اب بھی یہہ ارادہ ہی کہ خاکنائے کے قریب بڑے جاویں اُسنے کسی جیلہ سے زرکسیز کو یہہ کہلا بھیجا کہ تمام افسر یونان کے بالفعل حاضر ہیں اگر کوئی تدبیر بن پڑے تو مطیع و تباہ کرنا اب اسان ہی درنہ تھوڑے عرصہ بعد جب تمام شویک اپنے اپنے ارادوں کے موافق کہیں کہیں متفق ہو جاوینگے تو یہہ بات پھر ہاتھ نہ آوے گی اور ایسا قابو کبھی نہ پریگا چنانچہ بادشاہ نے یہہ حکم صادر فرمایا کہ تھوڑے جہاز سرکاری اسی رات میں سالامن کا محاصرہ کرلیں تاکہ وہ کہیں باہر جانے نہ پاویں چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور یونانیوں کو خبر نہوئی کہ شاری فوج محصور ہوگئی مگر ارستائیڈیز یہہ ناخوش خبر سنکر مقام ایجینہ سے جہاں تھوڑی سی فوج اُسکے ہاتھ تلے تھی روانہ ہوا اور دشمنوں کے بیڑے پر گذر کر جو جان جوکھوں کا مقام تھا تھمستکلیز کے پاس جا پہنچا اور اُسکو الگ لیجا کر پہلے یہہ بات کہی کہ اگر کچھ سمجھتے ہوچھ ہی تو ہم تم دونوں اُن نامعقول تکراروں کو جو کم فہمی طرفین کے باعث سے ظہور میں آئیں اور قوتوں چند نہ چند کے باعث بھی ہوئیں یکتلم اُٹھا کر اپنے ملک کی

مخدومگذاری میں ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کے لیے اس طور پر جان لڑاویں کہ آپ کپتانوں کے مانند حکم دیا کریں اور میں اُسکی تعمیل و مشورہ میں جی جان سے حاضر رہوں اور بعد اُسکے یہہ بیان کیا کہ ایرانیوں نے ہماری فوج کا محاصرہ کیا اب بلا توقف لڑنا چاہیئے تھمستک لیز اُسکی پاک طینتی اور بلند ہمتی دیکھ کر حیران رہا اور مارے پسینوں کے شور برپا ہو گیا اور جی میں کہنے لگا کہ میں کس لیے اس سردار والا ہمت سے پیش قدمی چاہتا تھا بعد اُسکے بڑی پختگی سے یہہ اقرار کیا کہ آپ کی والا ہمتی جا بجا نمل کرونگا اور جہاں تک ممکن ہوگا حسب صلاح و صوابدید آپ کے کار بند رہونگا بعد اُسکے اصل حقیقت سے آگاہ کیا کہ آپ کے خادم نے اُن وحشیوں کو فریب دیا کہ وہ محاصرہ کو چلے آئے اور اب مناسب حال یہہ ہی کہ آپ یوربائیڈیز کے پاس تشریف لیجائیں اور اُس کے جی میں یہہ بات بتھلاویں کہ اب سوا اس کے کوئی صورت نہیں رہی کہ سالامن پر لائی کیجاوے چنانچہ ارسٹائیڈیز نے اس کام نیک انجام کو بڑی خوشی سے انجام دیا اِسیلئے کہ وہ سردار اس سردار والا قدر کی بہت قدر و منزلت کرتا تھا *

حاصل کلام یہہ کہ دونو فریق لڑنے بھڑنے اور مرنے مارنے پر آمادہ ہوئے یونانیوں کی ساری کائنات اتنی تھی کہ اُن کے پیروے میں تین سو اسی جہاز تھے جو تھمستک لیز کے اشاروں پر چلتے تھے اور وہ ایسا لائق سردار تھا کہ کوئی چیز اُسکے ملاحظہ سے باہر نہ تھی یعنی وہ ہر چیز کا پاس و لحاظ اُس کے مقام و محل پر رکھتا تھا چنانچہ وہ ایک خاص ہوا کا منتظر رہا جو ہر روز ایک وقت خاص پر چلتی تھی اس لیے کہ وہ ہوا دشمن کے مخالف ہوتی تھی یہاں تک کہ جب وہ ہوا چلنے لگی تو لڑائی کا حکم نافذ ہوا ایرانیوں نے اپنے بادشاہ کے دیکھانے کو ایسی دلیری دلاوری دکھائی کہ ایسے ویسے غنیم کے ہاتھ پانو پھول جاویں یعنی اُنھوں نے پیش قدمی کی اور آگے بڑھ مگر وہ گرما گرمی پہلے ہی وار میں اِسیلئے جاتی رہی کہ ہر چیز اُنکے خلاف مراد تھی یعنی ہوا مخالف اور جہاز ایسے بھاری کہ اُنکا هلنا جلنا بہت دشوار اور علاوہ اُس کے کثرت اتنی کہ کام میں آنا اُنکا نہایت مشکل غرض کہ اس مقام پر ہر طرح کی دقت و دشواری تھی برخلاف اُنکے یونانیوں کا یہہ حال تھا کہ کسی طرح کی دقت

اور کسی نوع کا اضطراب نہ تھا۔ اِسلیمے کہ تمام باتوں میں ایک حاکم تھا اور ایک کا کہنا چلنا تھا حاصل یہہ کہ ایرانی موج کے پانو اُٹھ گئے اور سب سے پہلے اِٹینونہ والے بھاگے جنکی نسبت تہمستک لیز نے یوہیہ کے کناروں پر اکثر مقاموں میں پتھروں وغیرہ پر اُن کی یاد دہانی کو کہ اصل و بنیاد اُنکی کون لوگ ہیں کندے کرائے تھے بعد اُس کے ایسی بھگی پڑی کہ باقی بیڑے بھی بھاگ گئے اور اپنا دہانی کے مارے کسیکو آکا پیچھا نہ سوچھا مگر اِکھ ارتھی میسانے مردانہ وار ایسی جوات کی کہ زرکسیرو دیکھکر بے ساختہ چلا اُٹھا کہ مرد اِس جگہہ عورتوں کے کام کرتے ہیں اور عورتیں مردوں کی دھنگوں چلتیں ہیں بعد اُسکے جب ایتھنز والوں کو یہہ خبر لگی کہ ایک عورت ہتیار باندھے مردانہ لڑ رہی ہی اور اُسنے بڑے بڑے مردوں کے منہہ پھیر دیئے تو اُنکو بہت جوش آیا اور یہہ حکم نافذ کیا کہ جو کوئی اُسکو زندہ پکڑ کر لائے تو دس ہزار درام انعام پاوے مگر وہ اپنی خوش نصیبی سے صاف نکل گئی اور کسی بیداد کے پالے نہ پڑی مگر اِن بہادروں کی قدر شناسی سے یہہ یقین تھا کہ اگر وہ گرفتار آتی تو یہہ لوگ اُسکی قدر و منزلت کرتے *

واضح ہو کہ جس طرح یہہ ملکہ سلامت رہی تاریخ میں ذکر کرنیکے قابل ہی اِس لیئے کہ جب اُسنے یہہ دیکھا کہ ایتھنز والے کمال چستی چالاکی سے پیچھے چلے آتے ہیں تو اپنا نشان گراکر یونانیوں کا نشان قائم کیا اور ایک ایرانی جہاز پر جس میں داماستھیمس کیلندا کا بادشاہ اُس میں سوار تھا اور پہلے سے دونوں میں چشمک تھی یہاں تک کہ جوں جوں کو کے اُسکو دبو دیا یونانیوں نے یہہ معاملہ دیکھکر اُسکو اپنا جہاز سمجھا اور اُسکا تعاقب چھوڑا سالامن کی لڑائی کا یہہ انجام ہوا جو تاریخ کی یادگاری کے شایان ہی اِس لڑائی نے یونانیوں کا نام روشن کیا اور اُن کے یاد بود کو ہمیشہ کے لیئے قائم رکھا اور ایرانیوں کے جہاز تباہ ہوئے بعضے غرق ہو گئے بعضے گرفتار آئی اور جو لوگ اُن کے شریک حال تھے وہ بادشاہ کی بے رحمی کو دشمن کی سختی کے برابر جانتے تھے اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوئے تہمستک لیز نے ارستائیدیز سے تخلص میں یہہ گفتگو کی کہ اگر آپکی صلاح ہو تو ہم تھوڑے سے جہاز بھیجکر اُس بڑے پل کو جو زرکسیز نے بڑی لاگت لگا کر بنوایا تھا توڑ ڈالیں

اور ایشیا والوں کو یورپ سے سلامت نجانے دیں اگرچہ اُس نے یہہ بات پیش کی تھی مگر جی میں اسکو ناپسند کرتا تھا ارستائیڈیز نے اُسکو اصلی رائے اُسکی سمجھ بوجھ کو برخلاف اُسکے نرمی گرمی سے یہہ رائے دی کہ اپنے برے دشمن کو مایوس کرنا مقام اندیشہ کا ہے یہہ کیا نہیں سنا کہ جب آدمی کی جان پر بنتی ہی تو وہ اپنی جان پر کھیل جاتا ہی اور قطع نظر اس سے ہمارا اصل مطلب یہہ ہے کہ جس طرح بن پرے اُس کے ہاتھ سے نجات پاریں تہمشتک لیڈ یہہ سنکر خاموش رہا اور زرکسیز کے جلد چلے جانے کی یہہ راہ نکالی کہ کسی حیلہ بہانہ سے اُسکے کانوں تک یہہ فقرہ پہنچا دیا کہ یونانیوں نے پل توڑنے کا ارادہ کیا اور وہ پہلی بات جو اُس نے ارستائیڈیز سے کہی تھی مقصود یہہ تھا کہ اُسکو بھی اپنی اصلی رائے کا شریک کرے اس لیے کہ اگر خدا نخواستہ اور افسروں کی صلاح پل توڑنے کی ہو تو اس والا قدر افسر کی رائے سے اُسکو تقویب رہے اور یہہ بھی خیال تھا کہ اگر میری اطلاع رسائی کی اطلاع ہو جاوے اور بغاوت کا دھبہ لے تو اُسکے ذریعہ سے بچا رہوں *

غرض کہ جب بادشاہ کو پل توڑنے کی خبر پہنچی تو وہ نہایت خائف ہوا اور جہاں تک اُس سے بن پڑا وہاں تک سامان جانیبا درست کیا اور رات ہی کو چل دیا اور مارڈونیس کو تین لاکھ فوج سمیت یونان میں چھوڑ گیا کہ اگر تم سے ہوسکے تو یونان کو فتح کرنا یونانیوں کا یہہ خیال تھا کہ دوسرے دن بہت بڑا کہیت پڑے گا مگر جب اُنکو غنیم کے بہاگ جانے کی بشارت پہنچی تو کمال چستی چالاکی سے اُسکا پیچھا کیا اور علاوہ اُن جہازوں کے جو اُنہوں نے ایرانیوں سے چھینے دو سو جہاز اور تباہ کیئے اور جو جہاز اُنکے باقی رہ گئے تھے طوفانوں کے طیانچہ کھاتے محنتیں اُٹھاتے ہوئے کنارہ ایشیا کے قویب مقام کیوما لنگر گاہ شہر اِتولیا میں پہنچی اور جڑے دھبے بسر کیئے مگر اس عرصہ میں کبھی یونان کی جانب مذہبہ کر کے بھی نہسوئے *

حاصل کلام یہہ کہ زرکسیز باقی فوج کو ہمراہ لیکر ہلسپانت کے رستے راہی ہوا اور اس لیے کہ رسد وغیرہ کا سامان کوچ سے پیشتر درست نہوا تھا پینتالیس دن کے سفر میں فرج پر ایسی سختی گذری جو پہل پہلاری راہ میں ہاتھ اُٹی کھا گئے یہاں تک کہ درختوں کی چھال پتوں تک

نوبت پہنچتی اور بھی امر باعث ہوا کہ فوج میں بیماری پھیل گئی چنانچہ بہت سے لوگ مروروں کے مارے مر گئے بادشاہ کو کسیکے مرنے جینے کی پروا نہوئی اور اپنی جان بچاکر تھوڑے خواصوں سمیت روانہ ہوا اور پل پر پہنچکر دم درود اپنا درست کیا مگر موجوں کی ریل پیل سے پل کو شکستہ پایا آخر کار دونگی پر سوار ہوکر پار اتر گیا یہہ تماشا سیر کے قابل ہے کہ دنیا کی چیزیں کیسی ادل بدل جاتیں ہیں اور اس خاک کے پتلے کی ٹیپ ٹاپ کتنی ناپائدار ہے حاصل اُسکا یہہ کہ اتنا بڑا بادشاہ جسکے ساتھ سیکڑوں جہاز اور ہزاروں جان نثار تھے ایک توتی پھوٹی دونگی پر تن تنہا سوار ہوکر چلا گیا اور کسی نے اُسکی بات بھی نہ پوچھی یہہ ماجرا زرکسیز کی مہم کا نتیجہ تھا جو اُسنی یونانیوں کے مقابلہ پر اُسکو انجام دیا تھا اگر زرکسیز کے مختلف حالوں کی مطابقت کیجائے تو یہہ مشکل سے تمیز ہوگی کہ یہہ وہی زرکسیز ہے کہ جب یہہ معاملے زیر تجویز اور معرض بحث میں تھے تو مثل اُسکی کوئی دلاور معلوم نہوتا تھا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ازراہ دور اندیشی کوئی دقت پیش آنے والی بیان کرتا تو اس بادشاہ کو حیرت ہوتی بلکہ وہ گوئے ناخوش ہوتا مگر جب کہ ارادے پورے کرنے پر برا وقت آیا تو نامردونکی طرح بھاگنا سوچا اور جان بچانے کے سوا کوئی اور امر پیش پا نہوا ان دنوں باتوں کے ملاحظہ سے شجاعت اصلی جو ہوشیاری اور دانائی سے خالی نہیں ہوتی اور تہور میں جو متعص گاؤ زوری اور صرف بے وقوفی سے ہوتا ہے فرق بین اور تفاوت فاحش واضح ہو جاتا ہے اور اسی سے جو بڑا دانشمند بادشاہ اصل معاملہ کو خوب سوچ سمجھکر اور اُسکے تمام پہلوؤں کو دیکھکر کرتا ہے اور اُس لڑائی پر جسکا اُسکو پھر کہتا نہیں رہتا آمادہ ہوتا ہے تو کام پرنے پر اُسکی دلیری اور دلاوری زیادہ ہو جاتی ہے اور جو کام سوچ بچار کر نہیں کیا جاتا تو انجام اُسکا اچھا نہیں ہوتا اگرچہ گوئے یقین اور فی الجملہ دلیری سی دلمین آجاتی ہے مگر خوف و اندیشہ اور ناکامی اور محرومی کا بھی وہاں کہتا لگا رہتا ہے جہاں بیباکی اور دلاوری کام آتی ہے *

سالامن کی فتح کے بعد یونانیوں نے سب سے پہلے یہہ کام کیا کہ عمدہ عمدہ چیزیں غنیمت کی دلفاس کے بتخانہ میں بھیج دیں سائمن جو

بہت خورد سال تھا اُس نے آپ کو نئی نئی طرح سے ممتاز کیا اور ایسے بڑے بڑے کام کیے کہ اُس کا نام ہو گیا اور اُسے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ بھی شہر میں گنتی کے لوگوں میں منظور ہوگا اور آئندہ بڑی بڑی خدمت گذاریاں اپنے ملک کی کرے گا مگر بالکل ناموری اس بڑی مشہور فتح کی جو منجملہ اُن فتوحات کے تھی کہ یونانیوں کو ایرانیوں پر حاصل ہوئی تھیں تہمستک لیز کو نصیب ہوئی یہاں تک کہ جو لوگ اُس کی نامداری پر پیچ و تاب کھاتے تھے اور حسد کے مارے اُس کے نام سے جلتے تھے کام ناکام اُنکو بھی اُس کی کارگذاری پر گواہی دینی پڑی یونان میں یہہ رسم قدیم تھی کہ لڑائی کے بعد تمام افسروں پر لازم تھا کہ جس کسی نے اُس لڑائی میں بڑا کام کیا ہو وہ اُسکو مشہور کریں اور صورت اُس کی یہہ ہے کہ ایک کاغذ پر پہلے نام اُس کا لکھا جاتا تھا کہ جس نے پہلے درجہ کی کارگذاری کی ہو اور بعد اُس کے اُس کا نام لکھتے تھے جس نے دوسرے درجہ کا کام انجام دیا ہو چنانچہ حسب اس قاعدہ عام کے کہ ہر شخص آپکو دوسرے پر فوقیت دیتا ہے ہر سردار نے نام اپنا پہلے درجہ پر قائم کر کے دوسرے درجہ پر تہمستک لیز کا نام قائم کیا اس سے دریافت ہوا کہ قہمستک لیز سب سے فائق تھا لیستدیم والے تہمستک لیز کو اسپارٹا میں اس غرض سے لیگئے کہ وہاں لیبتاکر اُس کے انعام و اکرام کے مدارج ادا کریں چنانچہ انہوں نے ارستائیدیز کی ہمت و جرأت کے صلہ اور تہمستک لیز کی تدبیر و دانائی کے انعام تجویز کر کے دونو سرداروں کو زیتون کے تاج عنایت کیئے اور ایک چوت جو نہایت عمدہ اُس شہر میں تھا بطور تحفہ کے صرف تہمستک لیز کو مرحمت کیا اور ہنگام روانگی تین سو جوان گہرو خاندانی سہ حد تک پہنچانے گئے اور یہہ ایک ایسی عزت تھی کہ جب تک کسی کو نصیب نہ ہوئی تھی اور بڑی خوشی تہمستک لیز کو یہہ ہوئی کہ بعد فتح سالامن کی لڑائی کے جب اولمپک کا تماشا ہوا اور یونان کی تمام رعایا اکٹھی ہوئی تو اس مجمع عام میں تمام حاضرین تماشا نے کمال زور و شور اور نہایت ہنسی خوشی سے استقبال اُس کا کیا یعنی جس وقت وہ مجلس میں پہنچا تو تمام لوگ اُس کی تعظیم کے لیئے سرود کہتے ہوئے اور کسی نے اُن کھیلونکو جو وہاں ہورہے تھے نظر اُٹھا کر ندیکھا بلکہ اُس کے چہرے مہرے کو تکتے رہے اور انہوں کی تکتی وہیں لگی رہی لوگوں کے اشارے ہوتے تھے جو لوگ

اُسکو جانتے نہ تھے اُنکو اُنکلیوں سے بچاتے تھے چنانچہ بعد اُسکے تہمستک لیز نے اپنے دوستوں سے واشگاف بیان کیا کہ مجھ کو تمام عمر میں بڑی خوشی کا دن یہہ تھا کہ ایسا کبھی نصیب نہیں ہوا غرض کہ یہہ انعام اُسکی اصلی خواہشوں سے زیادہ تھا *

اس کتاب کے دیکھنے والوں نے تہمستک لیز کی عادتوں میں دو یا تین باتیں ایسی عمدہ دیکھیں ہونگی کہ اُنکے وسیلہ سے وہ سردار نامدار اُن گنتی کے لوگوں میں شمار ہو سکتا ہے جو نہایت لائق آدمی تھے اول یہہ کہ اُس نے بڑی عمدہ تدبیر سوچی اور اُسکو انجام کو پہنچایا کہ تمام ایتھنز والوں کو بحری فوج بنا دیا اور اسی بات سے حسن لیاقت اور مہمات آئندہ میں فہم سلیم اور بڑے بڑے معاملوں میں راے صحیح اُسکی دریافت ہوتی ہے چنانچہ ایتھنز کی اراضی جو تھوڑی اور بنجر تھی تو اُس نے یہہ درست سمجھا کہ جاہ و جلال اِس شہر کا اُسکے سوا متصور نہیں کہ بحری طاقت اُسکی بڑھائی جاوے اور حقیقت میں یہہ تدبیر معقول اصل اُن نیک باتوں کی تھی کہ اُنہوں نے ایتھنز کی جمہوری سلطنت کو بہت شاندار کر دیا چنانچہ ذکر اُسکا آئندہ آویگا دوسرے یہہ کہ پیش بینی عاقبت اندیشی اگرچہ بڑا عمدہ جوہر ہے مگر مورخ کے نزدیک اُس حلم و تحمل کی نسبت نہایت کم مایہ ہے جو اِس سردار بردبار سے دو جگہ ظہور میں آیا اگر وہ اپنی شان و عزت پر جاتا اور اپنے ہم پیشوں اور ہمسروں کی مانند اوچھی بات کو بیٹھتا تو یونان کا کوئی ٹھکانا تھا اول اُس موقع پر کہ باوصف اِس بے انصافی صریح کے جو ایتھنز کی جمہوری سلطنت کی نسبت واقع ہوئی جسکا یہہ سردار رکن رکین تھا اور بالتخصیص اُسکی حق تلفی کی گئی یعنی بیڑہ کی افسری ایک اسپارٹا والے کے نام تجویز ہوئی اِس نے درگزر کی اور ایتھنز والوں کو دعوے معقول سے جسکی بنیاد ایک وجہ و جہیہ پر مستحکم تھی باز رکھا اگر یہہ سردار ایسا نکرتا تو شریکوں میں ایسی بگڑتی کہ نتیجہ اُسکا بہت برا ہوتا دوسری بار اُس نے یہہ تحمل کیا کہ جب یوریبائیڈیز نے سخت کلامی کی اور دھمکانے کو چھڑی اُٹھائی تو باوصف اُسکے کہ وہ نوجوان نکلا گہرو اور شان و شوکت کا خواہان اور ایک میڑیکا برا افسر تھا اور علاوہ اُسکے حق بھی اُسکی جانب تھا مگر اُس نے نہایت

ہو داشت کی چنانچہ سالامن کی فتح اُسی برداشت کا ثمرہ ہوا اور ہم نہیں جانتے کہ ایسے مقام نازک میں ہمارے وقت کے نوجوان افسر کس طرح پیش آتے *

ارِسٹائیڈیز کی حسن لیاقت اور خوبی عادت کی تفصیل موقع مناسب پر مذکور ہوگی اور مختصر یہ ہے کہ وہ ایسا آدمی تھا جیسا کہ جمہوری سلطنت میں ہونا چاہیئے یعنی اگر اُس سلطنت کا بخوبی اہتمام انتظام ہوتا تو کوئی کرتا تو اس بات کی اُسکو پروا نہوتی کہ میری ناموری ہووے اِس لینے کہ جو کوئی حسن لیاقت اور کمال ہوشیاری سے کارگذاری کرتا تو اُسکو گونہ رنج نہوتا بلکہ وہ اور اُسکی تائید کرتا جس سے اُسکی کارگذاری میں خاص اُسکی لیاقت اور ہوشیاری ظاہر ہوتی ہم ابھی ذکر کرچکے ہیں کہ اُسنے کس چالاکی سے غنیم کے بیڑوں کو طے کیا اور تہمستک لیز کے پاس پہنچکر وہ عمدہ خبر پہنچائی اور اُسکو معقول مشورہ دیا پلوٹارک لکھتا ہے کہ جب تک تہمستک لیز افسر رہا تب تک ارِسٹائیڈیز کی یہ صورت رہی کہ اُسکو ہر موقع پر مشورہ دیتا اور اپنے اعتبار سے اُسکی ہر بات کو سنبھالتا رہا باوجودیکہ وہ اُسکا حریف تھا بلکہ مدعی بھی تھا اب ہمکو لازم ہے کہ اس عمدگی اور بلند ہمتی کو اُن لوگوں کی افسری سے مطابق کریں جو اپنی دون ہمتی اور اوجھ پن سے رشک و حسد کو افسری کے معاملے میں دخل دیتے ہیں اور سدا اپنے شریکوں سے اختلاف کرتے اور اپنی بات بڑھانے پر مروتے ہیں بلکہ اپنی خودکامی سے اپنے گورنمنٹ کو ضرر پہنچانا گوارا کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ اُن کے حریفوں کی غلط فہمی سے ناموری کا فائدہ حاصل ہووے اُن کو روکنے ٹوکنے نہیں تاکہ وہ راہ غلط سے باز رہیں *

جس تاریخ کہ تہرماپلی پر لڑائی واقع ہوئی اُسی تاریخ میں کارتھیج کی تین لاکھ فوج کو جیلن بادشاہ سراکیوز نے شکست فاحش دی مگر ہرودوٹس صاحب اِس لڑائی کو سالامن کی لڑائی کے ساتھ بیان کرتے ہیں چنانچہ اِس فتح کے حالات جو سسلی میں حاصل ہوئی تھی کارتھیج کی تاریخ میں لکھ گئے ہیں جب کہ سالامن کی لڑائی کے بعد یونانی واپس آئی تو اُن جزیروں سے جو ایرانیوں سے متفق ہو گئے تھے تاوان لینا تجویز کیا چنانچہ تہمستک لیز جہاز پر سوار ہوکر گیا اور جزیرہ

اینڈراس سے مطالبہ شروع کیا یعنی وہاں کے رہنے والوں سے یہہ کہہ کر بہت سا روپیہ طلب کیا کہ میوے ساتھ زور و فہمائش دو برے دیوتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ ہماری طرف بھی افلاس و کمزوری دو ایسے دیوتے ہیں کہ تمہارے دیوتوں سے زور و طاقت میں کم نہیں سو وہ روپیہ دینے کی اجازت نہیں دیتے اس انکار پر اُس نے جھوٹ موت اُنکا محاصرہ کیا اور تھوڑی سے چشم نمائی کر کے یوں دھمکایا کہ ہم تمہاری بستی برباد کر دینگے غرضکہ اسی طور پر اُس نے تمام جزیروں سے جو جزیرہ اینڈراس کی مانند اُسکا مقابلہ نہ کر سکے بلا اطلاع اور افسروں کے روپیہ وصول کیا اور اسی لینے اُسکو لالچی جانتے تھے اور ہمیشہ اُسکو دولت مند ہونیکا خیال رہتا تھا *

نویں فصل

پلائیہ کی لڑائی کے بیان میں

جب کہ زرخیز اودھ کو روانہ ہوا تو حسب الارشاد اُسکے ماردونیس تین لاکھ آدمیوں سمیت یونان میں پرا رہا اور جازے تسلی میں بسر کیئے اور آغاز بہار پر فوج کو لیکر بیوشیا میں آیا اس ملک میں ایک بہت مشہور اریکل تھا جسکو لیبادیا کی اریکل کہتے تھے ماردونیس نے اس لڑائی کے مقدمہ میں اُس اریکل سے یہہ مشورہ مناسب سمجھا کہ اس لڑائی میں ملازمان دولت ایران کو کامیابی نصیب ہی یا نہیں وہ یو جاری جو وہاں حاضر تھا اُس نے بڑی تیختر اور حیلہ سازی سے ایسی زبان میں جواب دیا کہ منجملہ حاضرین مجلس کے کسی کی سمجھ میں نہ آیا اور مقصود اس تقریر سے یہہ تھا کہ اریکل ایسی زبان صاف میں وحشیوں کو جواب دینا نہیں چاہتی جو وہ سمجھ میں آجائے اور انہیں دنوں ماردونیس نے الکزنڈر مقدونیہ والے بادشاہ کو بذریعہ بہت سے ایرانی افسروں کے یہہ پیام کہلا بھیجا کہ اگر ایتھنز والے اپنے شریکوں سے الگ ہو جاویں تو اُن کو یہہ برے فائدے حاصل ہونگے کہ شہر اُنکا جو چلکر خاک سپاہ ہو گیا ہی دوبارہ تعمیر کیا جاوے اور بہت سا روپیہ بھی اُنکو دیا جاوے اور علاوہ اُسکے یہہ بھی ناگوار نہوگا کہ اُنکی رسم و رواج بھی قائم رہیں اور یونان کی حکومت کیا کریں چنانچہ الکزنڈر نے جو اُنکا پرانا مخلص

تھا وہ پیغام اُنکو پہنچایا اور اپنی طرف سے بھی بہت سا سمجھایا کہ ایسے اچھے موقع کو جس سے تمہارے کاروبار کی درستی ہوتی ہی ہاتھ سے نجانے دو اور خصوص ایسے وقت میں کہ ایوان کی انہی بڑی طاقت ہے کہ تمام یونان کی نہیں اور تمہاری اتنی بودگی نہیں کہ تم اُنکی تکر اُٹھاسکو *

جوں ہی کہ یہہ خبر اسپارٹا والوں کو پہنچی تو اُنہوں نے چند ایلچی اس خیال سے روانہ کیئے کہ وہ اسبات کو سرسبز نہونے دیں چنانچہ حسب اتفاق جسوقت کہ مارتونیس کے ایلچیوں نے پیام اُسکا ادا کیا تو یہہ قاصد بھی حاضر تھے اور جوں ہی کہ الگزنڈر کلام اپنے پورے کرچکا تو اُنہوں نے ایتھنز والوں سے باصرار تمام یہہ بات کہی کہ تمکو اپنے شریکوں سے الگ ہونا مناسب نہیں ایسے ارے وقت میں تمام ملک کا مقصود واحد ہی اور ایسے موقع پر تمہارا شریک ہونا یونان کی کمال قوت کا باعث ہی اور گورنمنٹ اسپارٹا ایتھنز والوں کی ایسی بری حالت دیکھکر کہ گھر بار اُنکے تباہ اور کھیتی باڑی اُنکی تمام موقوف ہی نہایت افسوس کرتی ہے اور وہ اسپر آمادہ ہی کہ جب تک لڑائی قائم رہے تب تک اُنکی جرور بچوں اور بڑے بوڑھوں کے کھانے پینے اور تمام ضروریات کے رفع کرنے میں مدد پہنچاویں اور گفتگو کے خاتمہ پر یہہ فقرہ ادا کیا کہ اس مقدمہ میں الگزنڈر کی گفتگو ایسی ہی جیسے کہ ایک ظالم دوسرے ظالم کی سنارش کرے اس لیئے کہ یہہ آپ ظالم ہی گمان ایسا ہوتا ہی کہ الگزنڈر یہہ بھول گیا کہ جن لوگوں کو بہکا رہا ہوں اُنہوں نے سر موقع اور ہر محل پر بار و دیار کی آزادی بچانے کے واسطے بے جگر ہوکر جانیں لڑائیں اور کیسی کیسی بڑی محنتیں اُٹھائیں اس موقع پر ارستائیڈز افسر تھا اور اس پیام کا جواب شافی دینا اُسکا کام تھا چنانچہ پہلے اُسنے یہہ واشگاف بیان کیا کہ یہہ وحشی جو اپنے چاندی سونے کو جسکو وہ بہت کچھ سمجھتے رہے ہیں بار بار اوچھالتے ہیں اور بڑے بڑے لالچ دیکر یہہ چاغے ہیں کہ ایک سچی قوم کی بات کو بتا لگاویں معافی کے قابل ہیں مگر لیسیدیمن والوں سے بہت بڑا تعجب ہی کہ وہ ہمارے والاہمتی بھول گئے اور دوچار دن کی تکلیف و حاجت دیکھکر یونان کی حفظ و حراست میں مستقل رہنے کے لیئے روپئے کپڑے کا لالچ دیا اور بہت طرح سے سمجھایا

بعد اسکے اسپارٹا کے ایلچپیوں سے یہہ خطاب کیا کہ تم اپنے گورنمنٹ کی خدمت میں یہہ عرض کردینا کہ دنیا کی تمام دولت و حشمت ایتھنز والوں کو لبھا نہیں سکتی اور کسی کے بھلانے پھسلانے سے ملک کی عام آزادی کی نگہبانی وہ چھوڑ نہیں سکتے باقی یہہ اُنکا بڑا احسان ہی کہ وہ ہماری اعانت پر آمادہ ہیں مگر ہم لوگ اپنے کام کاج میں آپ خود سرگرم ہیں یار شاطر ہیں بار خاطر نہیں بعد اُسکے مارتونیس کے قاصدوں پر برسا اور سورج کی طرف اُنکلی سے اشارہ کر کے صاف صاف بیان کیا کہ جب تک یہہ ستارہ گردش کرتا ہی تب تک ایتھنز والے ایرانیوں کے مخالف ہیں اور جو اُنہوں نے اُنکے ساتھ کیا یعنی اُنکے گھروں اور مندروں کو جلایا اُسکے انتقام سے باز نہ آئینگے بعد اُسکے مقدونیہ والے بادشاہ سے مخاطب ہوا اور یہہ کھول کر کہا کہ اگر آپ ہمارے دوست ہیں کبھی یہہ حرف زبان پر نہ لانا ورنہ اِسبات کے سوا کہ آپ ہماری نظروں سے گرینگے اور دو کوزی کی عزت ہوجاویگی کوئی فائدہ حاصل نہوگا *

غرض کہ ارسٹائیڈیز نے ایسے ایسے فقرے سنائے کہ سننے والے حیران رہ گئے اور با وصف اس بے باکانہ گفتگو کے اُن در چار فتنوں پر کفایت نہکی اور اس خیال سے کہ لوگوں کو وحشیوں سے بوری بوری نفرت حاصل ہووے اور کسی طور کا اُنسے معاملہ نہکریں دین و مذہب کے پیرواہ میں یہہ تازہ جوڑ چلا کہ ایتھنز کے ہوجاریوں کو یہہ تاکید کی کہ جو کوئی ایرانیوں سے اِسلیمے صلح کرے یا باقی یونانیوں سے الگ ہو جاوے تو اُسکو لعنت ملامت کریں اور بہت سا برا بھلا کہیں مختصر یہہ کہ جب مارتونیس کو یہہ دریافت ہو گیا کہ وہ لوگ اپنی آزادی کو چھوڑنیوالے نہیں تو اُسنے فوج سمیت اٹیکا کی جانب کو کوچ کیا اور جو چیز اُسکے سامنے پڑی اُسکو تباہ و غارت کرتا چلا گیا اور اِسلیمے کہ ایتھنز والے ایسے نہ تھے کہ اُس سیل بلا کی روک تھام کو سکیں تو کام نا کام اُنکو پھر شہر کو چھوڑنا پڑا اور سالامن کو چلے گئے مگر مارتونیس کو یہہ اُمید تھی کہ وہ صلح پر راضی ہوجاوینگے چنانچہ اُسنے دوسوی مرتبہ اُنہیں شرطوں کے ساتھ ایلچپی روانہ کیئے آخر کار جب وہ وہاں پہنچے تو لائیسیدس نامی ایک ایتھنز والے کی یہہ راے ہوئی کہ ایلچپیوں کی گفتگو سنی چاہیئے مگر ایتھنز والوںکا یہہ عالم تھا کہ وہ حرف صلح کو اتنا گناہ جانتے تھے کہ

یہہ حرف اُسکی زبان سے نکلائی تھا کہ اُسکو پتھروں کے مارے چکناچور کر دیا اور عورتوں نے اُسکے گھر میں گھس بیٹھکر اُسکے جوڑو بچونکے ساتھ یہی معاملہ کیا غرض کہ مردوزن نے یہہ حال اُسکا کیا مگر ایلچپیوں کو حسب دستور قدیم ہاتھ نہ لگایا جوں کا توں اُنکو واپس کر دیا چنانچہ مارڈونیس کو بخوبی ثابت ہو گیا کہ وہ لوگ صلح پر راضی نہ ہونکے آخر کار اُس نے ایتھنز میں جاکر وہ لوٹ مار کی کہ جو چیز سال گذشتہ میں باقی رہ گئی تھی نیست و نابود کردے اور نام اُسکا باقی نہ رکھا *

اسپارٹا والوں کا یہہ عالم ہوا کہ بجائے اس امر کے کہ اپنے عہد و پیمان کے موافق فوج اپنے اٹیکا کو روانہ کرتے بلکہ پونیسیس میں گھس بیٹھے اور اُس خاکناٹی پر ایک دیوار بنانی شروع کی کہ اُسکے ذریعہ سے محفوظ رہیں اور اہل ایتھنز کی مدد کرینا کوئی موقع نہ ہی ایتھنز والوں نے اسپارٹا میں اپنے ایلچپی بھیجے کہ اُنکی غفلت کے گلہ شکوہ کریں مگر اُنکے شکوہ شکایت سے محکمہ ایفوری پر کچھ اثر نہ ہوا اِسلیئے کہ وہ † دن ہیستنتس کے † تیوہار کا تھا خوشیوں اور دعوتوں میں گذر گیا اور ایلچپی جواب سے محروم رہے بعد اُسکے وہ جواب دینے میں آج کل کرتے رہے یہاں تک کہ پورے دس دن گذر گئے اور وہ دیوار پوری ہو گئی اور قریب تھا کہ ایتھنز والے ایلچپی حشرات سے رخصت کیئے جاویں مگر شہر والوں میں سے ایک شخص نے یہہ بات کہی کہ یہہ بڑی نا معقول حرکت ہی کہ ایتھنز والوں کے ساتھ جنہوں نے بڑی بڑی محنتیں اور مصیبتیں اُٹھا کر عام آزادی کی حفاظت اور شہر و دیار کی خدمت ادا کی ایسا برا معاملہ ہوتا

† ہیستنتس سب سے چھوٹا بیٹا بادشاہ اسپارٹا امکلاس اور ڈایرمید کا اور بقول بعضوں کے بائپرس اور کلایو کا بیٹا تھا یہہ نہایت خوبصورت تھا چنانچہ تھامیرس اور ایپالو اُسپر عاشق تھے اتفاقاً اُن کے ہاتھ سے نادانستہ مارا گیا مشہور ہی کہ اُسکے خون سے ایک پھول پیدا ہوا جسکا نام اُسی کے نام پر مشہور ہی اور اُسکے پتروں پر ایسے حرف کی صورت ظاہر ہوئی کہ جسکے معنی یونانی میں رونے کی آواز کے ہیں

† اہل اسپارٹا میں ہیستنتس کا تیوہار تین دن رہتا تھا جنہیں سے دو دن ایک اول اور ایک آخر کا نوحہ اور ماتم میں ہیستنتس کے گذرتا تھا اور بیچ کا دن دعوتوں اور خوشیوں میں بسر ہوتا تھا یہہ تیوہار ہر سال ماہ اگست میں ایپالو اور ہیستنتس کی عزت میں ہوا کرتا تھا

جاوے چنانچہ یہہ سنکر اُنکی آنکھیں کھلیں اور کان کھڑے ہوئے ار ارادہ فاسد سے نہایت شرمندہ ہوئے دوسری رات پانچ ہزار آدمی شخص کے ساتھ سات سات غلام تھے ایتھنز کو روانہ کیئے اور ایتھن ایلچیوں کے خبر بھی نہ کی بعد اُسکے جب ترکا ہوا تو ایلچیوں نے ش کی دستر کھولے مگر جب اُنپر یہہ بات کھلی کہ اسپارٹا کی کمک ہو چکی اور قریب ہی کہ اٹیکا کے لگ بھگ پہنچی ہو تو وہ دہ گئے *

مارٹونیس اٹیکا کو چھوڑ کر بیوشیا کو چلا آیا تھا اور بنظر اسکے ک ملک چوڑا چکلا اور بہت کھلا ہوا ہی اُسنے لڑائی کا ہونا یہیں مذا سمجھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اٹیکا جو محض نا ہموار اُس میں تیلے تیکڑے بہت سے تھیں صف ارائی فوج کے قابل اور سواروں دوز دھوپ کے لائق نہ تھا غرض کہ اُس نے بیوشیا میں پہوا بحر اُسوپس کے متصل دیرے ڈالے اور یونانی بھی حسب الحکم بازیفہ بادشاہ اسپارٹا اور ارستائیدیز جنول ایتھنز کے اُسکے پیچھے پیچھے پہر ہرودوٹس صاحب کے حساب کے بموجب ایرانی تین لاکھ اور ڈایودورس صاحب کے پانچ لاکھ اور یونانی کل ستر ہزار بھی نہ منجملہ یونانیوں کے پانچ ہزار اسپارٹا والے اور پینتیس ہزار اُنکے غلام کل چالیس ہزار تھے اور یہہ غلام بہت سبک ہتھیاروں سے مسلح تھے اُنہ ہزار آدمی ایتھنز والوں کے تھے باقی اور شریک اُنکے ادھر اودھ اکھٹے ہو گئے تھے دانیای بازو فوج کا اسپارٹا والوں کے زیر حکومت دانیای بازو اُسکا ایتھنز والوں کے تحت قبضہ ہونا تجویز ہوا چنانچہ بازو کی نسبت نتیجہ والوں نے دعویٰ کیا مگر بات اُنکی پیش نچلی ایسے وقت میں کہ تمام یونانی کمال تشریش میں لڑائی کے م تھے کہ دیکھئے قسمت کیا آگے لائی ہی ایتھنز والوں کے عین لشکر میر شہر والونکی طرف سے سازش کی ہو باس پائی گئی جو عام پسند گورنہ سے محض ناراض تھے اور اُسکی موقوفی کے لیئے یہہ عزم مصمم کیا تہ یونان کو ایرانیوں کے حوالہ کر دیجئے اس سازش سے ارستائیدیز کو حیوانی ہوئی مگر اُسنے ایسے مقام نازک میں کمال دانائی برتی بلا دریافت اس امر کے کہ اس سازش میں کتنے لوگ شریک ہیں

آدمیوں کو گرفتار کیا اور منجملہ اُنکے دو آدمیوں کو جنگی نسبت ثبوت کامل تھا ملزم ٹھہرایا لیکن شروع تحقیقات سے پہلے وہ دونوں خیموں سے بھاگ گئے اور اُس میں شک نہیں کہ ارسٹائیڈیز نے طرح دی ورنہ اُنکو سزا ہوتی اور ایسے موقع پر وہی سزا دینا شور و غوغا اور شر و فساد کا باعث ہو جانا اور باقی حوالاتیونکی نسبت یہہ ارشاد کیا کہ اگرچہ کماینیغی تمپر جرم ثابت نہیں مگر تمہارے لیئے میدان جنگ محکمہ عدالت ہی وہاں جاکر صفائی حاصل کرو یعنی وہ کام کرو کہ تمام لوگوں پر یہہ واضح ہو جاوے کہ یہہ بیہچارے منعت مارے گئے ان کے دلوں میں غدر و دغا کا خیال بھی نہ آیا ہوگا حاصل یہہ کہ اُسکی چشم پوشی نے اُنکی آنکھیں نیچے کیں اور توبہ کا دروازہ اُنپر وا کیا اور اور مجرموں کو مایوسی سے باز رکھا یہاں تک کہ وہ ہنکامہ فرو ہو گیا *

بعد اُسکے یہہ ہوا کہ ماردونیس نے یونانیوں کی آزمائش کو وہ سوار مقابلہ پر بھیجے جنسے اُسکو بڑی تقویت تھی چنانچہ مگیبریا والوں کو جو میدان میں بڑو ڈالے پڑے تھے اُن سواروں سے بڑا نقصان پہنچا پہلے اُنہوں نے کمال استقلال و جرأت سے آپ کو بچایا اور قریب تھا کہ پس پا ہو جاویں مگر وقت پر تین سو دلاور ایتھنز والے اُس تھوڑی سی فوج سمیت جنکے پاس پھینک کر ماریکے ہتھیار تھے اُنکی کمک کو آپہنچے ایرانی سواروں کا سردار مازستیس اُس گروہ گراں شکوہ کو بڑے انتظام و اہتمام سے اپنی جانب آنا دیکھ کر اپنے سواروں کو مقابلہ پر لایا ایتھنز والے اپنی جگہ پر ٹھہر گئے اور اُن کے حملہ کے منتظر رہے آخر کار مقابلہ ہوئے اور فریقین ثوت ثوت کر لڑے اور ہر فریق کا مطلب یہہ تھا کہ اس نمونہ سے یہہ دریافت ہو جاوے کہ بڑی لڑائی پر کھیت کسکے ہاتھ رہیگا حاصل یہہ کہ عرصہ تک زد و خورد کا بازار گرم رہا آخر کار مازستیس کا گھوڑا زخمی ہوا اور وہ گھوڑے سے گرتے ہی مارا گیا اور ساری فوج بھاگ نکلی اور جوہ ہی کہ ایرانیوں کو سناوئی اُسکی پہنچتی تو اُنہوں نے یہاں تک غم کیا کہ بال اپنے مندوائے اور گھوڑوں خچروں کی ایالیں کتیں اور دیروں کو نالہ و بکا سے بھر دیا اِسلئے کہ اُنکے عندیہ میں ایرانیوں کا بڑا جلیل القدر افسر ضایع ہوا تھا *

بعد اس مقابلہ کے دونو فوجیں چند روز اپنی اپنی جگہ پڑی رہیں کہ فریقین کے نجومیوں نے قربانیوں کی انتزیاں دیکھ بھال کر یہہ پیش گوئی

کی تھی کہ جو کوئی آپ سے حملہ کریگا وہ شکست فاحش ہوا یونان اور جو غنیمت کے دھاوے کو دفع کریگا وہی فتحیاب ہوگا غرض کہ دس روز تک ٹھنڈک رہی مگر بعد اُسکے مارتونیس شعلہ مزاج نے توقف گوارا نکیا اور علاوہ اُسکے رسد بھی دو چار دن کی باقی رہی تھی اور یونانیوں کی قوت روز بروز ترقی پر تھی یعنی تھوڑے بہت لوگ اُنکی کمک کودائیں بائیں سے چلے آتے تھے غرض کہ ساری باتیں اِس پر باعث ہوئیں کہ اُسے جنگی سرداروں کو خاص اس تجویز کے لیئے جمع کیا کہ لڑائی کیجاوے یا نکیجائے منجملہ اُنکے آرتابازس نامی ایک امیر جلیل القدر جو لئیک و تجربہ کار تھا اسبات پر جمگیا کہ لڑائی مناسب وقت نہیں بلکہ اپنی فوج کو تھپیس کے قریب لیجانا چاہیئے اسلیئے کہ رسد وغیرہ کل سامان وہاں بہم پہنچ سکتا ہی علاوہ اُسکے توقف ہونے سے یہہ جوش و خروش جو یونانیوں کے شریکوں کا ہو رہا ہی وہ بھی فرو ہو جاویگا تمکو اُنکی تفریق و تخریب کا موقع ہاتھ آویگا اور اُنکے بڑے بڑے افسروں کو مال و دولت کا لالچ دینے سے جو اپنے شہر و بلاد میں بڑی قدر و منزلت رکھتے ہیں اپنی مرضی کے موافق کرسکوگے حاصل یہہ کہ یونان کے مطیع کر لینے کا یہی طریقہ سہل و آسان ہی اور حقیقت میں یہہ راے اُسکی بہت سلیم اور قرین صواب تھی مگر مارتونیس نے اُسکو منظور نکیا اور اور کسیکو اُسکی راے کی تردید کی جرات نہوئی آخر یہی نتیجہ حاصل ہوا کہ دوسرے روز لڑائی ٹہر گئی جب کہ آدھی رات اُنی اور لوگوں کا شور و غل فرو ہوا الگزنڈر سلطان مقدونیہ جو در پردہ یونانیوں کا خیر خواہ تھا دے پاؤں ارسٹائیڈیز کے پاس آیا اور جو کچھ وہاں گذرا تھا حراً حراً بیان کیا چنانچہ پازیفینس نے اُسی وقت فوج کے افسروں کو تیاری کا حکم دیا اور ارسٹائیڈیز سے یہہ فرمایا کہ ہمارا یہہ ارادہ ہی کہ سپاہ کا دانیال بانیان بدلا جاوے یعنی ایتھنز والے جو ایرانیوں کے مقابلوں کے عادی ہیں دائیں جانب کھڑی کیئے جاویں اور بائیں طرف اسپارٹا والے اپنی صفیں آراستہ کریں یہہ بات بادشاہ نے ارشاد کی پر یہہ معلوم نہیں کہ یہہ تجویز ہوشیاری کی سوچ سمجھ تھی یا خوف کی سوجبہ بوجہ تھی غرض کہ جیسی تھی ویسی تھی مگر ایتھنز والوں نے اُسکو قبول کیا اور اسبات کے سوا کہ دیکھیں کون جی چلا کر لڑتا ہی کسی طرح کا چرچا نہ تھا چنانچہ ایک دوسرے

کو یاد دلا کر کہتا تھا کہ ہم اور ہمارے دشمن مارتھوں کی لڑائی کے بعد بدلی نہیں جیسی تھی ویسی ہی ہیں بلکہ ہمکو فتح و نصرت کے باعث جرات زیادہ ہوئی اور شکستوں کی مار مار سے ایرانیوں کے ہوش حواس ٹھکانے نہیں اور یہہ بھی کہتے تھے کہ ہم ملک و دولت کے واسطے نہیں لڑتے بلکہ سارا مطلب یہہ ہی کہ وہ آثار فتح و نصرت کے جو سالام اور مارتھوں کے لڑائیوں میں یارونکے نصیب ہوئی وہ اسپر محمول نہوں کہ صرف میلٹائیڈیز کی وجہ سے یا ایسی ہی اتفاقیہ تھی بلکہ یہی سمجھ جاویں کہ وہ ایتھنز والوں کے ہاتھ پانوں کا صدقہ تھا غرض کہ اسی طور پر ایک دوسرے کی ہمت بڑھاتے ہوئے بائیں سے دائیں آئے اور بعد اُسکے جب ماردونیس نے تبدیل مذکور کی اطلاع پائی تو اُسنے بھی صف آرائی کے رنگ ڈھنگ بدل ڈالے اسپر پھر انتظام فوج بدستور سابق ہو گیا اور تمام روز دونو لشکر تلے کھڑے رہے مگر کوئی آگ نہ بڑھا یہاں تک کہ شام ہو گئی یونانیوں نے جنگی افسروں کو جمع کر کے یہہ مشورہ کیا کہ یہاں سے وہاں چلنا چاہیئے جہاں پانی کی آسائش ہو چنانچہ ایک مقام حسب مراد مقرر ہوا مگر رات کے باعث اور افسروں کی جلدی کے سبب یہہ بے انتظامی ہوئی کہ کچھ لوگ تتر بتر ہونے لگے آخر کار وہ ایک چھوٹی سی بستی پلیٹیہ کے قریب جا ٹہرے *

ماردونیس کو یہہ پرچا لگا کہ یونانیوں کے دیرے اوکھڑ گئے چنانچہ اُسنے فوج آراستہ کی اور شور و غل مچاتے ہوئے اُنکا تعاقب کیا اور دشمن کا مقابلہ اور غنیم کا معرکہ نہمچھا بلکہ یہہ تصور کیا کہ بھگڑوں کو لوٹنے جاتے ہیں اور قنحیابی کو یقینی سمجھکر کمال کبر و غرور سے ارتبابازس سے یہہ خطاب کیا کہ تمہارا کیا برا مشورہ تھا اور یہہ راے تمہاری کہ اسپارٹا والے غنیم کے مقابلہ سے بھاگتے نہیں کتنی خطا پر تھی اسیلئے کہ خلاف اُسکے ظہور میں آیا مگر تھوڑی دیر بعد اُس افسر کو دریافت ہوا کہ وہ راے بہت صواب تھی تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ لیسیدیمن والے جو خرد پچاس ہزار کے قریب قریب تھے اور کوئی تین ہزار آدمی تیجیہ والے اُنکے ہمراہ چلے آئے تھے اور حسب اتفاق یونانی فوج سے الگ ہو گئے تھے ماردونیس کے سامنے آگئے اور اُنہوں نے اُسکا سامنا کیا چنانچہ برا مقابلہ ہوا اور فریتین شیروں کی لڑائی لڑے یہاں تک کہ وحشیوں نے یہہ سمجھا کہ مقابلہ اُن

لوگوں سے آکر پڑا کہ انہوں نے مرنے یا مارنے کا ارادہ کیا پازینڈس نے اہل ایتھنز کے پاس ایک سردار کو روانہ کیا تھا کہ تم کمک کو آؤ چنانچہ یہ فوج چلی آتی تھی کہ پچاس ہزار یونانیوں نے جو ایرانیوں کے طرفدار تھے انکا مقابلہ کیا اور سربراہ اُنکے مزاحم ہوئے ارسٹائیڈیز نے تھوڑی سی کائنات پر اُس جم غفیر کا ایسی بہادری سے مقابلہ کیا کہ یہہ اچھی طرح جتادیا کہ زور و ہمت کے روبرو تعداد و کثرت کی کچھ ہستی نہیں غرض کہ دو جگہ لڑائی منقسم ہوگئی اور اسپارٹا والوں نے ایرانیوں میں گھس پیتھہ کر ہل چل ڈالی یہاں تک کہ بڑی کھل بل پڑی اور مارتونیس لڑائی میں زخمی ہوا اور اُسی زخم کاری کے اثر سے مرگیا اور اُسکے مرنے سے گویا تمام ایرانی مرگئے یعنی وہ بیدل ہوکر بھاگ گئے اور وہ یونانی جو ارسٹائیڈیز کے طرف مقابل تھے اس خبر کے سنتے ہی بھاگ نکلے ایرانی میدان جنگ سے بھاگ کر اپنے دیروں کی طرف آئے جہاں انہوں نے ایک چوبیس کتھوا اپنے بچاؤ کے لیئے بنایا تھا لیسیدیمن والوں نے اُنکا تعاقب کیا اور اُنکے مورچوں پر ٹوٹ کر گرے مگر چونکہ یہہ لوگ محاصروہ کرنے اور قلعہ توڑنے کے عادی تھے تو یہہ حملہ اُنکا کارگر نہرا ایتھنز والوں نے جب یہہ ماجرا سنا تو یونانیوں کا تعاقب چھوڑا اور ایرانیوں پر جان توڑ کر بل پڑے یہاں تک کہ کئی حملوں بعد اُن کے دیروں پر اُترے اور سیکڑوں کو تیغ کے حوالہ کیا منجملہ اُنکے ارتابازس کو ان بلاؤں کا یقین کامل تھا جو مارتونیس کی حماقت سے ظہور میں آئیں چنانچہ وہ پہلی لڑائی میں شریک رہا اور بعد اُسکے بڑی دایری اور دلاوری سے اپنے چالیس ہزار محکوموں سمیت واپس لوٹ گیا اور اپنے چلے جانے کا ایسا انتظام کیا کہ کسی نے کانوں کان بھی نہجانا اور صحیح و سلامت بائی زینتیم میں پہنچکر ایشیا میں داخل ہوا ایرانی اس لڑائی میں یہاں تک قتل ہوئے کہ چارہزار بھی باقی نہ رہے ہونگے کچھ میدان میں مارے گئے باقی رہے سہے یہاں کام آئے حامل یہہ کہ یونانیوں نے ایسے ایسے بڑے کاموں کے وسیلہ سے ایرانیوں کے حملوں سے نجات پائی یعنی اس دن کے بعد پھر کبھی ایرانیوں نے ہلسپانت کی طرف منہ نہ کیا *

یہہ لڑائی ایتھنز والوں کے حساب سے یونانی مہینے بونرومیٹس کی چوتھی اور ہمارے حساب سے ستمبر کی آٹھویں تاریخ واقع ہوئی بعد اُسکے تمام

شریکوں نے خدا تعالیٰ کا بڑا شکر ادا کیا اور اظہار احسان مندی کے لیئے جو بیشتر کی موت بصرف مشترک تیار کرا کر اُس مندر میں جو اُس دیوتا کا اولمپیا میں واقع تھا قائم کی اور نام اُن قوموں کے جو اُس لڑائی میں شریک تھیں موت کے پیلپایہ پر دائیں طرف اس ترتیب سے کندہ کرائی کہ لیسیدیمن والوں کو مقدم کیا اور بعد اُسکے ایتھنز والوں کو اور علیٰ هذا القیاس وضع و ترتیب کی مراعات کی حسب اتفاق ایک شخص نے منجملہ جزیرہ ایجینہ والوں کے پارینیٹس سے درخواست کی کہ مارتونیس اور زرکسیز نے ہتک حرمت کے لیئے لیونیڈس کے لاشہ کو پہانسی پر لٹکایا تھا آپ بھی مارتونیس کی لاش کو اُسی طرح لٹکادیں اور علاوہ اُسکے مارتونیس کے لٹکانے سے انتقام اُن لوگوں کا بخوبی ہو جاوے گا جو تہوماپلی پر مارے گئے اور تمام یونان میں آپ کا نام ہوگا اور ذکر جمیل باقی رہے گا پارینیٹس نے یہ جواب دیا کہ یہ ناقص مشورہ کسی اور کو دینا تیری باتوں سے یہ دریافت ہوا کہ تو اصل نامداری سے ناواقف ہے اور اسی لیئے تو چاہتا ہے کہ میں بھی وحشیوں کے کام کروں اگر بالفرض ایجینہ والوں کی قدردانی اس حرکت بدون حاصل نہیں ہوسکتی تو میں صرف ایتھنز والوں کی قدرشناسی پر صابر و شاکر ہوں جو اپنے دشمن سے بجائے ایسے بڑے عوض لینے کے کمال اعتدال و عنایت سے بدلا لیئے ہیں اور خصوص جب کہ دشمن مرگیا ہو اور وہ بات جو تو نے ہمارے ہموطنوں کی روح خوش ہونیکے لیئے ہمارے گوش گزار کی وہ کافی نہیں بلکہ اُنکی خوشی کو بھی کافی ہے کہ ہزاروں ایرانی میدان جنگ میں بے گور و کفن پڑے ہیں *

اسیارتا والوں اور ایتھنز والوں میں یہ نزاع قائم ہوا کہ اس لڑائی میں انعام شجاعت کے کون لوگ مستحق ہیں اور کس کے طرف سے آثار فتح کی یادگاری کا نشان بنایا جاوے قریب تھا کہ اس فتح عظیم کی خوشی مکدر اور خراب ہو جاتی اور شمشیر ابدار جو لگی لپٹی نہیں رکھتی اس جھگڑے کو چکانی اگر ارسٹائیڈیز اپنی صلاح و دلائل سے تصفیہ اُسکا تمام یونان والوں پر منحصر نہ رکھتا چنانچہ فریقین نے اُسکی بات کو منظور کیا اور تمام یونانی تصفیہ کے لیئے جمع ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے موافق کلام کیئے منجملہ اُنکے پہلے تہیوجیتی میگارا والا کہتا ہوا

اور اُس نے یہہ راے لٹائی کہ اِس شجاعت کا انعام لیسیدیمن والوں اور ایتھنز والوں کو دیا جاوے بلکہ کسی اور شہر کو دینا چاہیئے ورنہ ایسا فساد برپا ہوگا کہ اُسکا نتیجہ اِس لڑائی سے بھی برا ہوگا جو ابھی ہمنے فتح کی ہے جب کہ یہہ شخص کلام پورے کرچکا تو کلیاکریٹس کارنتہہ والا اپنی جگہ سے اُٹھا اور گفتگو اُس نے شروع کی چنانچہ پہلے لوگوں کو یہہ خیال ہوا کہ وہ اپنے شہر کے لیئے کھگا اِسلیئے کہ وہ وہانکا رہنے والا ہے اور وہ شہر اعتبار اور مرتبہ میں لیسیدیمن اور ایتھنز کے بعد تیسرے درجہ کا ہے مگر جب کہ اُسکی تقریر سے پلائیہ والوں کی صفت و ثنا مترشح پائی گئی تو سارے لوگ حیران ہوئے آخر کار یہی نتیجہ حاصل ہوا کہ رفع نزاع کے لیئے یہہ مناسب ہے کہ یہہ انعام صرف پلائیہ والوں کو دیا جاوے تاکہ جھگڑنے والوں کو ایک دوسرے پر رشک و حسد کا باعث باقی نہ رہے خلاصہ یہہ کہ یہہ راے اُسکی پسند آئی چنانچہ ارسٹائیڈیز نے ایتھنز والوں کی طرف سے اور پازینیٹس نے لیسیدیمن والوں کی جانب سے قبول و منظور کیا یہاں تک کہ سارے راضی ہوئے اور غنیمت کی تقسیم سے پہلے اُسی ٹیلنٹ جو ایک لاکھ اُسی ہزار روپیہ کے برابر ہوتے ہیں پلائیہ والوں کے واسطے الگ نکالے اور اُس روپیہ سے ایک مندر اور ایک بت منروا کا بنوایا اور اُس بتخانہ کو ایسا نقش و نگار سے آراستہ کیا کہ چہہ سو برس کے بعد پلوتارک کے زمانہ میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی تیار ہوا ہے اور دوسرے امر متنازع فیہ یعنی تعمیرِ اثار فتح کی یہہ صورت ہوئی کہ لیسیدیمن والوں اور ایتھنز والوں نے اپنے اپنے لیئے الگ الگ تیار کرائے *

مارڈونیس کے لشکر میں بہت سے روہیئے اشرفی کے سوا پلنگ اور چوکیاں اور باسن اور جوشن اور کنتہے سونے چاندی کے پائے گئے کہ حد و حساب سے باہر تھے کسی مورخ نے لکھا ہے کہ یہہ غنیمت یونان کے حق میں بہت مضو ہوئی اِسلیئے کہ مال و دولت کی کثرت سے اُن لوگوں میں عیاشی اور لالچ نے بڑے پائو پہنچائے حاصل یہہ کہ حسب رسم و رواج مذہب یونانیوں کے تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے دیوتوں کی نذر و نیاز کے واسطے دھک علاحدہ کی گئی اور بعد اُسے جو باقی رہا اُن قوموں پر بھصہ مساوی تقسیم ہوا جو اس لڑائی میں شریک تھیں اور علاوہ حصہ مساوی کے اُن افسروں کو زیادہ عنایت ہوا جنہوں نے کمال دلوری دلیبری

سے آپکو معزز و ممتاز کیا تھا اور سوا اسکے ایک تپائی قلفاس میں بھیجے
 اسکے کتبہ میں پازینیئس نے یہہ عبارت کندہ کرائی کہ میں نے وحشیونکو
 پلائیہ پر شکست فاحش دی اور اُس فتح عظیم کے شکرانہ میں یہہ نذر
 قلیل ارسال خدمت ایپالو کے کرتا ہوں ان غرور امیز حرفوں نے چنکا
 خلاصہ یہہ تھا کہ فتح و ظفر کی عزت اور نذر و نیاز کی حرمت پازینیئس
 کے لیئے مخصوص ہے لیسیدیمن والوں کو اتنا ناراض کیا کہ انہوں نے اُسکے
 غرور توڑنے کو اُس موقع پر جہاں وہ اپنی نمائش چاہتا تھا نام اُس کا
 متادیا اور بجائے اُسکے اُن شہروں کے نام قائم کیئے جو اِس مہم میں
 شریک معرکہ تھے پازینیئس کو شوق شہرت اور تمنائے نامداری نے اس
 سمجھ بوجھ کی رخصت ندی کہ خود پسندی کی روک تھام اور خود ستائی
 کی لاگ ذات سے کسی طرح کا ضرر نہیں بلکہ دو فائدہ حاصل ہیں ایک
 یہہ کہ حاسدوں کے حسد سے محفوظ رہنا ہے اور دوسرے یہہ کہ اپنی
 تعریف نکرنا بڑی نامداری کا باعث ہوتا ہے *

لیسیدیمن والوں کی سی خو خصلت پازینیئس کی دو اور دعوتوں میں
 واضح ہوئی جو چند روز بعد اِس لڑائی کے اُس نے کیں چنانچہ ایک
 دعوت اُس نے اس تکلف سے کی کہ اُس میں طرح طرح کی کھانے اور
 اچھی اچھی نعمتیں مہیا تھیں جیسے کہ مارڈونیس کی میز پر چنی
 جاتیں تھیں اور دوسری ایسی دعوت کی کہ حسب دستور لیسیدیمن
 والوں کے سادے کھانے اُس میں لگائے گئے اور بعد اُسکے اپنے افسروں کو بلایا
 اور دعوتوں کا تفاوت جتا کر یہہ بیان کیا کہ مارڈونیس کستدر دیوانہ تھا
 کہ ایسے ایسے عیشونکا عادی ہو کر ہم محنت کشوں پر جو عیش و عشرت
 سے کام نہیں رکھتے اور سوکھی رکھی گذران کرتے ہیں حملہ آور ہوا *

بعد اُسکے تمام یونانیوں نے اِس بات کا اریکل لیا کہ ہم کو کرنسی نیاز
 کرنی چاہیئے ارشاد ہوا کہ ایک قربانی گاہ ازادی بخشنے والی جو پیٹر
 دیوتے کا بگایا جاوے اور قربانی سے پہلے سارے ملک کی آگ کو جسکو
 وحشیوں نے ناپاک کیا بجھا کر اِس مقام مقدس سے کہ تمام ملک کا
 قربانی گاہ ہے صاف پاک آگ لیجانا مناسب ہے چنانچہ تمام افسر تمام
 شہروں میں منتشر ہو گئے اور جگہ جگہ کی آگین بجھادیں اور ایک شخص
 یوکیدس نامی پلائیہ کے رہنے والے نے یہہ اقوار و التزام کیا کہ جہاں تک

جلد ہوسکے گا وہاں تک دروازہ دھوپ کو زلفاس سے پاکیزہ آگ لاونگا چنانچہ وہ وہاں پہنچا اور نہا دھو کر وہانکا پانی بدن پر چھڑکا اور ایک تاج † لارل سر پر رکھ کر قربانی گاہ کے قریب آیا اور کمال ادب سے آگ اٹھا کر انہیں پیروں لوٹا اور یہاں تک تیز چلا کہ سورج کے غروب سے پہلے پلائیہ میں داخل ہوا اس عیار چالاک نے یہہ کام کیا کہ ایکروز میں ہزار استیڈیا جو ایکسو پچیس میل انگریزی کے برا بر ہوتے ہیں طے کیئے اور پہنچنے کے ساتھ آگ اپنی بستی والوں کے حوالہ کی اور اُن کے قدموں پر سر رکھ کر کوئی دم کے بعد ملک عدم کا راہی ہوا اور بتخانہ ‡ دیہی دینا کے قریب جو یوکلید کے نام سے جسکے معنی نیک نام ہونا ہیں شہرہ آفاق تھی دفن کیا گیا اور لوح مزار پر اُسکے یہہ کندہ کرایا گیا کہ اس جگہ وہ یوکیدس پڑا ہوا ہے جو یہان سے زلفاس کو گیا اور اُسی روز لوٹ آیا *

بعد اُسکے جب دوسری مجلس منعقد ہوئی تو ارسٹائیڈیز نے یہہ تجویز پیش کی کہ اول تمام شہراپنے اپنے آدمی پلائیہ میں بھیجتا کریں کہ وہ آزادی بخشنے والے جو پیترو اور باقی دیوتوں اُس شہر کے نام قربانی کیا کریں چنانچہ پلوٹارک کے عہد تک یہی رسم جاری رہی دوسرے یہہ کہ ہر پانچویں برس کیبل و نماشے ہوا کریں اور وہ آزادی کے کہیل کہلائے جاویں تیسرے یہہ کہ یونان کی تمام بستیاں شریک ہو کر دس ہزار پیادہ اور ایک ہزار سوار بھیجتے کریں اور ایک بیڑہ سو جہازوں کا ہر وقت مہیا رکھیں تاکہ وحشیوں کے مقابلہ میں کام آویں چوتھے یہہ کہ پلائیہ والے دیوتوں کی خدمتگاری میں رہیں اور قربانی اور دعائے خیر کے سوا کوئی کام اُن سے متعلق نہ رہے چنانچہ یہہ تمام باتیں منظور ہوئیں اور شہر و بلاد میں دفعات قانون کی مانند جاری کی گئیں اور پلائیہ والوں نے ایک تیوہار سالانہ اُن لوگوں کے نام کا اپنے ذمہ مقرر کیا جو اس لڑائی میں کام آئے تھے اور طرز اُسکی یہہ تھی کہ سولہویں ماہ میمکتورین مطابق ماہ دسمبر کو صبح صبح اُٹھ کر پیادہ روانہ ہوتے تھے اور آگے آگے بگل بجاتا

† نام ایک درخت کا ہے جو ایبالو سے مخصوص تھا *

‡ اصل میں یہہ رومیوں کی دیہی تھی اور اُسکو اُنہوں نے یونانیوں کی اوریگم دیہی سے مطابق کر لیا اس دیہی کو عوام اور غلاموں کی حانظ اور نگہبان سمجھا جاتا تھا *

جاننا تھا جیسے کہ لڑائی میں بچا کرتا ہے اور بعد اُسکے بہت سی گزیاں مہندی کے تاج اور شاخوں سے بھری ہوئیں اور اُن کے پیچھی کلابیل اور اُسکے پیچھی کچھہ جوان گہرو عطر و روغن کے شیشے لیئے ہوئے اور شراب اور دودھ کے گہرے ہاتھوں میں جو مردوں کے لیئے معمولی چڑھاوا تھا آتے تھے اور اُن جوانوں میں غلاموں کو اجازت نہ تھی صرف آزادوں کا کام تھا اِسلینے کہ یہہ تیوہار اُن لوگوں کے واسطے مقرر ہوا تھا جنہوں نے اپنی جانیں ملک کی آزادی کے لیئے نیازکیں تھیں اور ان جوانوں کے پیچھی پلائیہ کا مجسٹریٹ اعلیٰ ہوتا تھا اور اس مجسٹریٹ کو یہہ اجازت نہ تھی کہ سفید کپڑوں کے سوا کسی اور قسم کے کپڑے پہنے یا لوهی کو چھوئے مگر اِس دن ارغوانی کپڑے پہنکو اور تلوار باندھ کر ایک صراحی اُس مقام سے ہاتھ میں لیتا تھا جہاں سرکاری دفتر رہتا تھا غرضکہ اِس رنگ روپ سے بستی کے بیچا بیچ گذر کر جہاں اُسکے مشہور ہموطنونکی قبریں ہوتیں تھیں جانا اور چشمہ سے صراحی بھر کر اُن چھوٹے چھوٹے ستونوں کو جو قبروں کے متصل ہوتے تھے اپنے ہاتھ سے شست و شو دیتا اور اُنپر عطر ملتا بعد اُسکے ایک لکڑیوں کے برے ڈھیر پر جو اسی لیئے چنا جاتا تھا اُس بیل کو ذبح کرتا اور † زمین کے جو پیٹر اور مرکری سے بہت سی خاص خاص دعائیں مانگ کر اُن لوگوں کی روحوں کو جو مر گئے تھے یاد و شاد کرتا بعد اُسکے ایک پیالہ شراب سے بھر کر زمین پر ڈالتا اور باواز بلند یہہ پکارتا کہ میں یہہ پیالہ اُن لوگوں کے لیئے پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے یارو دیار کی آزادی بچانیکو پیاری جانیں اپنی نثار و قربان کیں حاصل یہہ کہ یہہ رسمیں ہر سال عمل میں آتیں تھیں اور پلوتارک کے عہد تک جاری ساری رہیں ڈایودورس لکھتا ہی کہ ایتھنز والوں نے اپنے وطن والوں کی قبروں کو جو ایرانیوں کی لڑائیوں میں کام آئے تھے بہت نقش و نگار سے ٹیپ ٹاپ دی تھی اور اُنکی یاد بود اور عز و افتخار کے واسطے ہر سال کھیل تماشے کرتے تھے اور علاوہ اُسکے اُن کی صفت و ثنا اور تعریفیں پڑھتے تھے غالب یہہ ہی کہ یہہ دھوم دھام ہر برس ہوتی ہوگی *

† زمین کا جو پیٹر پلوتو سمجھا جاتا تھا اور مرکری کو بھی یہی خطاب دیا جاتا تھا باعث اسکا یہہ تھا کہ لوگ خیال کرتے تھے کہ مردوں کو دوزخ میں ڈالنے کا اُنہی کو اختیار تھا

تاریخ کے دیکھنے والے میری رائے کے قطع نظر خود بھی خیال کرتے ہونگے کہ یہہ اچھی باتیں جو قدر و منزلت اور احسان و منت اُن بہادروں کی سدا کے لیئے ظاہر کرتی ہیں جو آزادی بچانے کے لیئے قربان و بلا گردان ہوئی کس قدر خدمتگداری ملک اور دلاوری بہادری کی لیاقت برہاتیں تھیں اور یہی باتیں دیکھنے والوں کو جان بازی جان نثاری میں اُن جانبازانِ معرکہ جلالت سے سبت لیجانے کی رغبت دلاتیں تھیں اور علاوہ اُس کے رعایا کی شجاعت قائم دائم رکھنے کے لیئے کہ وہ ہمیشہ ظفرِ یاب کامیاب ہوا کریں کتنی مناسب و شایان تھیں اور اُس میں کسی طرح کا شک شبہ نہیں کہ ہماری کتاب دیکھنیوالے اِسی کتاب کے ملاحظہ سے بہت حیران ہوئے ہونگے کہ وہ لوگ کتنے پابندِ مذہب کے تھے کہ فرض و واجب اُنکے دین و مذہب کے ہر موقع محل پر کمال درستی اور نہایت خوبصورتی سے انجام پاتے تھے چنانچہ برا معاملہ یعنی پلاٹہ کی لڑائی اس امرِ خاص میں نظیر تھی کہ اُس میں آزادی بخشنیوالے جو پینٹر کے لیئے ہر سال قربانی مقرر ہوئی تھی اور پلوٹارک کے زمانہ تک قائم رہی اور دوسرے یہہ کہ اُنہوں نے غنیمت کے مال سے دسواں حصہ دیوتوں کے نام کا الگ کر دیا تیسرے یہہ کہ ارسٹائیڈیز نے جو تجویزیں قانون کی مانند پیش کیں منجملہ اُنکے سالانہ تھیوار اُس فتحِ عظیم کی یادگاری کے لیئے مقرر کیا رولن صاحب مؤلف اِس کتاب کے اس مقام پر لکھتے ہیں کہ یہہ بات نہایت عمدہ ہی کہ بت پرست لوگ بھی اِس طرح سے کسی قادرِ مطلق پر اپنی اُمیدوں کو منحصر رکھتے ہیں اور یہہ سمجھتے ہیں کہ سارے معاملوں کی درستیاں اور فتوحات کی کامیابیاں اُسی کی ذاتِ پاک سے ہوتیں ہیں وہی سارے جگت کا حاکم اور تاج و تخت دینیوالا ہی اور اُسی کی ذات سے اچھے اچھے مشورے عئل و ہوشیاری کے اور بھلی بھلی باتیں دلاوری کی لوگوں کو حاصل ہوتیں ہیں اور ایسی ایسی رحمتوں نعمتوں کے سبب سے وہ ذاتِ پاک اسی کے قابل ہی کہ شکر و سپاس اُسکا ہمیشہ ادا کیا جاوے اور بنظرِ وجوہ مذکورہ اسی کا مستحق تھا کہ سب سے پہلے مالِ غنیمت سے اُسی کی نیاز نکالی جاوے *

دسویں فصل

مائی کیل کے متصل لڑائی ہونی اور ایرانیوں

کے شکست کھانے کے بیان میں

جس تاریخ کہ یونانی پلائیہ پر لڑی بھڑی اُسی تاریخ اُنہوں نے بلادِ ایشیا میں ایرانیوں کے باقی بیڑوں پر ایسی بڑی فتح پائی کہ وہ بھی یادگاری کے قابل ہی تفصیل اُس کی یہہ ہی کہ جس زمانہ میں کہ یونانی لوگ لیاتیکیڈیز بادشاہ اسپارٹا اور زینتھیس سالار ایتھنز کے زیر حکومت ایجینیہ کے سمندر میں سکونت پذیر تھے ائیونیہ والے اُن سرداروں کے پاس پاس آئے اور یہہ عرض کیا کہ وہ شہر یونان کے جو ایرانیوں کے تحت تصرف میں ہیں اگر تمہارے ہاتھ پانو کے صدقے اُنکی بند حکومت سے آزاد ہو جائیں تو کمال احسان ہوگا چنانچہ عرض اُنکی قبول ہوئی اور ایشیا کی جانب لنگر اُٹھے اور دیلاس کے رستہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب دیلاس کے متصل پہنچے تو ساماس کے ایلچی گُرم گُرم آئے اور یہہ گوش گزار کیا کہ ایرانیوں کا بیڑہ جو سارے جازوں مقام کیوما میں لنگر ڈالے کھڑا رہا حسب اتفاق اب ساماس کے لگ بھگ آہنچا یہہ موقع شکست و غارت کے لیئم بہت معقول و مناسبت ہی ایسا موقع اتفاقاً نصیبوں سے ہاتھ آتا ہی اس موقع کو ہاتھ سے نجانے دیں حاصل یہہ کہ اصرار تاکید کا کوئی دقیقہ باقی نہچھوڑا اور آخرکار یہہ ہوا کہ وہ ساماس کو روانہ ہوئے ایرانی غنیم کی آمد آمد سنکر مقام مائی کیل میں جو ایشیا کی ایک راس کلاں پر واقع ہی چلے آئے اور اُن لاکھ آدمیوں میں جا ملے جو سالگذشتہ میں زر کسبز کے ہمراہ واپس چلے آئے تھے اور حسب دستور قدیم اُنہوں نے اپنی کشتیوں کو کنارے کے پاس لاکر اُن کے آس پاس ایک دیوار مستحکم کی رینی بنائی مگر یونانیوں نے ایسا پہنچھا کیا کہ وہیں پہنچے اور ائیونیہ والوں کے زور بازو سے اُنکی بڑی فوج کو شکست فاحش دی اور دیوار کو توڑ کر جہاز اُنکے جلائے *

یہہ امر اتفاقی ہی کہ اُسی روز صبح کو پلائیہ پر لڑائی ہوئی اور یہہ کے بعد مائے کیل میں یہہ معرکہ واقع ہوا باوجودیکہ سمندر ایجینیہ

جسکے اُترنے میں کئی روز صرف ہوتے تھے ان دنوں مقاموں کے درمیان واقع ہی یونانی مورخ لکھتے ہیں کہ پلائیہ کی فتح مانی کیل کی لڑائی سے پہلے اُسی روز معلوم ہو گئی تھی مگر دایودورس سسلی والے نے اس راز مخفی کو اس طرح بیان کیا کہ لیاتیکیڈیز نے مانی کیل کی لڑائی سے پہلے یہہ اندیشہ کیا کہ مبادا فوج کو یہہ وسوسہ گذرے کہ مقام پلائیہ پر ہمارے لوگ مارڈونیس کے مقابلہ میں کثرت اعدا سے مغلوب ہو جاویں چنانچہ اُس نے جابجا یہہ خبر اُڑادی کہ ایرانیوں نے مقام پلائیہ پر شکست فاحش کھائی حالانکہ اُسوقت تک فتح و شکست کی خبر کچھ بھی نہ تھی بعد اُسکے جب زرکسیز کو شکستوں کی خبریں پے درپے برابر پہنچیں تو اوسان اُسکے تھکانے نہوے اور اُسی اضطراب و اضطراب میں مقام ساردس سے ایسا بے طور و بے ساختہ روانہ ہوا کہ جیسے اُس نے سالامن کی لڑائی کے بعد مقام ایتھنز سے کوچ کیا تھا چنانچہ گرتا پرتا بایں عزم صمیم داخل ایران ہوا کہ کہیں ایسی جگہ چاہیئے کہ بدخواہان دولت کو وہاں رسائی نہو کوچ سے پہلے یہہ حکم نافذ کیا کہ جسقدر مندر یونانی شہروں میں پائے جاویں اُنکو جلا پھونک کر خاک سیاہ کودو اور توڑ پھوڑ کر نام و نشان اُنکا باقی نہچھوڑو چنانچہ حکم کی تعمیل ایسی ہوئی کہ سوا بتخانہ دیانا کے جو اِفیسس میں واقع تھا کوئی بتخانہ باقی نہرہا سارے مسمار ہو گئے دیوتونکی تذلیل اور بتخانوں کی تخریب پر مجوسیونکی صلاح باعث ہوئی کہ وہ لوگ بتخانوں کے دشمن اور بتوں کے بدخواہ تھے اور یہہ بادشاہ آتش پرست اسلیئے اپنے دین و مذہب کا پابند اور رسم و راہ کا طرفدار تھا کہ زرتشت ثانی نے اُسکو تعلیم کیا تھا یعنی مجوسیوں کا دین سکھایا تھا پلینی صاحب بیان کرتے ہیں کہ آستانیز جو مجوسیونکا گرو گھنٹال تھا اور بت پرستوں سے کمال تعصب رکھتا تھا یونان کی لڑائی میں زرکسیز کے ہمراہ تھا چنانچہ جب یہہ بادشاہ سوسہ کو آتے ہوئے بابل میں گذرا تو وہاں کے بتخانوں کو مثل یونان و ایشیا کے صاف و مسمار کرا دیا اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ وجہ مذکور بھی مسماری کا باعث ہو مگر علاوہ اُسکے یہہ سبب بھی معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو فرقہ † صائبیہ سے اسلیئے کمال

† صائبیہ وہ لوگ تھے کہ جو سورج اور چاند اور ستاروںکو پوجتے تھے یہہ ایک بہت قدیم مذہب تھا اور ایران میں کشتاسپ کی سلطنت سے پہلے رائج تھا

عداوت تھی کہ یہ لوگ خدائے تعالیٰ کی پرستش میں + بتوں کو کام میں لاتے تھے اور مجوسیوں کو اس بات سے سخت نفرت تھی اور شاید یہ وجہ بھی مساری کی مرید ہوئی ہو کہ وہ نقصان اُسکا جو اس بڑی مہم میں ہوا تھا بتخانوں کی لوت کسوت سے پورا کرے اسلئے کہ یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ ان بتخانوں کی لوت مار سے بڑا روپیہ اُسکے ہاتھ آیا جو سلاطین اور رعایا نے حسب احکام و رسم و رسواں کے مدد تہائی دراز سے وہاں اکھٹا کیا تھا *

یونانیوں کا بیڑہ مائی کیل کی لڑائی کے پہنچے شلپانت کی طرف اس غرض سے روانہ ہوا کہ وہ پل جو زرخیز نے بنوائے تھے اُنپر قبضہ و تصرف کیجئے اور اُنکے خیالوں میں یہ بات بسی ہوئی تھی کہ وہ پل اب تک صحیح و سلامت ہیں مگر جب وہ لوگ وہاں پہنچے تو کیا دیکھا کہ طوفانوں کی مار مار سے وہ پل ٹوٹ ٹاٹ گئے بعد اُسکے لیائیکیڈیز پل پونیسس والوں سمیت اپنے ملک کو واپس آیا اور زینتھیس نے یہ کام کیا کہ ایتھنز والوں اور آئیونیہ والوں سمیت دوچار دن وہاں ٹھہر کر سسٹس اور تھریس والے کرسانیسس پر قبضہ کیا اور خوب لوت کسوت کر بہت سے لوگوں کی جان و مال کا مالک ہوا یعنی مال و اسباب کے جھگڑے پڑے اور باشندوں کو متید کیا بعد اُسکے جب جازے قریب آئے تو اپنے اپنے شہروں کو روانہ ہوئے اور اُس دن سے تمام آئیونیہ

وہ لوگ خدا کو ایک مانتے تھے اور فرشتوں کو اور دیوتوں کو خدا کا کارندہ جانتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اُنہوں نے ستاروں میں ظہور کیا ہے اور اسی سبب سے ستاروں کی پرستش کرتے تھے اور وہ لوگ حاران اور مکہ اور مصر کے قدیم مذاہب کا حج کیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہاں قبریں حضرت شیث اور حضرت ادیس اور صابی حضرت شیث کے بیٹوں کے ہیں جنکو اپنے مذہب کا بانی سمجھتے تھے اسلام کے جاری ہونے سے پہلے اکثر عربوں کا بھی مذہب تھا *

+ اس فرقہ والوں کا بتوں کی پرستش کرنا تحقیق نہیں ہے البتہ اتنی بات ہے کہ یہ لوگ عبادت خانہ بناتے تھے جو ہیکل کے نام سے مشہور ہوتے تھے اور ہر ایک ستارہ کی طرف منسوب کیئے جاتے تھے کچھ عجیب نہیں کہ اُس عبادت خانہ میں اُس ستارہ کی جسکے نام پر وہ عبادت خانہ بنایا جاتا تھا کڑی ضرورت بھی بناتے ہوں *

واله ايرانين سڄي پهر گئے اور يونانيون کي شريڪ هوڻي بهان تڪ ته جب تڪ ايرانين کي سلطنت قائم رهي اڪثر آزاد ره *

گيارهويں فصل

زرکسيڙ کي بي بي امسترس کي بيهوده

انتقام لينے کي بيان ميں

جب ته زرکسيڙ سارڊس ميں آکر رها تو اپنے بهائي مازستس کي بي بي جي جان سڄي فريفته هوا اور يه بهائي اُس کان نهايت خدمتگذار اور نهايت خير خواه تها اور ڪيبي اُس سڄي بهولے چوڪے بهي ايسي حرڪت سرزد نهوئي تهي ته بادشاهه کو ناگوار گذرتي اور اسي طرح اُسکي بي بي بهي مطيع و فرمانبردار تهي مگر باوصف اسڪے پاڪدامني کايهه عالم تها ته هر چند اُسنے طرح طرح کي لگاوتين کيس پر وه هرگز نه پسيجي اور اُسکے داڙ ميں نه اُئي بعد اُسکے بادشاهه نے يه تدبير سوچي ته اکر نوازشون کي مار مار اور عنايتون کي دھوم دھام هوڻي تو يقين ڪامل ه ته شاهد مقصود اُئينه حصول ميں جلوه گري ڪرے چنانچه اُسنے اظهار عنايات سڄي ڪام ليا اور اپنے بيتے دارا کي شادي جسکو وليعهد ڪرنا منظور تها اُسکي بيتي آرئينتا کي ساڻه تجويز کي اور يهه ڪم ديا ته سوسه ميں پهنجنه هي جشن شادي منعقد هروے غرض ته ايسے ايسے معاملے برتے گئے مگر وه پارسابي بي اهني بات پر جمی رهي اور پاڪدامني کو دهبون سڄي پاڪ صاف رکها بعد اُسکے جب بادشاهه مايوس هوا تو اُسکي بيتي سڄي لکاليا اور اس لينے ته اُسنے ڪجهه ديکها بهالا نتها اُسکے هاتھ اڳتي اور مار کي قدم بقدم نچل سڪي اور اُن دنون ته اُنکے آپسيں پيام سلام جاري ته زرکسيڙ کي بي بي امسترس نے ايڪ بڑا عمدہ پيراهن سچي ڪام کا جو اُسنے اپنے هاتون تيار ڪيا تها بصيفه نذر بادشاهه کي خدمت ميں گذرانا زرکسيڙ نے اُسکو بهت پسند ڪيا اور نهايت محظوظ هوا بعد اُسکے جب آرئينتا سڄي پهله پهله ملاقات هوئي تو اُسکو پهنا مناسب سمجها اور عين راڙ چاڙ ميں سينے سڄي لاکر يهه فرمايا ته تو اپنے جي کا چاڙ بيان ڪر اور ڪمال لطف و عنايت

سے اُسکے گورے ہنڈے پر ہانپہ رکھ کر قسم کھائی کہ جو کچھ تو جھوٹوں چاہے گی وہ تجھ کو سچوں دونگا آخر کار اُسنے یہہ درخواست کی کہ یہہ ملبوس لونڈی کو عنایت ہووے زرکسیز نے یہہ سوچ سمجھ کر دینے میں تامل کیا کہ اس لباس کے دینے سے ایسے لقمے لینے جاویں گے کہ کپڑے چھوڑا نے مشکل ہونگے اور بعد اُسکے اسکو بہت سمجھا کر یہہ فرمایا کہ تیرے لینے دنیا کی تمام چیزیں حاضر ہیں جسکو تو پسند کرے اُسیں عذر و تامل کے مجال نہیں مگر باقی یہہ کپڑا فساد کی جڑھے خیال اس کا کام نا کام چھوڑو اور ہمارا کھنا مانو غرضکہ اُسنے ہر طرح سمجھایا مگر وہاں ایسی تریا ہت چڑھی تھی کہ اُسنے ہرگز نمائی آخر کار اُسکو وہ قسم پوری کرنی پڑی جو مزوں میں اگر کھائی تھی چنانچہ اُسنے وہ پیواہن عنایت کیا اور اُس آفت روز گارنے اُسیوقت اُسکو پہن لیا اور مارے اس خوشی کے کہ گویا سوتن پر غالب آئی پہولی نسمانی تھی *

امسترس کو پہلے کچھ وسواس سا تھا مگر بعد اس لیں دین کے یقین ہوگیا چنانچہ غیظ و غضب کے مارے آگ ببولا بن گئی اور حسب گمان اپنے اُس کی مادر بیگناہ کو تمام خرابیوں کا باعث سمجھی اور بجائے اُسکے کہ اُس علامہ روزگار سے انتقام لیوے اُس بیگناہ عفت پناہ کی فکر میں بیٹھی اور ہر امد مطلب کو بادشاہ کی سالگرہ پر کہ وہ بہت قریب آنے والی تھی موقوف و منحصر رکھا اسلیئے کہ اُس ملک میں یہہ رسم جاری نہی کہ سالگرہ کے دن جو ملکہ چاہنی تھی وہ بادشاہ کو دینا پڑتا تھا چنانچہ جب وہ دن آیا تو اُسنے بادشاہ سے یہہ درخواست کی کہ حضور اپنی بھوج کو میرے حوالہ کریں بادشاہ اُسکے ارادے کو سمجھ گیا اور بھائی کا ملاحظہ اور اُس پارسا کی نیکنامی اور امسترس کی غضبناکی انکار پر باعث ہوئی چنانچہ پہلے اُس نے صاف انکار کیا اور لاکھ طور سے فہمایش کی کہ وہ اپنی درخواست سے باز رہی مگر نہ فہمایش نے کام دیا اور نہ اپنے انکار پر قایم رہا غرض کہ آخر کار اُس نے منظور کیا اور بجائے عدل و انصاف اور اہلیت و مروت کے ایک ایسی رسم خاص میں جو اپنی تہرائی ہوئی تھی اور اچھی اچھی باتوں مثل جود و سخاوت وغیرہ کے لینے موضوع و مقرر تھی کمال بے رحمی اور نہایت ناخدا نرسي سے کام لیا چنانچہ اُس نیک بخت کو بادشاہی گارڈ نے گرفتار کر کے امسترس کے

حوالہ کیا اور اُس ناخدا توس نے ناک کان اُسکے پستان و زبان و لب سمیت کٹوا کر کتوں کے آگے ڈلوائے اور بعد اُسکے لہولہاں اُسکو اُسکے گھر بھیج دیا زرخسین نے وقوع حادثہ سے پہلے یہہ تامل کیا کہ بھائی کو برا صدمہ ہوگا اُسکے برداشت کے لیئے کوئی راہ نکالنی چاہیئے چنانچہ اُسنے بھائی کو بلا کر یہہ صاف صاف فرمایا کہ اگر تو اپنی بی بی کو چھوڑ دیوے تو میں نہایت راضی ہونگا بعد اُسکے اپنی بیٹی پیش کی کہ یہہ تصرف کے واسطے حاضر ہی مگر مازستس چھوڑ نے پر راضی نہوا اور کس طرح راضی ہوتا کہ وہ اُسکا عاشق زار تھا بادشاہ نہایت خفا ہوا اور یہہ فقرہ اشکاف اُسکو سنا دیا کہ تو نے میوا کھنا نما۔ اب تو دونو سے معزوم رہیگا نہ یہہ تیجکو ملیگی اور نہ وہ تیرے پاس رہیگی اور یہہ یاد رکھ کہ تو اپنے کینے کا مزا پاویگا غرض کہ ایسے ایسے فقرے سنا کر رخصت کیا *

وہ بیچارہ سخت حیران ہوا اور اوتھنا بینہا گھر کو چلا کدیکھوں وہاں کیا صورت پیش آئی جب وہ گھر میں آیا اور اپنی بی بی کو لہولہاں پایا دیکھتے ہی حال اُسکا وہ ہوا کہ آنہوں میں لہو اُتر آیا اور آنکھوں تلے اندھیوا چھا گیا اور مختصر یہہ کہ یہہ مقام نازک مقدار غضب کے بیان کا محتاج نہیں اسلیئے کہ شر غیور اُسکی مقدار سمجھ سکتا ہی کہ ایسے موقع پر کہ ایک تو بی بی دوسرے معشوقہ کس قدر غیظ و غضب ممکن ہی بعد اُسکے نوکو چاکر خویش و قریب اپنے سمواہ لیکو بیکتریانہ کی طرف جہاں وہ عہدہ گورنری پر معزز و ممتاز تھا روانہ ہوا اور یہہ ارادہ کیا کہ وہاں پہنچ کر فوج بھرتی کرے اور اس بادشاہ ناحق شناس سے اس بیدہودہ حرکت کا انتقام لے مگر تقدیر غالب اور تدبیر اُسکی پوری نہوئی یعنی زرخسین کو اُسکے نکلنے کا پرچا لگا اور خبر پانیکے ساتھ سوار اُسکے پیچھے بھیجے چنانچہ اُنہوں نے راہ میں اُسکو آگھیرا اور بال بچوں سمیت قتل کیا مورخ یہہ نہیں جانتا کہ نظیر اُس انتقام کی جو ابھی مذکور ہوا کہیں تاریخ میں پائی جاتی ہی یا نہیں *

اس ملکہ نے ایک اور ایسی بیجا حرکت کی کہ وہ اس حرکت سے ہرگز کم نہیں یعنی اُسنے ایک ایرانی رسم میں دوتوں کی قربانی میں چودہ لڑکے عمدہ خاندانوں کے زندہ جلوا دیئے بعد اُسکے جب مازستس مارا گیا تو زرخسین نے بیکتریانہ کی حکومت اپنے دوسرے بیٹے ہستاسپس

یعنی کشتاسپ کو تفویض کی اور اسی لیئے کہ یہہ بیتا دارالسلطنت سے دور رہا تو اُسکے چھوٹے بھائی ارثا زرکسیز یعنی اردشیر کو جسکو بہمن درواز دست کہتے ہیں بعد انتقال زرکسیز کے تخت سلطنت نصیب ہوا چنانچہ ذکر اُسکا آگے آویٹا اور واضح ہو کہ یہاں ہوقوتس صاحب کی تاریخ ختم ہوئی یعنی مائی کیل کی لڑائی اور شہر سستیس کے محاصرے تک جو ایتھنز والوں نے کیا تھا تاریخ اُنکی تمام ہو چکی *

بارہویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ ایتھنز والوں نے فصیل اپنے

شہر کی باوجود اُسکے کہ اسپارٹا والے مانع آئے

پھر دوبارہ تیار کی

جنگ مذکورہ بالا جو بنام میڈیا کی لڑائی کے مشہور و معروف ہوئی دو برس کے بعد تمام ہوئی اور بعد اُسکے ایتھنز والے اپنے ملک کو واپس آئے اور جوڑو بچے جو اُن بڑے دنوں میں کہیں کہیں دوست آشناؤں کے سپرد کیئے تھے جوں توں کر کے بلا لیئے اور بستی جو تمام اوجڑ گئی تھی اُسکو کچھ کچھ سنوارا اور گرد اُسکے ایک فصیل بنانی چاہی کہ آئندہ کو غنیموں کی آفات سے محفوظ رہیں مگر لیسیدیمن والوں کو رشک پیدا ہوا اور اُنہوں نے یہہ اندیشہ کیا کہ سمندری طاقت ایتھنز والوں کی بہت بڑھی ہوئی ہی اگر خدا نخواستہ بڑی طاقت بھی بڑھ جاوے گی تو کسی زمانہ میں اسپارٹا پر قبض و تصرف کریں گے اور وہ بات جو اسپارٹا والوں کو یونانیوں پر حاصل ہے باقی نہ رہے گی چنانچہ یہہ پیغام اُنکے پاس بھیجا کہ حفظ و حراست کا متمنی اور حزم و احتیاط کا نتیجہ یہہ ہے کہ پلے پرنیسس کے باہم کوئی شہر ایسا آباد نہ کیا جاوے کہ وہ شہر پناہ سے محصور ہووے اسیلئے کہ اگر خدا نخواستہ ایرانی دوبارہ دھاوہ کریں تو اُنکو ایسی پناہ کی جگہ نہ ملی جیسے کہ پہلے تھیبیس میں اتفاق ہوا لڑو وٹیں سے تمام ملک میں فوجیں بھیج بھیجکر اپنا قبض و تصرف

کریں جوں ہیں کہ یہہ پیغام گوش گزار ہوا تہمستک لیز نے جسنے
 سالامن کی لڑائی کے بعد ایتھنز میں بڑی توقیر و عزت پائی تھی مقصود
 اصلی لیسیدیمن والوں کا سمجھ لیا اور رفاہ عام کے ملمع کا دھوکا نکھایا
 مگر اس قوی اندیشہ سے کہ اگر اُنکو صاف جواب دیا جاوے تو اپنے شریکوں
 کے بھروسے ایتھنز والوں کو تعمیر شہر پناہ سے روک سکتے ہیں سنت والونکو
 یہہ مشورہ دیا کہ اُنکے ساتھ مثل اُنکے نفاق اور فریب برتنا چاہیئے اور
 آپ کو منجملہ ایلچپیوں کے متور کیا اور بعد اُسکے سنت والوں سے یہہ بیان
 کیا کہ پہلے میں جاتا ہوں اور باقی ایلچپی ترتیب وار آتے رہیں جب
 ایک پہنچی تب دوسرا روانہ کیا جاوے تاکہ شہر پناہ بنانے کے لیئے بڑی
 فرصت ہاتھ آوے اور یہہ واضح رہے کہ ساتھ جانا ٹھیک نہیں بلکہ خلاف
 مقصود ہے غرض کہ حسب صلاح اُس کے عمل درآمد ہوا یعنی وہ تنہا
 لیسیدیمن کو روانہ ہوا اور چند روز یوں ہی گزارے نہ محسوسیت سے
 ملاقات کی اور نہ محکمہ سنت میں حاضر ہوا یہاں تک کہ جب لوگوں
 نے بہت کھا سنا اور وجہ توقف کی دریافت کی تو اُسنے یہہ جواب دیا
 کہ میں اپنے ساتھیوں کا منتظر ہوں اگر وہ بھی آجائیں تو سب اکٹھے
 ہو کر ایک مرتبہ دربار میں حاضر ہوں اور علوہ اُسکے بہت سی خرابی
 ظاہر کی کہ خدا جانے اُن کو کیا پیش آیا کہ وہ بلامارے اب تک نہیں
 آئے آخر کار وہ لوگ بھی اس طرح پہنچی کہ ایک کے بعد دوسرے کو
 بہت دیر لگی اور اس عرصہ میں شہر پناہ کی تعمیر جاری رہی یہاں
 تک کہ عورتیں اور بچی اور غلام اپنے پرانے سرگرم رہے اور رات دن کام برابر
 جاری رہا اور اسپارٹا والوں کو بھی روز روز پرچے لگتے رہے یہاں تک کہ
 تہمستک لیز سے اکثر شکوہ کرتے تھے مگر یہہ محض انکار کرتا تھا کہ یہہ
 لوگوں کی بناوٹ ہے اور اسبات پر کمال اصرار تھا کہ آپ ایلچپی بھیجکر
 ایتھنز کا حال اصلی دریافت کریں افواہ عوام پر اعتماد کرنا قرین مصلحت
 نہیں غرض کہ ایسی ایسی باتیں کہہ کر بھلا یا پھسلا یا اور ایتھنز والوں کو یہہ
 پوشیدہ لکھ بھیجا کہ اسپارٹا کے ایلچپیوں کو ہمارے آنے تک اُدل میں
 نظر بند رکھنا اسلیئے کہ یہہ اندیشہ ہے کہ اسپارٹا والی ہماری روک تھام
 کرینگے اور حقیقت میں یہہ سمجھہ اُسکی بہت ٹھیک اور اندیشہ اُسکا
 بجا و درست تھا نصہ منحصر جب تہمستک لیز کے سارے ساتھی وہاں

پہنچی تو اُس نے دربار ہونے کی درخواست کی جب دربار ہوا تو تمام سنت کے سامنے یہ صاف صاف بیان کیا کہ یہ سچ ہے کہ ایتھنز والوں نے اپنے شہر کو شہر پناہ سے اس لیے محفوظ کرنا چاہا کہ وہ لوگ اپنی حفظ و حراست اور اپنے شریکوں کی رفاہ و عافیت کو مقدم سمجھتے ہیں چنانچہ تعمیر اُسکی تمام ہونے پر اُٹی اور علاوہ اُس کے یہ بھی واشگاف کہا کہ بعد اُس بڑے تجربہ کے جو تمکو ایتھنز والوں کی نسبت حاصل ہوا اپنے تمام ملک کے غرض مشترک میں اُنکے خیر خواہی اور خدمت گذاری پر کسی طرح کا شک شبہ نہیں ہو سکتا اور جب کہ حقوق و مراعات میں تمام شریک مساوی ہونے چاہئیں تو اگر ایتھنز والوں نے اپنے بچاؤ کے واسطے کوئی طریقہ نیک و مستحسن سمجھ کر تدبیر معقول نکالی تو کیا برا کیا بلکہ اسی طرح اور شریکوں کو بھی اختیار حاصل ہے ایتھنز والوں نے اس تعمیر شہر پناہ میں یہ مصلحت سمجھی کہ آپ کو ایسے حصہ حصہ میں محصور کریں کہ اگر خدا نخواستہ کوئی پھر ارادہ کرے تو اُسکے ہاتھ سے بچی رہیں باقی رہے لیسیدیمین والے سو اُنکو یہ امر شایان و مناسب نہیں کہ اُنکی طاقت و قوت اور شریکوں کی ضعف و ناتوانی سے بڑھ بلکہ اُنکو بھی لازم ہے کہ وہ اپنے زور و طاقت کو ہمت و شجاعت سے بڑھائیں لیسیدیمین والے یہ کلام سنکر نہایت ناراض ہوئے مگر بلحاظ اُسکے کہ تمام ملک پر احسان اُنکے بیشمار تھے یا بنظر اُسکے کہ وہ کام حد مزاحمت سے خارج ہو گیا جوش اپنا ظاہر کیا آخر کار طرفین کے ایلچی بعد اداے مراسم مقررہ و مراتب معبودہ اپنے اپنے شہر کو رخصت ہوئے *

تھمستکلیز والا ہمت کو ہمیشہ سے خیال دامنگیر رہتا تھا کہ ایتھنز کی حکومت روز بروز ترقی پاوے چنانچہ اُس نے ایتھنز کی شہر پناہ پر اکتفا نہ کیا بلکہ بندر پائیرئیس کی فصیلوں کے پورے کونے میں ویسی ہی ہمت لگائی اور اس تعمیر بلند کو جب سے کہ وہ اس عہدہ پر مامور ہوا تھا بنانا شروع کیا پہلے اس سے ایتھنز میں سوا فیلرس کے کوئی بندر نہ تھا اور یہہ مقام اتنا تنگ و کوتاہ تھا کہ تھمستکلیز کے مطلب اُس سے بے اُمد نہوسکتے تھے اِسیلئے اُس نے پائیرئیس پر اپنی آنکھ ڈالی کہ وہ ایسے عجیب موقع پر واقع تھا کہ وہاں تین ایسے بڑے بڑے لنگر گاہ تھے کہ

جنسین چار سو کشتیاں بخوبی آسکتی تھیں اور اُس والا ہمت نے یہہ اختیار بھی حاصل کیا کہ ہر سال ایتھنز کے بیڑہ میں بیس جہاز اور زیادہ کھئے جاویں اور ملاح و کاریگر اور مقاموں سے ایتھنز میں آویں اور علاوہ مزدوری کے خاص حقوق اُنکے مقرر کرائے ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ اس بہادر کا یہہ عزم مصمم تھا کہ ایتھنز کی تمام فوجیں بحری ہو جاویں سو اُس نے اِس ارادے کے پورا کرنے کو ایک نئی تدبیر نکالی اور اُن قدیم بادشاہوں کی پیروی کی جو اپنی رعایا کو بحری معاملوں لڑائی وغیرہ سے باز رکھتے مگر یہہ بات چاہتے تھے کہ وہ ہمیشہ امن چین سے کھیتی باڑی اور اور پیشوں میں غلط پیمان رہیں اور اُنکو ایسے کام کاج کی طرف زیادہ متوجہ کرنے کے لیئے یہہ کہانی مشہور کی تھی کہ منرو اور نپتوں میں باہم تکرار ہوئی کہ کرن شخص ایتھنا کا مربی سمجھا جاوے اور یہہ نیا شہر ایتھنز کسکے نام سے مشہور ہو نپتوں نے ایک گھوڑا زمین سے نکالکر پیش کیا جو جنگ و جدال کی علامت ہی مگر منرو نے ایک شاخ زیتون کی جسکو اُسنے بویا تھا اور امن و امان کی نشانی ہی منصفوں کو دکھا کر مقدمہ جیت لیا *

تیرھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ رعایا نے تہمستک لیز کے ارادہ فاسد کو منظور نکیا اور ارستائیدیز

نے لوگوں پر مہربانی کی

عرصہ دراز سے تہمستک لیز کو یہہ لو لگی ہوئی تھی کہ لیسیدیمین والونکی مرتبہ پر ایتھنز والوں کو قائم کری اور حکومت یونان کی اُن سے چھینکر ایتھنز والوں کو دیدے چنانچہ اس بڑی بات کی اسقدر لاگ تھی کہ وہ ہمیشہ اسی تگ و دو میں رہتا تھا اور جو تدبیریں کہ بر آمد مطلب کے لیئے نکالتا اُنکو راست و درست سمجھتا اور برے پہلے کی تمیز اور کھوٹے کھرے کی شناخت نہ کرتا چنانچہ ایک روز اُسے جلسہ عام رعایا میں یہہ بیان کیا کہ میں ایک تدبیر معقول پیش کرتا ہوں مگر علانیہ کہنا اُسکا مناسب نہیں سمجھتا اِس لیئے کہ پیش جانا اُس تدبیر کا کمال اخفا پر منحصر ہی مگر ایک آدمی دیانت دار ہوشیار تمہاری

طرف سے تجویز کیا جاوے کہ اُس سے وہ تدبیر بیان کیجیجئے چنانچہ تمام رعایا نے اس کام کے لیئے ارسٹائیڈیز بہادر کو جسکی دیانت امانت اور عقل و ذکاوت سب کے نزدیک مسلم و ثابت تھی تجویز و تسلیم کیا حاصل یہہ کہ تہمستک لیز اُسکو الگ لے گیا اور تخلیہ میں یہہ مقدمہ پیش کیا کہ وہ بیڑہ جو باقی بلاد یونان کے جہازوں کا ایک لنگر گاہ میں پڑا ہوا ہی اگر اُسکو جلا کر خاک سیاہ کر دیا جاوے تو یہہ وہ تدبیر معقول ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایتھنز والے بلاد یونان کے مالک و مختار ہو جاویں گے ارسٹائیڈیز یہہ کلام اُسکے سنکر مجلس میں چلا آیا اور واشگاف یہہ بیان کیا کہ حقیقت میں تدبیر اس دانشمند خوش تدبیر کی ایسی معقول و مناسب ہی کہ ایتھنز والوں کے حق میں اُس سے زیادہ کوئی تدبیر مفید و نافع نہوگی مگر بے انصافی اور حق تلفی بھی اتنی ہی کہ اُس سے زیادہ ممکن و متصور نہیں ہو سکتی رعایا نے شور مچایا اور بالاتفاق یہہ فقرہ ادا کیا کہ تہمستک لیز اپنے ارادے سے باز رہیں اسی بات سے واضح ہوتا ہی کہ منصف کا خطاب جو ارسٹائیڈیز کو اُسکی زندگی میں دیا گیا تھا وہ بیجا و نادرست تھا پلوتارک کہتا ہے کہ اُن تمام خطابیوں میں سے جنکے حاصل کرنے کے لیئے بڑے بڑے فتھیاب بہادر کمال شوق و ذوق سے سعی و کوشش کرتے ہیں یہہ بڑا عالیشان خطاب ہی اور یہہ وہ عمدہ صفت ہی کہ آدمی کو صفات الوہیت سے قریب کرتی ہی *

مؤلف نہیں جانتا کہ تمام تاریخ میں کوئی اور واقعہ بھی اس سے زیادہ تعریف کے قابل برآمد ہو سکتا ہی یا نہیں وہ حکیموں کا گروہ تھا جنہوں نے ایسے موقع پر یہہ تجویز کی تھی کہ کوئی امر انصاف و دیانت سے زائد نہیں ہی بلکہ جمہور رعایا تھی کہ فائدہ اُنکا اِس تدبیر میں متصور تھا اور وہ یہہ خوب سمجھتے تھے کہ ہمکو اور ہمارے ملک کو بڑا فائدہ ہوگا مگر اس وجہ سے کہ وہ خلاف انصاف ہی بلا جبر و اکراہ اُسکو نامنظور کیا برخلاف اُسکے تہمستک لیز کی کیسی اولتی سمجھ اور اوندھی عقل تھی کہ اُسنے ملک کا فائدہ مقدم رکھا اور ایسے وقت میں کہ تمام یونانی امن چین میں تھے یونانیوں کے بیڑے جلا دینے کا مشورہ دیا مختصر یہہ کہ یہہ وہ بڑا کام تھا کہ اگر اِس شخص میں ہزار درجہ کی

لیاقت ہوتی تو یہی وہ اُسکی اُبرو کھونے اور نام دہونے کے لیئے کافی وافی سمجھا جاتا اِس لیئے کہ دل انصاف و دیانت کا نام ہی کہ اُسکے ذریعہ سے اصلی لیاقت پرکھی جاتی ہی مؤلف کو سخت افسوس ہی کہ پلوٹارک نے خلاف اپنے دستور کے تھمستک لیز کو برا بھلا نہیں کہا حالانکہ دستور اُسکا یہہ ہی کہ وہ ہربات کی بڑی چھان بین کرتا ہی یعنی پلوٹارک نے بعد ذکر ان باتوں کے کہ تھمستک لیز نے بائپرئٹس میں فلاں فلاں کام کیئے اِس واقع کو صرف اسطرح بیان کیا کہ تھمستک لیز نے سمندری طاقت بڑھانے کے لیئے ایک اور بھی بڑی تدبیر سوچی تھی *

لیسیڈیمین والوں نے جب ایمیفکتیئن کی کونسل میں یہہ امر پیش کیا کہ جو لوگ زرکسیز کے خلاف و مقابلہ پر آمادہ و مستعد نہیں ہوئے وہ جلسہ سے خارج کیئے جاویں تو تھمستک لیز کو یہہ خدشہ گذرا کہ اگر خدانخواستہ سسلی والے اور آرگیوز اور تھیبس والے خارج کیئے گئے تو اسپارٹا والے ہرطرح سے ہر ایک معاملہ میں کثرت رائے کی منظوری بے کھٹکے حاصل کیا کریں گے اور سارے معاملوں میں اُنہیں کو اختیار رہیگا اور جو چاہیں گے وہی تجویز کریں گے چنانچہ اُسنے اُن شہروں کی طرف سے ایسی معقول گفتگو کی کہ وکلاء رعایا جو شریک جلسہ تھے اُسکے شریک ہو گئے یعنی اُسنے یہہ بیان کیا کہ جو شہر اِس اتفاق میں شریک ہوئے تھے وہ اِل اکتیس شہر تھے مگر یہہ تعداد بہت تھوڑی تھی اور اِس صورت میں کمال تعجب اور بڑے اندیشہ کا مقام ہی کہ مبارک جلسہ ایمیفکتیئن کو دو یا تین قوی شہروں کے اختیار و تصرف پر جو آئندہ کو باقی شہروں پر حکمرانی کریں چھوڑ دیا جاوے اور باقی تمام یونان کے شہروں کو اُس بڑی مجلس میں دوت دینے سے محروم کیا جاوے اور وہ مساوات و برابری جو اصل و بنیاد جمہوری سلطنت کی ہی اس طور پر نیست و نابود کر دیتا جاوے یہہ بیان اُسکا کہ واشگاف اور بے تکلف تھا لیسیڈیمین والوں کو ناگوار ہوا اور اُسی روز سے اُسکے علانیہ دشمن ہو گئے غرضکہ یہہ لوگ تو یوں بگڑے باقی شریک اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ اُسنے اُن سے بڑی سختی اور دباؤ سے مدد لی تھی *

جب رعایا امن چین سے رھنے لگی تو ایتھنز والوں نے یہہ چاہا کہ گورنمنٹ جمہوری ہو جاوے اور رعایا کو تمام اختیار حاصل رھے اور اِس

اُرادے کو ہر چند اُنہوں نے چھپایا مگر ارسٹائیڈیز کی تیز فہمی سے وہ ہوشیدہ نوہ سکا اور علاوہ اسکے وہ نتیجے جو اس قسم کی تبدیل پر مرتب ہوتے اس بیدار مغز پر مخفی نہ تھی اُس نے خیال کیا کہ رعایا نے جو پچھلی لڑائیوں میں بڑے بڑے کار نمایاں دکھلائے وہ بجائے خود لحاظ و مراعات کے قابل ہیں اور علاوہ اُن کے وہ آپکو مرد میدان بھی سمجھتے ہیں اور یہہ فتوحات غیر مترقبہ بھی اُن کی کر و فر کا باعث ہوئیں تو اس صورت میں روک ٹوک اُن کی اس کام سے بہت بڑا کام ہی اس صورت میں مؤلف خیال کرتا ہی کہ ارسٹائیڈیز نے بہت مناسب سمجھا کہ رعایا سے بیچ بیچ کا معاملہ ہوتا جاوے چنانچہ اُس نے یہہ حکم جاری کیا کہ تمام شہر والوں کا آگے کو گونمنٹ میں داخل ہوسکے گا اور یہہ قاعدہ مقرر تھا کہ جسکو کم سے کم پانسو میڈمنس غلہ کی آمدنی سالانہ ہووے وہی بڑا مجسٹریٹ مقرر کیا جاوے یکتلم موقوف کیا گیا اور آئندہ کو ہر بھلا آدمی منتخب کیا جاویگا غرض کہ اُس نے تہوڑی بہت بات اُنکی بنائی اور وہ خرابیاں جو صرف ایتھنز والوں کو مضر نہ تھیں بلکہ تمام یونان والوں کی تباہی کے لیئے کافی وافی تھیں سراسر موقوف کیں *

چودھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ پازینیڈس کے تکبر اور

غرور کے باعث سے لیسیدیمن والوں کی

کمان افسری جاتی رہی

یونانیوں کو حصول فتوحات مکررہ سے یہہ جرأت حاصل ہوئی جہازوں کا بیڑہ سمندر میں روانہ کریں اور اپنے بھائی بندوں کو جو ایرانیوں کے تحت حکومت تھے قید اطاعت سے آزادی بخشیں چنانچہ اس بیڑے پر اسپارٹا والوں کی طرف سے پازینیڈس اور ایتھنز والوں کی جانب سے ارسٹائیڈیز اور سائیمن بیٹا میلٹائیڈیز کا سردار مقرر ہوئے اور جزیرہ سائیروس کی طرف وہ بیڑہ روانہ ہوا چنانچہ وہاں جسقدر شہر تھے وہ آزاد کیئے گئے بعد اسکے ہلسپانٹ کی طرف آئے اور شہر بائیونٹیم یعنی قسطنطنیہ

ہر دھارا کیا اور اسپر قابض ہوئے اور بہت سے ایسے قیدی پکڑے کہ وہ بڑے دولت والے اور بڑے گھرانے کے تھے پازینیٹس کو بیٹھی بیٹھائے یہہ سوچھی کہ ایسے موقع پر اپنے ملک والوں کو دھوکا دیکر زرکسیز سے موافقت کرے اور مورد عنایات شاہانہ اور نوازشات خسروانہ ہووے چنانچہ اُس نے اسپران ایران کو رہا کیا اور جابجا یہہ خبر اورادی کہ وہ قیدی جو گارد میں مقید تھے سارے بہاگ گئے بعد اُسکے یہہ درخواست زرکسیز کی خدمت میں پہنچی کہ اگر اپنی بیٹی کی شادی میرے ساتھ کردو تو تمام بلاد یونان اور خصوص اسپارٹا جو خیر خواہ کا مولد و ماوا ہے آپکی قبض و تصرف میں بلا تکلف آجائیگا زرکسیز نے حسب مراد اُسکے جواب دیا اور بہت سا روپیہ بایں مراد اُسکے پاس روانہ کیا کہ وہ روپیہ اُن یونانیوں پر جو شریک ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں تقسیم کرے اور اُنکو شریک موافق گردانے اور اِس کام کے اہتمام و انصرام کے لیئے آرٹابازس کو مقرر کیا کہ یہہ کام بہت درستی و آسانی سے تھیک تھاک ہو جاوے چنانچہ اُسکو سمندر ایشائے کوچک کے تمام کناروں کا حاکم گردانا *

پازینیٹس مال و دولت کی توقع اور جاہ و حشمت کی امید پر اتنا انرا گیا کہ پہلی عادتوں میں تبدیل و تغیر کو دخل دیا یہانتک کہ مختصر طریق اسپارٹا کا جو درباب اوقات گذاری مقرر ہوا تھا ناگوار خاطر ہوا اور امثال اُن قانونوں سخت و شدید کا جو امیر و غریب پر برابر جاری تھے بہت گراں گذرا غرضکہ اُس نے حکومت و ریاست کے بعد یہہ گوارا نکیا کہ وہ اسپارٹا کو واپس جاوے اور ادنے رعایا کی مانند تحت حکومت رہا کرے اور یہی وجہ اسپر باعث ہوئی کہ اُس نے اپنوں سے توڑ کر بیگانوں سے ربط و ضبط پیدا کیا اور اپنے ملک کے طور طریقے چھوڑ کر پوشاک و لباس میں ایرانیوں کے رنگ دھنگ اختیار کیئے اور ایرانیوں کے مانند صرف و اخراجات میں اسراف اور جاہ و تجمل میں زیادتی شروع کی اور تمام شریکوں سے ایسی کچ خلقی اور بدمزاجی سے پیش آیا کہ وہ باتیں اُنکو کمال گراں گذرتیں تھیں اور افسروں کو دھمکانے اور ہر شخص سے بیطرح باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہ لوگ اسپارٹا کی حکومت سے فاحوش ہوئے جو اس اتفاق میں شریک و موافق تھے ہر خلاف اُسکے آرٹائیڈیز اور سائیمن کا طریقہ یہہ تھا کہ وہ کمال تواضع اور نہایت محبت

کرتے اور اخلاق سے پیش آتے اور غرور و اصرار سے جسکے باعث لوگ جمے
 جمائے پراگندہ اور یار و آشنا بیگمانہ ہو جاتے ہیں مزاج اُنکا پاک و صاف
 تھا اور اُن کے ہر کام کاج سے مہر و مردت مترشح ہوتی تھی علاوہ اسکے
 حکومت کے یہہ رنگ دھنگ تھے کہ وہ بھی مہر و مردت سے خالی نہوتی
 تھی بلکہ ایسی حسن و خوبی سے تعمیل احکام کی ہوتی تھی کہ وہ کسیکو
 ناگوار نکذرتی تھی غرضکہ اُنکی بات بات سے انصاف و اہلیت واضح
 ہوتی تھی اور رات دن کمال احتیاطِ اِصابات کی تھی کہ کوئی شخص
 ہمسے ناراض نہو اور جو لوگ انکے ہمراہ تھے ہر وقت انکے کار و خدمت
 میں وہ مصروف رہتے تھے غرض کہ اُنکی سلامت روی اور نیک طبیعتی نے
 پازینیئس کی دوکان کو بتا لگا دیا آخر کار اس اختلاف مزاج و طبیعت نے
 یہاں تک نوبت پہنچائی کہ سارے شریکوں نے پازینیئس کو چھوڑ دیا اور
 ایتھنز والوں کی پناہ و حمایت میں آگئے پلوٹارک کہتا ہی کہ اسطرح پر
 ارسٹائیڈیز دانشمند نے صرف اپنی اقلیت اور صلاحیت سے جو پازینیئس
 کی خشونت کے مخالف و منافی تھی اور سائیمن کے مزاج کو بھی اپنی
 حسن صحبت اور یمن الفت کے باعث سے ایسا ہی نیک پاک کر دیا تھا
 تمام شریکوں کو لیسیدیمن والونکی طرف سے بدونِ اِصابات کے کہ اُنپر بھید
 کھانے پاوے طرح طرح سے منحرف کیا اور بیرے کی افسری اُنکے ہاتھ تلے
 سے نکال لی بغیر اسکے کہ کچھ جبر اُنپر کیا ہو یا کسیطرح کا مقابلہ
 جہازوں سے کیا ہو یا کوئی فن فریب دھوکا دیا ہو بلکہ صرف ارسٹائیڈیز
 نے دانائی اور ہوشیاری اور ایتھنز کے حکومت کو ہر دل عزیز کر دینے سے
 یہہ بڑا کام کیا مگر یہہ بھی اِقرار کرنا چاہیئے کہ اہلِ اِسپارٹا نے بھی اس
 موقع پر وہ الوالعزمی اور بلند ہمتی اور اعتدال مزاج ظاہر کیا کہ تعریف
 اُسکی نہیں ہو سکتی یعنی جب اُنھوں نے یہہ دیکھا کہ ہمارے افسروں کا
 دماغ چل گیا اور وہ آپے سے نکل گئے تو اپنی خوشی سے وہ بزرگی چھوڑ دی
 جو بلادِ یونان پر اُنکو حاصل تھی اور آئندہ کو اپنے سردار بھیجنے موقوف
 کیئے جو یونانی فوجوں پر حکمرانی کے واسطے آتے تھے اور اِصابات کو بہت
 پسند کیا کہ بجائے حکومتِ یونان کے قوانین کے محکوم رہیں اور دانائی
 اور خوش خلقی سے بسر کریں *

پندرھویں فصل

پازینیٹس کی سازش اور اُس کی موت کے

بیان میں

جب کہ اسپارٹا والوں کو پازینیٹس کی شکایتیں پے در پے پہنچیں تو انہوں نے اُسکو طلب کیا مگر کام ناکام اُسکو اِسلینے چھوڑنا پڑا کہ کوئی وجہ ثبوت کافی اِصابات کی نہ تھی کہ وہ زرخیز سے خط و کتابت خفیہ رکھتا ہی بعد اُسکے وہ اپنی خوشی سے بائیزینٹیم یعنی قسطنطنیہ کو چلا گیا اور منظوری و اِجازت کا منتظر نہ رہا اور وہاں جاکر وہی رسم خط و کتابت کی اُرتا بازس سے جاری کی اور چھپے چھپے دھبی پہلے کو تک کرنے لگا مگر بعد اُسکے جب وہی بے اِنصافی اور خدا نافرستی ظہور میں آئی تو اینہنز والوں نے اُسکو اسپر مجبور کیا کہ وہ وہاں سے چلا جاوے چنانچہ وہ کالونی میں چلا گیا جو ایک چھوٹی سی بستی تیروس میں واقع ہی حسب اِتفاق محکمہ ایفروری کا فرمان واجب الذعان اُسکے پاس پہنچا کہ وہ آپ کو اسپارٹا میں حاضر کرے اور اگر تعمیل میں کسی طرح کا توقف ہوا تو وہ باغی اور متعبد سمجھا جاوے چنانچہ اُس وازوں بغض نے اس گمان فاسد سے کہ روپیہ کو بڑی کرامت ہی اور روپیہ کے زور وسیلہ سے نجات حاصل نہ ہوتی ہی حکمنامہ کی تعمیل کی اور اسپارٹا کو روانہ ہوا یہاں تک کہ اسپارٹا میں داخل ہوتے ہی حوالت کے حوالہ کیا گیا بعد اُسکے منصفوں کے رو برو مقدمہ پیش ہوا اور وہ علت جو اُسکے ذمہ لگائی گئی تھی چھان بین اُسکی شروع ہوئی چنانچہ قوی قورنہ ہاتھ اُٹے اور علاوہ اُسکے کئی غلاموں نے بھی یہہ گواہی دی کہ اُسے ہم سے یہہ وعدہ کیا تھا کہ اگر تم معاملہ سازش میں شریک ہو تو میرا کہنا مانو گے اور نہایت نمک حلائی اور چالاکي سے تعمیل احکام عمل میں اویکی تو میں تمکو آزاد کردوں کامگر بنظر اُسکے کہ محکمہ ایفروری کا یہہ دستور تھا کہ جب تک اسپارٹا والوں کے مقدمات میں ثبوت کامل نہ ہوتا تو وہ قتل کا قریٰ نہ دیتے بیانات مذکورہ اور قوانین مزبورہ کو کافی سمجھا علاوہ اُسکے یہہ خاندان شاہی کا آدمی تھا اور اختیارات شاہی اِس لیے

اُسکو حاصل نہی کہ پلسٹاکس بیتالیونیڈس کا نابالغ تھا اور وہ اُسکی طرف سے ولایتاً حکمرانی کرتا تھا غرض کہ نظر بوجوہات مذکورہ اُسکو دھا کیا * مگر شامت اعمال آگے آئی کہ جب ایفوری کے پاس جرم مجرم کی نسبت کوئی وجہہ ثبوت کامل اور گواہاں رویت موجود نہ تھے تو ایک غلام آرچیلیئس نامی نے ایک نامہ پازینیئس کے ہاتھ کا شاہ ایران کے نام کا جسکو یہی غلام ارتا بازس کے پاس لیجانے کو تھا ایفوری کے سامنے پیش کیا سردار ایران اور پازینیئس میں جب سازش ہوئی تو یہہ امر باہم قرار پایا تھا کہ جو کوئی نامہ یا پیام ایک دوسرے کا پہنچا دے تو بمجرد پہنچانے نامہ و پیام کے قتل کیا جاوے تاکہ وہ بھید اُنکا کسی پر کہانے نپا دے اور کسی طور اُسکا پتا نہ چلے اور خط پیش کرنے کی وجہہ یہہ ہوئی کہ جب آرچیلیئس نے یہہ دیکھا کہ ہمجنس اُسکے خط خطوط لیکر گئے مگر وہ واپس نہ آئے تو اُسکو کھٹکا گذرا یہاں تک کہ جب اُسکی باری آئی اور خط اُسکو حوالہ کیا گیا تو اُسنے خط کو کھول کر پڑھا اُسمین صاف یہہ لکھا ہوا تھا کہ ارتا بازس کو لازم ہے کہ بحسب عہد مقورہ کے اسکو بھی قتل کرے خلاصہ یہہ کہ اسنے خط کو محکمہ ایفوری کے سامنے پیش کیا مگر محکمہ ایفوری والوں نے اُسکو بھی قانون کے موافق ثبوت کافی نہ سمجھا اور حسب قانون یہہ کوشش کی کہ خود پازینیئس سے تصدیق اُسکی چاہی اور وہ غلام اُنکے مشورہ سے نپتوں کے مندر میں جو تیناراس میں واقع تھا چلا گیا وہاں دو حجتہ خاص اسی مطلب کے لیئے بنے ہوئے تھے میمبران ایفوری اور چند اسپارٹا والے بھی اُن حجتوں میں چہیکر بیٹھی بعد اُسکے جب پازینیئس نے یہہ سنا کہ آرچیلیئس نپتوں کے مندر میں جا بیٹھا تو اس سے وجہہ دریافت کرنے کو وہاں گیا غلام نے خط کھولنے کا اقرار کیا اور صاف صاف یہہ بیان کیا کہ جب میں نے اُس میں اپنے مارے جانے کا حکم دیکھا تو جان بچانے کو مندر میں چلا آیا پازینیئس انکار نہ کر سکا چنانچہ اُسنے مضمون مندرجہ کو تسلیم کیا اور اُس غلام سے بہت سی عذر و معذرت چاہی اور یہہ وعدہ کیا کہ اگر تو ذکر اس معاملہ کا جو میرے تیرے درمیان میں واقع ہوا کہیں نہ کرے گا تو میں تجکو بڑا انعام دونا بعد اُسکے وہ اُسکو چھوڑ کر چلا آیا اور جرم اُسا ثابت ہو گیا اور جوں ہی وہ شہر کو واپس آیا تو محکمہ ایفوری نے گرفتاری اُسکی چاہی مگر وہ اتنا ذکی الفہم تھا کہ مجسٹریٹ کے تیوروں سے اپنی گرفتاری دریافت کر کے پہلے اس سے کہ

لوگ اُسکو گرفتار کریں پالس کے مندر میں جسکو کالسی اوکس کہتے تھے جاکر چھپ گیا لوگوں نے بڑے بڑے پتھروں سے دروازہ اُسکا اسلیٹے بند کیا کہ وہ قابو پا کر کہیں نکل نجاوے تاریخ میں لکھا ہے کہ اس مجرم کی ماں نے پہلی پہل پتھر ڈالا تھا اور لوگوں نے اس مندر کی چھت بھی توڑی تھی مگر ایفوری نے اُسکو اُس مقام سے جبراً اُس لیٹے نہیں نکالا کہ ایسے مکان مقدس سے گرفتاری اُسکی مناسب نہ سمجھی اور اُسکو وہیں چھوڑا تاکہ بھوک پیاس کی تکلیف اور سردی گرمی کی اذیت سے وہیں مرجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ بھوکوں کے ماری مر گیا اور قریب اُسی مقام کے لاش اُسکی مدفن ہوئی بعد اُسکے اسی بات خاص میں اریکل دلفاس سے مشورہ کیا گیا چنانچہ وہاں سے یہہ ارشاد ہوا کہ تلافی اُس بے ادبی کی جو اُس دیوتے کے ساتھ کی گئی یہہ ہے کہ اُسکے خوش کرنے کے واسطے پازینیٹس کے دو بت بنائے جاویں چنانچہ حسب الارشاد دونو بت بنائے گئے غرض کہ یہہ انجام پازینیٹس کا ہوا جسنے مال و دولت کی طمع اور جاہ و حشمت کے لالچ سے کمال نفرت اپنی وحشیوں سے اور غایت دیانت و عزت اور نہایت گرمجوشی و خیر خواہی وطن یک قلم خاک میں ملادی غرض کہ یہہ عمدہ صفتیں تمام یونان والوں اور خصوص لیسپیدیمن والوں میں پائی جاتی تھیں *

سولہویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ جب تھمستک لیز کی پازینیٹس کی سازش میں شرکت دریافت ہوئی تو لیسپیدیمن اور ایتھنز والوں نے اُسکا تعاقب کیا اور وہ بہاگ کر بادشاہ آیدمیٹس کے پاس گیا

تھمستک لیز جلاوطنی کی حالت میں تھا کہ یہہ علت بھی اُسکے ذمہ قائم کی گئی کہ وہ پازینیٹس سے سازش رکھتا ہے اُسکی حرص اور طمع

جہ و حشمت اور لالیج مال و دولت اور اس بلند نظری نے کہ تمام رعایا پر اپنی حکومت اور اختیار چاغتھا نہایت قابل نفرت کے کر دیا تھا اُس نے قریب اپنے مکان کے ایک مندر بنام نہاد ڈیانا دیبی کے تیار کرائے یہہ کتبہ کھدوایا تھا کہ ڈیانا اچھی صلاح دینی والی دیبی ہے حاصل اُسکا یہہ تھا کہ ایٹھنز والوں کو یہہ بات جتنا تھا کہ میں نے تمہارے ملک کو نیک مشورہ دیا ہے علاوہ اُسکے ایک بت بھی اپنے نلم سے وہاں قائم کیا تھا جو پلوٹارک کے عہد تک قائم تھا یہی مورخ لکھتا ہے کہ اُسکی صورت کی صورت پر دلیری دلوری برستی تھی جب کہ تھمستک لیز کو یہہ دریافت ہوا کہ میرے برا چاہنے والے بڑی بڑی خبریں اوزا تے پھرتے ہیں تو اُس نے اُنکے منہ بند کرنے کے واسطے بڑی بڑی محفلوں میں اُن خدمات شایستہ کا بیان کرنا شروع کیا جو اُس نے اپنے ملک کے واسطے ہزار جی جان سے کی تھیں یہاں تک کہ جب لوگ بار بار سننے سے تنگ آگئے تو اُس نے واشگاف کہا کہ کیا تم ایسے لوگوں سے جو بار بار تمہاری اچھی اچھی خدمتیں کریں تنگ ہوتے ہو مگر اُس نے یہہ بات سمجھی کہ بار بار اپنی خدمتونکا جتنا لوگوں پر احسان فراموشی کا دھما لگنا سمجھا جاتا ہے یعنی معنی اُسکے یہہ دیں کہ تم لوگ ہمارے احسانوں کو بھول گئے اور ہر دفعہ کی خود ستائے سے یہہ دریافت ہوتا ہے کہ یہہ امر اُس خود پسند کے ذہن میں نگذرا کہ اپنے کاموں کی تعریف اوروں پر چھوڑ کر بھلے بھلے کام کرنے چاہیئیں بار بار اپنی کار گذاریوں کو جتنا رشک و حسد کو موقوف نہیں کرتا بلکہ دم بدم ترقی دیتا ہے *

حاصل یہہ کہ جب تھمستک لیز بذریعہ آسٹریسزم کے جلا وطن کیا گیا تو وہ ارگاس کو گیا اور وہ اُسی مقام میں مقیم تھا کہ پازینیئس کے غدر و دغا کی تحقیقات ہو رہی تھی یہہ شخص اگرچہ پازینیئس کا بڑا گارہا یار تھا مگر پہلے پہلے اُس نے اس سے وہ بھید چھپایا بعد اُسکے جب وہ جلا وطن کیا گیا اور دیس کے چھتے اور خویش و اقارب کے بچھونیکا بڑا رنج ہوا تو پازینیئس نے اُس پر وہ بھید ظاہر کیا اور شریک ہونے پر نہایت مصر ہوا اور وہ عنایت نامے جو شاہ ایران نے اُسکے نام درباب سازش کے لکھی تھی تفصیل وار دکھائی اور طرح طرح سے ایٹھنز والوں کی نالائمانیاں اور احسان فراموشیاں جٹائیں مگر تھمستک لیز نے درخواست اُس کی

نامنظور کی اور وہ گفتگو جو فیما بین دیر تک رہی تھی لب پر نہ لایا یعنی خطوط کو چھپائے اور بات کو دبائے رکھا اور لحاظ اُسکو یہہ تھا کہ شاید یہہ آپ ترک کرے یا خود بخود ظاہر ہووے اسلیئے کہ یہہ امر ممکن نہیں کہ ایسا جان جو کہوں کا معاملہ سرسبز ہووے اور ایسی بیل میڈھے چڑھے بعد اُسکے جب پازینیئس کا کام تمام ہوچکا تو ایسے ایسے خطوط و مراسلات اُسکے کغذوں میں پائے گئے کہ اُنکے ملاحظہ سے تھمستکلیز مشتبه ہوا یہاں تک کہ لیسیدیمن والوں نے ایتھنز والوں کے پاس ایلچی بھیجے کہ تھمستکلیز کو مطعون و متہم کر کے اُسکے قتل کا فتویٰ حاصل کریں چنانچہ کچھ لوگ ایتھنز کے بھی جو اُس سے عداوت رکھتے تھے شریک اُنکے ہو گئے اگر ارسٹائیڈیز کی روح بیرحمی سے خوش ہوتے تو اُس کو اپنے حریف سے اُن مضرتوں کے انتقام لینے کا جو اُس سے اُس نے پائیں تھیں یہہ عمدہ موقع ہاتھ لگا تھا مگر اس مقدمہ سازش میں ان لوگوں کا شریک نہ ہوا اسلیئے کہ جیسے اُس دشمن دانا کو اپنے دشمن کی کامیابی اور اقبال پر حسد نہ تھی ویسے ہی اُسکے بگڑنے سے بہت سی خوشی حاصل نہ ہوتی تھمستکلیز نے جواب اُن تمام الزاموں کے جو اُسکے ذمہ لگائی تھی تحریروں کے وسیلہ سے دیئے چنانچہ اُس نے ایتھنز والوں کو یہہ لکھا کہ میں یونانی حکومت کو ہمیشہ پسند کرتا رہا اور کسیکی حکومت کو گوارا نہ کیا تو یہہ امر ممکن تھا کہ میں آپ اور باقی تمام یونانیوں کو بیگانوں کے حوالہ کرتا *

مگر رعایا کو الزام لگانے والوں نے اتنا بہنایا تھا کہ اُنہوں نے اُسکی گرفتاری کے لینے کچھ لوگ روانہ کیئے تھے کہ مقدمہ یونانی کونسل میں تحقیق کیا جاوے تھمستکلیز کو عین وقت پر پرچہ لگا اور وہ کمال چستی چالاکی سے جزیرہ کور سائیرا کو چلا گیا جہاں اُس نے کسی وقت میں پہلے پہلے کام کیئے تھے اور وہاں کے باشندوں سے اچھے اچھے معاملے برتے تھے مگر وہاں بھی نصیبوں سے امن نیائی اور چار ناچار ایپائیروس کا رستہ لیا یہاں تک کہ جب اُس نے یہہ دیکھا کہ ایتھنز اور لیسیدیمن والے میرو پیچھا نہیں چھوڑتے تو اُس نے مایوس ہو کر یہہ ارادہ کیا کہ ایڈمیتیس بادشاہ سلوسس کا دامن چلکو پکڑے اور یہہ بادشاہ وہ ہے کہ کسی وقت میں اُس نے ایتھنز والوں سے مدد چاہی تھی سو تھمستکلیز اُسکے ایلچیوں سے

برہی طرح پیش آیا تھا اور درخواست اُسکی بے عزتی سے نامنظور کی تھی چنانچہ اس بادشاہ کو سخت ناگوار ہوا تھا اور اُسنے علانیہ یہہ کہا تھا کہ اگر وہ کسی داؤ پر چڑہ گیا تو اُس سے ضرور انتقام لوں گا تھمستکلیز کو یہہ خیال پیش نظر تھا کہ ایسے دنوں میں کہ بات اپنی بگڑ گئی اور کارخانہ تباہ ہو گیا وطن والوں کی نسبت اس بادشاہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے جو ایک مدت سے تار کھائے اور گھات لگائے بیٹھا ہی مگر کوئی ایسا بچوگ پڑا کہ اُسنے آپ کو اُسی جو کہوں میں ڈالنا گوارا کیا چنانچہ جب وہ وہاں گیا اور دولت سراے سلطانی میں وارد ہوا تو ناگاہ خبر ملی کہ حضور تشریف نہیں رکھتے ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ برہی مہربانی سے پیش آئی اور وہ دھنگ اُسکو بتایا کہ اُسکے ذریعہ سے بادشاہ سے درخواست کرے چنانچہ جب وہ بادشاہ آیا تو تھمستکلیز نے حسب الارشاد ملکہ معظمہ اُسکے بیٹے کو گود لیا اور اُسکے خاندانی دیوتوں کے مندر میں جو اُسکے گھر میں بنا ہوا تھا جابیٹھا اور نام و نشان اپنا بہانے اور پناہ دھونڈنے کے سبب سمیت بیان کیا اور آخر کار گڑگڑا کر یہہ بات کہی کہ اب موت حیات اپنی تمہارے اختیار میں ہی اور حضور کو بھی شایان ہی کہ آپ پہلی رنجش دور کریں اور متوجہ غریب پر رحم فرماویں اسلیئے کہ عمدہ صفت بادشاہوں کی یہہ ہی کہ گئے پڑوں کی دستگیری کریں اور ہاری تھکوں پر ترس کھاویں بادشاہ نے ایسے سردار والا قدر کو اپنے پانو پر پڑا دیکھا کہ اُسنے تمام ایشیا کو فتح کیا اور تمام یونان میں معزز و ممتاز تھا تو نہایت خوف کھا کر ترس کھایا چنانچہ اُسنے اُسکو خاک مذلت سے اُٹھا کر یہہ اقرار کیا کہ تیرے دشمنوں سے تنجو پناہ دونگا یہانتک کہ جب ایتھنز اور لیسیدیمن والے وہاں گئے اور تھمستکلیز کو طلب کیا تو ایڈمیتس نے باین وجہ معقول اُسکو حوالہ نکیا کہ اُسنے میوی پناہ پکڑی اور میرے محل میں چھپا اسلیئے کہ اُسکو یہہ اعتقاد تھا کہ جو کوئی کسیکی پناہ میں آوے تو اُسکو دوسرے کے حوالے کرنا صدق و دیانت کے خلاف ہی اور تھمستکلیز کے یاروں میں سے ایک یار وفادار نے یہہ رفاقت کی کہ جب تھمستکلیز اس بادشاہ کی خدمت میں حاضر تھا تو اُسنے داؤ بچا کر اُسکے جو رو بچوں کے نکالنے پر قابو پایا چنانچہ اُسنے باین مراد اُنکو ایتھنز سے نکالا کہ اُسکے پاس پہنچا رہے مگر تھوڑے عرصہ بعد وہ گرفتار آیا اور قتل اُسکا تجویز ہوا اور علاوہ اُسکے اور ملنے والوں نے سلوک کیا کہ

تھوڑا بہت مال اُسکا چھپی چھپائے پاس اُسکے بھیج دیا اور قریب سو ٹیلنٹ کے جسکے تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ ہوتے ہیں جو ظاہر اور واضح تھا ضبط سرکار ہو گیا اور واضح ہو کہ جب تھمستک لیز گورنمنٹ کا منتظم ہوا تھا تو اُسکے پاس اتنا مال و اسباب بھی تھا کہ تین ٹیلنٹ کی برابر ہوتا اب اس واژون بخت جلاوطن کو اُسی بادشاہ کے دربار میں چھوڑ کر تاریخ کا بیان شروع کرتا ہوں *

سترہویں فصل

ارستائیدیز کے انتظام خزانہ اور اُسکے وفات کے

بیان میں

یہ بات پہلے بیان ہو چکی کہ تمام یونان کی ریاست اسپارٹا سے منتقل ہو کر ایتھنز میں متمکن ہوئی اور جب تک یہہ دستور چلا آتا تھا کہ سارے یونان والے وحشیوں کی لڑائی کے واسطے کسی قدر روپیہ بطور مصارف دیا کرتے تھے چندہ ہونے میں ہمیشہ قصی فضائے اسلیئے رہتے تھے کہ حساب رسدی حسب مراعات انصاف تھیک تھا کہ نہوتا تھا آخر کار اس گورنمنٹ میں بھی مناسب سمجھا گیا کہ عام خزانہ یونان کا جزیرہ دیلاس میں جمع کیا جاوے اور جمع خرچ کے لیئے چند قاعدے تہرائے جاویں اور شہر و دیہات پر بقدر محتاصل و پیداوار زر ٹیکس مقرر کیا جاوے تاکہ تمام شریکوں پر پرتہ حسب حیثیت پڑے اور کسیکو کمی بیشی کی شکایت نہ رہے مگر تردد یہہ تھا کہ کوئی ایسا معقول آدمی ہاتھ آوے کہ وہ کمال عقل و دیانت سے اس پرے امر اہم کا جو رفاه عوام اور خیر و صلاح انام کا منشا ہے انصرام و اہتمام کرے چنانچہ تمام شریکوں نے ارسٹائیدیز کو انتخاب کیا اور اُسکے صدق و دیانت اور عقل و امانت پر اعتماد کر کے تمام اختیارات ٹیکس وغیرہ کے اُسکو تفویض کیئے *

چنانچہ وہ کاربند ہوا اور کسی شہر والے نے اس معقول انتخاب پر اسلیئے تاسف نہ کیا کہ ارسٹائیدیز نے انتظام اُس خزانہ کا ایسی خیر خواہی اور بے پروائی سے کیا جیسے کوئی شخص ادنیٰ بے حقیقت شی کی تغلب

و خیانت کو بہت بڑا گناہ جاننا ہووے اور ایسی چستی چالاکی صرف
 کی کہ گویا وہ اُسکا بڑا ذاتی کام ہے اور سب شرائط دیانت کو اتنا ملحوظ
 رکھا کہ جیسے کوئی شخص مقدس روپیہ کے صرف کو حرام مطلق سمجھے
 خلاصہ یہہ کہ وہ امین دانشمند اس امر عظیم کے اہتمام و انصرام میں جو
 بڑا دشوار اور نہایت مشکل تھا پورا پورا رہا اور تمام لوگ اُس سے راضی
 رہے سنیکا بیان کرتا ہی کہ جو آدمی روپیہ کے معاملی میں باہن
 صفات حمیدہ موصوف ہو وہ نہایت تعریف کے قابل ہی اور یہہ
 تمام صفقیں ارسٹائیڈیز میں پائی جاتی تھیں چنانچہ اُس نے اس
 بڑے کام کو اس صدق و دیانت سے انجام دیا کہ جب تک وہ
 کار گزار رہا لوگ اُس زمانہ کو ست جگ جانتے رہے یعنی یونان والوں
 نے اُسکے عہد میں بڑی راحت پائی اور کمال آسائش سے گذاری ارسٹائیڈیز
 نے چار سو ساٹھ + ٹیلنٹ بطور ٹیکس مقرر کیئے تھے مگر بعد اُسکے پرکلیز
 نے چھ سو اور تھوڑی مدت بعد تیرہ سو ٹیلنٹ کر دیئے اور یہہ زیادتی
 کچھ اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ لڑائی کے مصارف زیادہ ہوئے بلکہ وہ
 بیجا صرف ہونے لگے یعنی میلے تھیلوں اور سیر و تماشا اور تعمیر معابد
 و عمارات سرکاری میں اُس روپیہ کا صرف ہونا شروع ہوا اور علاوہ اُس کے
 منصرموں کے تصرفات بیان کے قابل نہیں مگر ارسٹائیڈیز اپنے چال چلن
 سے نسلاً بعد نسل ایک نام مشہور رہا اور اسی وجہ سے وہ بخطاب منصف
 مخاطب ہوا *

باوجود ان باتوں کے پلوٹارک ایک فعل ایسا ارسٹائیڈیز سے منسوب
 کرتا ہی کہ وہ اور یونانیوں اور رومیوں کی طرف بھی عاید ہو سکتا ہی
 یعنی رائے اُنکی انصاف حقیقی میں سلیم نہ تھی اِسلئے کہ ایک گروہ
 خاص کے معاملوں میں شرائط انصاف کی مراعات کرتے تھے اور تمام ملک
 یونان کے عام معاملات میں جو ایسے معاملہ ہوتے تھے کہ اُنکو اُنمیں کسی
 چیز سے دریغ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ جان و مال کے دینے اور عہد و پیمان
 کے توڑنے اور خلاف قول و قسم کرنے میں مجبور ہوتے تھے عدل و انصاف
 کی مراعات نہ ہوتی تھی چنانچہ یہہ کیفیت مضامین آئندہ سے واضح ہوگی *

+ ایک ٹیلنٹ برابر دو سو پچیس پونڈ انگریزی اور دو ہزار در سو پچاس

روپیہ کے برابر ہوتا ہی

مگر جب کہ ٹیکس کا قاعدہ متحر ہوا تو ارسٹائیڈیز نے بعد تقرر شرایط مختلفہ مندرجہ عہدنامہ کے تمام شریکوں سے ایفائے شرائط کا عہد لیا اور آپ بھی ایتھنز والوں کی طرف سے قسم کھائی اور بعد اُن بددعاؤں کے جو رسم قدیم کے موافق بد عہدان پیمان شکن پر کیجاتی تھیں گوم شلاخیں سمندر میں ڈلوائیں مگر تھوڑے دنوں کے بعد ایتھنز والوں کی ہوا ایسی بگڑی کہ لاچار اُنکو شرطیں توڑنی پڑیں اور حکومت میں بھی کسب قدر خلل آگیا ارسٹائیڈیز نے بعجز تمام اُنسے یہہ بات کہی کہ تم ساری بد دعائیں میرے ذمہ ڈال دو تاکہ تم ان سزاؤں سے بڑی ہو جاؤ جو اُن لوگوں کی نسبت تجویز ہونی چاہئیں جو ابتداء معاملہ میں کسی بات پر قسم کھاویں اور بعد اُسکے خرابی کاروبار کی ضرورت سے وہ قسم توڑ دیں تھیوفریستس پلوٹارک کے قول نقل کرتا ہی کہ ارسٹائیڈیز نے بڑی دیانت اور ہوشیاری سے خزانہ کا انتظام کیا اور اپنے عہد انتظام میں بڑے بڑے معاملہ اپنی ذات خاص کے اور اپنے ملک والوں کے بلا رو و رعایت انجام دیئے اور بہت سی باتیں حسب تقاضاے وقت اور خیر خواہی کے اُسکو کرنی پڑیں یعنی راے اُسکی یہہ تھی کہ بعضے وقتوں میں بقاء انتظام کے واسطے گورنمنٹ کو چارنا چار بے انصافی کرنی پڑتی ہی چنانچہ یہہ مثال اسباب کے اثبات کے لیئے بیان کرتا ہی کہ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ایتھنز والے اسباب میں کلام کرتے تھے کہ یونان کا عام خزانہ جو ڈیلاس میں رہتا ہی ایتھنز میں لانا چاہیئے مگر یہہ امر خلاف شرایط مندرجہ عہدنامہ کے تھا اور آغاز اِس بحث کا سیمیئنز کی جانب سے ہوا تھا بعد اُسکے جب ارسٹائیڈیز کی نوبت پہنچی تو اُسنے سب صاحبوں کی خدمت میں یہہ عرض کیا کہ اُس مقام سے خزانہ لانا اگرچہ خلاف انصاف و شرایط کے ہی مگر فی الجملہ مفید بھی ہی یہاں تک کہ یہی راے قائم ہو گئی اِسی معاملہ سے واضح ہوتا ہی کہ اُن بت پرستوں کی سمجھ بوجھ میں جو ظاہر کی ٹیپ ٹاپ رکھتے تھے بڑا اندھیر تھا اور جا بجا بھول چوک اُس میں بسی ہوئی تھی *

جب کہ یہہ تعریف ارسٹائیڈیز کی جابجا مذکور ہوتی تھی کہ اُسنے کمال بے غرضی سے خزانہ کا بڑا عمدہ انتظام کیا اور جس قدر کہ اُسکور یہہ پیسے سے نفرت ہی اِس قدر متصور نہیں ہو سکتا تو تھمسٹاکلیز اُن کو

سنگر بہت ہنسنا تھا اور یہہ و اشکاف کہتا تھا کہ ان بڑی بڑی تعریفوں سے جو تمام لوگوں کی زبان پر جاری ساری ہیں یہہ عمدہ لیاقت سمجھی جاتی ہی کہ ایک مضبوط صندوق میں روپیہ رکھا جاوے اور وقت ضرورت کے بلا تکلف نکل آوے اور کوئی اُس میں لگا لپٹا نہ رہے حاصل یہہ کہ ارسٹائیڈیز کی تعریفیں تھمستکلیز کو گراں گذرتی تھیں اور بجائے اُنکے ایسے ایسے طعن و طنز اُسکے لب پر آتی تھی کہ وہ یہہ کہا کرتا تھا کہ افسروں کی بڑی لیاقت یہہ ہی کہ اپنے غور و تامل سے غنیم کے ارادوں پر واقف ہوویں ارسٹائیڈیز کا جواب یہہ تھا کہ حقیقت میں یہہ لیاقت بڑی لیاقت ہی مگر باوجود اُس کے یہہ بات بھی ضرور ہی کہ نفس اُنکا اغراض نفسانیہ سے مبرا ہو اور ہاتھ اُنکا اخذ رشوت سے پاک صاف ہو اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ جواب اُسکو اسلیئے شایاں و زیبا تھا کہ وہ بہت غریب آدمی تھا اور باوصف اُسکے کہ وہ بڑے بڑے عہدوں پر معزز و ممتاز رہا کوزی کفن کو نہ کہتا تھا اور نہایت محتاج تھا اور حقیقت اُسکی یہہ تھی کہ وہ افلاس کو دوست رکھتا تھا اور تہیدستی سے ہر گز شرماتا نہ تھا بلکہ اُن بڑی بڑی فتوحات کی شان و عزت سے جو اُسکو نصیب ہوئی تھیں کسرو ذلت افلاس کو کم نہ جانتا تھا *

چنانچہ تاریخ میں ایک بڑی روشن مثال موجود ہی خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ ایک شخص کیلیاس نامی جو ایتھنز میں بڑا روپیہ والا تھا ارسٹائیڈیز سے بہت قریبہ قرابت رکھتا تھا حسب اتفاق ایک مرتبہ وہ کسی مقدمہ میں منصفوں کے روبرو طلب ہوکر آیا اور جس مقدمہ میں وہ طلب ہوا تھا اُس میں مدعی نے بہت کم گفتگو کی مگر اسبات میں اُسکو بہت سی لعنت ملامت کرکے کہا کہ تو روپیہ اشرفیوں میں لوٹتا ہی اور ارسٹائیڈیز اور اُسکے جوور بچوں کی خبر نہیں لیتا کیلیاس نے یہہ دیکھ بھالکر کہ ان شکایتوں کا منصفوں پر بڑا اثر ہوا ارسٹائیڈیز کو اسبات کی تصدیق کے لیئے طلب کرایا کہ بارہا مینے اُسکو بڑی بڑی رقموں کے واسطے کہا اور اُسکے لینے پر کمال اصوار کیا مگر اُس نے بھی جواب دیا کہ تنگدستی کی نمود اتنی چاہتا ہوں کہ کیلیاس اپنی دولت کی نہیں چاہتا ایسے بہت لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ اپنے مال و دولت کو طرح طرح سے کام میں لائے ہوں مگر ایسے آدمی بہت کمیاب ہیں کہ وہ کمال افلاس کو

ہنسی خوشی سے گوارا کرتے ہوں اور اپنی تہیدستی سے ہرگز شرماتے نہیں برخلاف اُن لوگوں کی جو سستی کاہلی اور اسراف و عیاشی کے باعث فقیر و محتاج ہوئے ہوں غرض کہ ارسٹائیڈیز حسب الطلب حاضر آیا اور سب کے سامنے یہہ بیان کیا کہ بیان اُسکا میوی نسبت راست و درست ہی اور علاوہ اسکے یہہ بھی کہا کہ جو آدمی اپنی لغو خواہشوں پر غالب آنا ہی اور اپنی حاجتوں کو چند چیزوں میں منحصر کیا کرتا ہے تو سوائے اس فائدہ کے کہ وہ ہزار طرح کی فکر و تردد سے جو اُن سے پیدا ہوتی ہیں الگ تھلگ رہتا ہی یہہ فائدہ بھی متصور ہوتا ہی کہ اُسکو ایسا وقت کا فی ہاتھ آجاتا ہی کہ وہ اُسکو رفاہ عام میں صرف کرتا ہی یہانتک کہ رفتہ رفتہ موصوف بصفات باری تعالیٰ ہو جاتا ہی جو تردد و حاجت سے پاک و مبرا ہی بعد اُسکے جب یہہ شخص چلا گیا تو کوئی آدمی ایسا تھا کہ اُس نے ارسٹائیڈیز کی مانند ہونا جو ایسے حال تباہ میں تھا کیلیاس کی مثل ہونے کی نسبت جو بڑا دولت مند تھا پسند نہ کیا ہو *

پلوٹارک چند لفظوں میں بیان کرتا ہی کہ افلاطون حکیم نے بھی ارسٹائیڈیز کی بھلائی کا اقرار کیا اور اپنے زمانہ کے بڑے بڑے آدمیوں پر اُسکو ترجیح دی یعنی بیاں اُسکا یہہ ہی کہ تھمستک لیز اور سایمن اور پرکلیز نے ایسی ایسی عمدہ عمارتوں سے اپنے شہر کو زیب و زینت بخشی کہ اچھے اچھے بیل بوتوں سے جو بہت روپیہ اور بڑی لاگت چاہتے ہیں اُنکو ارستہ پیراستہ کیا مگر ارسٹائیڈیز نے اُس شہر کے گلی کوچوں کو بھلائی سے معمور کیا جس شہر میں خوشی حقیقی کا پیدا کرنا منظور ہووے تو یہہ بات لازم ہی کہ اُس میں بھلائی بھلائی جاوے پلوٹارک اپنے ایک رسالہ میں ارسٹائیڈیز کی زندگی کے بیان میں ایک عمدہ رائے ظاہر کرتا ہی اگرچہ وہ ظاہر میں بہت سادی معلوم ہوتی ہی مگر حقیقت میں اُس سے بڑی عزت اُسکی ظاہر ہوتی ہی اور وہ اس قابل ہی کہ اور لوگوں کے واسطے دستور العمل تہرای جاوے یعنی پلوٹارک اول یہہ سوال قائم کرتا ہی کہ عمر رسیدہ آدمی بھی معاملات سرکاری میں کچھ کام آسکتے ہیں یا نہیں پھر اُسکے جواب میں وہ بیان کرتا ہی کہ یہہ لوگ بھی خدمات سرکاری میں مختلف طوروں سے مدد و معاون ہو سکتے ہیں اسلئے کہ یہہ

بات معقول نہیں کہ صرف چستی چالاکی سے کلام کرنا اور فوج کی افسریہ اور گورنمنٹ کا انتظام مقصود ہی بلکہ وہ بڑے بوزہی جو سمجھ بوجھ کے پورے ہوں اگرچہ وہ جگہ سے ہل چل نسکین گھر میں بیٹھے بیٹھے ایک قسم کی حکومت کر سکتے ہیں اور جوانوں کو نیک صلاحین اور مہمات ملکی مالی میں اچھے مشورے دے سکتے ہیں یہی مورخ لکھتا ہے کہ ارسٹائیڈیز سرکاری عہدوں پر ہمیشہ مامور تو رہتا تھا مگر وہ عہدے اُسکی ذات بابرکات سے مستفید ہوتے تھے اور مکان اُسکا گویا دانائی اور نکوئی کا مدرسہ تھا اور ایتھنز کے جوانوں کے واسطے جو سلامت روی اور نیک وضعی کے خواستگار ہوتے تھے کھلا رہتا تھا چنانچہ وہ لوگ اُسکو اریکل کی مانند سمجھتے تھے اور اُس سے مشورے لیتے تھے اور جب کہ جوان آدمی اُسکی خدمت میں حاضر ہوتے تو اُنکے ساتھ بڑے اخلاقوں سے پیش آتا اور جو کچھ کہ وہ عرض خدمت کرتے خوب کان لگا کر سنتا اور کمال شفقت و عنایت سے اسبات کی زیادہ تعلیم و تربیت کرتا کہ اُنکو اپنے کام کاج اور اپنے زور و ہمت پر بھروسا رہے اور یہہ وہ فیض بخش صحبت تھی کہ بعد اُسکے جن لیاقتوں کے ذریعہ سے سائیمن نے شہرت پائی وہ اُسی کی فیض صحبت کی برکتیں تھیں پلوٹارک نے منتظامان ملک کا تذکرہ تین زمانوں پر تقسیم کیا اول وہ زمانہ جسمیں اصول حکومت سے واقفیت حاصل ہووے دوسرا وہ زمانہ جسمیں تعمیل اُنکی عمل میں آوے تیسرا وہ زمانہ جسمیں اوروں کو تعلیم کیجواوے *

تاریخ سے یہہ امر محقق معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مایہ عقل و دانش یعنی ارسٹائیڈیز نیک صفات کہاں اور کب فوت ہوا مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اُسکی شان و عزت پر تاریخ گواہی دیتی ہے اُسلیئے کہ اُس میں مذکور ہے کہ ایک نہایت لائق آدمی جو بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر معزز و ممتاز رہا ایسا مفلس و محتاج مرا کہ اُسکو گھر کا کفن بھی نصیب نہوا یہاں تک کہ گورنمنٹ کو اُسکی تجہیز و تکفین کرنی اور اُس کے بال بچوں کی خبر لینی پڑی اور اُسکی بیٹیوں کی شادی اور اُسکے بیٹے لائی سی میکس کی پرورش اخراجات † پرائی ٹینیم سے ہوئی اور بعد اُسکے

† یہہ ایتھنز میں ایک مقام تھا جہاں اُن لوگوں کے پرورش گورنمنٹ سے

ہوتے تھے جنکا حق گورنمنٹ پر ہوتا تھا

جب لائی سی میکس کا انتقال ہوا تو اُسکی بیٹی کے واسطے خاص پرانی تینیم سے وہ پنشن مقرر ہوئی جو اُن لوگوں کو ملا کرتی تھی جو اولمپک گیمس میں کامیاب ہوتے تھے اور ایسے ہی موقع پر پلوٹارک وہ سلوک ایتھنز والوں کے بیان کرتا ہی جو اُنہوں نے اپنے آزاد کرانے والے ارستوجیتس کی آل و اولاد سے ہوتے جو سخت محتاج ہو گئے تھے بیان اُسکایہ ہی کہ میرے زمانہ تک جسپر چھ سو برس کا عرصہ گذرا وہی سلوک اُنکی قائم رہے اور یہہ بات اُس شہر کی کئی بڑی عمدہ ہی کہ باوصف گذر جانے سیکڑوں برس کے وہی بات اُنکی قائم رہی اور حسن سلوک میں فرق نہ آیا یہہ وضعداری اُن کی اور لوگوں کے واسطے نمونہ تھی کہ جو لوگ اپنی خدمتگذاری کا انعام و اکرام اپنی زندگی میں نپاسکین تو اُنکے بال بچوں کو وہ انعام عنایت ہوگا اور یہہ امر اُن بچوں کو جنکے بزرگوں نے خدمتوں میں عمریں گواہیں اور خدمتوں کی شان و شوکت کے سوا کوئی چیز اُنکے واسطے نہچھوڑی سیکڑوں برس بعد کس قدر خوش کرتا ہی کہ گورنمنٹ اُنکی پرورش سے اُن خدمتوں کی تلافی کرے اور اسطرح کی اوقات گذاری سے اُنکے موروثوں کی عزت و یادگاری اُن لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی تھی جو اِسابات میں نہایت ساعی ہوتے تھے کہ اُن کے وارثوں کو بہت سا ورثہ پہنچے حالانکہ وہ ورثہ اُنکی عمر مستعار سے زیادہ نہیں رہ سکتا اور بجز داغ بدناسی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا اِسیلئے کہ وہ غصب و تغلب سے پیدا ہوتا ہی *

وہ عزت کہ اگلے لوگوں نے ارستائیدیز کو عنایت کی تھی وہ یہہ تھی کہ اُسکو منصف کا خطاب دیا تھا اور یہہ خطاب اسنے کسی خاص کام کے ذریعہ سے حاصل کیا تھا بلکہ تمام کام اُسکے ایسی ہی تھے کہ وہ اس خطاب کا مستحق ہوتا پلوٹارک نے ایک ایسی عمدہ رائے اِس مقام پر لکھی ہی کہ ترک اُسکا مناسب نہیں یعنی وہ لکھتا ہی کہ علاوہ اور صفات حمیدہ کے جو ارستائیدیز میں موجود تھیں صفت اِنصاف نہایت زیادہ تھی اور وہ اسی عمدہ صفت سے شہرہ آفاق تھا اور حقیقت یہہ ہی کہ اِس عمدہ صفت کی منفعت تمام انسانوں کو پہنچتی ہی اور یہی صفت تمام سرکاری عہدوں کی جی جان ہی اور یہی وجہہ تھی کہ باوجود قلت مال اور رزالت نسب کے ارستائیدیز نے یہہ خطاب حاصل کیا جو

شایان شان نامدار بلکہ منجملہ صفات پروردگار تھا مگر بادشاہِ اسلامیہ اُس کی پروا نہیں کرتے کہ اُسکی خوبی سمجھتے نہیں بلکہ خلاف اُسکے جنگ جو بہادر فتوحیاب اور مثل اُنکے ایسے ایسے خطابوں سے نہایت خوش ہوتے ہیں اور کبھی کبھی عقاب اور شیو کے خطابوں کو جنسے خونریزی اور ظلم کے سوا کوئی صفت مقررشم نہیں ہوتی اُن خطابوں پر ترجیح دیتے ہیں جنسے اُنکی خوبی اور بھلائی واضح ہوتی اور یہہ نہیں جانتے کہ دوام اور قدرت اور انصاف یہہ تینوں خدائے تعالیٰ کی ایسی بری صفتیں ہیں کہ صرف اُنکی نقل سے بادشاہ اپنی نمود و نمایش سمجھتے ہیں منجملہ اُنکی پہلی صفت وہ ہی کہ ہمکو اپنی طرف کھینچتی ہی اور دوسری وہ ہی کہ رعب داب اُسکا دلوں میں پیدا ہوتا ہی اور تیسری وہ ہی کہ ہمکو محبت و ادب کی طرف راغب کرتی ہی اور یہی صفت بالتحقیق انسان کو دی گئی اور اُسکے ذریعہ سے وہ اُن دونوں تک پہنچتا ہی اور بدون اُسکے منصور نہیں کہ انسان ہمیشہ رہے یا صاحبِ قدرت ہو *

پہلے اِس سے کہ تاریخ کا سلسلہ شروع کروں اِسبات کا تذکرہ بے موقع اور نامناسب نہیں کہ اسی زمانہ میں جبکہ یونانیوں کی تدبیر ملکی نے بہ نسبت اُس شان و شوکت اور فتخ و عزت کی جو اُن کو فتوحات سے حاصل ہوئی تھی بہت ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ شہرت پائی تو اِس شہرت کے باعث رومیوں کو اُن لوگوں سے علم و غور سیکھنے کی رغبت ہوئی اور جب تک رزم بادشاہونکی حکومت تلے رہی تب تک اُس میں ایسے قانونوں کی حاجت تھی جو اچھی سلطنت جمہوری کے لیئے درکار ہوں چنانچہ روم والوں نے اپنے آدمی اِس مراد سے یونان میں بھیجے کہ وہاں کے قانونوں کی خصوص ایتھنز کے قانونوں کی جو بعد اخراج بادشاہوں کے جمہوری سلطنت کے واسطے اور نہایت معقول و مناسب تھے نقل و تصحیح کر کے روم کو لیجاویں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اُسی نمونہ پر دس مجسٹریٹ جو دس وراثی کے نام سے نامی گرامی ہوئے تھے مقرر اکیئے گئے اور تمام اختیارات اُنکو دیئے گئے اور انہیں مجسٹریٹوں نے بارہ تختیوں کے قانون جو رومی قانونوں کے اصل و بنیاد ہیں تالیف و تحریر کیئے *

† قدیم زمانہ میں کاغذ ایجاد نہوا تھا اور جوہر پر بھی لکھنے کی رسم تھی

آتھارویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ ارتابینس نے زرکسیز

کو قتل کیا اور زرکسیز میں کیا کیا

عادتیں تھیں

بعد ان شکستوں کے جو یونانیوں کے زور و شمت سے زرکسیز کو نصیب ہوئیں حال اُسکا ایسا پامت گیا کہ اُس نے مہمات کا خیال چھوڑا اور عیش و نشاط کا پیچھا لیا۔ چنانچہ رات دن عیش و عشرت میں مشغول رہنے لگا یہاں تک کہ لوگوں کی آنکھوں میں حقیقت ہو گیا منجملہ اُن کے ایک شخص ارتابینس نامی جو ہر کینہ کا رہینوالا اور خاص گارڈ کا کپتان تھا اور بادشا اُس کو جی جان سے چاہتا تھا یہہ دیکھ بیال کر کہ بادشاہ کی کچھ حقیقت نہیں یہہ عزم مصمم کیا کہ ایسے موقع پر بادشاہ سے بگڑ بیٹھا چاہئے اور یہہ شخص اتنا بلند نظر تھا کہ حسب اپنے زعم و اعتقاد کے یہی سمجھتا تھا کہ تخت نشینی کچھ بڑی بات نہیں جب چاقونگا کامیاب ہونگا مگر قریب قیاس یہہ بات ہی کہ وہ کسی اور بات پر اس جرم عظیم کا مرتکب ہوا تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ ایک روز شراب کی مجلس تھی اور تمام لوگ منجمور تھے حسب اتفاق اُسی عالم میں بادشاہ نے ارتابینس کو اپنے بڑے بیٹے دارا کے قتل کا حکم دیا مگر ارتابینس نے یہہ سوچ سمجھ کر کہ یہہ مستی کا عالم ہی اور ایسا نہو کہ بادشاہ اپنے حکم کو بھول جاوے اور بیٹھے بیٹھائے اپنی جان کے لالے پڑیں دیدہ و دانستہ تعمیل حکم میں تاخیر کی اور حقیقت میں یہہ اُسکی غلط فہمی تھی اِسیلئے کہ دوسرے دن بادشاہ نے اُس کی شکایت کی ارتابینس کو بادشاہ کی رنجش کا اندیشہ ہوا اور وہ ضرر جو بادشاہونکے غیظ و غضب سے پہنچنیوالا ہوتا ہی اُسکی تدبیر میں رہا چنانچہ اُس نے متہریدیتس ناظر

پہلے نہ تھی کہ تختیوں پر بجائے لکھنے کے کندہ کیا کرتے تھے چنانچہ ان درمی

مجلسثویوں نے روم میں سب سے پہلے بارہ تختیوں پر اپنے قانون کندہ کیئے تھے

جربارہ تختیوں کے قانون کے نام سے مشہور ہیں *

دولت سرائے کو شریک اپنا کیا اور اُسکے وسیلہ سے زرکسیز کی خواب گاہ تک پہنچا اور اُس خفتہ بخت کو سوتا پاکر وہ کام کیا کہ حشر تک اسکی آنکھ نہ کھلے یعنی اُسکو قتل کیا اور بعد اُسکے شاہزادہ اُرتا زرکسیز یعنی بہمن دراز دست کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا اور الزام اُس جرم عظیم کا دارا کے ذمہ لگایا بیان اُس کا یہہ تھا کہ سلطنت ایران کا دارا خواہاں ہوا اور تاج کے لالچ میں باپ کا سر قلم کیا خانہ زاد کا ارادہ یہہ ہی کہ میں اُسکو قتل کروں تاکہ یہہ تخت آپ کو نصیب ہو مگر آپکو اپنی خبرداری بہت ضرور تھی اُرتا زرکسیز جو سیدھا سادھا آدمی تھا اُسکی باتوں میں آگیا اور اُسکی چرب زبانی نے یہاں تک اثر کیا کہ وہ بلا تکلف اپنے بھائی کے مکان میں گیا اور ارتائینس اور اُسکے سپاہیوں کے زور بازو سے بڑے بھائی کو قتل کیا بعد اُسکے میدان خالی پاکر تخت نشین ہوا اسلیئے کہ بڑا بھائی مارا گیا اور مجھلا بھائی ہستائیس نامی جو دوسرا بیٹا زرکسیز کا تھا اور بعد دارا کے وہی تاج و تخت کا وارث تھا بہت پہلے سے بیکتربانہ میں بے پردہ گورنری معزز و ممتاز تھا غرض کہ مطلع صاف دیکھ کر ارتائینس کے سہارے تخت پر بیٹھا مگر ارتائینس کا ارادہ یہہ تھا کہ جب کوئی گروہ اپنی طرف ہو جائیگا تو اُسکو تخت سے اُتار کر آپ تخت نشین ہونگا چنانچہ رفتہ رفتہ بہت سے آدمی اُسکے ساتھ ہو گئے اور وہ اختیار جو اُسکو حاصل تھا باعث اجتماع خواص و عوام ہوا اور اُن حالات فاسدہ کا باعث یہہ تھا کہ سات بیٹے اُسکے بڑے ذیل دُول والے اور نہایت دل چلے بہادر اور اچھے سرکاری عہدوں پر ممتاز تھے اور اُنکے سہارے پر اُسکو ایسے ایسے خیال سوچتے تھے اور اُنکی اعانت کا مترصد تھا یہہ نمک حرام اپنے ارادے کو پورا کرنے نہایا کہ اُرتا زرکسیز کو میگابیزس کے ذریعہ سے جو اُسکا بہنوئی تھا اُسکے عزم فاسد پر آگاہی حاصل ہوئی چنانچہ اُس نے پیش قدمی کی اور اُسکے غداری پیش جانے سے پہلے اُسکو قتل کیا اور بعد اُسکے سلطنت اُسکی مستحکم و مضبوط ہو گئی :

حاصل یہہ کہ زرکسیز بادشاہ والا جاہ کا جو ایسا بڑا بادشاہ تھا کہ بادشاہوں میں مثل اُسکے کوئی نہ ہوگا یہہ انجام ہوا ہمیں واجب نہیں ہی کہ ہم پہلے خرد بخورد یہہ خیال کریں کہ اس کتاب کے پڑھنے والوں نے ایسی یا ویسی رائے اس بادشاہ کی نسبت قائم کی ہوگی ہم

یہ بات خوب جانتے ہیں کہ تمام دنیا کے نزدیک جو نہایت عمدہ اور اچھی چیزیں ہیں وہ تمام اُسکو حاصل تھیں یعنی اُس زمانہ میں بڑی وسیع سلطنت اور بے شمار خزانوں اور بیتساب بڑی بھری فوجوں پر متصرف تھا مگر تمام چیزیں ظاہر کی ٹیپ تاپ تھی اور باطن اُس کا محتض معوا تھا اسلیئے کہ اس دھوم دھام نے اُسکی اصلی صفات و اخلاق کو زیب و زینت نہ بخشی بلکہ غفلت شعاری کی نوبت یہاں تک پہنچی تھی کہ اُسکو ایسا کیا تھا کہ حسن لیاقت باطنی اور استعداد معنوی کو جاہ و حشمت ظاہری پر قیاس کرتا تھا جیسے کہ وہ غفلت ایسے بادشاہوں کو حاصل ہوتی ہی کہ وہ دنیا کے ناز و نعمت میں پرورش پائیں اور اختیارات بے غایت کے وارث ہوں اور تمام باتیں اُنکی بے کوزی خرچ کیئے ہاتھ آویں صرف آرٹائینیز چچا اور بادشاہ اسپارٹا کو انہی بات حاصل تھی کہ وہ اُسکو کسی امر کی مشورت دے سکیں مگر اُسنے اُنکی رائے سلیم کے مشوروں پر لحاظ نہ کر کے ذات شریف اپنے اُن دربارداروں کے حوالہ کی جو مال و دولت کے آشنا اور اُسکی خواہشوں کے فرمانبردار تھے اور علاوہ اُسکے مہمات میں وسعت و طاقت پر کامیابی کو قیاس کیا اور بہت سی رعایا کی غلامانہ اطاعت پر کنایت نکی یہاں تک کہ انسانوں کی اطاعت سہل الحصول کو بے حقیقت سمجھکر عناصر پر حکمرانی چاہی پہازوں میں جہاز کے قابل راہ نکالنے اور سمندر میں بیاداش تور ڈالنے اُسکے پلوں کی زنجیریں ڈالنے سے کہ وہ صرف لڑکوں کی بیہودگی اور محتض اوجھ پن کی کمظرفی تھی ایسا کچھ سمجھنے لگا تھا کہ تمام قدرت میرے حلقہ بگوش ہی اور یہ بات اُسکے جی میں سماگئی تھی کہ تمام دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں کہ میرا سامنا کر سکے علاوہ اُسکے وہ غلط فہمی اور بیہودگی سے لاکھوں آدمیوں اور ہزاروں جہازوں پر جو اُسکے پیچھے لگے لگے پھرتے تھے بھروسہ کیئے پھرتا تھا مگر سالامن کی لڑائی کے بعد جب اُسنے بچشم خود بڑھادی دیکھی اور منجملہ اپنی فوج بے شمار کے جو تمام بلاد یونان میں پھیلی ہوئی تھی تھوری سی بچی ہوئی فوج کا جو کمال شرمساری کی باعث تھی ملاحظہ کیا تو اُسوقت اُسکو وہ فرق و تفاوت واضح ہوا جو فوج جوار اور ماگی تانگی بھیڑ بھار کے درمیان پایا جاتا ہی مختصر یہ کہ اُسکو درست طریقوں پر صفات زرکسیز کے تجویز کرنے کے

لیئے ایتھنز والوں میں سے میلٹائیڈیز یا ارستائیڈیز یا تھمستک لیز کی صفات سے مقابلہ کرنا کافی ہی چنانچہ ان یونانیوں میں عقل اور ہوشیاری اور لیاقت و شجاعت پاتے ہیں اور زرکسیز میں خود بینی اور خود پسندی اور کم ظرفی اور بیہودگی اور بعض اوقات کمال وحشت کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتے *

تمام شد



NO. 5.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S

ANCIENT HISTORY OF GREECE

WITH ADDITIONS:

PART III.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جو

رولن صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

باضافہ چند منید حاشیوں کی تالیف ہوئی

تیسرا حصہ

ترجمہ کیا اور مشہور کیا

سین ٹیٹک سوسائٹی نے



ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmad's Private Press.

1865.

Price per Copy, 12 annas

قیمت فی جلد ۱۲ آنہ

NO. 5.

A COMPILATION FROM ROLLIN'S

ANCIENT HISTORY OF GREECE

WITH ADDITIONS:

PART III.

TRANSLATED INTO URDU

BY

THE SCIENTIFIC SOCIETY.



یونان کے قدیم زمانہ کی تاریخ

جو

رولن صاحب کی تاریخ قدیم میں سے

باضافہ چند منید حاشیوں کی تالیف ہوئی

تیسرا حصہ

ترجمہ کیا اور مشہور کیا

سین ٹیفک سوسائٹی نے



ALLYGURH:

Printed at the Secretary Syud Ahmud's Private Press.

1865.

DEDICATED
TO
HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
BY
THE SCIENTIFIC SOCIETY.

اس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہونگریس دیوک آف آرگائل

نے

سین ٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

دہرست

مضامین حصہ سوم تاریخ یونان

صفحہ

مضمون

- پہلا باب آرتازرکسیز یعنی بہمن دراز دست کی سلطنت سے
۱ پلی پونیسس کی لڑائی تک
- پہلے فصل آرتا زرخسیز کے آرتابینس کے طرفداروں اور اپنے بڑے
۱ بھائی ہستاسپس کو ہرباد کرنے کے بیان میں
- دوسری فصل اسبات کے بیان میں کہ تہمستک لیز آرتازرکسیز
۳ کی خدمت میں بھاگ کر گیا
- تیسری فصل اسبات کے بیان میں کہ سائمن کو ایتھنز میں
نمود اور شہرت حاصل ہوئی شروع ہوئی اور اُس نے دریائے
یوریمیدن کے متصل دوسری مرتبہ ایرانیوں کو شکست دی اور
۹ نیز اسبات کے بیان میں کہ تہمستک لیز نے وفات پائی
- چوتھی فصل اسبات کے بیان میں کہ مصریوں نے ایرانیوں سے
۲۰ ایتھنز والوں کے سہارے پر بغاوت اختیار کی
- پانچویں فصل اسبات کے بیان میں کہ بادشاہ نے خلاف شرائط
عہدنامہ کے انارس کو اپنی والدہ کے حوالہ کیا اور میگابیسس
۲۳ اسبات سے نہایت رنجیدہ ہوا
- چھٹی فصل اسبات کے بیان میں کہ بادشاہ آرتازرکسیز نے حضرت
عزرا علیہ السلام کو بیت المقدس میں بھیجا اور بعد اُسکی
۲۶ حضرت نہسیا علیہ السلام کو روانہ کیا
- ساتویں فصل پوکلیز کی خصالت اور اُن طور طریقوں کے بیان
۳۰ میں جو اُس نے رعایا کی دلجوئی کے واسطے برتاؤ اُنکے کیئے

- ۳۸ آتھویں فصل اسباب کے بیان میں کہ اسپارٹا میں ہوا زلزلہ واقع ہوا اور اسپارٹا کے غلاموں نے اسپارٹا والوں سے بغاوت کی اور اسپارٹا والوں اور ایتھنز والوں میں عداوت پیدا ہوئی اور سائمن جلاوطن کیا گیا
- ۳۲ نریں فصل اسباب کے بیان میں کہ سائمن بلایا گیا اور اُس نے ایتھنز والوں اور اسپارٹا والوں میں صلح کرائی اور بہت سی فتوحات حاصل کیں کہ اُنکے باعث سے آرتا زرخیز نے صلح چاہی اور یونانیوں کو اُسکے سبب سے بڑی عزت حاصل ہوئی اور سائمن نے وفات پائی
- ۳۵ دسویں فصل اسباب کے بیان میں کہ پرکلیز سے تھبوسیدیدیز کا مقابلہ ہوا اور پرکلیز سے لوگوں کو بغض و حسد پیدا ہوا اور اُس نے آپکو پاک صاف کیا اور تھبوسیدیدیز کو دیس نکالا دیا
- ۵۱ گیارھویں فصل پرکلیز کی بڑی حکومت اور بیغرضی اور اُس چال چلن کے بدلنے کے بیان میں جو لوگوں سے ہوتا کرتا تھا بارہویں فصل اسباب کے بیان میں کہ ایتھنز والوں اور اسپارٹا والوں کے قصے قضایوں سے طرح طرح کے رشک و حسد برپا ہوئی اور بعد اُسکے تیس برس کے لیئے عہد نامے لکھے گئے
- ۵۶ تیرھویں فصل اسباب کے بیان میں کہ جب ایتھنز والوں نے شہر ساماس کا محاصرہ کیا اور کورسائیڈا والوں کی مدد کی اور پوٹیدیا کا محاصرہ کیا تو فریقین میں علانیہ فساد برپا ہوا
- ۶۰ چودھویں فصل اسباب کے بیان میں کہ پرکلیز پر بڑی بڑی خرابیاں عاید ہوئیں اور اُس نے ایتھنز والوں کو لیسیدیمس والوں سے لڑائی پر آمادہ کیا
- ۶۹ دوسرا باب سسلی اور اتلی والے یونانیوں کے معاملوں کے بیان میں پہلی فصل سسلی میں کارتھیج والوں کے شکست پانے اور تھیران بادشاہ ایگوری جنٹم اور جیلن بادشاہ سرائیڈز اور اُسکے بھائیوں اور بحال ہونے آزادی کے بیان میں
- ۷۵ دوسرا نامی سسلی کے دوسرے بادشاہ کا بیان
- ۷۶ سسلی کے تیسرے بادشاہ تھریسیڈولس کا بیان
- ۸۳
- ۸۷

۸۹

ڈیٹوسیتیس کا بیان

دوسری فصل یونان برتر کے مشہور شہروں مثل روتی اور
سائیپرس اور تھیوریم اور برے لوگوں مثل فیساغورس اور

۹۱

کارنداس اور زلیوکس اور مائیلو پہلوان کے بیان میں

۹۳

شہر گروٹن اور سائیپرس اور تھیوریم کا بیان

۹۵

کارنداس متقن کا بیان

۹۷

زلیوکس کا بیان

۹۹

مائیلو پہلوان کا بیان

۱۰۱

تیسرا باب پلے پونیسس کی لڑائی کے بیان میں

پہلی فصل اسبات کے بیان میں کہ تھیبس والوں نے پلائیہ کا
محصارہ کیا اور اٹیکا اور پلے پونیسس ایک کے بعد دوسرا
تباہ ہوئے اور وہ ایتھنز والے جو پہلے سال کی لڑائی میں
مارے گئے اُنکو بڑی عزت دی گئی

۱۰۲

پہلا سال لڑائی کا

۱۰۳

تفصیل اُن لوگوں کی جو فریقین کے مددگار ہوئے

دوسری فصل افریقہ میں وبا کے آنے اور پرکلیز کے معزول ہونے
اور اسپارٹا والوں کے ایرانیوں سے مدد چاہنی اور ایتھنز والوں
کے ہوتیڈیا کو قتل کرنے اور پرکلیز کے بحال ہونے اور مرجانے
اور اینکزاگورس کے مرنے کے بیان میں

۱۱۱

دوسرا تیسرا سال لڑائی کا

تیسری فصل اسبات کے بیان میں کہ لیسیدیمن والوں نے پلائیہ
کا محاصرہ کیا اور پلائیہ والوں نے اطاعت اُنکی قبول کی اور
ایتھنز والوں نے متائیلیں کو قتل کیا اور ایتھنز میں وبا پھر
آئی چوتھا اور پانچواں برس لڑائی کا

۱۲۳

چوتھی فصل اسبات کے بیان میں کہ ایتھنز والوں نے پائیلس
پر قبضہ پایا اور بعد اُسکے اُس میں محصور ہوئے اور اسپارٹا
والے جزیرہ سفاکتیریا میں محبوس ہوئے اور کلیان اُسپر قابض

۱۳۰

ہوا اور ارتازرکسیز مرگیا چھٹا اور ساتواں سال لڑائی کا

یونانیوں کے قدیم زمانہ کی تاریخ

تیسرا حصہ

ایرانیوں اور یونانیوں کی قدیم تاریخ کے

بیان میں

پہلا باب

آرتا زرکسیز کی سلطنت سے پہلے یونینس کی لڑائی تک جو
اس بادشاہ کے بیالیسویں سنہ جلوس میں واقع ہوئی تھی

پہلی فصل

آرتا زرکسیز یعنی بہمن دراز دست کے آرتابینس

کے طرف دارون اور اپنے بڑے بھائی ہستاسپس

کو برباد و تباہ کرنے کے بیان میں

یونانی مورخ اس بادشاہ والا چاہ کو لونگی مانس کا لقب دیتے ہیں اور اسی خطاب سے اُسکو پکارتے ہیں منجملہ اُنکے استریو کا یہہ بیان ہی کہ اس بادشاہ کے ہاتھ اتنے دراز تھے کہ جب وہ سیدھا کھڑا ہوتا تھا تو بے تکلف گھٹنوں تک پہنچتے تھے اور پلوٹارک یہہ کہتا ہی کہ بائیں ہاتھ کی نسبت دایاں ہاتھ اُس کا بہت بڑا تھا اگر اُس میں یہہ عیب نہ ہوتا تو نہایت خوبصورت سانچوں کا ڈھلا کاتونکا تلا ہوا ہوتا اور اپنے زمانہ میں نظیر اپنی نوکھتا داد و دھش میں شہوہ آفاق اور حسن سیرت میں مشہور و معروف تھا ۴۹ برس اُس نے سلطنت کی

آرتابیئیس کے بعد جو اُس کا حریف بدسگال تھا اگرچہ خوف اُس کا جانا رہا مگر یہہ دونوں بڑی بلائیں یعنی طرفداران آرتابیئیس اور خود اُسکا بھائی ہستاسپس جو بیکتریانہ کا گورنر تھا سداۓ استقلال حکومت اور مانع و مزاحم استحکام سلطنت تھیں چنانچہ ساتوں بیٹے آرتابیئیس کے تمام طرفداروں سمیت اِس بات پر آمادہ ہوئے کہ بادشاہ سے آرتابیئیس کا انتقام لیجئے آخر کار ملازمان سلطانی سے بڑی لڑائی ہوئی پہلے پہلے نامی اور بڑے بڑے نمود کے لوگ مارے گئے اور مخالفان دولت نے شکست فاحش کھائی اور خیر خواہان سلطنت کو فتح عظیم نصیب ہوئی اور وہ منافق جو مخالفوں سے موافقت رکھتے تھے بذریعہ تیغ اُبدار اپنی سزا کو پہنچے علاوہ اُسکے اُن بدخواہوں سے اور خصوص متہریدیئیس سے سخت انتقام لیا جو اُسکے باپ کے قتل میں شریک و معارف تھے حاصل یہہ کہ متہریدیئیس کے ساتھ یہہ معاملہ کیا کہ اُسکو کھوزیکی پانی پینے کے چوبیس ظرف میں چاروں شانہ چت لتاکر چاروں طرف اُس کو بہت مضبوط باندھ دیا اور ایک ویساہی باسن دوسرا اُسکے اوپر سے ڈھک کر درست کیا اور اُن باسنوں میں سوراخ اس قسم کے رکھے کہ اُنمیں سے چاروں ہاتھ پانوں اُس کے سر سمیت نکلے رہے اور ایسی بڑی حالت پر گاہ بیگاہ اُسکو کھانا کھلایا جاتا اور جب کبھی وہ انکار کرتا تو زبردستی سے اُس کے گلے میں اوتارا جاتا اور غذا کی صورت یہہ تھی کہ دودھ میں شہد ملاکر کھلاتے اور وہی اُس کے چہرہ پر ملکر دھوپ میں رکھتے جسکے سبب سے ہزاروں مکھیلی اُسپر بہنکتیں آخر کار انجام اُس کا یہہ ہوا کہ بول و براز اُسکا اُس صندوق میں اکھٹا ہوا اور جوں ہی کہ کیرے اُس میں پیدا ہوئے تو وہ بلانوش آنتیں اُسکی چات گئے غرض کہ وہ اسیر پنجنہ بلا پندرہ بیس روز تک اسی عذاب شدید میں مبتلا رہا اور اسی عذاب میں مر گیا *

بعد اُسکے آرتا زرخسیز کو متوسلان آرتابیئیس کے قتل و ضرب کے بعد اِتنی تاب و طاقت حاصل ہوئی کہ اُسنے ایک فوج اپنی اُن سرکشوں کے لئے جو اُس کے بھائی کا دم بھرتے تھے بیکتریانہ کو روانہ کی مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی یعنی دونوں لشکر خوب لڑے اور اُس کے بھائی نے اس دالوری سے مقابلہ کیا کہ اگرچہ وہ فتحیاب نہوا مگر نقصان بھی نہ اُٹھایا آخر کار دونوں فوجیں علیحدہ ہوئیں اور دوسری لڑائی کی منتظر بیٹھیں

اور تيارياں هونے لکين چنانچہ بادشاہ نے اپنے بهائي سے زياده فوجين بهرتي کين اور دوسري لڙائي ميں اُسکو شکست ديکو تمام طرفدارون سميت تهاہ و برباد کيا بعد اُسکے امن چين سے سلطنت کي اور سارے قلمرو پر تسلط کيا اور استحکام حکومت کے ليئے شهر و اضلاع کے اُن حاڪمون کو جنکي نسبت يہہ شبيه قوي تھا کہ وہ دونوں گروھوں سے خط و کتابت رکھتے هيں يکٺم موقوف کيا اور بجائے اُنکے بهروسے کے لوگون کو مقرر فرمايا اور وہ بے اعتداليان جو باب حکومت ميں دست انداز هوئين تھين اصلاح اُنکي چاهي اور جي جان سے متوجہہ هوا چنانچہ اُسنے بذريعه راء سليم اور حسن تدبير کے رفاہ خلایق ميں همت صوف کي جس سے اطراف و جوانب ميں بڑي نيکنامي حاصل کي اور رعايا کي محبت جو کمال تقويت کي باعث اور غايت اقتدار سلطنت کي موجب هوتي هي بے تکلف حاصل هوئي يعنے تمام رعايا اُس کا دم بهرنے لکي *

دوسري فصل

اسبات کے بيان ميں کہ تھمستکليز آرتازرکسيز
کي خدمت ميں بھاگ کر گيا

اس مقدمہ ميں تھيوسيديديز کا يہہ بيان هي کہ تھمستکليز اس بادشاہ کے پاس آغاز سلطنت ميں آيا اور استرियो اور پلوٺارک اور ڌايوڌورس کا مقولہ هي کہ وہ زرکسيز کي خدمت ميں حاضر هوا چنانچہ ڌاکٿر پرائي ڌيو کا بهي يہي بيان هي علاوہ اُس کے اِرتا زرکسيز کي نسبت راء اُسکي يہہ هي! کہ يہہ وہ شخص هي جو احشورش کے نام سے توريت مقدس ميں مذکور هي اور اُسنے شادي اپني استير کے ساتھ کي تھي مگر ارک بشپ اشر فرماتے هيں کہ هستاسپس کي بيتے دارا نے اُس مشهور يهودن کے ساتھ شادي کي تھي چنانچہ مولف کي بهي يہي راء هي اور اس ليئے کہ يہہ پہلے بيان هوچکا کہ اس قسم کے مباحثوں ميں مولف شريک نہوگا تھمستکليز کے ايران کو جانے کے مقدمہ ميں جو راء بشپ اشر کي مقرر و مسلم هي اُسکي مولف بهي پيروي کریگا کيونکہ ايسے ايسے مقاموں ميں دھي هميشہ پيشوا مولف کے رھے هيں *

حالات مذکورہ بالا سے واضح ہوا ہوگا کہ تھمستکلیز نے ایڈمیٹس بادشاہ ملوسس کا دامن پکڑا اور اُسکی پناہ و ظل عاطفت میں عیش و آرام سے گزاری اور اُسنے کمال لطف و عنایت سے اُسکو پاس اپنے رکھا مگر ایتھنز اور لیبیدیمن والوں نے اُسکو چین سے رہنے ندیا اس بادشاہ یعنی ایڈمیٹس سے یہہ کہلا بھیجا کہ اگر وہ اپنی خیر چاہے تو تھمستکلیز کو ہماری خدمت میں روانہ کرے ورنہ یہہ بات یاد رہے کہ ہم لشکر کشی کریں گے اور ملک و مال اُسکا پامال پیل و پیادہ ہوگا ایڈمیٹس کو یہہ یارا نہوا کہ ایسے سخت دشمنوں کا مقابلہ کرے اور یہہ امر بھی منظور نہوا کہ اُس بیچارہ بلا مارے کو جسنے اپنا سہارا تکا اور اپنا دامن پکڑا دشمنوں کے حوالہ کرے چنانچہ کام نا کام اُسنے مضمون طلب سے اُسکو آگاہ کیا اور اُسکے بھگانے میں غایت سے غایت اعانت کی یہاں تک کہ تھمستکلیز اُس مقام سے شہر پڈنا تک جو مقدونیہ کی ایک بستی ہی خشکی کے راہ گیا اور وہاں سے ایک سوداگر کے جہاز پر جو ائیونیہ کی جانب جاتا تھا سوار ہو گیا اور جہاز والوں نے اُسکو نہ پہنچانا مگر اتفاق ایسا ہوا کہ جزیرہ ناکسس کے پاس پروس میں جسکا ایتھنز والے محاصرہ کیئے ہوئے تھے وہ جہاز جا پہنچا اور اس کے پہنچتے ہی تھمستکلیز کو جان کے لالے پڑے چنانچہ کام نا کام اُسنے ناخدا کو اپنے حال تباہ سے آگاہ کیا اور اچھی طرح سے آپکو جتادیا اور بعد اُس کے دو چار باتیں اخوشامد کی کہیں اور ایک دو فقرے کرے سنائے یہاں تک کہ اُن کو ڈرا بھلا کر اسپر آمادہ کیا کہ وہ جہاز ایشیا کی جانب روانہ ہووے اور یہہ وہ مقام تھا کہ جہاں تھمستکلیز نے اپنے باپ کی نصیحت یاد کی جو اُسنے لڑکپن میں اُسکو کی تھی حاصل اُس کا یہہ کہ عوام کی مہربانی اور خدمتگزاری پر نازان نہونا چاہیئے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ایکروز تھمستکلیز اور باپ اُسکا لنگرگاہ کے قریب پھرتے تھے کہ اُس کے باپ نے پرانی ٹوٹی پھوٹی کشتیوں کو جو مرمت کے قابل بھی نہ تھیں دکھا کر یہہ بات فرمائی کہ ان کشتیوں کو آنکھیں کھل کر دیکھو اور اچھی طرح سوچو کہ اسی طرح پر اپنے حاکموں کے ساتھ رعایا پیش آتی ہی جب وہ کام کاج کے قابل نہیں رہتے *

خلاصہ کلام یہہ کہ تھمستکلیز شوریدہ بغثت گرتا پڑتا شہر کیومی میں پہنچا جو ایٹولیہ کے شہروں میں سے ایشیا مائینر میں واقع ہی اور

یہاں شاہ ایران کا یہہ حکم جاری تھا کہ جو کوئی اُسکاسر لاوے تو وہ دو سو ٹیلنٹ جو برابر چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے ہوتے ہیں انعام پائیگا چنانچہ انعام کے لالچ سے بہت سے لوگ اُسکی تلاش میں کنارے پر پڑے ہوئے تھے مگر تھمستکلیز اُنکے ہاتھوں سے محفوظ رہا اور شہر کیومی سے نکلکر مقام ایجی میں جو ایک چھوٹا سا شہر ایئولیہ کا تھا جا پہنچا اور وہاں نائیکوجینس نامی ایک شخص کے مکان پر فروکش ہوا اور سوا اُس کے کسی نے اُسکو نہ پہچانا یہہ آدمی اُس شہر میں بڑا روپیہ والا اور اراکین دربار سلطانی سے بہت ملنے والا تھا تھمستکلیز اُسکے گھر میں چھپا بیٹھا رہا مگر انجام اُس کا یہہ ہوا کہ نائیکوجینس نے اُسکو ایک گارد کے ساتھ ایسی پردہ دار گاڑی میں جسمیں مستورات ایران والوں کی جنکو ننگ و ناموس اور حفظ آبرو کا نہایت خیال ہوتا تھا سوار ہوتی تھیں سوار کر کے کمال حفظ و حراست سے سوسہ کو روانہ کیا چنانچہ وہ گاڑیاں اور ہمراہی اُسکے یہہ کہتے جاتے تھے کہ ہم لوگ ایک نوجوان یونان والی عورت کو ایک بڑے امیر درباری کے واسطے لینے جاتے ہیں *

جب تھمستکلیز ایران کے دربار میں پہنچا تو اسنے بادشاہی گارد کے کپتان سے یہہ عرض کیا کہ میں یونان کا رہنبر ہوں اور بادشاہ عالم پناہ سے چند معاملوں میں گفتگو کیا چاہتا ہوں التماس یہہ ہی کہ نیازمند کو اتنی اجازت ہو کہ حضور میں حاضر ہوکر دولت ملازمت حاصل کرے کپتان نے یہہ جواب دیا کہ یہاں ایک ایسا دستور جاری ہی کہ وہ یونانیوں کو نہایت ناگوار ہوتا ہی اور بدوں اُسکے بادشاہ سلامت سے کوئی آدمی بات چیت نہیں کر سکتا اور وہ یہہ ہی کہ بادشاہ کو سجدہ کرنا پڑتا ہی اِسلینے کہ ہمارے قانونوں میں یہہ بات داخل ہی کہ ہم لوگ اپنے بادشاہ کو ایک زندہ تصویر باری تعالیٰ کی جو ساری چیزوں کا مالک و حاکم ہی تصور کر کے اُسکے موافق تعظیم اور پرستش اُسکی کرتے ہیں تھمستکلیز نے اُسکو منظور کیا اور بدولت اُسکے دولت ملازمت حاصل کی یعنی جب بادشاہ کے سامنے گیا تو اُسکو سجدہ کیا اور بعد اُسکے بذریعہ ایک ترجمان کے یہہ فترے معروض خدمت کیئے کہ اُمی بادشاہ عالم پنا یہہ عذر خواہ روسیہ جو فی الحال حاضر خدمت ہی وہ

تھمستکلیز ایتھنز والا ہی جسکو یونانیوں نے دیس نکالا دیکر مانگئے چوکا کر دیا اور جب کہ اُس خانہ خراب کو کہیں ٹھکانا نہ ملا تو دامن دولت کو پکڑا اور ملازمان دولت کی پناہ دھونڈی اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ بدولت اس بد بخت کے خیر خواہان دولت کو بڑے بڑے نقصان پہنچے مگر نیازمند نے نیک صلاح دینی اور بھلی بات بتانے سے خدمتگذاری میں کچھ کمی بھی نہیں کی اور اسی نظر سے غلام اسبات کے قابل ہی کہ اُن خدمتوں سے زیادہ خدمتگذاری کرے باقی موت حیات اپنی حضور کے ہاتھ ہی خواہ معاف فرماویں خواہ انتقام لیویں معافی کی صورت میں غلام کی سلامتی متصور ہی اور انتقام کی تقدیر پر ایک یونان کا بڑا دشمن ہلاک ہوتا ہی *

بادشاہ کلام اُسکے سنکر خاموش ہو رہا اور کسی نوع کا جواب ندیا مگر تقریر و جلالت بہت پسند کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ نے اپنے دوستداروں سے یہہ راز درمیان رکھا کہ تھمستکلیز کے آنے سے مابدولت نہایت راضی ہوئے اور ہمنے آرامینیس دیوتا سے یہہ درخواست کی تھی کہ ہمارے دشمنوں کے دلوں میں یہہ بات ڈالی کہ جو لوگ اُنکے نہایت لائق فائق ہیں اُن کے ساتھ وہ اسی طرح سے پیش آویں علاوہ اُس کے یہہ خبر مشہور ہی کہ یہہ بادشاہ اس خروشی سے کئی مرتبہ چونک اُٹھا اور بے ساختہ یہہ پکار بیٹھا کہ تھمستکلیز ایتھنز والا میرے پاس آ گیا بعد اُسکے دوسرے دن یہہ کام کیا کہ صبح صبح اپنے درباریوں کو جمع کر کے تھمستکلیز کو طلب فرمایا جوں ہی کہ طلبی اُسکی ہوئی قتل اپنا نظر آیا اور ظاہر صورت بھی یہی تھی اور خصوص ایسی حالت میں کہ جب وہ پہلی رات بادشاہ کی خدمت سے باہر آیا تو ایک پہرہ والے کو اپنے کانوں اپنی نسبت یہہ کہتے سنا کہ او سانپ یونان کے مکر و فریب کے پتلے ہمارے بادشاہ کی نیک نیتی تجھکو یہاں تک کشان کشان لائی ہی مگر یہہ گمان اُسکا فاسد تھا اِسلیئے کہ جب وہ حاضر خدمت ہوا تو بادشاہ کو کشادہ پیشانی دیکھکر اُسکی جان میں جان آئی اور خیر و عافیت کی اُمید پڑی اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اُس کی فراست نے غلطی نہیں کی چنانچہ بادشاہ نے پہلے پہل یہہ فرمایا کہ وہ دو سو تیلنٹ جو تھمستکلیز کا سر حاضر کرنے کے واسطے مقرر کیئے گئے تھے تھمستکلیز کو دیئے

جاوڻ اِسلينئَ کي اُسَنَ اپنا سو آپ حاضر ڪيا بعد اُسَکي تهمسٽڪ ليز کي ارشاد فرمايا ته وه يونان کي حالات بيان ڪرے مگر چونڪه وه اپنے معنيٰ و مضمون کي بدون ڪسي مترجم کي عرض خدمت نڪوستا ٿا تو اِسلينئَ اُسَنَ ايزاني زبان سيکھلينئَ کي ليئَ مهلت چاهي تانڪه بلا ذريعه ڪسي مترجم کي جن باتون کي گذارش منظور هي گذارش خدمت ڪرے اور اُسَ نه ڪها ته تقريّر آدمي کي مشجور ڪي مانند هي ته جيتڪ وه ڪهولڪر پھيلايو نجاوے تو نقش و نگار اُسَ کي اور جو ڪچھه ته اُسَ ميں مخفي هيں بخوبي ظاهر نہيں هوسکتے غرض ته تهمسٽڪ ليز نه فارسي پڙھني شروع ڪي اور ڪوئي ايكسال بعد اتني مشق بهم پھنچائي ته اهل زبان بهي ايسي فصاحت سے گفتگو نڪرسکتے ته يهاں تڪ ته خود بادشاهه سے بلا واسطے گفتگو ڪرنا ٿا اور بادشاهه ڪا يهه حال هوا ته روز بروز عنايتون ڪي ترقي اور ڪرامتون ڪي افزوني هوتي ته يهاں تڪ ته ڪسي بڙے گهرائے ميں اُسَکي شادي ڪراڍي اور مڪان سکونت اور خادم سواري اور لونڌي غلام عنايت ڪيئَ اور علاوه اُسَ کي معقول پنشن اوقات بسري کي ليئَ مقرر فرمائي اور جب ڪبھي ته خود بدولت شڪار کي ليئَ سوار هوتے تو اُسَکو همراھ اپنے ليتے اور دعوتون اور جلسوں ميں شريڪ ڪرتے اور خلوت ميں اُسي سے مخاطب هوتے مختصر يهه ته بادشاهه اُن عنايتون سے پيش آيا ته تمام درباري حسد کي مارے جلنے لگے اور رفته رفته يهاں تڪ قدر و منزلت کي نوبت پھنچي ته حضور اُسَکو شهزاديون ميں ليکئَ اور ننگ و ناموس ڪا محرم ڪيا چنانچھ اُنھون نه بهي بادشاهه کي مرضي ديکھه بهالڪو تعظيم و توقير اُسَکي بهت سي ڪي اور يهه اجازت فرمائي ته جب ڪبھي وه حاضر هونا چاهے تو بے تڪلف حاضر هوا ڪرے علاوه اسَکي بادشاهه نه يهه بهي اجازت فرمائي ته معجوسيون کي دين و مذهب کي باتيں بهي سنا ڪرے اور بڙے بڙے عالمون کي يهه ارشاد فرمايو ته اسرار و دقائق حڪمت کي بهي اُسَکو تعليم ڪيئَ جاوڻ اور قطع نظر ان سب باتون کي قدر و اعتبار تهمسٽڪ ليز ڪا جو بادشاهه کي دليين رچا ٿا اس بات سے واضح هوتا هي ته اڪروڙ ايسا اتفاق هوا ته بادشاهه نه قيصاريٽس بادشاهه اسپارٽا سے عين دربار ميں يهه ارشاد فرمايو ته جو تيرا جي چاهے تو اُسَکي درخواست ڪر چنانچھ اُسَ پھلے آدمي نه يهه يهوده درخواست ڪي ته معجڪو اس بات کي اجازت هو ته ميں ناج

شاہی سرپر رکھ کر گھوڑے پر سوار ہوں اور سارے گلی کو چوں کی سیرو کروں واہ یہہ وہ بیہودہ درخواست تھی کہ نہ یونان والوں کے لایق اور نہ اسپارٹا والوں کی سادگی کے موافق تھی بادشاہ اس بیہودہ درخواست سے اتنا برہم ہوا کہ ظاہر یہی معلوم ہوتا تھا کہ قصور اُسکا کبھی معاف نہوگا مگر تھمستک لیز کی شفاعت سے قصور اُس کا معاف ہوا اور وہی پہلی مہربانیاں مترشح ہونے لگیں *

حاصل یہہ کہ بادشاہ نے تھمستک لیز کو اس قدر نوازا تھا کہ آئندہ کو جسقدر ایرانی بادشاہ ہوئے اور یونانیوں سے اُنکو معاملے پڑے اور کسی یونانی کو شریک اپنا کرنا چاہا تو اُس کے نامہ نامی میں یہہ مندرج کیا کہ ارتازکسیز نے جس قدر مہربانیاں تھمستک لیز پر کیں تھیں ہم اُس سے زیادہ کرینگے مشہور ہے کہ جب تھمستک لیز اپنی اوقات عیش و آرام سے بسر کرتا تھا اور تمام دنیا قدر و منزلت اُسکی کرتی تھی اور ہر شخص اُس کی خدمتگداری کا امیدوار رہتا تھا تو اُس نے ایک روز ایسے وقت میں کہ دسترخوان بچھا ہوا اور عمدہ عمدہ کھانے چنے ہوئے تھے یہہ بات کہی کہ اے لوگو میرے تباہ ہونے میں کچھ شک نہ تھا مگر بچ گیا آخر کار یہہ امر ضروری متصور ہوا کہ بادشاہ کے حصول مطالب کے لیئے تھمستک لیز ایشیامائینر کے کسی شہر میں سکونت اختیار کرے تاکہ اگر کوئی موقع ہاتھ آوے تو یہہ بہادر و ہاں جمارھے چنانچہ شہر میگنیسیا جو دریائے میانڈر کے کنارے پر واقع ہے مستقر اُس کا ٹہرا اور تمام پیداوار اُسکی جو پچاس ٹیلنٹ یعنی ایک لاکھ بارہ ہزار پانسو روپیہ کے قریب قریب ہوتی تھی اور علاوہ اُسکے شہر مائینٹ اور † لیپساکس کی آمدنی بھی اُسکو عنایت کی منجملہ اُن کے ایک شہر کی پیداوار باروچی خانہ میں اور دوسرے شہر کی آمدنی شراب و کباب کے صرف میں اور تیسری شہر کا محاصل نئی نئی طرح کی کھانے کی چیزوں میں صرف ہوتا تھا اور بعض مورخوں کا یہہ بیان ہے کہ علاوہ اُن کے اور دوشہر فروش و فروش وغیرہ اسباب کے لیئے مقرر کیئے گئے تھے قدیم سلاطین شرقیہ کا یہہ قاعدہ

† یہہ ایک شہر آبنائی ہلسپانت پر واقع ہے اور اب نام اسکا لام سائی مشہور ہے ان میں شراب بہت عمدہ ہوتی ہے سوائے ایک مسجد کے کوئی عمدہ عمارت اُس میں مشہور نہیں *

تھا کہ جس کسی کو انعام و صلہ عطا کرنا چاہتے تھے تو بجائے اس بات کے کہ اُس کی پینشن مقرر کریں شہر و دیہات اُسکو بطور مدد معاش و مصارف خوردونوش کے عنایت کرتے تھے اور ساری غرض یہ تھی کہ اُسکو جمیع ضروریات کے سامان اور خویش و اقارب کا نان و نفقہ بہم پہنچے حاصل کلام یہہ کہ تھمستک لیز نے بڑی شان و شوکت سے چند برس میکینسیا میں گزارے اور وہیں انتقال کیا چنانچہ حال اُسکے مرنے کا آگے بیان ہوگا *

تیسری فصل

اسبات کے بیان میں کہ سائمن کو ایٹینز میں نمود اور شہرت حاصل ہوئی شروع ہوئی اور اُس نے دریائے یوریمیدن کے متصل دوسری مرتبہ ایرانیوں کو شکست دی اور نیز اسبات کے بیان میں کہ تھمستک لیز نے وفات پائی

جب کہ ایٹینز والوں نے تھمستک لیز کو جلاوطن کر کے ایک دانشمند آدمی کو اپنے ہاتھ سے کھودیا تو اس نقصان کے پورے کر نیکیے لیئے مسمی سائمن کو جو تھمستک لیز سے حسن لیاقت میں کچھ کم نہ تھا تمام فوجوں کا اختیار دیا اور پہلے اس سے حال اُسکا یہہ تھا کہ اُس نے جوانی کے عالم میں ایسی ایسی حرکتیں نامناسب کی تھیں کہ اُسکی بیعتی کی باعث تھیں اور بات اُسکی اتنی بگڑی تھی کہ آگے کو سنور جانیکی اُمید نہ تھی واضح ہو کہ انجام کار اس ایٹینز والے کا جس نے تمام جوانی بڑی طرح بسر کی اور آخر کو بڑا مرتبہ پایا یہہ جتنا ہی کہ ماں باپوں اور پالنے والوں کو اپنی پالی ہوسی اولاد سے جنکو خدائے تعالیٰ نے ذہن سلیم اور حسن ذاتی اور صدق اصلی اور جوہر قدر شناسی اور جود و فیاضی عنایت کی ہو اور باقتضای عالم جوانی چندے حرکات نامناسب اُسے صادر ہوئی ہوں مایوس ہونا اور قطع اُمید کرنا نہایت نامناسب ہی

سائنس ایسا بدنام اور رسوائے خاص و عوام تھا اور لوگ اُس سے ایسے ناراض و ناخوش تھے کہ جب وہ اُن لوگوں میں آتا تو اُس کی کوئی بات نہ پوچھتا اور تھوڑی سی تھوڑی آو بھکت بھی نکرتا چنانچہ وہ نہایت بددل ہوا اور کام نا کام اُس نے یہہ ارادہ کیا کہ معاملات ملکی میں شریک و دخل ہونا مناسب نہیں مگر ارسٹائیڈیز دانشمند نے یہہ بات معلوم کر کے کہ باوصف برے ہونے چال چلن کے اکثر باتیں اُس میں تعریف و ثنا کے قابل بھی ہیں اُس کی تسلی و تشفی کی اور یہہ ہدایت فرمائی کہ آئندہ کو ان چالوں چلنا چاہیئے غرض کہ عمدہ عمدہ نصیحتیں ارشاد کیں اور اُس سعید ازلی کو تھیک تھاک بنانیکے لیئے جیسا کہ وہ انجام کو ظاہر و باہر ہوا ہر محل و موقع پر کمال شفقت و غایت الفت سے پیش آیا اور اصل حقیقت یہہ ہی کہ سوا اِس خدمت کے کوئی اور خدمت ایسی نہ تھی کہ ارسٹائیڈیز اپنے ملک و بلاد کے لیئے کرتا *

پلوٹارک کہتا ہی کہ جب سائنس اپنے کونکوں سے باز آیا تو چال دھال اُس کی بہت تھیک تھاک ہو گئی یہاں تک کہ زور و شجاعت میں میلٹائیڈیز سے اور فہم و فراست میں تھمستکلیز سے کم نہ جانچا گیا بلکہ عدل و انصاف اور جود و احسان میں دونوں پر غالب پڑا فنون سپہ گری میں بھی اُسے کم نہ تھا بلکہ حسن اخلاق میں سبقت لیگیا تھا اور یہہ بات گورنمنٹ کے برے فائدے کی ہی کہ جو لوگ فنون مختلفہ میں اوروں سے زیادہ مشاق و ماهر ہوں وہ اِس بات کو کمال مستحسن بلکہ فرض و لازم سمجھیں کہ جو لڑکے قابلیت تربیت اور استعداد تعلیم یعنی طبع سلیم اور ذہن مستقیم رکھتے ہوں تو اُن کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہیں اِسی لئے کہ اُنکو اپنے ملک کی خدمتگداری کا موقع بعد مرنے کے بھی حاصل ہوگا یعنی وہ اپنے شاگردوں کے ذریعہ سے مذاق ذاتی اور لیاقت اصلی کی خواہشوں سے عقل و دانش کے مسائل کو ہمیشگی بخشینگی القصہ ایتھنز والوں نے تھمستکلیز کے چلے جانے کے تھوڑی مدت بعد ایک بیڑہ جہازوں کا جوڑ بند سے تھیک تھاک کر کے میلٹائیڈیز کے بیٹے سائنس کے تحت حکومت روانہ کیا چنانچہ اُس نے بخت و دولت کی اعانت سے شہر آئے اُن پر جو دریائے استرائیمن کے کنارے پر واقع ہی اور ایم فی پالس اور علاوہ اُن کے تھوبیس کے اور شہر و دیہات پر قبض و تصف

کیا اور بنظر اسکے کہ یہہ ملک نہایت شاداب و زر خیز تھا دس ہزار ایتھنز والے وہاں آباد کیئے مگر شہر اے آن کی تسخیر میں جو امور پیش آئے وہ چھوڑنے کے قابل نہیں منجملہ اُن کے مختصر یہہ ہی کہ † بوجز نامی ایک شخص ایران والوں کی جانب سے وہاں حاکم تھا اُس نے اپنے آقای نامدار کی اتنی خیر خواہی کی کہ نظیر اُس کے گنتی کے لوگ نظر آتے ہیں یعنی جبکہ سائمن نے اُس شہر کا محاصرہ کیا تو اُس خیر خواہ نمک حلال کو یہہ بات بخوبی حاصل تھی کہ چند معقول شرطوں پر شہر کو غنیم کے حوالہ کرے اور آپ اپنے اہل و عیال مال و اسباب سمیت ایشیا کو چلتا ہووے مگر اُس نے مرنا گوارا کیا اور جان و مال بچانے کو کمال بے عزتی سمجھا چنانچہ جب غنیم نے پہلے پہل دھاوا کیا تو اُس نے کمال دلاوری سے سامنا کیا اور شہر کو ہاتھ سے نہ دیا مگر جب کہ سامان کھانے پینے کا باقی نہ رہا تو اُس نے فصیل پر سے تمام سونا چاندی اُس بستی کا دریاے استرائیمن میں پھینک پھانک کر بہت بڑی آگ روشن کی اور جوڑو بچوں کو قتل کر کے اُس میں جھونک دیا اور سب کو پھونک پھانک کر آپ بھی جل بل کر خاکستر ہو گیا بعد اُس کے جب یہہ خبر شہرہ آفاق ہوئی تو بادشاہ نے نہایت تعریف اُس کی اور بغایب غمگین ہوا واضح ہو کہ بت پرست لوگ اس کام کو گویا جانیں اور کچھ نام اُس کا رکھیں مگر حقیقت یہہ ہی کہ یہہ حرکت نہایت بیجا و بیہودہ تھی *

سائمن کے نصیبوں نے یہاں تک زور کیا کہ وہ جزیرہ سائیواس پر قابض و متصرف ہوا اور ایجینس کے بیٹے تھیسینس کی پرانی ہڈیاں وہاں پائیں جو ایتھنز سے بھاگ کر وہاں چلا گیا تھا اور حسب اتفاق اُس نے وہیں وفات پائی تھی اور لطیفہ یہہ ہوا کہ اس بات میں اریکل کا حکم نافذ تھا یعنی ارشاد اُس کا تھا کہ اُس پرانے مردہ کی ہڈیاں تلاش کیجاویں چنانچہ آٹھ سو برس بعد وہ پرانی ہڈیاں پائی گئیں سائمن نامدار اُن کو کمال تعظیم و توقیر اور زیب و آرایش سے جہاز پر رکھ کر اپنے وطن کو لایا لوگوں کو بہت خوشی حاصل ہوئی چنانچہ انہوں نے ہمیشہ مشہور

† پلوٹارک اُسکو بوٹس نام سے پکارتا ہے ہرودوٹس اس واقعہ کو زرخیز کے

عہد میں قائم کرتا ہے مگر غالب رائے یہہ ہی کہ یہہ واقعہ اریٹا زرخیز کے وقت میں ہوا

رکھنے کے لیے اُن شاعروں کے واسطے جو قسم + تریجڈی میں شعر و قصیدے کہتے تھے قسم مذکور کی بحث و مناظرہ میں انعامات شایستہ مقرر کیئے نا کہ قسم تریجڈی کو ترقی روز افزوں اور خود شاعروں کو ایک دوسرے پر سبقت لیجانیکی رغبت گونا گوں حاصل ہووے منجملہ اُن کے سانک لیز شاعر نے وہ قصیدہ اپنا پڑھ کر سنایا جو اسی قسم خاص میں عین شباب میں تصنیف کیا تھا اور وہ بزم ایسی تھی کہ چیف مجسٹریٹ اُس کا مہتمم تھا چنانچہ اُس نے یہ سوچ سمجھ کر کہ فریق الگ الگ ہیں اور کسی کی شعر و شاعری کی تعریف عدل و انصاف سے بلا روے و رعایت نہوگی یہہ راہ نکالی کہ آپ اور سائمن اور دس آدمی انصاف پسند اور قوموں کے جو سنجیدہ برگزیدہ تھے اس بات کی جانچ تول کے لیے کہ کس کے شعر پاکیزہ ہیں بطور منصفوں کے انصاف پر کمر باندھ کر بیٹھے اور سانک لیز کے لیے انعام و اکرام تجویز کیا یہہ بات اسکیلز شاعر کو جو اس قسم خاص میں ملک الشعراء تھا یہاں تک ناگوار ہوئی کہ اُس نے ایتھنز کی سکونت گوارا نہ کی چنانچہ وہ سسلی کو چلا گیا اور وہیں جا کر مر گیا *

مختصر یہہ کہ تمام شریکوں نے بدولت ہمرکابی سائمن کے سستس اور ہائیڈینٹیم یعنی قسطنطنیہ سے بہت سے وحشی گرفتار کیئے اور اس بات کی اثبات کے لیے کہ وہ سائمن کا بڑا لحاظ و پاس کرتے تھے سائمن سے تقسیم غنیمت کی درخواست کی چنانچہ اُس نے تمام قیدیوں کو برہنہ کر کے ایک جانب کھڑا کیا اور تمام مال و مناع اُن کا دوسری جانب رکھا بعد اُس کے جب شریکوں نے تقسیم کی شکایت کی تو اُس نے صاف صاف بیان کیا کہ تم صاحبوں کو اختیار حاصل ہی چاہو مال و دولت لو چاہو قیدیوں کو پسند کرو مگر اُنہوں نے مال و دولت کو پسند کیا اور قیدی ایتھنز والوں کے لیے چھوڑے یہاں تک کہ سائمن بھی حصہ اپنا لیکر روانہ ہوا مگر حسن ذہن اُسکا اس تقسیم میں واضح نہوا اس لیے کہ سارے شریک اُس کے زنجیروں اور کتھے سونے کے اور طلائی جوشن اور زر و زری ہوشاکیں اور نفیس نفیس چغہ ارغوانی لیئے اور ایتھنز والوں کے ہاتھ ایسے برہنہ مادر زاد قیدی اُن کے اُن سے گونہ مشقت بھی نہوسکتی تھی مگر چھوڑے عرصہ بعد اُن قیدیوں کے خویش و اقارب اور دوست آشنا لیدیا

اور فرجيہ سے توت توت آئے اور بڑي بڑي قيمتيں ديگر ليکئي اور يہہ اسقدر زر خطيو تھا کہ منجملہ اُسکے چار مہينے تک پيرے کا خرچ اوتھايو اور بہت سا خزانہ ميں داخل ڪيا اور ڪجهہ مذڪور اس کا نهين کہ اُسنے اپنا حصہ ڪيا ڪجهہ نليا اور جب ڪهي کہ اس معاملہ کا ذڪر اپنے دوستوں سے ڪرتا تھا تو خوشي کے مارے پھولا نسماتا تھا اور وہ دولت بيڪران جو اُسکو هاتھ آئي تھي اُسکو بيچا نہ اُتھايا چنانچہ فاعل گارجيئس بيان اُسکا ڪرتا هي کہ سائيمن نے صرف کام ميں لانے کے ليئے بڑي دولت جمع ڪي اور بجز تحصيل قدر و منزلت کے ڪسي طور اُسکو صرف نڪيا مولف ڪهتا هي کہ يهاں همکو يہہ بات جتاني چاهيئي کہ جو کام عمدہ سے عمدہ بت پرستوں کے هيں متصود اصلي اُنکا ڪيا تھا حق يہہ هي کہ برے انصاف کے ساتھ ترتلين نے تعريف اُنڪي ڪي خلاصہ اُسکا يہہ کہ بت پرستان ظاهر بين گو بچشم ظاهر کامل دکھائي ديں مگر واقع ميں خود بين اور حيوان هوتے هيں تمام باغ سائيمن کے وقف ڪي مانند روڪ ٽوڪ کے خرخشہ سے پاک و صاف تھ چنانچہ هميشہ ڪهل رھتے تھ اور شھر والوں کو عام اجازت تھي کہ جسکے جي ميں آئے وہ اُنميں جائے اور جس ميوہ کو جي چاهے وہ بے تڪلف توڑ ڪر کھائے اور ايساھي دسترخوان اُسکا خاص و عام کا سفرہ تھا اگرچہ تڪلف کے کھانے اُسپر نہ هوتے تھ مگر روز مرہ کے سادہ کھانے جو رفع اشتها کے ليئے ڪافي وافي هوتے هيں سارے چنے جاتے تھ اور وہ اُس ڪثرت سے هوتے تھ کہ جس ڪسي کا جي چاهے وہ هميشہ کھايا ڪرے ڪسيکو ڪسي طرح ڪي ممانعت نہ تھي چنانچہ سارے غريب آدمي شھر کے رھنے والے بلا امتياز اُسکے دسترخوان پر کھانا کھاتے تھ اور کارخانہ اُسکا ايسا نہ تھا کہ طرح طرح ڪي نعمتيں دسترخوان پر چنے جاويں جيسے کہ برے دولتمند آدمي بيتہہ ڪر کھاتے هيں اور اُن سے بڑي شان و نمايش پائي جاتي هے بلکہ اُس نے تن پروري اور عياشي اور زيب و زينت کو بالکل دور ڪيا تھا جس کے سبب سے روپيہ کمال ڪفايت شعاري سے صرف هوتا تھا اور شھر والوں اور دوست اُشناؤں اور خادم اور خدمتگاروں ڪي کاربراري بطور معقول هوتي تھي اور گھر کے کام کاج بخوبي چلتے تھ غرض کہ اسطرح کے چال و چلن سے ثابت هوتا هي کہ وہ روپيہ صرف ڪرنیکا مقصود اصلي بخوبي سمجھتا تھا *

دستور اُس کا یہہ تھا کہ جب کبھی وہ گھر سے باہر آتا تو دوچار خدمتکار اُسکے ہمراہ ہوتے اور اُن کو یہہ تاکید تھی کہ جو ننکا بھوکا ملے تو کپڑہ روٹی سے خبر اُسکی خفیہ خفیہ لیجاوے اور علاوہ اُسکے جو کوئی شخص ایسا محتاج مورتا کہ وہ کوزی کفن کو نچھوڑتا تو یہہ جوان مرد اُسکی گور و کفن اپنے پاس سے کرتا اور بڑی بات اُس میں جسکو پلوتارک نے فروگذاشت نہیں کیا یہہ تھی کہ تمام کاروبار اُسکے نامداری کے لیئے نہ تھے اور سلوک کرنا اُسکا لوگوں سے اِس غرض سے تھا کہ جلسوں میں تعریف اُسکی کیجاوے اِسلئے کہ ہو مقام کے ملاحظہ سے یہہ امر واضح ہوتا ہے کہ وہ علانیہ مجلسوں میں دولتمندوں کی طرفداری کیا کرتا تھا اور ہرچند کہ حکام اس زمانے کے جبر و اکراہ اور غصب و تعدی سے آپ کو امیر و دولت مند کرتے تھے مگر وہ بذات خود جور و ستم کے دھبوں سے پاک و صاف تھا اور ہاتھ اُس کا طریق ناجائز سے آلودہ خون غریباں نہوتا تھا بلکہ یہاں تک پرہیز تھا کہ کسی کی تہوڑی سے تہوڑی نذر بہیتہ اور کم سے کم تحفہ تحایف بھی قبول نہ کرتا تھا اور مرنے تک حال اُس کا یہہ رہا کہ جو کوئی بات منجملہ اپنے قول اور فعل کے جمہوری سلطنت کو مفید و نافع ہوتی تو وہ دانشمند عاقبت اندیش اپنے عزم صمیم اور راے سلیم کے موافق بدون تحریک کسی دوسرے اور بغیر کسی غرض و مطلب کے دھی کھتا اور دھی کرنا اور علاوہ صفات مذکورہ کے قیافہ شناسی میں کمال مہارت اور نہایت دستگاہ رکھتا تھا چنانچہ اُسکی دانائیوں میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ منجملہ اُن شریکوں کے جو لڑائی بہڑائی میں روئے پیسے کے سوا کچھ آدمی بھی دیتے تھے زرکسیر کے واپس جانے پر اکثر لوگ آرام و آسائش کے خواہاں ہوئے اور قتل و قتال کی محنت سے محفوظ رہنے کے لیئے کشت و زراعت کو اختیار کیا اور کمال آرزو سے یہہ بات چاہی کہ بجائے آدمیوں کے بھی روپیہ ہم سے لیا جاوے اور اُن جہازوں پر جو اُنکو دینے پڑتے تھے ملاح وغیرہ کی بھرتی ایتھنز والوں کو تفویض کی زمان سابق میں بعض کوتاہ اندیشوں نے جو سمجھہ بوجھہ سے علاقہ کم رکھتے تھے اُن لوگوں کو فکلیفیں پہنچائیں اور اسپر مجبور کیا کہ وہ عہد نامہ کی شرطوں کو حرفاً حرفاً پورا کریں مگر سائمن نے برخلاف اُن کے یہہ کام کیا کہ جو آسائش انہوں نے چاہی اُس میں اُن کو مبتلا رکھا اِسلئے کہ وہ

یہہ خوب سمجھتا تھا کہ جو شریک و ساتھی اپنے جنگ آزمودہ نہونکی تو اُن میں سے عزم سپاہیانہ جاتی رہینگے اور کھیت کیار اور بنج بیوہاؤ کے سوا کسی جوگے نہونگے اور ایتھنز والونکا برخلاف ان کے یہہ حال ہوگا کہ جہازوں کی مزاولت اور بیرونکی محنت و کوشش سے مشقتوں کے مشاق اور محنتوں کے عادی ہونگے اور زور و کمال اُنکا روز بروز ترقی پاتا رہیگا حاصل یہہ کہ جو سائمن نے سوچا تھا ویسا ہی ظہور میں آیا چنانچہ اُن لوگوں نے اپنے روپیہ سے علاقے اپنے لیئے خرید کیئے پہلے وہ لوگ ایتھنز والوں کے شریک اور مساری تھے مگر بعد اُسکے وہ باج گزار اُن کے ہوگئے *

علاوہ اُسکے کسی یونانی افسر نے والی ایران کا غرور اتنا نہ توڑا ہوگا کہ جیسے سائمن نے سر اُسکا نیچا کیا یعنی ایرانیوں کو بلاد یونان سے خارج کیا اور بعد اُسکے دم لینے کی فرصت ندی تضحینا دو سو جہازوں کا بیڑہ ہمراہ لیکر پیچھے پیچھے اُنکے ہوا اور برے برے شہر اُنکے دباتا چلا گیا اور بزور بخت اُنکے شریکوں کو شریک اٹھا کیا یہاں تک کہ بلاد ایشیا میں ائینونیہ سے لیکر پیم فلپا تک ایرانیوں کا نام و نشان باقی نہ رہا غرض کہ سائمن بہادر نے اُن کا پیچھا نہچھوڑا اور علاوہ تعاقب کے اُن کے برے بیڑے پر جو اُس دلاور کے بیڑے سے زور و طاقت میں کچھ زیادہ تھا دھاوا کیا واضح ہو کہ یہہ بیڑہ ایرانیوں کا جسمیں تین سو پچاس جہاز مرتب تھے دریائے یوریمیدن کے دھانہ کے قریب پڑا تھا اور اُس بیڑے کو اُس بڑی فوج سے تقویت تھی جو دریائے مذکور کے کناروں پر پڑی تھی حاصل یہہ کہ اس لڑائی میں وہ کامیاب ہوا اور ایرانی بھاگ گئے اور اُنکے اُن جہازوں کے سوا جو غرق کیئے گئے تھے دو سو جہاز اُسکے ہاتھ آئے مگر بہت سے ایرانی جہازوں سے پانی میں کود پڑے اور بزور بازو اُس بڑی فوج میں جا ملے جو کناروں پر پڑی ہوئی تھی اگرچہ یونانی لوگ اس لڑائی کی تکان سے ہارے تھے اور ایرانی فوج آرام و اسایش سے شاداب و تازہ اور تعداد و کثرت میں بہت زیادہ تھی اور ایسی حالت میں مقابلہ طریقوں کا جان جوکھوں سے خالی تھا مگر سائمن نے یونانی سپاہیوں کو وحشیوں سے لڑنے کا مشتاق دیکھ کر یہی مناسب سمجھا کہ سپاہیوں کی اس گرمجوشی سے مستفید ہونا چاہیئے چنانچہ وہ فوج اپنی پانی سے باہر لایا اور ایرانیوں کے مقابلہ پر چلتا کیا ایرانی لوگ اُسکے آبکی خبر سنکر کمال

استقلال و جلالت سے قائم رہے اور پہلے واروں میں بڑی دلاوری سے مقابلہ کیا مگر انجام اُسکا یہہ ہوا کہ یونانیوں کی ٹکر نہ اُٹھاسکے اور تتر بتر ہو کر بھاگ گئے غرضکہ سائن نے ایک دن میں دو کام کیئے اور دونوں میں کامیاب ہوا اور یہہ دوسری فتح تھوڑی بہت اُن لڑائیوں کے برابر تھی جو سالامی اور پلائیہ پر واقع ہوئی تھیں اور مزید اُسپر یہہ ہوا کہ چوراسی جہاز فیشیا کے جو جزیرہ سائیپرس سے ایرانیوں کی کمک کے واسطے اُن کے بیڑے میں شامل ہونے کو آتے تھے اور واردات لڑائی سے آگاہ نہ تھے سائیمن کے سامنے آئے اور اُس نے اُنکا مقابلہ کیا چنانچہ وہ غالب آیا مگر یہہ مفصل دریافت نہیں کہ وہ جہاز اُس کے ہاتھ آئے یا ڈوب کر تباہ ہو گئے سپاہی مارے گئے یا غرقاب فنا ہو گئے *

خلاصہ یہہ کہ سائن بہادر فتوح مذکورہ کے بعد ایتھنز کو واپس آیا اور جو غنیمت اُسکے ہاتھ آئی تھی ایک حصہ اُسکا شہر کی آرایش اور بندر کے استحکام میں صرف کیا اور اصل یہہ ہے کہ جو کوئی افسر میدان جنگ میں روپیہ پیسہ اسطرح حاصل کرے تو عمدہ طریق اُسکے صرف و اخراجات کا وہ ہے جو سائیمن بہادر نے نکالا جس سے بڑی یادگاری اُسکی باقی رہے بجائے اسبات کے کہ وہ روپیہ اُن عمدہ عمدہ ذاتی مکانوں میں صرف کیا جانا جو اوروں پر منتقل ہوتی رہتی ہیں بعد اُسکے جو سرکاری عمارتیں بنائی گئیں وہ بھی ایسی مملوک اُسکی رہیں کہ نام اُسکا نسل بعد نسل باقی رہا واضح ہو کہ اس طرح کی آرایش شہر سے تمام رعایا کو خوشی ہوتی ہے پلوتارک نے سائن کے تذکرہ میں یہہ بیان کیا کہ یہہ کام اُسکا عوام الناس کی رضامندی کے لیئی نہایت عمدہ طریقہ تھا دوسرے سال یہہ افسر فیروز مند دریا کی راہ سے آبائی ہلسپانت کو روانہ ہوا اور ایرانیوں کو تھریس والے کرسانیسس میں سے خارج کیا اور اس مقام کو بھی ایتھنز والوں کے نام پر فتح کیا حالانکہ یہہ استحقاق اُسکو حاصل تھا کہ وہ اُسکو اپنے نام سے فتح کرتا اسلیئے کہ میلٹائیڈیز اُس کے باپ نے اُس شہر کی بادشاہت کی تھی بعد اُسکے جزیرہ تھریسس والوں پر جزر ایتھنز والوں سے باغی ہو گئے تھے دھارا کیا اور اُنکو شکست فاحش دی مگر اُن لوگوں نے کمال سینہ زوری اور سخت جانی سے بغارت کو قائم رکھا کہ نظیر اُس کی پائی نہیں جاتی یعنی اُن لوگوں نے ایسی بے رحم سفاکوں

سے مقابلہ کیا کہ اُن سے کمال ضرر کا اندیشہ تھا اور حفظ بغاوت کے لیئے یہ قانون جاری کیا کہ جو کوئی ایتھنز والوں سے صلح کرنے کا حرف زبان پر لائیگا وہ صاف گردن مارا جاویگا غرض کہ تین برس تک اُس جزیرہ کا محاصرہ رہا اور اُن لوگوں نے لڑائیوں کی سختیاں کمال دلاوری سے اُٹھائیں اور یہ دلاوری اور والا ہمتی صرف مردوں پر منحصر نہ تھی بلکہ عورتیں بھی مردوں سے کم نہ تھیں اسلیئے کہ جب محصوروں کو آلات حرب کے واسطے رسیوں کی ضرورت ہوئی تو اُنہوں نے کمال خوشی سے بال اپنے کات کات کر دیئے آخر کار جب کھانے پینے کی دقت ہوئی اور بہت سے آدمی بھوکوں مرنے لگے تو ہیجیٹیٹوریدیڑ تھیسس والے نے اپنے بھائی بندوں کو بکثرت مرتا دیکھ کر نہایت غم کیا اور اس ارادے پر جم گیا کہ اپنے ملک کی حفظ و حراست کے لیئے جان اپنی قربان کرونگا چنانچہ وہ شخص ایک پھانسی گلے میں ڈال کر مجمع میں حاضر ہوا اور علانیہ یہ بات کہی کہ اے وطن والو تم مختار ہو چاہو سو کرو اگر مناسب سمجھو زندہ نچھوڑو مگر قربیں مصلحت یہہ ہی کہ میری موت اوروں کے واسطے حیات کا باعث ہووے خلاصہ یہہ کہ تم صاحبوں نے جو قانون اپنی خیر و عافیت کے خلاف جاری کیا ہی اسکو منسوخ کرو تھیسس والے یہہ بات سن کر حیران رہے اور ایسے معقول آدمی کو صدمہ پہنچانا مناسب نہ سمجھا چنانچہ کام ناکام اُس قانون کو منسوخ کیا اور اپنے تئیں مال و متاع سمیت غنیم کے حوالہ کر دیا مگر اُنہوں نے یہہ آدمیت برتی کہ اُن کی جان بخشی کی اور باقتضای احتیاط اُسکے مور چال اور شہر پناہ مسمار کرادی *

بعد اُسکے جب وہ سردار فیروز بخت اپنی فوج رزاں کو خشکی میں تھریس کے مقابل کے کناروں پر لایا تو جسقدر وہاں سونے کی کانیں تھیں اُنپر قبضہ کیا اور تمام شہر و دیہات کو مقدونیہ تک حلقہ بغوش اپنا کر لیا یہانتک کہ اگر وہ چاہتا تو غالب یہی ہی کہ کسیقدر اُس ملک کا تکرہ اپنے قبض و تصرف میں کرتا چنانچہ جب وہ ایتھنز میں واپس آیا تو یہی غفلت تہمت کی باعث ہوئی کہ اُسنے مقدونیہ والوں اور الگزنڈر وہاں کے فرمانروا سے رشوت لیکر ملک اُنکا چھوڑا مگر جو کہ سائیمن بجائے خود پاک صاف اور جان اُسکی ایسے دھبوں سے مبرا تھی تو اُسنے صفائی اپنی

کمال صفائی سے ثابت کرا دی جب کہ سائیم فیروز بخت کو فتوحات مذکورہ نصیب ہوئیں اور ایتھنز والوں کی زور طاقت نے روز بروز ترقی پائی تو آرتازرکسیز نہایت مضطرب و پریشان ہوا اور اُن نتیجوں کی روک تھام کے لیے جو امور مذکورہ بالا سے پیدا ہوتے یہہ ارادہ مصمم کیا کہ تھمستک لیز کو بڑی فوج سمیت اٹیکا کی طرف روانہ فرمائی چنانچہ اُس سے مراد اپنی بیان فرمائی تھمستک لیز اُسکو سنکر متردد ہوا اور بڑی دقت میں جا پڑا تفصیل اُسکی یہہ کہ ایک جانب بادشاہ کی اُن عنایتوں کا خیال جو اُس نے اُس شوریدہ بخت کے حق میں کی تھیں اور نیز لحاظ اُس اقرار کا جو اُس نے بادشاہ سلامت سے کیا تھا کہ یہہ خیازمند ہر مقام پر کمال گرمجوشی سے حضور کی خدمتگداری کریگا اور علاوہ اُسکے اور بہت سی باتیں جنکے ذریعہ سے بادشاہ ایفاء وعدہ کا مستحق و دعویدار تھا وخصت ندیتی تھیں کہ وہ قبول خدمت سے انکار کرے اور دوسری جانب وطن والوں کی محبت جو باوجود اُس بے انصافی اور بدسلوکی کے اُسکے دل سے محو نہ ہوتی تھی اور وہ نیکنامیاں جو اُسکو فتوحات مذکورہ بالا میں حاصل ہوئی تھیں اور اندیشہ بدنامی اور خوف اس بات کا کہ اس لڑائی میں عمدہ عمدہ افسروں اور خصوص سائمن کا جو آج تک شجاع اور فتح نصیب چلا آنا ہے مقابلہ کرنا پڑے اور کامیابی نصیب نہ ہو غرض کہ ایسے ایسے خیال اُسکو ملک کی طرف لشکر کشی سے مانع مزاحم تھے کامیابی نصیب ہوتی یا نہوتی مگر بدنامی میں کسی طرح کا شک شبہ نہ تھا چنانچہ اُس نے اُن ترددات اور تفکرات سے فرصت پانے کے لیے یہہ راہ نکالی کہ آپ کو ضایع کرے اسلیئے کہ طرفین سے سرخ رو ہونے کا یہی طریقہ تھا تا کہ اُس فرض کے ادا میں جو اُسکے ذمہ پر اُسکے ملک کی نسبت واجب الادا تھا تقصیر و کوتاہی نہ ہو اور نیز اُن وعدوں کے ایفاء میں جو اُس نے بادشاہ سے کئے تھے خلل راہ نپاوے غرض کہ اُس نے بڑی تیاری کی دعوت کی اور تمام دوست آشناؤں کو طلب کیا اور سب سے بغل گیر ہو کر ملا اور بعد اُسکے بیل کا خون پی لیا اور بتول بعضوں کے زہر کھالیا غرض کہ پینستھہ برس کی عمر میں مقام میگنیسیا میں مر گیا بہت سی عمر اُسکی جمہوری سلطنت یا خوجوں کی انصاری میں صرف ہوئی بعد اُسکے جب بادشاہ اُسکے مرجانے کے باعث پر مطلع

ہوا تو اُس نے بہت سی تعریف اُسکی کی اور نہایت افرین کہی اور اُسکے پس ماندوں پر وہی عنایتیں جاری رکھیں مگر تھمستکلیز کا مر جانا بادشاہ کو اُس ارادے سے مانع آیا جو اُس نے یونانیوں کے لیئے کیا تھا میگنیسیا والوں نے اُس سردار ذی وقار کی یادگاری کے واسطے کچھری کے مقام پر ایک بڑی عمارت تعمیر کی اور اُسکے وارثوں کو حقوق و عزتیں بخشیں چنانچہ اُسکے وارثوں پر پلوٹارک کے زمانہ تک جو چہ سو برس بعد اس واقعہ کے پیدا ہوا باقی رہیں اور جب تک اُسکی قبر بھی قائم تھی *

اٹیکس اپنے ایک مناظرہ میں جو سسرو کے مقابلہ میں واقع ہوا اور اُس نے اُسکا نام بروٹس رکھا تردید اس حادثہ کی جسکو بعض مورخ تھمستکلیز سے منسوب کرتے ہیں کمال وضاحت اور بڑے عمدہ طریق سے کرتا ہی بیان اُسکا یہہ ہی کہ صرف اِس بات نے شہرت پائی کہ وہ زھر کھا کر مر گیا مگر لوگوں نے اپنی چرب زبانی سے اور باتیں اسمیں شامل کیں اور پروکا کبوتر بنا دیا ورنہ وہ بات اتنی دلچسپ نہوتی بلکہ ایسی روکھی سوکھی ہوتی کہ ہرگز مزا نہ آتا چنانچہ وہ مورخ یعنی اٹیکس اپنے صدق بیان پر تھپوسیدیدیز مورخ کی سند لانا ہی جو ایتھنز کا رہنبرالا اور بڑا منصف مورخ تھا اور تھمستکلیز سے بہت قریب العہد تھا یہہ مورخ بیان کرتا ہی کہ ایک افواہ اس قسم کی اوزی تھی کہ اُس سردار نے آپکو زھر سے ہلاک کیا مگر اُسکی اپنی رائے یہہ ہی کہ وہ سردار اپنی موت موا اور پازینیٹس کے عہد سلطنت میں دوست اُسکے ہڈیاں اُسکی ایتھنز میں لے آئے تھے چنانچہ مقبرہ اُسکا بڑے بندر کے متصل واقع تھا *

واضح ہو کہ یہہ بیان اُسکا امر مذکورہ بالا کی نسبت زیادہ ترصحیح معلوم ہوتا ہی اِسلئے کہ تھمستکلیز نہایت بڑی آدمیوں میں سے یونان کے تھا شجاعت قلبی اور عظمت روحانی اتنی رکھتا تھا کہ کبھی کسیطرح مغلوب نہوتی تھی بلکہ جوں جوں خوف و خطر زیادہ ہوتا تھا اُسکی دلوری بڑھتی جاتی تھی علاوہ اُسکے نام وری کا عاشق تھا مگر حبوطن اُسکو اکثر اوقات اعتدال پر رکھتی تھی مگر بعض وقت اتنا جوش آتا تھا کہ وہ حد اعتدال سے گذر جاتا تھا اور بیدار مغزی اُسکی ایسی تھی کہ جو بات نہایت ضروری ہوتی وہ اُسکی سمجھہ میں آ جاتی اور دور بینی

یہاں تک تھی کہ غنیم کے بھید اور اُسکے ارادے محسوس ہو جاتے اور وہی دور اندیشی اُسکی طرح طرح کی تدبیریں پہلے سے پہلے غنیم کے ارادوں کے انسداد کے لیئے بناتی اور نہایت عمدہ تدبیریں ملک کے حفظ و حراست کے لیئے موجهاتی مگر باوصف صفات مذکورہ بالا کے جو نہایت عمدہ صفات قلب کی ہیں وہ اُس میں موجود نہ تھیں یعنی صفاتی اور راست بازی اور وفاداری سے وہ پاک صاف تھا بلکہ وہ لوبہ لالچ سے جو بڑا عیب ان لوگوں کا تصور کیا جاتا ہی جو کار سرکاری کے منصرم مہتمم کہلاویں بالکل خالی نہ تھا اور با ایں ہمہ بہت عمدہ بات اُس کی یہہ بیان کی جاتی ہی کہ اُس سے استغنا و بے پروائی اُسکی واضح ہوتی ہی یعنی اُس نے اپنی بیٹی کی شادی میں منجملہ اُن دو شخصوں کے جنہوں نے خواستگاری اُسکی کی تھی غریب پہلے آدمی کو پسند کیا اور دولت مند بد چلن کو جواب دیا اور علانیہ یہہ بیان کیا کہ دولت مند بد چلن کی نسبت غریب آدمی نیک رویہ کو پسند کرنا قرین صواب ہی *

چوتھی فصل

اسبات کے بیان میں کہ مصریوں نے ایرانیوں سے ایتھنز والوں کے سہارے پر بغاوت اختیار کی

ایرانیوں کے ظلم و تعدی سے تنگ آکر مصر والوں نے اپنی آزادی کے لیئے والی ایران سے بغاوت کے دھنگ ڈالے اور لائیہ والوں کے شاہزادہ مسمیٰ انارس کو بادشاہ اپنا بنا کر ایتھنز والوں کو جنکا بیڑہ دو سو جہازوں کا جزیرہ سائیپوس کے قریب پڑا تھا اپنی مدد کو طلب کیا چنانچہ ایتھنز والوں نے اس غرض سے کہ ایرانیوں کو صدمہ پہنچے اور اُن کو اس سلطنت سے خارج کریں مناسب وقت سمجھ کر درخواست اُن کی منظور کی اور ہزار شان و شوکت اور لاکھ جاہ و حشمت سے مصر کو روانہ ہوئے اور جوں ہی کہ یہہ خبر وحشت اثر ارتازرکسیز کے کانوں پڑی تو اُس نے ایک فوج میں لاکھ آدمیوں کی بھرتی کر کے یہہ ارادہ کیا کہ بذات خود باغیوں کو گوشمالی دے مگر خیر خواہان دولت

نے یہہ مشورہ دیا کہ اس مہم میں حضور بذات خود متوجہ نہوں چنانچہ اُس نے عرض اُنکی قبول کی اور ایکیمینیز اپنے بھائی کو سپہ سالار مقرر کر کے روانہ فرمایا پس یہہ سردار نامدار مصر میں پہنچا اور نیل کے کنارے پڑاؤ اپنے ڈالے اور اُسی عرصہ میں ایتھنز والوں نے ایرانیوں کے بیڑے پر حملہ کیا اور تمام اُس بیڑے کو ریزہ ریزہ کر دیا منجملہ اُسکے پچاس جہاز اُن کے چھین لیئے بعد اُس کے دریائے نیل میں جا کر فوج اپنی جو چارہ تیس کے تحت حکومت تھی خشکی پر لائے اور انارس اور مصریوں کے شریک ہو کر ایکیمینیز کی سپاہ پر حملہ آور ہوئے اور لڑتے لڑتے ایسا گھمسان واقع ہوا کہ وہ ایرانی سردار لاکھ سپاہیوں سمیت کام آیا اور باقی بچے کچے + ممفس یعنی منف کو بھاگ گئے مگر فتح نصیبوں نے اُن کا پیچھا کیا اور شہر ممفس کے دو حصہ دبا لیئے اور ایرانی لوگوں نے باقی تیسرے حصہ کو جو بنام سفید دیوار نامی اور اُن دونوں حصوں سے نہایت مضبوط و مستحکم تھا کمال جد و جہد سے زیادہ مستحکم کیا اور تین برس اُس میں محصور و مقید رہے مگر بڑی مضبوطی سے آپ کو بچائے رکھا یہاں تک کہ اور ایرانی فوج اُن کی کمک کے لیئے آئی اور محاصرہ سے اُن کو رہائی دی *

جب ارتازرکسیز نے شکستوں کی خبریں سنیں اور یہہ امر ثابت ہوا کہ ایتھنز والوں نے باغیوں کو مدد پہنچائی تو اپنے ایلچی بڑی رقم سمیت لیسیدیمن کو بایں مراد چلتے کیئے کہ لیسیدیمن والوں سے یہہ عہد لیا جاوے کہ وہ ایتھنز والوں سے مقابلہ کر کے اُنکا منہ پھریں مگر لیسیدیمن والوں نے قبول کیا مگر اُن کے انکار سے ارتازرکسیز کی ہمت نہ توٹی چنانچہ اُس نے مصر کی مہم پر میٹابیسیس اور ارتابازس سرداروں کو مقرر فرمایا اور اُن سرداروں نے کمال سعی اور کوشش سے تین لاکھ آدمی سیشیا اور فنیشیا سے بھرتی کیئے مگر بیڑہ کی تیاری کے منتظر بیٹھے اور دوسرے برس تک

+ یہہ شہر مصر کے دارالسلطنت شہر قاہرہ سے دس میل کے فاصلہ پر جنوب کی جانب کو آباد تھا اسکی بنیاد مصر کے اول بادشاہ مینس نے ڈالی تھی اور ابراہم کے زمانہ میں اس شہر کے کھنڈر بہت کثرت سے تھے اب بجز ایک رامسس نامی بادشاہ کے بہت بڑے بعد کے کچھ باقی نہیں ہی اس بعد کا چہرہ نہایت خوبصورت بنا ہی اب وہ بڑا ہوا ہی جب کہ سیدھا کھڑا ہوا ہوگا تو قریب ۴۴ فٹ کے اُسکا قد ہوگا *

انتظار اُسکا رہا بعد اُسکے جب بیڑہ تیار ہوا تو دوسرے سال آرٹابارس نے بیڑے کی افسری اختیار کر کے نیل کی جانب لنگر اُٹھایا اور میگابیسیس نے فوج بری کی سرداری قبول کر کے ممفس کی طرف کوچ کیا اور وہاں پہنچکر اُس شہر کا محاصرہ اُٹھا دیا یعنی جب انارس سے مقابلہ ہوا تو فریقین کی فوجیں اکٹھی تھیں اور آپس میں ایسی لڑائی ہوئی کہ انارس نے شکست فاحش کھائی اور مصر والوں کو جو باغی طاغی تھے کمال نقصان پہنچا اور انارس کا یہ حال ہوا کہ اگرچہ میگابیسیس کے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا مگر وہ شکست کھاتے ہی ایتھنز والوں کے ساتھ اُن مصریوں سمیت جو اُسکے ساتھ جانے پر راضی تھے بے ساختہ چل دیا اور شہر بائیلّس میں جو جزیرہ پر آساییتس میں واقع تھا گرتا پڑتا پہنچا اس جزیرہ کے اُس پاس دریائے نیل کی دو شاخیں جہاز رانی کے قابل تھیں چنانچہ منجملہ اُن کے ایک طرف میں ایتھنز والے بیڑہ اپنا لیگئے اور دشمنوں کے حملہ سے آپ کو محفوظ رکھا اور ڈیڑہ برس تک محصوری میں گزارا *

حاصل یہ کہ بعد اس لڑائی کے تمام مصری حلقہ بگوش ہوئے اور آرٹازکسیز نے دوبارہ اُنکو بلا کر بسایا مگر ایک شخص ایمرتیس نامی نے جو تھوڑے سے لوگ ہمراہ اُسکے تھے بادشاہ کی اطاعت نکی اور بجائے خود محفوظ مقاموں میں رہا اس لیے کہ وہ شخص ایسے مقام محفوظ میں بیٹھا تھا کہ اُسکی رہ گزر میں ٹیچر اور دلدل اتنی تھی کہ ایرانی لوگ اُسکے پاس بھی پھٹکنے نہ پاتے تھے اور ایمرتیس کا محاصرہ بھی اب تک چلا جاتا تھا مگر محصوروں کی حسن تدبیر اور کمال شجاعت سے ایرانی اگے نہ بڑھ سکتے تھے انجام کار یہہ ہوا کہ ایرانیوں نے وہ تدبیر معقول نکالی کہ اُسکے ذریعہ سے وہ مدعاے شکرف جو زور و قوت سے بر آمد نہ ہو سکتا تھا بخوبی حاصل ہوا یعنی نیل کے اُس بازو میں جسمیں ایتھنز والے پڑے ہوئے تھے بہت سی نہریں کھودیں اور اُس جزیرہ میں فوج اپنی لیتجانے کو راستہ نکالا اور انارس نے یہہ سوچ سمجھکر کہ اب دم درود باقی نہیں رہا کام کا خاتمہ ہو چکا بایں شرط آپ کو میگابیسیس بہادر کے حوالہ کیا کہ میرے اور تمام مصریوں اور تخصیناً پچاس ایتھنز والوں کی جان بخشی ہووے اور باقی فوج جو چھ ہزار آدمیوں کے قریب تھے بجائے خود مستقل رہے اور اطاعت نہ کی بلکہ اُنہوں نے جہاز اپنے جلا دیئے اور

فلواریس پکڑ کر یہہ ارادہ مصمم کیا کہ مثل اُن لیسیدیمین والوں کے جنہوں نے اطاعت قبول نہ کی اور ننگ و نام پر جانیں اپنی قربان کر دیں یعنی تھرماسیلی پر تکرے تکرے ہوئے ہم بھی اپنی جانیں ننگ و ناموس پر گنوائیں جب کہ ایرانیوں نے یہہ ارادہ اُن کا دریافت کیا تو مقابلہ انکا مناسب نہ سمجھا آخر کار صلح کی شرطیں پیش کی گئیں اور اس وعدہ نے قرار پایا کہ اگر وہ مصر چھوڑ دیں تو بے کھتکے اپنے ملک کو خواہ براہ تری خواہ براہ خشکی چلے جاویں چنانچہ اُن لوگوں نے شرط مذکور کو قبول کیا اور شہر بائیبلاس اور تمام جزیرہ کو چھوڑ چھاڑ کر سمندر کی راہ راہ پہلے سریں کو گئے اور بعد اُسکے یونان کو روانہ ہوئے مگر اس لڑائی میں بہت سے ایرانی مارے گئے *

واضح ہو کہ صرف اسی موقع خاص پر ایتھنز والوں نے ضرر نہیں پایا بلکہ ایک اور مقام پر بھی بہت سا نقصان اُٹھایا تفصیل اُسکی یہہ ہے کہ ایک اور بیڑہ پچاس جہازوں کا جو اِن محصورونکی کمک کے لیئے دریائے نیل کے ایک بازو میں بمراد خلاص اُنکے روانہ ہوا تھا وہ قضاکار اُسوقت پہنچا کہ یہہ محصور اپنے جان و مال کو ایرانیوں کے حوالہ کر چکے تھے اور بیڑے والے استحال سے اصلاً آگاہ نہ تھے اور جوں ہی کہ یہہ بیڑہ وہاں پہنچا تو وہ ایرانی بیڑہ والے جو سمندر میں پڑے ہوئے تھے پیچھے اُسکے ہل پڑے اور وہ ایرانی جو کناروں پر پڑاؤ ڈالے پڑے تھے تیروں کی بوچھاریں برسانے لگے غرض کہ جو جہاز اُنکے غنیم کے بیڑہ میں ہو کر گذر گئے وہ سلامت رہے باقی سارے تباہ ہو گئے اور اسی طور پر یہہ لڑائی ایتھنز والوں سے چہہ برس تک مصر میں قائم رہی اور بعد اُسکے تمام ہوئی اور وہ حکومت ایران کی سلطنت میں شامل ہو کر آرتازرکسیز کے عہد سلطنت تک جسکا جب بیسواں برس تھا اُسی دھنگو قائم رہی مگر وہ قیدی جو اس لڑائی میں اسیر پنچہ بلا ہوئے تھے انجام اُنکا برا ہوا *

پانچویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ بادشاہ نے خلاف شرایع

عہد نامہ کے انارس کو اپنی والدہ کے حوالہ

کیا اور میگابیسس اسبات سے نہایت رنجیدہ ہوا

بعد اس فتح کے جو ملازماں دولت کو نصیب ہوئی جناب والدہ

ماجدہ بادشاہ کی اس بات پر مصر رہی کہ وہ انارس اور ایتھنز والوں کو اس کے حوالہ کرے تاکہ اپنے بیٹے ایکمینیز کے نام پر جو لڑائی میں کام آیا تھا اُن کو قربان کرے مگر بادشاہ پانچ برس تک قول و قرار پر مستقل رہا اور والدہ کا کہنا نہ مانا مگر آخر کار اُنکو حوالہ اُس کے کیا یہہ بادشاہ کتنا بودا اور کس قدر بے سمجھے تھا کہ بدوں ملاحظہ قوانین جہانبانی کے صرف اتنی بات پر کہ اُسکی والدہ جو کمال بے انصاف و بیوجم تھی ناراض نہو شرایط مندرجہ عہد نامہ کو جو نہایت جانچ تول سے قرار پائی تھیں بات کی بات میں توڑ دیں حاصل یہہ کہ اُسکی والدہ نے جو آدمیت سے یہہہ نرکتے تھے انارس کو پہانسی چھڑایا اور باقیوں کے سرقلم کوائے میگابیسیس وقوع حادثہ مذکورہ سے اس لیئے نہایت ناراض ہوا کہ اُس نے اُن لوگوں سے یہہ قول قسم کیا تھا کہ تمکو اصلاً ضرر نہ پہنچیکا اور برخلاف اُس کے ظہور میں آیا اور کمال ذلت اُسکی ہوئی یہاں تک کہ وہ غیرت کا مارا دربار سے الگ ہوکر ملک شام کو چلا گیا جہاں کا وہ عامل تھا اور اس لیئے کہ وہ نہایت رنجیدہ تھا فوجیں بھرتی کر کے علانیہ باغی ہوا اور بادشاہ کا مقابلہ چاہا بادشاہ نے گوشمالی اُسکی چاہی اور اوسائیرس بہادر کو جو بڑا درباری افسر تھا دولاکھ فوج سمیت اُس کے مقابلہ پر روانہ کیا چنانچہ جب طرفین کا مقابلہ ہوا تو اوسائیرس زخمی ہوکر پکڑا گیا اور فوج اُسکی بھاگ گئی بادشاہ نے اوسائیرس کو طلب فرمایا اور میگابیسیس نے یہہ آدمیت برتی کہ بعد اندمال زخموں کے کمال توقیر و تعظیم سے اُسکو ارسال خدمت کیا بعد اُس کے بادشاہ نے دوسرے سال اپنے بھائی آرٹیریئس کے بیٹے میناسٹینس کو جو بابل کا ناظم تھا سپہ سالار مقرر فرما کے باغیوں کی گوشمالی کے لیئے روانہ فرمایا مگر انجام اُسکا وہی ہوا جو پہلے کا ہوا تھا یعنی میگابیسیس بہادر نے اُسکو شکست فاحش دی اور وہ میدان سے بھاگ نکلا اور اُسوقت بھی ویسی ہی فتح کامل نصیب ہوئی جیسے کہ پہلے ہوئی تھی غرض کہ جب بادشاہ نے یہہ دیکھا کہ بزور شمشیر اُسکا مطیع کرنا نہایت دشوار ہے تو اُس نے اپنے بھائی آرٹیریئس اور اپنی بہن آمیتس کو جو میگابیسیس کی بی بی تھی اور علاوہ اُن کے اور بہت سے اراکین سلطنت کو اُس کے سمجھانیکے لیئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ آئے اور اپنی مراد پر کامیاب ہوئے اور بادشاہ نے قصور اُس کا معاف فرمایا اور دربار میں آنے جانے لگا *

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ بادشاہ شیر کے شکار کو تشریف لیگئے تھے حسب اتفاق ایک شیر اپنے پچھلے پاؤ پر کپڑا ہوا اور ظاہر حال یہہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ پر حملہ کرے میگابیسیس نے بادشاہ کو خوف کی حالت میں دیکھ کر باقتضای حکم اُس محبت کے جو بادشاہ سے رکھتا تھا شیر کے ایک تیر ایسا مارا کہ وہ کھا کر مرگیا بادشاہ نے بحیلہ گستاخی کہ اُسے بلا اجازت تیر لگانے میں سبقت کی یہہ حکم کیا کہ کہ میگابیسیس کا سر قلم کیا جاوے مگر بادشاہ کی ہمیشہ امیتس نے کمال سعی اور کوشش اور ہزار جد و جہد سے وہ حکم اُسکا منسوخ کرایا اور باوجود اس سعی و کوشش کے ہمیشہ کے لیئے جلا وطن کیا گیا چنانچہ بہ حکم اُس حکم نافذ کے وہ سردار بیگناہ شہر سرتا میں جو بھٹیوہ قلم کے کنارے پر واقع ہے بایں مراد بھیجا گیا کہ کام ناکام اپنے دن وہیں پورے کرے بعد اُس کے جب پانچ برس پورے ہوئے تو وہ جزامیوں کا بھیس بنا کر سوسہ کو بھاگ آیا اور اپنی بی بی اور ساس کے ذریعہ سے مورد الطاف سلطانی کا ہوا اور چند سال اپنی عمر کے بسر کر کے چہترہویں سال اُسے انتقال کیا اور اُسکے مرجانے سے یاران شاطر اور درباریان پسندیدہ کو فہایت رنج ہوا اس لیئے کہ یہہ بہادر تمام سلطنت میں لایق و فایق اور سردار ذی وقار تھا یہاں تک کہ خود بادشاہ کو تاج سلطنت اور لطف حیات چند روزہ اُسی کے ذریعہ سے حاصل تھا اور اصل یہہ ہے کہ بادشاہ کا ممنون ہونا اور رعیت کا محسن ہونا کمال اندیشہ کا مقام ہے اور یہی باعث تھا کہ میگابیسیس ایسی ایسی بلاؤں میں مبتلا رہا *

کمال تعجب کا مقام ہے کہ آرتا زرخیز سا بادشاہ ایسی حرکت کا مرتکب ہووے کہ ایک دربارے سردار سے صرف اتنے قصور پر کہ اُسے شکار پر پہلے وار کیا اس قدر ناخوش ہووے کہ قتل و جلا وطنی کا حکم کرے یہہ کام اُسکا بادشاہوں کی شان و لیاقت کے خلاف تھا مگر تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ایسی بہت سی باتیں واقع ہوئیں اور مؤلف یقین پر آمادہ ہے جیسے کہ پلوتارک کا بیان ہی کہ بادشاہ اس حرکت ناشایستہ سے کمال پشیمان ہوا چنانچہ اُسکی تلافی کے لیئے یہہ عام حتم دیا کہ آیندہ کو جو کوئی شکار میں ہمارے ہمراہ ہووے تو درحورت دستیابی موقع کے یہہ صاف اجازت ہے کہ وہ شکار پر پہلے اپنی برچہ کا حربہ کرے

پلوٹارک لکھتا ہے کہ یہہ ایرانی بادشاہ اس قسم کے حکم میں سب سے پہلے تھا *

چھٹی فصل

اسبات کے بیان میں کہ بادشاہ آرتا زرکسیز نے
حضرت عزرا علیہ السلام کو یورشلیم یعنی بیت المقدس
میں بھیجا اور بعد اُسکے حضرت نہمیا علیہ السلام
کو روانہ کیا

پہلے اس سے کہ مؤلف ایرانیوں اور یونانیوں کی تاریخ کو قلم وقایع رقم کے حوالہ کرے تہوڑے لفظوں میں بہت سی وہ باتیں جو بندگان خدا یعنی بنی اسرائیل کے ساتھ اول عہد سلطنت بادشاہ سے بیس برس کے اندر اندر جو بڑا حصہ اس بادشاہ والا جاہ کی تاریخ کا ہے ظہور میں آئیں بلا تصنع قلمبند کی جاتی ہیں خلاصہ اُس کا یہہ کہ ساتویں سال جلوس میمنت مانوس اس بادشاہ عالیبتجاہ کے حضرت عزرا علیہ السلام نے وزیروں امیروں سے مل جلکر حضور بادشاہ سے یہہ خدمت والادرجت حاصل کی کہ وہ اُن یہودیوں سمیت یورشلیم میں جاویں جو کمال شوق و ذوق سے ساتھ اُنکے جانا چاہتے ہیں اور پہنچنے کے ساتھ طرز حکومت اور رسم یہودیت حسب اپنے قاعدوں کے جاری کریں حسب و نسب اُنکا بہت ٹھیک ٹھاک تھا چنانچہ نسب کی صورت یہہ ہے کہ وہ اُن سریہ کاہن یعنی بیت المقدس کے متجاور کی نسل میں تھے جو یورشلیم میں ہنگام غارتگری بخت نصر کے یہاں تک مشہور و معروف تھے کہ وہ یہی قتل کرائے گئے تھے اور حسب کی یہہ کیفیت ہے کہ بڑے زبردست فاضل اور نہایت خدا پرست آدمی اور بغایت ماهر احکام شرایع یعنی نبی تھے اور کہ تمام یہودیوں میں معزز و ممتاز اور بانی نسبت معروف و مشہور تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کے قانونوں کو جو خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو عنایت فرمائی بخوبی جانتے ہیں غرض کہ وہ دانشمند خدا پرست مقام بابل کے اُن تحفوں اور نذرانوں سمیت جو خود بادشاہ اور اُس کے درباریوں اور اُن یہودیوں نے جو بابل میں ٹھہرے تھے یورشلیم پر چڑھانیکے لیئے دیئے تھے روانہ ہوئے اور وہاں پہنچکر سارے

تصفہ تحایف و ہمان کے مجاوروں کو کمال امانت و دیانت سے تفویض کیئے اور وہ فرمان حکومت کا جو بادشاہ نے اُنکو عنایت فرمایا تھا اُسکے ملاحظہ سے یہہ واضح ہوتا ہے کہ وہ بادشاہ خدائے بنی اسرائیل کا کمال لحاظ و پاس کرتا تھا اسلیئے کہ اُس میں تمام افسروں کے لیئے یہہ تاکید شدید مندرج تھی کہ یہودیوں کو جو چیز اُنکی پرستش کے واسطے درکار و ضروری ہو وہ اُس میں اُنکی مدد کریں اور گو نہ تساہل روا نہ کریں اور لفظ اُسکے یہہ تھے کہ کمال ہوشیاری سے تمام ضروری چیزیں حسب قوانین متبرہ خدائے تعالیٰ ہم پہنچا کر خدائے تعالیٰ کے نام پر چڑھائی جاویں تاکہ قہر عالم سوز اُس کا بادشاہ اور بادشاہ کے بال بچوں پر نازل نہو اور اسی حکم سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہہ اختیار اُنکو دیا گیا تھا کہ یہودیوں کی حکومت و ملت کو حسب قوانین موسیٰ علیہ السلام کے قائم کریں اور ایسے ایسے قاضی اور مفتی متجربوں کی سزادینے کے لیئے مقبر کریں کہ صرف اُن کو یہی اختیار حاصل نہو کہ وہ متجربوں کو سزادیں اور گھر باہر اُن کا ضبط کریں بلکہ باوجود اس کے چلاوطن کرنے اور قتل کے فتویٰ دینے کی بھی بحیثیت اُن جرموں کے جو اُن سے صادر ہوویں مجاز و مختار ہوں غرض کہ یہہ تمام اختیارات حضرت عزرا کو عنایت ہوئے تھے چنانچہ وہ کمال ہوشیاری اور غایت دیانت داری سے تیرہ برس تک کار بند رہے *

یہاں تک کہ حضرت نہمیا علیہ السلام کو جو حسن لیاقت اور کمال عبادت میں شہرہ آفاق تھے بادشاہ کی حضور سے ساقی کی خدمت ملی اور ایرانیوں میں یہہ خدمت برے پایہ کی خدمت تھی اس لیئے کہ بڑے بڑے حقوق اس سے متعلق تھے یعنی وہ اکثر اوقات بادشاہ کی حضوری میں حاضر رہتے تھے اور وقت مناسب دیکھ بھال کو جو کچھ چاہتے وہ کہہ سکتے تھے مگر باوجود ایسے منصب عالی اور موجودگی اپنے خاندان عالی شان کے اُس بیگانہ ملک میں ملک و مال اپنے بزرگوں کا اور دین و کیش اپنے آبار اجداد کا ہرگز فراموش نہوتا تھا اور ایک جانب کی محبت اور دوسری طرف کی گرم جوشی کم نہوتی تھی یہاں تک کہ یورشلم کا دھیاں اُنکو ہمیشہ رہتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ چند یہودی اُنکے پاس آئے اور حالات اُس شہر کے بیان کیئے تو اُن کے بیان سے خرابی اس شہر کی واضح ہوئی حاصل اُس کا

یہہ تھا کہ شہر کی فصیلیں گرگنیں دروازے جل گئے دشمنوں کے ہاتھ سے
 رہنے والوں کا ناک میں دم ہے اور کام ناکام ہمسایوں کی بولیاں ٹھولیاں
 سنتے ہیں بھائی بندونکے رنج و آفت سہنے اور مبتلاے خوف و ہراس
 رہنے نے اتنا اثر کیا کہ ہر خدا ترس خدا پرست اُسکو سمجھ سکتا ہے
 چنانچہ ایکروز ایسا اتفاق ہوا کہ وہ بادشاہ کی خدمت میں حسب
 عادت حاضر تھے بادشاہ نے اُنکو غمگین دیکھ کر سبب دریافت فرمایا
 یہہ دریافت کرنا بادشاہ کا دلیل اسباب کی تھی کہ بادشاہ کے جی میں
 اتنا رحم و ترحم تھا کہ وہ اکثر بادشاہوں میں بہت تہوڑا ہوتا ہے اور
 حقیقت یہہ ہے کہ یہی برگزیدہ صفت تمام صنتوں میں مستثنیٰ ہے غرض
 کہ حضرت نہمیا نے موقع مناسب پا کر تمام خرابی اُس ملک کی
 کھائی کھلی بیان کی اور کوئی دقیقہ باقی نہچھوڑا اور بعد اُس
 نے یہہ درخواست کی کہ آپ اجازت دیں کہ میں یورشلم کو جاؤں
 اور فصیلوں کی مرمت دروں ایران کے پہلے بادشاہوں نے یورشلم کے
 معابد کی دوبارہ تعمیر کی اجازت فرمائی اور فصیلوں کے بنانے کا حکم
 ندیا مگر آرتازکسیز نے خلاف اُنکے کیا کہ فصیل و دروازہ کا حکم دیا
 اور تعمیل حکم کے لیئے حضرت نہمیا کو یہودیوں کا حاکم مقرر کیا اور
 مزید عزت کے لیئے یہہ بھی حکم دیا کہ ایکدستہ سواروں کا بافسری کسی
 انسر کے ساتھ اُن کے بھیجتا جاوے علاوہ اُس کے بنام اُن گورنروں کے جو
 فرائض کے اس پار حکومت کرتے تھے یہہ احکام نافذ کیئے کہ اس تعمیر کے
 پورا کرنے کے لیئے جسکے واسطے نہمیا کو روانہ کیا ہے ہر طرح کی امداد
 و اعانت کریں حاصل یہہ کہ حضرت نہمیا علیہ السلام نے خدمت مذکورہ
 کو جان و دل سے پورا کیا *

واضح ہو کہ ہم اسی حکم سے جو آرتازکسیز نے اپنے عہد حکومت
 کے بیسویں برس شہر مذکور کی فصیلوں کی دوبارہ تعمیر کے لیئے جاری
 کیا تھا تاریخ اُن ستر ہفتوں کی جو دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی میں
 مذکور ہیں اور بعد اُسکے ظہور عیسیٰ علیہ السلام کا اور قتل اُنکا مندرج
 ہے قائم کرتے ہیں مگر اس مقام پر وہ پیشگوئی بدون اُسکی شرح و بسط
 کے درج کیجاتی ہے اور شرح اُسکی اور کتابوں میں مذکور ہے اس لیئے کہ
 مضمون اُسکا تاریخ ہذا کا کوئی حصہ نہیں *

دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی کا ترجمہ جسمیں عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور کا مذکور ہے نویں باب کے چوبیسویں ورث سے لیکر ستائیسویں ورث تک

۲۴ ہفتاد ہفتے تیری قوم پر اور تیرے مقدس شہر پر شرارت بند کرنیکو اور خطاؤں پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور صداقت ابدی پہنچانیکو اور روایات اور انبیاء کا ختم کرنیکو اور قدوس القدوسین کا مسح کرنیکو معین کیئے گئے ہیں * ۲۵ سو تو بوجہ، اور سمجہ، کہ یورشلم کے بھرانے اور بنانے کا فرمان نکلنے سے المسیح الامیر تلک ہفت ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے بازار اور چوک پھرایا اور بنایا جائیگا پرتنگی کے دنوں میں * ۲۶ اور باسٹھ ہفتے کے بعد مسیح منتطع کیا جائیگا اور اُسکا کچھ نہیں اور لوگ اُس امیر کے جو چڑھ اویگا شہر اور مقدس کو غارت کرینگے اور اُسکی اجل سیلان میں ہوگی اور اجل تک لڑائی خرابیوں کا حکم ہے * ۲۷ اور ایک ہفتہ عہد بہتیروں سے ثابت کریگا اور اُس ہفتہ کا ادعا ذبیحہ اور ہدیہ موقوف کریگا اور مکروشات کے سرے پر غارت گر چڑھ اویگا بلکہ یہاں تک کہ وہ پورا انہدام جسا حکم کیا گیا ہے اُچار پر نازل ہوے *

مختصر یہ کہ جب حضرت عزرا علیہ السلام کو اختیارات کامل حاصل تھے تو کمال توجہ، اُنکی اسباب پر مصروف تھی نہ وہ اپنے مذہب کو حالت اصلی پر پہنچادیں چنانچہ اُنہوں نے توریت مقدس کی ترتیب کمال راستی اور درستی سے کی اور نہایت غور اور تامل سے نظر ثانی اُس میں فرمائی اور دونوں کتابیں تاریخ کی جو واقعات سابقہ متعلقہ بنی اسرائیل پر مشتمل ہیں جمع کر کے تاریخ اپنے زمانہ کی بھی جسکو حضرت نہمیا نے پورا کیا اُن میں شامل کی موسیٰ علیہ السلام نے جو تاریخ لکھنی شروع کی تھی اُسکا خاتمہ انہیں کتابوں میں ہوا اور بعد اُن کے جو مورخ ہوتے گئے اُنہوں نے تاریخ مذکور کو سلسلہ وار یورشلم کی ترمیم تک جاری رکھا مگر بعد اُسکے وہ کتاب مقدس مسلسل نہیں لکھی گئی اور جس عہد میں کہ حضرت عزرا اور حضرت نہمیا کتاب مذکور کے آخری حصہ کو تالیف کرتے تھے تو اُس زمانہ میں ہرودتس صاحب نے جسکو دنیاوی مورخ تاریخ کا موجد قرار دیتے ہیں لکھنا شروع کیا اس سے دیانت ہوتا ہے کہ کفار

مقدس کے پچھلے مؤلف قریب اس زمانہ کے ہوئے جسمیں پہلے یونانی مورخ ہوئے ہیں اور اس زمانہ کے شروع تک حضرت ابرہیم کے وقت تک پندرہ سو برس گزرے تھے ہرودوٹس نے یہودیوں کا ذکر اپنی تاریخ میں درج نہیں کیا اس واسطے کہ یونانی لوگ اُن قوموں کے حالات سے واقف ہونا چاہتے تھے جو جنگ و جدال اور پیشہ تجارت میں مشہور و معروف تھے اور یہودیوں کا اپنی بربادیوں سے ابھی کچھ کچھ سنبھلنا شروع ہوا تھا اس سبب سے یونانیوں نے اُس طرف خیال نکیا *

ساتویں فصل

پرکلیز کے خصلت اور اُن طور و طریقوں کے بیان
میں جو اُس نے رعایا کی دلجوئی کے واسطے
برقرار اُنکے کیئے

اب پھر یونانیوں کے حالات بیان کیئے جاتے ہیں خلاصہ اُنکا یہہ ہی کہ بعد جلاوطنی تھمستکلیز اور وفات پانے ارستائیڈیز کے جسکا زمانہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں شہر ایتھنز میں دو صاحب وقار و حکومت ایک سائمن اور دوسرا پرکلیز بڑے ہوشیار و دانا ہوئے مہجمانہ اُنکے پرکلیز سائمن سے چھوٹا اور چال چلن میں مختلف تھا اور اس لیئے کہ تاریخ آئندہ میں اس شخص کی شان و شوکت کا بہت بڑا مذکور ہی تو دیکھنے والوں کو اس امر کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ وہ شخص اصل نسب میں کون تھا اور کہاں پیدا ہوا اور کہاں پرورش پائی اور رنگ ڈھنگ اُسکی گورنمنٹ کے کیا تھے بیان اُس کا یہہ ہی کہ ماں باپ اُسکے شہر ایتھنز میں نہایت عالی خاندان والاں تھے اور اُسکے باپ زیتھپیس نے مائی کیل پر والی ایران کے بڑے افسر کو شکست دی تھی کیلستھینس کی بھتیجی ایکروستا سے شادی اپنی کی تھی اور یہہ کیلستھینس وہ جوانمرد آدمی ہے جس نے پزسٹریٹس کی آل و اراد کو ایتھنز سے خارج کر کے جمہوری سلطنت قائم کی عرصہ دراز سے پرکلیز کا یہہ ارادہ تھا کہ کار و بار ملکی میں دخیل ہووے اور یہہ دانشمند ایسا تھا کہ اُس نے بڑے بڑے فاضلوں اور خصوص

اینکزاگورس حکیم رہنے والے کیلازومیں سے جو بختاب دانا مشہور و ملقب تھا تعلیم و تربیت پائی تھی اور سنا ہی اینکزاگورس وہ حکیم سلیم الطبع ہی کہ جس نے پہلے پہل معاملات انسانی اور قیام حکومت عالم کو حسب قول بعض حکیموں کے جو یہ بات کہتے ہیں کہ یہ تمام امور اتفاقیہ ہیں تسلیم و قبول نہیں کیا بلکہ قول اُس کا یہہ ہی کہ صانع اُنکا وہ حکیم کامل ہی کہ اُس نے انتظام عالم کو کمال راستی درستی سے ٹھیک ٹھاک کیا اور اپنی مرضی موافق کام کاج کرتا شی اگرچہ رائے پہلے سے بھی یہی تھی مگر شاید اُس نے اصل و اصول اُس کے نہایت عمدہ طوروں پر اوروں کی نسبت مضبوط و مستحکم کیئے اینکزاگورس نے پرکلیز کو وہ فلسفہ جسکو + طبیعیات کہتے ہیں خوب سکھایا تھا جو کارخانہ قدرت سے تعلق رکھتا ہی چنانچہ اُس علم کے ذریعہ سے ایک ایسی قوت نفسانی اور عظمت روحانی حاصل ہوئی کہ جہل و تعصب بیہودہ رسومکو مثل خواب و شگون و خسوف و کسوف و احکام منجمین کے جو اس زمانہ میں رائج و مروج اور لوگوں کے عقیدوں میں داخل ہونے سے معاملات ملکی اور مہمات سپہ گری کی تجویزوں میں رخنہ انداز یا دخل بیجا کی باعث سے اُن تجویزوں کے ظہور و افشا کے مانع تھے بہت برا سمجھنے لگا پلوٹارک کہتا ہے کہ علم کار خانہ قدرت نے جو توہمات جاہلانہ سے پاک صاف ہی پرکلیز سے یہہ ساوک کیا کہ اُسکو ایک اچھے مضبوط دینداری کے ساتھ جسے ہمراہ ایک خیال مستقل لگا رہتا تھا دیوتوں کی طرف متوجہ کیا جیسے کہ اُس نے مستقل توقع کی تھی اگرچہ اُن باتوں کی دیکھ بھال میں کمال تازگی اور نہایت لذت حاصل تھی مگر اُس نے آپکو مثل اور فلسفہ والوں کے فرو رفتہ نکیا بلکہ منتظمونکی مانند شغل اُسکا لکے رکھا اور حقیقت میں وہ شخص اتنا ضابط تھا کہ باوجود اشکال و دشواری ضبط اشتیاق کے فنون و علوم میں حد تحصیل اور مقام اکتساب مقرر کیا کہ اس جگہ تک تحصیل اُسکی ضروری ہی مگر جس لیاقت کی تحصیل میں اُس نے نہایت جد و جہد اپنی صرف کی اور کوئی حد اُسکے لیئے مقرر نہ رکھی وہ فصاحت تھی کیونکہ جو لرگ حکومت کے

+ قدیم زمانہ میں موضوع اس کا علم الہیات کو جانتے تھے جس میں پیلن ذات

بلوی اور ارواح اور نیز اجسام کا بھی ہوتا تھا

خواہاں ہوں اُنکے لیئے اُسکو نہایت ضروری سمجھتا تھا اور حقیقت یہہ ہی کہ ایتھنز سے آزاد ملک میں جن لوگوں میں یہہ لیاقت ہوتی تھی وہ تمام جلسوں میں بطور افسر کے ہوتے تھے اور سارے لوگ اُنکی موافق † وقت دینے کے لیئے مستعد و آمادہ رہتے تھے اور علاوہ اُسکے فصل خصوصیات اور قضائے احکام اُنکی زبان پر تھے مختصر یہہ کہ اختیار اُنکا تمام رعایا کے دلوں پر ہوتا تھا چنانچہ پرکلیز نے اس لیاقت کو اُن لیاقتوں کا منشاء کر دیا جو اینکزاگورس کی خدمت سے حاصل کے تھیں یعنی بتول پلوتارک کے فلسفہ کو علم کلام سے رونق بخشی اور براہین و دلائل کو مضبوط و مستحکم کر دینے لیئے طرح طرح کی فصاحت اور رنگ رنگ کے خوش بیانی سے زیب و زینت عنایت کی *

وہ بہت عرصہ کہ اس فن شریف کی تحصیل میں صرف ہوا تھا اُسکے صرف ہونے کا رنج نہوا اِسلیمے کہ جسقدر اُس سے فائدہ حاصل ہوا اُسقدر کی پرکلیز کو توقع نہ تھی اُس عہد کے ناظم و ناظر صاف صاف کہتے تھے کہ اُسکے بیان و فصاحت میں وہ زور شور ہی کہ رعد و صاعقہ کی مانند اطراف و جوانب یونان میں شور و غل اُسکا تزلزل کا باعث ہوا اور علاوہ اُسکے کلام اُسکے اتنے رمز و کنایات سے لبریز تھے کہ جان و دل پر تاثیر اُسکی پڑتی تھی اور ایک ایسی تحریک اُسکی تقریر سراپا تاثیر سے پیدا ہوتی تھی کہ پورے غونیکے بعد سننے والوں کو اشتعالک دیئے جاتے تھے اور اُسکے بیان میں حسن تقریر کے ساتھ کمال متانت ہوتے تھے سسرور کہتا ہی کہ جب کبھی پرکلیز ایتھنز والوں کی خواہشوں کا کمال درستی سختی سے مقابلہ کرتا تو اُس ناہمواری کو بھی کمال خوش بیانی چرب زبانی سے ہموار و برابر کر دیتا اور رعایا کی خوشامد کرنے والوں کی نسبت جو بے باکی اور بے رحمی سے کوئی بات ایسی ویسی کہتا تو وہ بھی حسن تقریر سے عام پسند ہوتی اور لطف بیان سے دلپذیر ہو جاتی مختصر یہہ کہ شبیریں کلامی اور قوت برہان اُسکی ایسی تھی کہ مقابلہ سکا نہو سکتا تھا اور اِسی سبب سے مشہور تھا کہ دلونکی تسخیر کرنیوالی دیہی تمام اپنی کرشموں سمیت اُسکے لبونپر رہتے تھے نفل ہی کہ ایکروز اُسکے جویف تھیوسیدیدیز سے پوچھا گیا کہ میدان فصاحت میں تو ہر

پہلوان ہی یا پرکلیز اُسے جواب دیا کہ جب کبھی میں اُسکو بچھڑاتا ہوں تو وہ بچھڑنے سے انکار کرتا ہی اور انکار اپنا ایسی پاکیزہ تقریر سے ادا کرتا ہی کہ تمام تماشائی جو وقت پر حاضر ناظر ہوتے ہیں بارصاف اس کے کہ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اُسکو مغلوب دیکھتے ہیں اُنکے دلنشین بھی ہوتا ہی کہ ہوگز نہیں بچھڑا اور ہنگام تقریر وہ جسقدر احتیاط و ہوشیاری کو کام فرماتا تھا اُسی قدر زور و شور بھی ساتھ اُسکے ہوتا تھا اور یہ بات اُسکی مشہور ہی کہ جب کہیں جلسوں میں کلام کرتا تو وہ پہلے دیوتوں سے یہ دعا مانگتا کہ کوئی لفظ ایسا زبان سے نہ نکلے جو مضمون کی خلاف اور رعایا کو ناگوار ہووے اور جب وہ مجلس کا ارادہ کرتا تو چلتے وقت یہہ خطاب اپنی جان سے کرنا کہ اے پرکلیز یہہ بات یاد رکھنا کہ تو اُن لوگوں کے جلسہ میں کلام کرنے جاتا ہی جو کمال ارادہ منش اور مستغنی مزاج ہیں یعنی یونانیوں میں اور یونانیوں میں سے ایتھنز والوں میں جو لگی لپٹی نہیں رکھتے مروج لکھتے ہیں کہ پرکلیز دانشمند نے جو علم و فضل کی ترقی اور تکمیل فصاحت میں جان اپنی لڑائی تو وہ اُن لوگوں کے واسطے جو اچھے اچھے عہدوں کے خواستگار ہیں معقول ہدایت اور برگزیدہ توغیب اور اُن لوگوں کے لیئے جو بحث علم اور کتابوں کے مطالعہ میں پڑے رہتے ہیں اور ہنگام نامردی کسی عہدہ سرکاری کے معاملات اُنکے روزرو پیش ہوتے ہیں تو مزاولت نہونے سے معاملوں کے سمجھنے سے معذور رہتے ہیں بڑی تنبیہ اور نہایت تادیب تصور کیجاتی ہی پلوٹارک نے اپنے رسالہ میں لکھا ہی کہ حکیموں پر فرض و واجب ہی کہ منتظمان ملک کو تعلیم و تربیت میں اور لوگوں کی نسبت ترجیح دیں اسیلئے کہ تعلیم اُنکی تعلیم شہروں اور جمہوری سلطنت کی ہی اور اس بیانکی تصدیق اٹلی اور یونان والوں کی چند مثالوں سے کرتا ہی جنہوں نے علم فلسفہ سے مدد پائی یعنی حکیم اینکزاگورس نے پرکلیز مذکورالصدر اور افلاطون حکیم نے ذایونیسیئس سراکیوز والے اور فیساغورس دقیقہرس نے اکثر سلاطین اٹلی کو تعلیم کیا اور بھلی بھلی باتیں سکھائیں یہانتک کہ کیتو مشہور محاسب نے صرف اسی مطلب کے لیئے وہاں کا سفر کیا جہاں آیتھیودورس سکونت پذیر تھا اور سپرو غارت کنندہ کارتھیج کا یہہ حال تھا کہ پینتیئس حکیم کو اپنے پاس

سے الگ نہ کرتا تھا غرضکہ سلاطین و حکماء میں چولی دامن کا ساتھ رہا۔ منجملہ اور کوششوں کی بڑی کوشش پرکلیز کی اس بات میں تھی کہ ایتھنز والوں کی میل طبیعت دریافت کرے تاکہ جس موقع پر چاہے انکو قابو میں رکھے علاوہ اُسکے اس طریقہ کی چہان بین میں بھی بہت دور دھوپ کی کہ جسکے ذریعہ سے انکی نزدیک اُسکا اعتبار ترقی پاوے چنانچہ متقدمین میں بزرگ لوگ تدبیر و انتظام سلطنت اسی امر پر منحصر سمجھتے تھے بہت سے معاملے جو اُسکے عہد میں واقع ہوئے تو انہیں غور و فکر کرنے سے یہہ دریافت ہوا کہ رعایا کو جور و ستم سے نفرت اور ازاد جینے کی محبت ہی اور اسی سبب سے وہ لوگ اُن لوگوں سے دشمنی رکھتے تھے اور طرح طرح کے شبہ کرتے جو بجائے خود عالی نسب ہوتے اور کوئی لیاقت جسمانی رکھتے یا انکو یا انکے ملنے والوں کو عز و امتیاز حاصل ہوتا مگر پرکلیز کا یہہ حال تھا کہ صرف خوش بیانی میں پزیرتیس کی مانند نتہا بلکہ چہرہ مہرہ اُسکا اور تمام طور و انداز اُسکے اُسکے مشابہ تھے چنانچہ پرانے پرانے ایتھنز والے جنہوں نے اُس ظالم کو بچشم خود دیکھا تھا اسکو دیکھ دیکھ حیران رہا کرتے تھے علاوہ اُسکے یہہ جوان دولت والا اور اصل و نسب والا بھی تھا اور دوست و آشنا اُسکے بڑے بڑے اختیار رکھتے تھے اور اسی نظر سے اُس نے یہہ کام کیا کہ توہمات رعایا کے دفع کرنے کو گورنمنٹ کے معاملوں سے الگ تھلگ رہا اور بڑی بڑی لڑائیوں میں بائمراد مصروف رہا کہ حسن لیاقت ظاہر کرے اور شہر میں رہنے کا کم اتفاق پڑے *

جب کہ پرکلیز نے ارستائیڈیز کو مرا دیکھا اور تھمستکلیز کو جلاوطن اور سائمن کو لڑائیوں میں کمال جوش و خروش سے سرگرم اور بلاد یونان سے خارج و بعید پایا تو پہلے زمانہ کی نسبت زیادہ مطمئن ہوکر سرکاری مجلسوں میں آنے جانے لگا اور لوگوں کی طرفداری بالکل اختیار کی اور یہہ بات اُسکی خواہش نفسانی سے انتہی اسلیئے کہ اختیار کل اُسکو منظور نتہا بلکہ یہہ کام اُس نے اسلیئے اختیار کیا تھا کہ یہہ توہمات لوگوں کے اُسکی نسبت رفع ہو جاویں کہ اُسکو بادشاہ ہونا منظور ہی اس سے زیادہ تو مدعا یہہ تھا کہ جو وقار اور مرتبہ امرا کی شرکت سے سائمن کو حاصل ہو گیا تھا یہہ اُسکا حریف بنے علاوہ اُسکے اُسکے ساتھ چال ڈھال

اپنی بدل دی اور تمام کاموں میں ایسے منتظم آدمی کے رنگ ڈھنگ اختیار کیئے جو سلطنت کے کار و بار میں جی جان سے مصروف رہے اور اپنے ملک کی خدمتگداری میں سرے پانو تک پابند رہے چنانچہ وہ بازاروں میں ایسے وقتوں کے سوا چلتا پھرتا نظر نہ پڑتا کہ وہ لوگوں کی مجلس یا گورنمنٹی کونسل میں جاتا اور دعوتوں کا جانا جلسوں کا اُٹھنا بیٹھنا اور تماشوں میں شریک ہونا جہاں اُسکی دل لگی تھی یکتلم موقوف کیا اور جب تک وہ حاکم اور منصور رہا تب تک دوست آشناؤں کی دعوتوں میں شریک نہوا ہاں ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ اُسکے کسی رشتہ دار کی شادی تھی تو کام ناکام اُسکو وہاں شریک ہونا پڑا وہ یہہ جانتا تھا کہ عوام بالطبع متلوں مزاج ہوتے ہیں جو لوگ کثرت سے اُنکے پاس دھتے سہتے ہیں اُنسے اُنکو بہت سی بے پروائی ہو جاتی ہی اور اُنکے خوش کرنیکی بہت سی آرزو سے آخر کار انسان خوشامدی ہو جاتا ہی اور اُسنے یہہ دیکھا تھا کہ تھمسٹک لیز کو اسی چال چلن سے بہت سا نقصان پہنچا پس اس احتیاط سے پرکلیز مجلسوں میں بہت کم آنا جانا تھا اور لوگوں کے روبرو کبھی کبھی آنا تھا تاکہ اُنکو اشتیاق اُسکا باقی رہے اور اُنکے مزاجوں پر ایک ایسی شوکت رہے کہ وہ ہمیشہ نئی معلوم ہو اور کثرت آمد و رفت اور شدت نشست و برخاست سے پرانی اور نکمی نہوجائے اور کمال دانائی اور ہوشیاری سے برے برے موقع کے لیئے اپنے آپکو بچائے رکھتا تھا اور اسی سبب سے یہہ لوگ یہہ بات کہا کرتے تھے کہ وہ جو بیٹر دیوتے کی نقل کرتا ہی جو دنیا کی حکومت میں بقول بعض حکیموں کے صرف برے برے کاموں میں آپ کو مصروف و سرگرم رکھتا ہے اور چھوٹے چھوٹے کاموں کے انصرام اپنے محکوم دہوتونکو تفویض کرتا ہے اور حقیقت میں پرکلیز کا یہی حال تھا کہ تمام چھوٹے چھوٹے کاموں کی تعمیل اپنے دوستوں اور بعض خوش بیانوں کو تفویض کرتا جو اُسکے انیس جلس اور ہم پیالہ ہم نوالہ تھے اور منجملہ اُن کے ایک شخص افیال نیز بھی تھا *

حاصل یہہ کہ پرکلیز کا یہہ عالم تھا کہ اوقات اپنی لوگوں کی قدر و عنایت کی تحصیل میں صرف کرتا تاکہ سائنس کیسی قدر و منزلت حاصل کرے اور نظیر اُسکی ہو جاوے مگر اُسکی فیاضی اور جوانمردی

کی برابری نکوسکا اسٹیٹ کے مال و دولت کی کثرت سے ایسی ایسی بخششوں کے موقع اُسکو ہاتھ آئے کہ وہ سمجھ میں نہیں آتے اور حد یقین سے خارج ہیں پس اُن بخششوں میں جو سائمن کیا کرتا تھا ہماری وقت کے لوگوں کے فیاضی سے بڑا اختلاف ہے جبکہ پرکلیز نے یہہ دیکھا کہ اسبات خاص میں سائمن کی برابری ممکن نہیں تو اُس نے عوام الناس سے معزز و ممتاز ہونیکے لیئے ایسی راہ نکالی کہ وہ حقیقت میں جائز نہ تھی مگر سائمن کی بخششوں سے کچھ کم مؤثر بھی نہ تھی پرکلیز نے پہلے پہل مفتوحہ اراضیات کو شہریوں پر تقسیم کیا اور اُنکے تماشوں اور نمائشوں کے خرچ و اخراجات کے واسطے سرکاری محاصل تجویز کیئے اور سرکاری عہدوں پر پینشنیں لگادیں چنانچہ لوگوں کو کسقدر روپیہ حاصل ہوتا رہا اور وہ کھیلوں میں صرف کرتے تھے اور علاوہ اُسکے عدالتوں اور سرکاری جلسوں میں حاضر ہونیکا معارضہ پاتے تھے یہہ بات بیان سے خارج ہے کہ اِن بڑی تدبیروں اور بے ذہنگی چالوں سے جنکے ساتھہ برائیوں کو لزوم و ملازمت تھی جمہوری سلطنت کو کسقدر نقصان ہوا ہوگا اِس لیئے کہ اُن نئے قانونوں کے باعث سے علاوہ سرکاری خزانوں کے خالی ہونے کے تمام لوگ عیاش اور قابو سے باہر ہو گئے اور پہلے اُس سے وہ لوگ بڑی حیا والے اور محنت و مشقت سے روپیہ کمانے والے تھے اور چین چان سے بسر کرتے تھے حاصل یہہ کہ ایسی ایسی فطرتوں سے پرکلیز نے لوگوں کے مزاجوں پر اتنا قابو پایا کہ جمہوری سلطنت کے پردہ میں بادشاہانہ اختیار حاصل کیا اور جس سانچہ میں چاہا لوگوں کو ڈھالا چنانچہ اُنکی مجلسوں میں کمال اختیار و نہایت قدرت سے حکومت کرتا تھا ویلریئس میکسیمس صاحب پزستریٹس اور پرکلیز میں اتنا فرق بتاتے ہیں کہ پزستریٹس بزور شمشیر ظالمانہ حکومت کرتا تھا اور پرکلیز اپنی اُس خوش بیانی سے ستم ڈھاتا تھا کہ اُس نے اینکراگورس کے زمانہ میں اُس فہ خاص میں ترقی حاصل کی تھی *

وہ قدر و منزلت جو پرکلیز کو حاصل ہوئی تھی اگرچہ وہ بہت بڑی تھی مگر اُسکے باعث سے ہجو لکھنے والے جو تماشاکھوں میں خاک اُسکی دڑاتے تھے باز نہ آئی اور یہہ امر معلوم نہیں ہوتا کہ اُن ہجو کرنے والوں کو جنہوں نے پرکلیز کو اتنی گستاخی سے برا بھلا کہا کچھ سزا دی گئی ہو

یا جوابدہی میں مایخوذ کیئے گئے ہوں غالب یہہ ہے کہ پرکلیز کی دانائی اور عقل سلیم اسباب پر باعث ہوئی کہ اُس نے مشاعرہ کی بندش کا ارادہ نکیا اور شاعروں کی روک ٹوک نکی ساری غرض یہہ تھی کہ لوگوں کو ظاہری آزادی کے مزہ چھکانے سے راضی رکھے اور اُنکو اس مضمون سے مطلع نہونے دے کہ وہ بیوقوف حقیقت میں غلام اُسکے ہوگئے پرکلیز نے صرف یہانتک اکتفا نکیا بلکہ اُس نے یہہ ارادہ کیا کہ حتی الامکان ایروپیکس کی عدالت کے اختیار کو کم زور کرے جہاں وہ بذات خود میمبر نتھا اِسلئے کہ وہ کبھی † آرکن اور تھس موٹھیٹا اور پول مارک افسر قربانیونکا مقرر نہوا تھا اور جمہوری سلطنت میں یہہ مختلف عہدے ہمیشہ بذریعہ قرعہ اندازی کے حاصل ہوتے تھے اور سوائے اُن لوگوں کے جو ان عہدوں پر مقرر ہوکر کمال عقل و دیانت سے کام کرتی تھی اور کسی ایسے ویسے آدمی کو عدالت ایروپیکس میں عہدہ نہ ملتا تھا جب کہ سائنس وہاں موجود نتھا تو پرکلیز نے موقع پاکر اقبال تیز اپنے ارادہ کو حصول مطلب کے لیئے مشغول کیا اور آخرکار اُس مشہور عدالت کے زور و قوت کو جس میں تمام امیروں کی خاص قوت تھی نقصان پہنچایا اور لوگوں نے ایسے رنگ دھنگ دیکھے بھال کر اور ایسے ایسے بڑے طرنداروں کا سہارا پاکر رسوم و قوانین متروکہ کی اصل و بنیاد کو تھکو بالا کیا اُس عدالت سے بہت سے مقدموں کی سماعت جو وہاں روکار ہوتے تھے چھین لی اور بہت تھوڑے مقدمہ جو نہایت خفیف تھے اُسپر موقوف رکھی اور ساری عدالتوں کے مالک ہوگئے بعد اُسکے جب سائنس ایتھنز میں واپس آیا تو مجلس امرا کی نات بگڑی دیکھی اور نہایت رنجیدہ ہوا چنانچہ اُس نے مجلس مذکور کی بحالی چاہی اور اُسکے قائم کرنیکے لیئے اُس صورت خاص پر جیسے کیلستہینس کے عہد میں صورت پذیر تھی تدبیروں کیں مگر مخالفانوں نے غل مچائی اور اُسکے خلاف پر ما و شما کو آمادہ کیا اور علاوہ اور باتوں

† ایتھنز کی گورنمنٹ میں چند تبدیلیوں کے بعد اختیار کل نو مجسٹریٹوں کو سپرد کیا گیا تھا جو آرکن کہلاتے تھے اور اُنکے اختیار ایک برس تک رھتے تھے اُن میں سے ایک کو رکس کہتے تھے اور دوسرے کو پول مارک اور تیسرے کو آرکن اور یہہ آرکن سب پر اعلیٰ رتبہ رکھتا تھا اور اسی کے نام پر سال کا نام ہوتا تھا اور اُنہیں سے چھہ کا لقب تھس ماتہیٹی ہوتا تھا اور انصرام قوانین اور ذکریوں کا اُن کے اختیار میں ہوتا تھا *

کے اُسکو اسبات سے مطعون و متہم کیا کہ وہ لیبیڈیمس والوں سے ملا ہوا ہے اور خود سائمن نے اس ملامت خاص کا موقع نکالا تھا اس لیئے کہ وہ ایتھنز کے تکلفات پر متوجہ نہ تھا چنانچہ جب کبھی وہ لوگوں سے بات کرتا تھا تو ہمیشہ یہہ چلا کر کہتا تھا کہ اسپارٹا والے ایسا کبھی نہیں کرتی اور ایسے ایسے کلاموں سے بھائی بند اُسکے بدگمان ہوتی تھی اور اُسکو حقیر سمجھتے تھے یہاں تک کہ ایک حادثہ کے باعث سے جس میں وہ چنداں شریک نہ تھا کمال تحقیر اُسکی ہوئی اور نہایت ملامت کا مستحق ہوا *

آٹھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ اسپارٹا میں بڑا زلزلہ واقع ہوا اور اسپارٹا کے غلاموں نے اسپارٹا والوں سے بغاوت کی اور اسپارٹا والوں اور ایتھنز والوں میں عداوت پیدا ہوئی اور سائمن جلاوطن کیا گیا

آرکی ڈیمس کی سلطنت پر پورے چار سال نہ گزرے تھے کہ چوتھے سال میں ایسا بڑا زلزلہ واقع ہوا کہ مثل اُسکی کبھی حادث نہوا تھا یہاں تک کہ جا بجا زمین شق ہوئی اور مکانات منہدم ہو گئے ٹیجیٹس وغیرہ اور پہاڑوں کی جڑیں ہلکیں اور اُنکے تھلکے سے چوٹیاں پھٹ کر نیچے گر گئیں اور تمام بستی کھنڈر ہو گئی مگر پانچ مکان محفوظ رہے اور اس آفت ناگہانی کی ترقی کے واسطے ہیلائٹس نے جو اسپارٹا والوں کے غلام تھے اپنی آزادی چاہی اور اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ہر طرف دور دھوپ کی اور اُن لوگوں کے مارنے کا ارادہ کیا جو زلزلہ کی آفت سے باقی رہے تھے مگر جب کہ اُنہوں نے اسپارٹا والوں کو محفوظ و مسلم پایا جیسے کہ آرکی ڈیمس اُنکے بادشاہ نے کمال دور اندیشی سے اُس پاس اپنے جمع کیا تھا تو وہ غلام نمک حرام پاس پروس کے شہروں میں چلے گئے اور اُس پاس کی قوموں سے رفاقت حاصل کی اور مسینیا والوں کے پھر سے جو اُن دنوں اسپارٹا والوں کی طرف متقابل تھے

اپنے آقاؤں سے علانیہ مقابلہ شروع کیا اور جب کہ یہہ سخت حادثہ پیش آیا تو اسپارٹا والوں نے ایتھنز والوں سے مدد چاہی مگر اقبالیہز نے درخواست اُنکی نامنظور کی اور یہہ بات و اشکاف کہی کہ ایسی بستی کو مدد دینا اور اُسکی آبادی کے درپے ہونا جو ایتھنز کے حریف و مخالف ہووے قرین مصلحت نہیں بلکہ اُسکو ویران و خراب چھوڑنا چاہیئے اور اسپارٹا کی شیختی کو ہمیشہ گھٹانا مناسب ہی مگر سائنس کو ان تدبیروں سے خوف آیا اور بلا تامل اُسنے اپنے ملک کو ترقی دینے پر اسپارٹا کی مدد رسانی کو ترجیح دی چنانچہ برے زور و شور سے یہہ بیان کیا کہ یہہ محتض نادانی اور خلاف عقل سلیم ہی کہ یونان کو لنگڑا چھوڑا جاوے اور ایتھنز کو ہمسرہ بدون رکھا جاوے غرض کہ لوگ اُسکی باتوں میں اُگئے اور مدد رسانی پر آمادہ ہوئے اور حقیقت یہہ تھی کہ اسپارٹا اور ایتھنز دونوں شہر ایسے دور کی تھے کہ اُنپر یونان ٹھہری ہوئی تھی اُن میں سے اگر ایک ضائع ہو جاوے تو باقی محتض بیکار رہ جاویں اور یہہ بھی درست ہی کہ ایتھنز والے اپنے بخت و اقبال پر اتنے بھولے ہوئے تھے اور ایسے مغرور دلاور تھے کہ اُنکو ایک حریف کی حاجت ضرور تھی اور اس مطلب کے واسطے اسپارٹا کے سوا کوئی شہر ایسا مناسب نہ تھا کہ ایتھنز کا جوہر قرار دیا جاتا حاصل کلام یہہ کہ سائنس بہادر چار ہزار سپاہی لیکر اسپارٹا والوں کی مدد کو روانہ ہوا *

اس مقام پر اُس رعب داب کی مثال پاتے ہیں جو عمدہ لیاقت والوں کو کسی سلطنت میں حاصل ہو جاتا ہی جب کہ ذات اُس کی حسن و خوبی سے آراستہ اور عقل و دیانت اور کمال استغنا سے پیراستہ ہووے اور ملک کی خیر خواہی میں سراپا مصروف اور نہایت مشغول رہے توضیح اُسکی یہہ ہی کہ سائنس یہاں تک غالب آیا کہ ایتھنز والوں کے دلوں میں وہ عمدہ عمدہ رائیں بٹھائیں کہ بحسب ظاہر اُنکے فائدوں کی مزاحمت تھیں اور یہہ کام اُسنے برخلاف اُن لوگوں کی صلاح و مشورہ کے کیئے جو در پردہ اُس سے رشک و حسد کرتے تھے اور رشک ایسی چیز ہی کہ ایسے مقاموں پر کمال زور و شور سے ظاہر ہوتا ہی اور بذریعہ زور حکومت کے جو اُسکی خوبیوں سے حاصل ہوا تھا لوگوں کو ایسے اختیارات ملک سے باز رکھا جو انصاف و مروت سے خلاف ہیں اور حسن تدبیر سے اُنکو

عالمی ہمت کیا اور اُن تدبیروں سے اُنکو باز رکھا جسے ایک قوم اپنے ہمسایوں کی خرابی کو اپنا فائدہ سمجھتی ہی اور اُس فائدہ کے حصول کے لئے اُسکو اسلامیہ اجازت ہوتی ہی کہ اُس میں ملک کی خیر خواہی متصور ہوتی ہی بلکہ وہ ہلائی اسباب پر باعث ہوتی ہی کہ اُس فائدہ کو ہاتھ سے دینا نچاہیئے فی الحقیقت سائنس دانسمند کے مشورے انصاف و دانائی سے بھری ہوئی تھی لیکن کمال تعجب ہی کہ اُس نے کسطرح سے اتنا تسلط پایا کہ اپنے مشوروں کو تمام لوگوں سے پسند کرایا کیونکہ یہہ ایک ایسی بڑی بات ہی کہ نہایت فہمیدہ، سنجیدہ، امیروں کی مجلس کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہی *

بعد اُسکے تھوڑا عرصہ گزرا کہ اسپارٹا والوں نے ایتھنز والوں سے بمقابلہ مسینیا والوں اور اپنے غلاموں کے جو اتھوما پر قابض و متصرف ہوئے تھے دوسری مرتبہ مدد چاہی چنانچہ فوج اُنکی مدد کو روانہ ہوئی مگر اسپارٹا والوں نے سائنس والی فوج کی شان و شوکت اور زور و قوت دیکھ بھالکر اندیشہ کیا اور اُس فوج کو نہایت ازردہ کیا یعنی اُنکو بایں تہمت واپس کیا کہ نیت اُنکی صاف خالص نہیں اور کچھ عجب نہیں کہ وہ ہم پر ہی حملہ کریں حاصل یہہ کہ ایتھنز والے نیلے پیلے ہوئے اور کام ناکام واپس آئے اور اُسی روز سے عداوت قائم ہوئی اور اُن لوگوں کے دشمن ہوئے جو اسپارٹا والوں کی طرفداری کریں چنانچہ پہلے پہل اس بڑے مطلب کو یوں حاصل کیا کہ سائنس کو دیس نکالا دیا اور یہہ اول موقع ہی کہ طرفین میں عداوت نے ظہور کیا اور بعد اُسکی روز بروز ترقی ہوتی رہی اور با وصف اُسکے کہ عہد و پیمان کے ذریعوں اور قول و قسم کے وسیلوں سے جنکے باعث سے بغض و عداوت کے ثمرے اور رشک و حسد کے نتیجے ظاہر نہ ہوئے چند سال لڑائی ملتوی رہی اور آخر کار پلي پونیسس کی لڑائی میں کمال زور شور اور نہایت دھوم دھام سے ظہور انکا ہوا جو لوگ کہ اتھوما میں محصور تھے اور دس برس تک محصور رہے انجام اُنکا یہہ ہوا کہ لیسیدیمس والوں کے مطیع ہوئے اور بایں شرط اُنکی جان بخشی ہوئی کہ پلي پونیسس کو نجانا مگر ایتھنز والوں نے لیسیدیمس والوں کے جلانے اور بہرگانے کو بال بچوں سمیت اُنکو پناہ دی اور ناپکتس میں اُنکو بسایا جسپر وہ ابھی متصرف ہوئے تھے اور اُسی اثنا میں مکارا کے باشندے اسپارٹا والوں کو چھوڑ چھڑ کر ایتھنز والوں

کے پاس آگئے اور علیٰ ہذا التیاس بہت سے صوبہ طرفین کے ایک دوسرے کے ممدومعاون ہوئے اور بہت سی لڑائیاں واقع ہوئیں کہ منجملہ اُنکے تناگرا واقع بیوشیا کی لڑائی مشہور و معروف ہے یہاں تک کہ ڈایوڈورس صاحب اس لڑائی کو اُن بڑی لڑائیوں کا نظیر بتاتے ہیں جو ماراٹھن اور پلاٹھیہ پر واقع ہوئیں تھیں اور اُنہیں مائیرونی ڈیز ایتھنز والے نے اسپارٹا والوں کو جو تھیبس والوں کی مدد کو آئے تھے شکست فاحش دی تھی *

اسی موقع پر سائمن نے یہہ کام کیا کہ حکم جلاوطنی سے آپ کو آزاد سمجھ کر تھوڑے سے سپاہی ساتھ لیئے اور اپنے ملک کی خدمت گزار کی کو مقدم سمجھ کر ایتھنز والوں کی فوج میں شریک ہوا اور لڑنیکو بے تکلف چلا آیا مگر اُسکے مخالفوں نے اُسکو نکل جانیکا حکم دیا اور اسپر اُسنے اپنے دشمنوں کو جو مثل اُسکے بایں تہمت متہم تھے کہ شکو فریب دیکر اسپارٹا والوں کو فائدہ پہنچاویں گے یہہ نصیحت فرمائی کہ جہاں تک تم سے ممکن ہو غنیم کے مقابلہ سے کوتاہی نہ کرنا اور کمال دلوری دلدوری سے لڑنا تاکہ تمہاری نیکنامی واضح ہو جاوے اور تمہارے بیٹائی بندوں کے دل صاف ہو جاویں اور شک شکوک اُنکے دلوں سے جاتے رہیں چنانچہ بعد اس نصیحت کے بہادر دلوروں نے جو کل سو سپاہی تھے جوش خروش میں آکر زرہ بکتر اُسکا اُس سے طلب کیا اور اپنی تھوڑی جمعیت میں بایں غرض رکھا کہ لوگوں کو یہہ خیال رہے کہ سودار اُن کا اُنکے پاس موجود ہے اور بعد اُسکے ایسی بہادری سے لڑے کہ سارے کام آئے اور ایتھنز والوں کو انکے مارے جانے کا فہایت رنج ہوا اور یہہ افسوس دامنگیر حال ہوا کہ ہم لوگوں نے مفت اُنکو ملزم اور ناحق اُنکو متہم کیا *

واضح ہو کہ مولف نے بہت سے چھوٹے چھوٹے واقعوں کو جو کار آمد نتیجہ بیان نہیں کیا *

نویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ سائمن بلایا گیا اور اُس نے
ایتمنز والوں اور اسپارٹا والوں میں صلح کرائی
اور بہت سی فتوحات حاصل کیں کہ
اُنکے باعث سے آرتازرکسیز نے صلح چاہی
اور یونانیوں کو اُس کے سبب بڑی
عزت حاصل ہوئی اور سائمن نے
وفات پائی

جب کہ سائمن کی جلاوطنی پر پانچ برس گزرے اور ایتمنز والوں کو
اُسکی حاجت قوی ہوئی تو وہ اُسکے خواستگار ہوئے چنانچہ خود پرکلیز
نے اپنی تجویز سے اُسکی طلبی کا حکم جاری کیا اور دست خاص سے
تحریر فرمایا پلوٹارک کہتے ہیں کہ اُس زمانہ کے لڑائی جھگڑے ایسے اعتدال
پر ہوتے تھے کہ جسوقت ملک کی بھلائی باعث ہوتی تھی تو ایسے
آسانی سے پاک صاف ہو جاتے تھے جیسے کہ اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے
اور کیسی عمدہ بات تھی کہ بلند نظری جو انسان کی خواہشوں میں سے
بڑی خواہش ہے ضرورت وقت کی مطیع ہوتی تھی اور سبکی حاجتوں کے
موافق کام دیتے تھے حاصل کلام یہ کہ سائمن حسب الطلب اُنکے چلا آیا
اور وہ شرارے جو یونانیوں میں چابجا پہلے ہوئے تھے اُنکو بجھادیا اور
دونوں شہر والوں میں صلح کرادی اور دونوں کو طرح طرح سے فہمایش
کی اور اسبات کا عہد لیا کہ پانچ برس تک نہ لڑینگے اور ایتمنز والوں کو جو
فتوحات متعددہ سے مغرور و متکبر ہو گئے تھے پاس پروس کی لڑائیوں سے باز
رکھنے کے لیئے تمام یونانیوں کے دشمن کے مقابلہ پر دور لیجانا مناسب سمجھا
یہ ایک معتول طریقہ اُنکو جنگ و جدال کے عادی رکھنے اور مال و دولت
سے معذور کرنے کا تھا چنانچہ دوسرے جہازوں کا بیڑہ لیکر سمندر کی راہ راہ چلا
اور منہجملہ اُنکے ساتھ جہاز اُس نے ایمر تینس کی مدد رسانی کے لیئے مصر

کو روانہ کیئے اور باقی جہاز اپنے ہمراہ لیکر جزیرہ سائیپرس کا ارادہ کیا اور حال یہہ تھا کہ آرٹائیڈس اُن روزوں تین سو جہازوں کے بیڑہ پر حکمرانی کرتا تھا اور میگابیسیس ارتازرکسیز کا دوسرا سردار تین لاکھ فوج لیئے ہوئے سیلیشیا کے کنارہ پر پڑا تھا جس فوج کو سائمن نے مصر کو روانہ کیا جس وقت وہ اُسکے بیڑے میں شامل ہوگئی اُسوقت وہ روانہ ہوا اور آرٹائیڈس پر حملہ کیا اور کوئی سو جہاز اُنکے چھین لیئے اور بہت سے جہازوں کو غرق آب کیا اور باقی رہے سہونکو فنشیا کے کناروں تک مارتا دباتا چلا گیا اور یہہ فتح دوسری فتح کا مقدمہ تھا اور ہنگام معاودت سیلیشیا کی جانب توجہ کی اور میگابیسیس پر دھاوا کیا اور اُسکو شکست فاحش دی اور بہت سے شکست نصیبوں کو تہ تیغ کیا اور بعد اُسکے سائیپرس کو بامراد واپس آیا اور سائیڈیم کا محاصرہ کیا جو کمال مستحکم شہر تھا اور ارادہ یہہ تھا کہ بعد اس جزیرہ کی فتح کے مصر کو جاوے اور وحشیوں کے تمام کارخانوں میں رخنہ ڈالے اس لیئے کہ اُسکے بڑے بڑے ارادہ تھے اور سلطنت ایران کو تباہ کرنے اور اُسکی بات بگاڑنے کا منصوبہ تھا اور جب سے یہہ بات زبان زد خلیق ہوئی تھی کہ تھمستک لیز کو اُسکے مقابلہ میں سپہ سالاری نصیب ہوگی اس سے دلاوری اُسکی درنی ہوگئی اور کامیابی کا یقین کرکے اُسکو اُس سردار کی لیاقتوں کے ساتھ اپنی لیاقتوں کے آزمانے کا موقع ہاتھ آنے کی خوشی حاصل ہوئی لیکن ہم یہہ بات بیان کرچکے ہیں کہ اسی زمانہ میں تھمستک لیز نے آپ کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا *

جب کہ ارتازرکسیز کو اس لڑائی سے بڑے بڑے نقصان پہنچی تو اسنے اس لڑائی سے عاجز ہوکر اپنی کونسل کی صلاح سے لڑائی کے تمام کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے سرداروں کے نام یہہ حکم بھیجا کہ ایتھنز والوں سے ایسی شرطوں پر صلح کرلو جو اپنے حق میں نہایت مفید ہوں چنانچہ میگابیسیس اور ارتائیڈس اُسکے سرداروں نے ایتھنز کو صلح کے واسطہ ایلچی روانہ کیئے پس طرفین نے وکیل مقرر کرکے صلح تہرائی منجملہ اُن کے کالیاس ایتھنز والوں کے وکیلوں کا سردار تھا غرضکہ شرائط مفصلہ ذیل پر صلح نے قرار پایا اول یہہ کہ جسقدر یونانیوں کے شہر ایشیا میں ہیں اُنکو آزادی حاصل ہو اور جو قانون عدالت اور طرز حکومت وہ

پسند کریں اُنہیں اُنکا کوئی مزاحم نہ ہو دوسرے یہہ کہ کوئی ایرانی جہاز لڑائی کا اُن سمندروں میں آنے نہ پڑے جو جزائر سائی ایفیا اور کیلی ڈونیا کے درمیان واقع ہیں یعنی بحر اسود سے پیم فلپا کے کناروں تک اُنکا گذر نہ ہو تیسرے یہہ کہ کوئی سردار ایرانی فوج سمیت اُن سمندروں میں تین دن کی راہ پر آنے نہ پڑے چوتھے یہہ کہ ایتھنز والے کسی حصہ پر ایرانی سلطنت کے حملہ نکرینگے حاصل یہہ کہ شرائط مذکورہ بالا کو طرفین نے تسلیم کیا اور امن چین کا اشتہار دیا گیا اور جب سے کہ ایتھنز والوں نے شہر سارڈس کو جلایا تھا پورے اکیادہ برس لڑائی قائم رہی اور یہ حساب یونانی اور ایرانی ضایع ہوئے *

مگر حسب اتفاق ایسا ہوا کہ جن دنوں عہد و پیمان کے چرچے ہو رہی تھے خواہ کسی بیماری سے خواہ اُس زخم کے مدد سے جو سائیتیم کے محاصرہ میں اُس نے اُتھایا تھا سائمن کا انتقال ہوا اور جبکہ وہ مر نیکیے قریب تھا تو اُس نے اپنے سرداروں کو یہہ حکم دیا کہ فی الفور بیزے سمیت آپکو ایتھنز کی جانب پہنچانا اور میری وفات کو نہایت احتیاط اور کمال ہوشیاری سے چھپانا قریب صواب اور عین مصلحت ہی دیکھو ایسا نہ ہو کہ انتقال میرا ظاہر ہو جاوے غرض کہ یہہ کام ایسی خوبی سے عمل میں آیا کہ اپنے بیگانے اُس سے واقف نہ ہوئے اور کسیکو گمان نہ بھی نہوا اور تمام ماتحت اُسکے ایتھنز کو ایسے صحیح و سالم واپس آئے کہ گویا سائمن زندہ ہی اور وہ اُسکی تحت حکومت چلے آتے ہیں باوصف اُسکے کہ اُسکے انتقال کو بیس روز گذرے تھے *

سائمن کا تمام لوگوں نے افسوس کیا اور اِس لینے مقام تعجب نہیں کہ اُس میں وہ اوصاف حمیدہ تھے جس سے جان کو عظمت ہوتی ہی یعنی وہ نہایت نیک بخت اور دوست وفادار اور اپنی ملک کی بھلائی میں سرگرم تھا اور تدابیر مملکت سے بخوبی واقف اور نہایت منصرم اور کامل سپہ سالار اور باوصف اُسکے کہ بڑے بڑے عہدوں پر معزز ہوا اور بڑی بڑی عزتیں حاصل کیں چال چلن سے تھیک تھا کہ اور نہایت فیاض اور ہر قسم کی نمود و نمایش سے پاک صاف رہا اور باوجود کثرت مال و دولت اور فراوانی جاہ و حشمت کے غریب لوگوں کا ہمائی باپ تھا کہ تمام جائداد اپنی اُنہر نڈار کی مگر غریبوں کے ملنے جانے

سے شرماتا تھا تاریخ میں کوئی بت یا یادگار اُسکا اور خصوص اُن رسمونکا جو تعجبیز و تکفین میں عمل میں آتی ہیں مذکور نہیں مگر وہ چیزیں جنسے بری شان و عزت اُسکی متصور ہو سکتی تھی وہ غریبوں کے آہ نالے تھے اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ امور ایسے دائمی بت ہیں کہ حادثات زمانہ اور سختی ایام سے ضائع نہیں ہوتے اور اُنکے ذریعہ سے بھلی باتوں کی یادگاریاں برسوں تک باقی رہتی ہیں اسلئے کہ نہایت شان و شوکت کے متبرے جو پیتل اور سنگ مرمر سے بد چلن برے لوگوں کی فخر و عزت کے لیئے بنائے جاتے ہیں انجام اُنکا یہہ ہوتا ہی کہ پچھلے لوگ ایسا ایک گورستان سمجھتے ہیں کہ اُن میں خس و خاشاک کے سوا اور غلاظت و نجاست کے مارواہی کوئی چیز نہیں القصہ وہ ایسا آدمی تھا کہ بعد اُسکے یونان کو برے برے نقصان پہنچے اسلئے کہ سائمن بہادر اُن سرداروں میں پچھلا سردار تھا جنہوں نے وحشیوں کے مقابلہ میں برے برے کار نمایاں کیئے اور اچھی اچھی دلاوریاں دیکھلائیں اور وہ نقصان جو یونان کو بعد اُسکے نصیب ہوئے باعث اُنکا یہہ ہوا کہ باتیں بنانے والوں کے لگانے بجھانے سے جو اُنکے دلوں پر بہت قابو یافتہ تھے اور سرکاری محفلوں میں نفاق کے تخم بوتے تھے آپس میں عداوتیں پیدا ہوئیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے چنانچہ انجام اُسکا یہہ ہوا کہ لڑائی تک نوبت پہنچی جسکے برے نتیجوں کی روک تھام کسی نے نہیں کی اور حقیقت میں یہہ بات ایرانیوں کے حق میں نہایت مفید اور یونانیوں کے لیئے بغایت مضر تھی *

دسویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ پرکلیز سے تھیوسیدیدی

کا مقابلہ ہوا اور پرکلیز سے لوگونکو بعض و حسد

پیدا ہوا اور اُسنے آپکو پاک صاف کیا

اور تھیوسیدیدی کو دیس نکالا دیا گیا

جب کہ ایتھنز کے سرداروں نے پرکلیز کی شان و عزت اور ترقی روز افزوں

دیکھی تو اُنہوں نے اُسکو ایسے آدمی سے بہزایا جو تھوڑی مدت اُسکی تکر اُٹھا سکتا تھا اور اُسکی بڑی حکومت کو بادشاہی ہو جانے سے باز رکھ سکتا تھا یعنی تھوسپیڈیز سے اُسکا مقابلہ کرا دیا جو سائمن کا سبلا تھا جسکے عقل و دانائی بہت سے موقعوں پر ظاہر ہوئی تھی اگرچہ جنگی کاموں میں پرکلیز سے مناسبت نہ رکھتا تھا مگر رعب داب میں دونوں مساوی تھے یعنی جس طرح وہ چاہتا اُسی طرح لوگوں کی عقلوں کو اپنا مطیع اور اُنکی مجلسوں کو رہنمائی کرتا تھا اور اِسیلئے کہ وہ شہر سے باہر نہ جاتا تھا اور پرکلیز سے ہمیشہ مخالفانہ پیش آتا تھا امورِ سلطنت پر بہت جلد اُسکے برابر تسلط کر لیا مگر پرکلیز کا یہ عالم تھا کہ رات دن لوگوں کے خوش کرنے میں مصروف رہنے لگا اور ہر کس و ناکس کی آؤ بھگت بہت سی شروع کی اور حتی الامکان لوگوں کی دعوتیں کرتا سیر و تماشا دیکھانا طرح طرح کے دل لگیوں میں ہو ایک کا دل بھلاتا ہر سال میں آٹھ مہینے تک غریبوں کی پرورش ہونے کا یہ طریقہ نکالا کہ ساتھ جہازوں کا بیڑہ جو حسب دستور ہر برس تیار ہوتا تھا اُس میں اُن غریبوں کو مزدوری پر لگاتا تھا اور بہت سے ملاحوں کی تربیت سے اپنے ملک کی حفاظت میں بڑی خدمت کی اور بہت سی بستیاں کرسانیسس اور ناکسس اور اندراس اور پائی سالتی واقعہ تھریس میں اپنے ملک کے لوگوں سے آباد کیں چنانچہ منجملہ اُنکے ایک بستی اتلی میں کہ نہایت عمدہ تھی جسکا بیان آگے آویگا اور وہی بستی بنام تھیوریٹم اب مشہور ہی ان بستیوں کے بسائے سے پرکلیز کا یہ مقصود تھا کہ اپنے طرح طرح کے ارادے پورے کرے علاوہ اس خاص ارادہ کے کہ اُسکے ذریعہ سے لوگوں کی محبت پیدا ہووے اور مقدم منشاء اُسکا یہ تھا کہ شہر کو ایسے نکلے لوگوں سے پاک صاف کرے جو سلطنت کو خراب کریں اور انتظام ملک میں خلل ڈالیں اصل یہ کہ وہ بستیاں نہایت غریب آدمیوں کی حاجات کے برلانے کے لیئے جو پہلے اس سے اپنی پرورش نکر سکتے تھے اور اُن بادشاہوں کے دبانے اور قذرانے کو جو ایتھنز کے مددو معاون تھے بسائیں تھیں اور ساری غرض یہ تھی کہ ایتھنز کے آدمی جو اُن بستیوں میں بسائے تھے ایک فوج قوی اور حصار مستحکم ایتھنز کا سمجھے جاویں تاکہ اُنکے دباو سے وہ لوگ جو ایتھنز کے بد خواہ ہوویں کسی قسم کی بدخواہی نکر سکیں اور رومیونکی

یہی طور و طریقے تھے اور علاوہ اُسکے ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایسی تدبیر معقول اُن تدبیروں میں نہایت موثر تھی جو لوگ امن و امان سلطنت کے واسطے عمل میں لاتے ہیں *

لیکن وہ بات کہ اُسکے سبب سے پرکلیز کی عزت زیادہ ہوئی یہہ تھی کہ اُسنے شہر کو عالیشان عمارتوں اور عمدہ کاموں سے آراستہ پیراستہ کیا کہ اُنکے دیکھنے سے غیر ملکی لوگ نہایت حیران و متعجب تھے اور ایتھنز والوں کی ہمت کا خیال اُنکے دلون میں بسا رہا یہانتک کہ اُنکو نہایت قوی اور کمال دولت مند سمجھا کیئے اور حقیقت میں یہہ بات اچنبی کی تھی کہ اتنی تھوڑی مدت میں عمارات بلند سنگتراشی اور نقاشی اور رنگ امیزی کی پوری تیار ہو جاویں اور کمال کو پہونچیں اسلیئے کہ جو عمارتیں کہ جلد تیار ہوتیں ہیں اُنمیں استحکام اور مضبوطی نہیں ہوتی اور ایسی ترتیب اور انتظام اُنمیں پایا نہیں جاتا جو نہایت شاندار عمارتوں کی شایان و زیبا ہووے وہ بدون محنت سخت اور عرصہ دراز کے نصیب نہیں ہوتیں اور اسی سبب سے ہکو پرکلیز کے کاموں سے جو ایسی جلد تیار ہوئی اور باوجود اُسکے بہت دنوں قائم رہی نہایت تعجب ہوتا ہی اسلیئے کہ ہر ایک کام اُن کاموں میں سے جسوقت کہ وہ تیار ہوا اگلے وقتوں کے کاموں کیسی خوب صورتی اور مضبوطی دیکھنا تھا پلوتارک بیان کرتا ہی کہ اس زمانہ تک جسپر پانسو برس گذرے اُنمیں ایسی ترو تازگی اور نہایت شگفتگی پائی جاتی ہی کہ گویا معمار اُنکا اُنکے بنانے سے ابھی فارغ ہوا ہی اور ایسی نئی خوبصورتیاں اور اچھی اچھی شانیں موجود ہیں کہ اُنکی آب و تاب کو زمانہ کی آفتیں کہو نہیں سکتیں بلکہ ہمیشہ شگفتہ رہنے والی جانیں جو فنا سے مدام آزاد رہیں اُنکی رگ و ریشہ میں بسی ہوئیں تھیں مگر مقام تعجب یہہ ہی کہ ان ہی عمدہ کاموں سے جسے حیرت ہوتی تھی لوگوں کو پرکلیز سے حسد ہوا چنانچہ بدخواہ اُسکے ہمیشہ مجلسوں میں بیٹھہ بیٹھہ کُراکُرا کہتے اور یہہ شور و غل مچاتے کہ ایتھنز والوں کی بڑی بدنامی ہی کہ تمام یونان کے خزانے جو پرکلیز نے اُنکو مقام دیلاس سے جہاں وہ جمع رکھے ہوئے تھے منگوائے صرف عمارات میں لاویں اور علاوہ اُسکے جب ہمارے رفیقوں کو یہہ امر دریافت ہوگا کہ جو روپیہ ہم سے بایں بہانہ جبراً لیا گیا تھا کہ وہ روپیہ لڑائی میں

صرف کیا جاویگا ایتھنز والوں نے اپنے شہر کی آراستگی اور درستی اور معبدوں اور بتوں کے بنانے میں صرف کیا صریح ظلم اور محض ستم تصور کرینگے اسلئے کہ معبدوں اور بتوں کے بنانے میں لاکھوں روپے صرف ہوئے ہیں چنانچہ منزوا کے معبد میں جسکو پارتھینن بھی کہتے ہیں سارے چودہ لاکھ روپیہ صرف ہوا *

برخلاف اُنکے پرکلیز ایتھنز والوں کو یہہ سمجھاتا تھا کہ رفیقوں کو حساب اُس روپیہ کا ضرور نہیں جو ہم نے اُنہوں سے وصول کیا بلکہ وہ یہہ غنیمت سمجھیں کہ ہم نے اُن کو وحشیوں سے ایسی حالت میں بچایا کہ اُنہوں نے سپاہی نام کے سوار و پیادہ ندیئے اور جہازوں کی مدد بھی نہ کی اور روپیئے کی عوض میں جانیں اُنکی محفوظ رہیں اور وہ روپیہ جو اُنہوں سے بعوض اُنکے لیا گیا وہ اُنکا مال نہ رہا بلکہ وہ اُن لوگوں کا مملوک ہو گیا جنکے وہ قبضہ میں آیا اسلئے کہ جن شرطوں پر وہ ادا کیا گیا وہ ساری شرطیں پوری ہو گئیں اور علاوہ اُسکے یہہ بات بھی بیان کی کہ جب ایتھنز والوں کے پاس سب سامان لڑائی کا تیار ہی یہہ بات قرین انصاف ہی کہ باقی روپے عمارتوں اور ایسے کاموں میں صرف کیئے جاویں جنسے شہر کو زیب و زینت دایمی حاصل ہووے اور جب تک وہ کام جاری رہینگے تمام چیزوں کی افراط اُنکے باعث سے رہیگے اور شہر والوں کے لیئے روٹی ملنے کا ذریعہ پیدا ہوویگا اور بجائے خود ہمارے پاس ہر قسم کے سامان مثل شہتیر اور لکڑی پتھر اور ہاتھی دانت اور پیتل اور سونا اور ابنوس اور چوب سرو اور طرح طرح کے کاریگر مثل نجار و معمار و سنگتراش و آہنگر اور رنگ ساز سنار وغیرہ کے موجود ہیں اور ابنوس کے کام بنانے والے اور خرا دی اور ایسے ایسے لوگ جو دریا کے کام کاج میں مثل ملاحوں وغیرہ کے چالاک اور ہوشیار ہیں یہاں بخوبی کام دیسکتے ہیں ان مختلف کاریگروں کے کام میں لگانے سے سلطنت کے بڑے بڑے فائدے ہیں اگرچہ یہہ لوگ بجائے خود ایک ایک ایک گروہ ہیں مگر جب کہ وہ شامل ہوکر کام کریں تو ایک قسم کی گھریلو فوج ہو جاتی ہے جنکے مختلف پیشوں اور کاموں کے سبب سے ہر جنس اور ہر عمر کے آدمیوں میں روپے پیسے اور کھانے پینے کی زیادتی بخوبی ہوتی ہے اور جب کہ قوی لوگ اور خصوص ایسی عمر کے آدمی جو ہتیار باندہ سکتے ہیں خواہ وہ سپاہی ہوں

یا ملاح یا وہ لوگ جو مختلف قلعوں میں معین ہیں سرکاری روپیہ سے پرورش پاتے ہیں تو یہ بات انصاف کے قریب ہے کہ باقی رعایا جو بستی میں بستی ہیں اسی طرح سے پرورش پادیں اور جب کہ تمام لوگ ایک ہی جمہوری سلطنت کے ارکان ہیں تو لازم ہی کہ اُسکی خدمتیں کرنے سے سب کو یکساں فائدہ پہونچتی ہو وہ خدمتیں انکی مختلف ہوں مگر اس میں شک نہیں کہ وہ سب خدمتیں اُسکی حفظ و آراستگی کی معادن ہیں *

ایک روز هنگام مباحثہ جب کہ گفتگو نہایت تیز ہوئی تو پرکلیز نے یہ بات علانیہ کہی کہ تمام کامونکا خرچ میں ابھی ادا کرنیکو موجود ہوں اگر عام کتبوں میں مندرج کیا جاوے کہ تمام کاموں کا خرچ پرکلیز سے لیا گیا چنانچہ لوگ اس فقرے کو سنکر خواہ اس وجہ سے کہ اُسکو ایسے عزم کی عزت نصیب نہو یا اس باعث سے کہ اُسکی تعلی سے جوش آیا یہہ پکار اُٹھے کہ یہہ روپیہ سرکاری خزانہ سے لیا جاوے *

چنانچہ قدیس مشہور سنگتراش ان تمام کامونکا مہتمم تھا جس نے سونے اور ہاتھی دانت سے دیوتا پالاس کے بت کو ڈھالا تھا جسکی قدر و منزلت اور شان و شوکت کو پہلے زمانہ کے منصف لوگ مانتے تھے اور مختلف اقسام کی کاریکروں میں شوق و غبطہ پیدا ہوا چنانچہ ہر ایک ایک دوسرے سے سبقت لیجانے میں جد و جہد کرتا تھا اور ایسی چیزوں کے بنانے میں جن سے کمال فن اور مہارت صنعت واضح ہو صرف ہمت کرتے تھے اور وہ ہاجے بجانے کا گھر جس میں بہت سی نشستگاہیں اور ستون تھے اور جسکی سقف درجہ بدرجہ تنگ ہوتی گئی تھی یہاں تک کہ ایک نقطہ پر ختم ہوئی مثل خیمہ زرکسیز کے حسب ہدایت پرکلیز کے بنایا گیا تھا اور اسی وقت میں پرکلیز نے یہہ حکم دیا کہ باجا بجانے کے تماشے تہوار پاناتھینیا کے دن رچائے جاویں جبکہ پرکلیز انعام کا تقسیم کرنے والا اور منصف قرار دیا گیا تو اُس نے وہ قاعدے ایجاد کئے کہ جتنے بموجب نفیدی شہنائی سارنگی بچائی جاویں اور اُنپر گلوں پس اسوقت سے اُس مقام میں گانے بجانے کے تماشے ہونے لگے ہم بیان کرچکے ہیں کہ جسقدر تعریف اُن عسارتوں کی ہوئی اُسقدر بغض و عداوت پرکلیز سے زیادہ ہوئی اور اُسکی خرابی کے واسطے شور و غل بڑھا ہوا چنانچہ بڑے بولنے والے

مخالف اُسکے مقابلہ میں چرب زبانی سے پیش آتے تھے اور سرکاری روپیہ کے لٹائیکا الزام اُسکے ذمہ لگاتے تھے اور حاصل الزام یہہ تھا کہ اُسنے سرکاری معاصل کو ایسی عمارتوں میں صرف کیا کہ شان و شوکت اُن کی محض بے فائدہ ہے آخر کار پرکلیز اور تھیوسدیدیہ میں نزاع اتنا برپا ہوا کہ اسبات کی ضرورت ہوئی کہ دونوں میں سے کسیکو حسب تصفیہ متورہ آسٹریسزم کے جلاوطن کیا جاوے اور تصفیہ کا قاعدہ یہہ تھا کہ بعد قرعہ اندازی کے جسکے مخالف زیادہ ہوں وہ خارج کیا جاوے حاصل یہہ کہ تصفیہ کا قاعدہ عمل میں آیا اور پرکلیز اچھا رہا اور حریف اُسکا جلاوطن کیا گیا اور مخالف مغلوب ہوئے اور ایتھنز کی ساری حکومت پرکلیز کے قبضہ میں آئی اور سرکاری روپیہ کا انتظام اور فوج اور جہازوں کا اہتمام اپنے موافق کرنے لگا اور سارے جزیرے اور سمندر اُسکے مطیع ہو گئے اور اُس بڑی سلطنت میں جو صرف یونانیوں پر منحصر نہ تھی بلکہ بیگانوں پر بھی پھیلی ہوئی تھی اور بباعث فرمانبرداری مستوحہ قوموں اور وفاداری بادشاہان عہد پرست کے بہت مضبوط و مستحکم تھی بے تکلف حکمرانی کرنے لگا *

واضح ہو کہ جن عمارتوں سے پرکلیز نے شہر ایتھنز کو آراستہ کیا مورخ لوگ انکی بڑی تعریفیں کرتے ہیں اور باعتماد صدق و راستی بیان اُنکا مؤلف نے قلمبند کیا مگر مؤلف یہہ بات نہیں کہہ سکتا ہی کہ فریادیں جو برخلاف اُسکے ہوئیں تھیں کیا وہ اچھی نہ تھیں اور وہ روپیہ جو لڑائی کے واسطے جمع کیا گیا تھا فضول عمارتوں اور بیہودہ آرایشوں میں صرف اُسکا کیا درست اور بجا تھا اگر کسیقدر اُس روپیہ میں سے جو رفیتوں سے بطور مدد معمولی کے لیا گیا تھا اور پرکلیز کے انتظام میں اُس سے تھائی بدہ گیا تھا اُس میں سے کسیقدر اُنکو واپس کر دیا جاتا تو بہت مناسب تھا بقول سسرر کے ایسی ایسی عمارتیں جو رعایا کے کام کی ہوتی ہیں مثل تالابوں اور قلعوں اور سلاح خانوں اور بندرگاہوں وغیرہ کے وہی صرف تعریف کے قابل ہوتی ہیں اور وہ عمارت جو پرکلیز نے شہر ایتھنز کو بندرگاہ پیریئس سے ملادینے کے واسطے بنائی ان کاموں پر زیادہ کڑبکڑی قابل ہی مگر سسرر صاحب کہتے ہیں کہ پرکلیز کو اسلیئے الزام دیا گیا کہ اُسنے صرف آرایش شہر کے واسطے سرکاری روپیہ کو ضایع کیا افلاطون جو بیرونی شان و شوکت لشیاء کو نظر انداز کر کے اصل حقیقتی خوبی پر راء دیتا تھا اپنے اُستاد

سقراط کے موافق یہہ رائے دیتا ہے کہ پرکلیز نے اپنی بڑی بڑی عالیشان عمارتوں اور کاموں کے باعث سے کسی شہر والے کو بھلائی کی طرف متوجہ نہ کیا بلکہ زیادہ تر اُنکے سادے سیدھی طوروں کو خراب کیا *

گیارہویں فصل

پرکلیز کی بڑی حکومت اور بیغرضی اور اُس چال چلن کے بدلنے کے بیان میں جو لوگوں سے ہوتا کرتا تھا

جبکہ پرکلیز نے آپکو مختار مستقل دیکھا تو اُس نے چال ڈھال اپنی بددلی شروع کی یعنی جیسے کہ وہ پہلے نرم مزاج تھا ویسا نہ رہا اور نہ آئندہ کے لیئے لوگوں کی اومنگوں کا پابند رہا بلکہ اُن لوگوں سے گزارہ کش ہوا یہاں تک کہ حسب قول پلوتارگ کے اُس نے حکومت عام کی سست باگ کو اسطرح پر کھینچا جیسے سارنگی کے تاروں کو کھینچتے ہیں اور مثل سلطنت نوعیہ کے بلکہ قریب سلطنت شخصیہ کے بنالی مگر باروصف اُس کے فلاح عام سے غافل تھا اور جو کام کہ نہایت مشورت آمیز ہوتا تھا وہ ہمیشہ پسند کرتا تھا اور ہمیشہ اس قسم کے پسند کرنے اور تمام کاموں کو اسطرح انجام دینے سے کہ کسیکو محفل گفتگو اور مقام اعتراض باقی نہ رہے لوگوں کے مزاجوں پر ایسا تسلط حاصل کیا کہ جسطرح وہ چاہتا تھا اُنکو پہیرتا تھا اور ہدایت کرتا تھا اور بعض اوقات میں صرف اپنی پند و نصیحت سے آہستہ آہستہ اپنی مرضی کے موافق کرتا اور اُنکی منظوری حاصل کرتا اور بعض اوقات میں جب اُنکو سینہ زور پاتا تو وہ اُنکی مرضی کے خلاف میں بطور معقول اُس جانب کو لیتا جو اُن کے حق میں بہتر ہوتا ایسے موقع پر وہ ایک ایسے دانا طیب کی تقلید کرتا تھا جو ایک سخت بیماری میں یہہ امر خوب جانتا ہے کہ کس وقت میں اپنے بیمار کو وہ دوا جو لذیذ اور خوشگوار ہو دینی چاہیئے تاکہ بعد اُس کے تلخ اور ناگوار دوائیں جنسے اُسکو تکلیف سخت ہوتی ہے مگر وہ مفید ہیں دیتا ہے اور بلاشبہ یہہ بات واضح ہے کہ ایسے لوگوں پر حکومت کرنے اور انتظام کے واسطے

جو اپنی زور و قوت پر مغرور اور نہایت متلون مزاج تھے کمال متانت اور غایت قابلیت درکار تھی مگر پرکلیز نے اس مقدمہ میں بڑی کامیابی حاصل کی یعنی حسب حالات مختلفہ کے خوف و رجا کو کام میں لانا رہا چنانچہ جب وہ وحشیانہ حرکتیں کرتے تھے تو اُنکو ڈرانا تھا اور جب وہ مایوس اور پڑمردہ ہوتے تو اُن کی دلدہی کرتا تھا یہاں تک کہ اس چال چل سے اُس نے یہ امر ظاہر کیا کہ بقول افلاطون دقیقہ شناس کے فصاحت وہ بلائے آفت خیز ہے کہ اُسکے ذریعہ سے لوگوں کے مزاجوں پر تسلط پاتے ہیں اور اُن کی طبایع مختلفہ کو اپنی جانب مایل کر لیتے ہیں اور اس فن شریف کی مقدم خوبی یہ ہے کہ مختلف خواہشوں کو خواہ نرم ہوں یا سخت ہوں عین وقت پر برانگیختہ کرتا ہے اور وہ خواہشیں جان سے ایسی نسبت رکھتی ہیں جیسے کہ سازندہ کے باجوں سے تاروں کو مناسبت ہوتی ہے اور اثر کے پیدا کرنیکے لیئے صرف اچھے بجانے والوں کے محتاج ہوتے ہیں مگر باوجود اُسکے اس بات کو تسلیم کرنا چاہیئے کہ جس بات سے پرکلیز کو یہ تمام اختیار حاصل ہوا تھا وہ صرف تقریر اُسکی انتہی بلکہ بقول تھیوسیدیدیز کے اُس کا باعث عقل و دیانت اور نیک نامی اُسکی تھی *

پلوٹارک اُسکی ذات حمیدہ صفات میں ایسی بات بتاتا ہے کہ وہ حاکموں کے شایاں و زیبا ہے اور حقیقت میں وہ ایسا وصف ہے کہ حصول اعتماد و اعتبار کے لیئے بہت ضروری ہے اور اُسکے ذریعہ سے بڑی عالی ہمتی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے ہی کہ آدمی یہ سمجھ لے کہ اسکو اوروں کے صلاح و مشورہ کی حاجت ہے اور وہ شخص بذات خود تمام کاروبار اور انصرام اور اہتمام میں کافی نہیں اور اپنی بات میں لائق آدمیوں کو شریک کرنا اور ہر ایک سے بموجب اُسکی استعداد و لیاقت کے کام لینا اور چھوٹے چھوٹے کاموں کا انتظام اُن لوگوں پر موقوف رکھنا کیونکہ جنکے باعث صرف اوقات ضایع ہوتی اور طبیعت کی بیفکری جاتی ہے جو اسکو بڑے بڑے کاموں میں صرف کرنی ضرور ہے پلوٹارک کہتے ہیں کہ ایسے چلن سے بہت فائدہ ہوتا ہے اول یہ کہ اُس قوت کو جسکو ایک شخص کی ذات میں مجتمع دیکھنے سے سب لوگ رشک کرتے ہیں اِس وجہ سے کہ گویا تمام لیاقت اور قابیلیت اُسکی ذات پر ختم ہوئی کس قدر تقسیم کرنے سے بغض

و حسد کم ہو جاتا ہی دوسرے یہہ کہ کاروبار کا انتظام بہت جلدی اور آسانی سے ہوتا ہی اور کامیابی بخوبی ہوتی ہی پلوٹارک صاحب اپنے خیال کو بخوبی واضح کرنے کے واسطے بڑی عمدہ نظیر بتاتے ہیں اور نظیر مذکور یہہ ہی کہ ہاتھ پانچ انگلیوں میں تقسیم ہو جانے سے یہہ نہیں کہ کم زور ہو جاوے بلکہ نہایت مضبوط اور بغایت چالاک ہو جاتا ہی چنانچہ حال اُس حاکم کا بھی ایسا ہی ہی جسکو اپنے مہمات و افکار کی تقسیم مناسب کی عقل سلیم ہو اور اس وسیلہ سے اُسکا حکم و حکومت زیادہ وسیع و کامل ہوتا ہی اور خلاف اُسکے وہ غفلت شعار آدمی ہی جو طرز نامعقول سے تمام باتوں کو اپنی ذات پر موقوف رکھے اور نتیجہ اُسکا یہہ ہی کہ اُسکی نالیاقنی اور بیوقوفی زیادہ تر واضح ہوگی اور کاروبار اُسکے خراب ہونے مگر پلوٹارک صاحب فرماتے ہیں کہ پیرکلیز اس طریقہ پر عمل نہیں کرتا تھا بلکہ وہ مثل ناخداے کامل کے کہ وہ آپ حرکت نہیں کرتا مگر جمیع اشیائوں متعلقہ کشتی کو حرکت میں رکھتا ہی یہاں تک کہ بعض وقتوں میں چھوٹے انسروں کی مانند چپو مارنے لگتا ہی حکومت کی جان تھا اور جب کہ وہ آپ کچھ کام کاج کرتا معلوم نہ ہوتا تھا تو حقیقت میں تمام کام وہی کرتا تھا اور سب میں اُسی کا تصرف تھا یعنی کسیکی خوش بیانی اور کسیکے اعتماد اور کسیکی غرض و فائدہ اور کسیکی عقل و دانائی اور کسیکی شجاعت اور دالوری علیٰ ہذا القیاس ہو کامل کے کمال کو کام میں لاتا تھا *

واضح ہو کہ جو کچھ یہاں بیان ہوا وہ بیان ایسی صفت کا تھا کہ وصف نانی پیرکلیز کا اُسکے مقابلہ میں کم قدر اور کم قیمت نہیں ہی اور وہ یہہ ہی کہ پیرکلیز کو اخذ مال اور جمع دولت سے نہایت نفرت تھی اور مال و دولت کو کمال حقیر سمجھتا تھا اور حرص و طمع سے اتنا پاک و صاف تھا کہ باوصف اسکے کہ اُسنے ایتھنز کو مالا مال کو دیا اور باب اختیار میں اکثر ظالموں اور حاکموں پر سبقت لے گیا اور تمام یونان کے خزانوں کو باختیار اپنے صرف کیا مگر جو جائداد اُسکی ورثہ میں پہنچی اُسپر ایک گوزی زیادہ نہ کی پیرکلیز کو جو بڑی حکومت حاصل ہوئی تھی اصل باعث اُسکا یہہ تھا کہ اُسکی بیغرضی اور عقل و دیانت کا نتیجہ تھا اور قیام اس اختیار کامل کا تھوڑی مدت نہ تھا بلکہ بہت دنوں تک رہا

اور یہہ اختیار اُس کا ایسا بھی نہ تھا کہ اقبال دولت کے وقتوں میں رہے اور بعد اُسکے قائم نہ رہے چنانچہ باوجود مقابلہ سائنس اور ٹولیمیدیز اور تھیوسیتیدیز اور مثل انکے بہت سے بدخواہوں کے چالیس برس تک باقی رہا اور اُن چالیس برسوں کے اندر پورے پندرہ برس یعنی ابتدائی جلاوطنی تھیوسیتیدیز سے بغیر کسی مدعی حکومت کے پرکلیز نے تمام کاروبار اپنے انتظام و اختیار سے سرانجام کیئے اور باوجود اتنی بڑی حکومت کے جو اُسنے دائمی اور غیر محدود حاصل کی تھی مال دولت کی الایشوں سے پاک و صاف تھا لیکن جائداد موروثی کی ترقی میں جہاں تک ہو سکا غفلت نہ کی اور وہ مثل اُن امیر لوگوں کی عمل نہ کرتا تھا جو باروصف اپنی آمدنی کے کمال غفلت یا عدم کفایت شعاری یا نمود کے اسرافات کے وجہ سے اپنی عین دولت مندی میں کوزی پیسے کے محتاج رہتے ہیں اور اپنے اچھے دوستداروں کے کام نہیں آتے اور خویش و تبار کی پرورش نہیں کر سکتے اور انجام کار یہہ ہوتا ہی کہ قرض کے بوجہ سر پر لیکر مارجاتے ہیں اور اسی سبب سے قرضخواہ اُنکے اُنکے نام اور یادگاری سے ہمیشہ نفرت کرتے ہیں علوہ اُسکے اور ایک زیادتی جو ایسی غفلت اور عدم کفایت شعاری سے عموماً پیدا ہوتی ہی وہ بلا مبالغہ یہہ بات ہی کہ نذر و بھیشتہ کے لینے اور جبراً قہراً روپیہ حاصل کرنیکا لالچ انسان کو ہو جاتا ہی چنانچہ اسطرح سے جمع کرنے دولت اور انتظام زر سرکاری میں یہہ مقولہ تیسیتس مورخ کا راست آتا ہی کہ جب کوئی آدمی جائداد اپنی غارت کر دیتا ہی اور کہا اوڑا لیتا ہی تو بعد اُسکے اُس نقصان کے پورے کرنے کے لیئے یہہ خام خیال اُسکا دامنگیر رہتا ہی کہ جسطرح ہو سکے اُسکو پورا کرنا چاہیئے اگرچہ گناہوں کا ارتکاب بھی پیش آوے *

پرکلیز اسبات کو بخوبی سمجھتا تھا کہ حاکم کو کسطرح روپیہ صرف کرنا مناسب ہی وہ خوب جانتا تھا کہ ایسے ایسے سرکاری کاموںکے انجام میں جیسے لائق آدمیوں کا بہم پہنچانا جو انصرام معاملات میں ممدو معین اُسکے رہیں اور عمدہ کار گزاروںکے اڑے وقت میں کام آنا جو اکثر اوقات ایسے مصائب میں گرفتار رہتے ہیں اور ہر طرح کے قابل لوگوں کو نعام دینا اور اُنکی طبیعتوں کو برہانا اور علیٰ ہذا القیاس ایسی ایسی باتوں

میں روپیہ خرچ کرنا چاہیئے اور بلاشبہ اُن کاموں کو خواہ اس باعث سے کہ نفس کو خوشی حاصل ہوتی ہی یا اس وجہ سے کہ فخر و اقتدار نصیب ہوتا ہی دھوم دھام کے تہواروں کی سواریوں اور تماشوں سے جنہیں روپے ضایع ہوتے ہیں کوئی آدمی برابر نسمجھیکا غرض کہ پُرکلیز انتظام اپنی جائداد کا کمال ہوشیاری سے کرتا تھا اور اپنے فہیم نوکروں کو مہمات اور معاملات خانگی کی خبرگیری کی تعلیم کی تھی اور جو کچھ کہ دخل و خرچ ہوتا وہ حساب اوقات معینہ میں طلب فرما کر ملاحظہ کرتا اور اپنی اور اپنے کنبی کی پرورش حسب جائداد و اوقات کے بطور مناسب کرتا اور اوقات بسری کو تمام بیفائدہ اور فضول اسرافوں سے پاک و صاف رکھتا اور جو روپے اُسکے اس کفایت شعاری اور اوقات بسری سے راضی تھے چنانچہ بعد اُسکے جب وہ بالغ و ہوشیار ہوئے تو خیال اُنکا یہ تھا کہ پُرکلیز اپنے منصب و جائداد کے موافق اوقات بسری نہیں کرتا اور اُسکی کفایت شعاری اور بخل و خست کا جا بجا ذکر و تکرار کرتے تھے اور ساری وجہ یہ تھی کہ اُس میں اسراف و افراط کی بو باس نہ تھی جیسے کہ اور خاندانوں میں جہاں حکم و دولت کے نشے ہوتے ہیں پیدا ہو جاتی ہی مگر پُرکلیز اُنکی فریادوں پر توجہ نہ کرتا تھا اور نفس نفیس کو مہمات ضروریہ میں مصروف رکھتا تھا *

یہ یقین کامل ہی کہ پلوتارک صاحب کی رائے معقول جو اُنہوں نے ارسٹائیڈیز اور کیتو کی چال چلن پر لگائی بغایت مناسب ہی یعنی وہ کہتے ہیں کہ شہروں اور بادشاہتوں کی حکومت کا فن نہایت بڑا اور غایت مشکل فن ہی جسکو آدمی حاصل کر سکتا ہی مگر عمدہ شاخ اس فن شریف کی کفایت شعاری ہی اسلیئے کہ دولت وہ وسیلہ ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ایک صوبہ کی حفاظت یا خرابی ظہور میں آتی ہی اور وہ فن شریف جس سے مال و دولت کے خرچ کرنے کی ترکیبیں معلوم ہوں اُسکو کفایت شعاری کہتے ہیں اور اسی کچھ شبہ نہیں کہ وہ فن شریف تدبیر ملک میں ایک عمدہ شاخ بار آور ہے۔ چنانچہ ایسے مقاموں میں ایک تھیک اوسط کا لحاظ رکھتے ہیں اور ایک ملک سے مفلسی اور بڑے درجہ کی دولت دور کرنے میں بہت سی دانائی درکار ہوتی ہی اور یہی فن ہی کہ اُسکی بدولت تمام فضول اخراجات کی روک تھام کر کے حاکم

وقت اخذ محصول زائد سے باز رہتا ہی اور سرکاری خزانوں میں کسی لڑائی کی واسطے جو حسب اتفاق پیش آجائے یا کسی آنت ارضی سماوی کی دنع کرنے کے لیئے زرگانی قائم رکھ سکتا ہی اور جو کچھ کہ سلطنت کے نسبت مذکور ہوا وہ امر خاص لوگوں سے منسوب ہو سکتا ہی اسلیئے کہ ایک شہر جسمیں چند گھر بستے ہیں اور بہت سے اجزاء مختلفہ سے مرکب ہوتا ہی وہ شہر حسب اپنے اجزاء کے ضعف و قوت کے ضعیف و قوی ہوتا ہی اور اسمیں کسی نوع کا شک و شبہ نہیں کہ پوکلیز نے کفایت شعاری کے اُس حصہ کو برتا جو خاندان کے انتظام و حکومت کے مناسب و شایان تھا مگر مولف یہ بات نہیں جانتا کہ آیا جیسا کچھ اُسے سرکاری متعادل کا اہتمام و انصرام کیا ویسا ہی اُسکی نسبت بھی کہا جاسکتا ہی یا نہیں *

بارہویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ ایتھنز والوں اور اسپارٹا والوں کے قصے قضایوں سے طرح طرح کے رشک و حسد برپا ہوئے اور بعد اُسکے تیس برس کے لیئے عہدنامہ لکھ گئے

خانگی معاملوں میں چال چلی پوکلیز کے ایسے تھے جیسے کہ اوپر مذکور ہوئے اور سرکاری کاموں کے انتظام انصرام میں بھی کچھ کم مشہور و معروف تھا بلکہ یہاں تک معزز و ممتاز تھا کہ لیسیدیمن والے ایتھنز والوں پر خار کھانے لگے اور اُنکے غالب ہونیکا اندیشہ ہوا اور پوکلیز نے اپنے شہر والوں کے دلیر اور دلاور ہونے کو یہ حکم جاری کیا کہ تمام یورپ اور ایشیا کے یونانیوں اور سارے چھوٹے بڑے شہروں کے نام پر چند احکام جاری کیئے جاویں کہ اُن تدبیروں اور طریقوں اور بحث و تکراروں کے واسطے ایتھنز میں اپنے اپنے ایلچیوں کو روانہ کریں جنکی رو سے وہ بتختانہ بنائے جاویں جنکو وحشیوں نے جلا پھوک کر خاکستر کیا تھا دوسرے یہ کہ جن قربانیوں کے چڑھانے کا اُنہوں نے اقرار وعدہ هنگام مقابلہ اعدا کے کیا تھا وہ بسر و چشم

پورا کریں تیسرے یہ کہ اپنی اپنی فوج بحریہ میں ایسے قانون و قاعدے مقرر کریں جنکے ذریعہ سے تمام جہاز صحیح سلامت آیا جایا کریں اور یونانی لوگ آپس میں امن چیم سے بسر کریں چنانچہ ایسے بیس آدمی پیغام رسانی کے واسطے منتخب کیئے گئے کہ ہر شخص کی عمر پچاس برس سے زیادہ زیادہ تھی منجملہ انکے پانچ آدمی ائینوئیہ والوں اور قوریہ والوں باشندگان ایشیا اور جزائر لیبیا اور رودس کو روانہ ہوئے اور پانچ آدمی ہلسپانت اور تھریس اور بائی زینتیم یعنی قسطنطنیہ کی طرف رخصت کیئے گئے اور پانچ آدمیوں کو بیوشیا اور فوسس اور پلی پونیسس کے جانیکا حکم دیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ وہاں سے لوکریا والوں پر گذر کر اوپر کے کئی شہروں میں ارکونینیا اور ایمبرسیسیا کو جائیں اور اداے حکم کریں اور باقی پانچ آدمیوں کو یہہ حکم ملا کہ یوبیہ سے پار اتر کر اوتا کی پہاڑیوں کے پاس جاکر پھر میلیہ اور قہپیوتس اور اکنیا اور تھسلی کے رہنے والوں کو امر مذکورہ بالا سے آگاہ کریں اور اُن لوگوں کو اُس مجلس میں جو ایتھنز میں منعقد ہونے والی ہی شریک ہونے اور بحث و تکرار مقدمات یونان میں شریک ہونے کی رغبت دلاویں اور واضح ہو کہ تفصیل مذکورہ اسلیئے قلمبند کی گئی کہ اُسکے ملاحظہ سے یہہ امر واضح ہو جاوے کہ یونانیوں کی قوت کستدر تھی اور منجملہ انکے خاص ایتھنز والے کتنے معزز و ممتاز تھے مگر یہہ سعی انکی ضایع گئی اسلیئے کہ کسی شہر کے باشندوں نے اپنے ایلچی نہ بھیجے جسکا باعث حسب قول مورخوں کے یہہ ہوا کہ لیبیڈیمن والوں نے ایتھنز والوں سے انحراف کیا اور یہہ بات اسلیئے کچھ عجیب نہ تھی کہ انکے آپس میں ہمیشہ بغض و عداوت کے چرچے رہتے تھے اور لیبیڈیمن والے یہہ بات سمجھے ہوئے تھے کہ پرکلیز کا یہہ ارادہ ہی کہ اور سب شہروں سے ایتھنز کا مالک اور مختار ہونا تسلیم کراوے یہہ بات اُنکو سخت ناگوار تھی یہاں تک کہ برسوں عداوت کا خمیر ہوتا رہا اور تکرار و نزاع کے باعث سے یونان کے امن و امان میں فی الجملہ رخنہ پڑنا شروع ہوا اور رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ روز بروز باہمی رنج و عداوت کے زور شور ہونے لگے *

پرکلیز کا یہہ عالم تھا کہ کمال ہوشیاری سے اپنے مہمات ضروریہ کا انصرام کرتا تھا اور حسن انتظام سے شہرہ آفاق ہو گیا تھا اور فوج کو اُسپر کمال

اعتماد اور نہایت وثوق تھا اور جب کبھی کہ ہمراہ اُسکے فوج گشتی ہوتی تو فوج کو قلعہ یا بی کا یقین کامل ہوتا چنانچہ اس بات خاص میں پرکلیز کا یہہ بڑا مقولہ تھا کہ جب تک قلعہ کا کامل یقین نہ ہو اور آثار و علامات سے واضح نہ ہو جاوے تب تک لڑنا بھڑنا اور خون بہانا مناسب نہیں یہاں تک کہ اکثر اوقات اپنی فوج سے یہہ خطاب کرتا کہ میرا مقدور ہوتا تو تمکو عمر جاوید اور حیات دایمی بخشتا اسلیئے کہ جب درخت کی شاخیں لگتی جاتی ہیں تو تھوڑے عرصہ میں پھر پھوٹ آتی ہیں بختلاف آدمیوں کے کہ بعد انتقال کے واپس نہیں آتے اُسکی وہ بلند نظر تھی کہ ایسی کامیابی جو بے ہاکی اور کوتاہ اندیشی سے حاصل ہووے اُسکی آنکھوں میں جھپکتی نہ تھی اگرچہ تعریف اُسکی جا بجا ہوتی تھی تھریس والی کرسائیسیس میں اُسکی قلعہ یا بی سے اُسکو بڑی بات ہاتھ آئی اور تمام یونانیوں کو بڑے بڑے فائدے حاصل ہوئے اسلیئے کہ جن ایتھنز والوں کو وہ ہمراہ اپنے لیکیا تھا اُس جزیرہ میں بسایا اور اُنکے بسانے سے جو شہر یونان کے وہاں تھے صرف اُنکو مضبوط و مستحکم کیا بلکہ اُس خاکخانہ کو مضبوط فصیلوں کے ذریعہ سے جو مناسب مناسب فاصلوں پر سمندر کے کنارے کنارے بنائیں تھریس والوں کے دھاؤں سے بچایا جو اُسکے ہمسایہ تھے اور رات دن حملہ کرتے تھے *

پرکلیز سو جہازوں کا بیڑہ لیکر پلی پونیسیس کے آس پاس پھرنے میں جہاں کہیں گیا ایتھنز والوں کی فوج کی دہشت کو اچھی طرح پھیلاتا گیا اور اُس بیڑہ کی کامیابی اُس موقع پر کبھی خلل پذیر نہ ہوئی اور کوئی حاکم اپنی حد و حدود میں اُس کا مانع مزاحم نہ ہوا اور پانتس کی سلطنت تک ایک بیڑہ عالی شان کارگزار از مودہ کار لیکر گیا اور اُس سلطنت کے یونانی شہروں نے جو کچھ اُس سے طلب کیا وہ اُسنے اُنکو عنایت کیا اور اسی وقت میں اُس قوب و جوار کے وحشی قوموں اور بادشاہوں اور امیروں کو ایتھنز والوں کے زور شور دیکھائے اور جس طرف وہ بیڑے اپنے لیکیا اُنپر یہہ ظاہر کیا کہ ایتھنز والوں کی بحری سلطنت کا کوئی حریف و مقابل نہیں *

مگر آفت یہہ ہڑی کہ بخت و دولت کی ترقی روز افزوں سے آنکھیں اُنکی چڑھیں اور دماغ اُنکے چلکئے اور شان و شوکت کے نشروں سے مدھوش

ہو کر بڑے بڑے ارادے اور ہمیشہ مصر کی فتح کی تکرار و چرچے اُنکے
 محفلوں میں ہونے لگی چنانچہ اُس سلطنت کے بحری صوبجات پر
 دھاوا کرنے اور سسلی پر لڑائی کرینکا ارادہ کیا اگرچہ اس ارادہ نے سسلی
 میں ظہور نہ پایا مگر بعد اُسکے وہ ارادہ تازہ ہوا اور ایک جانب کو ہٹوریا
 کی فتح اور کارتھیج کی فتح کا ارادہ مصمم کیا مگر پرکلیز ایسے بیفائدہ
 عزموں سے بالکل باز رہا اور اُس نے اپنی منظوری سے اُن ارادوں کی پرورش
 نہ کی بلکہ رات دن اُس کا یہ خیال تھا کہ ایسی گرمجوشی کو تھندا کرے
 اور ایسی بلند نظری کو جس کا جد و حساب نہیں اچھی طرح دباوے
 یہہ اُسی کی دور اندیش رائے سلیم تھی کہ ایتھنز والوں کو یہہ مناسب
 ہی کہ فوج اپنی صرف فتوحات موجودہ کی حفظ و حراست میں
 مصروف رکھیں اور وہ یہہ خوب سمجھتا تھا کہ لیسیدیمن والوں کے زور
 گھٹانے سے جسکا سوچ بچار اُسکو رات دن برابر رہتا تھا برا فائدہ حاصل ہوا
 اور یہہ عزم اُس کا جنگ مقدس میں ظاہر ہوا اور جنگ مقدس اُس
 لڑائی کا خطاب مبارک ہی جو دلفاس کے باعث قائم ہوئی تھی اس
 لیئے کہ لیسیدیمن والوں نے یہہ ستم ڈھایا تھا کہ جہاں وہ عبادت خانہ
 واقع تھا وہاں مسلح و آمادہ جاکر فوسیس کے باشندوں کو اُس عبادت خانہ
 کے تولیت سے خارج کر کے وہ بڑی خدمت دلفاس والوں کو عنایت کی
 تھی بعد اُسکے جب وہ وہاں سے واپس ہوئے تو پرکلیز وہاں فوج سمیت
 پہنچا اور فوسیس والوں کو وہ خدمت واپس دی اور اُسی اثنا میں
 یوبیہ والے باغی ہوئے اور پرکلیز اُن کی سرکوبی کے لیئے وہاں بھی گیا اور
 بمجرد پہنچنے کے یہہ پرچالکا کہ میگارا والے باغی ہو گئے اور لیسیدیمن
 والے اپنے بادشاہ پلس ٹونکس سمیت اٹیکا کی سرحد پر آئے چنانچہ
 پرکلیز اس خبر کو سنکر یوبیہ سے وطن کی جانب روانہ ہوا اور کام ناکام
 اُسکی سرکوبی چھوڑی مگر جب کہ لیسیدیمن والے اُسکی آمد آمد سنکر
 چلے گئے تو باغیوں کی گومالی کے واسطے پہر واپس آیا اور یوبیہ کے سارے
 شہروں کو ایتھنز کا مطیع و تابع کیا اور بعد اُسکے ایتھنز والوں اور لیسیدیمن
 والوں کے قول و قسم ہوئے اور تیس برس تک صلح ٹھہری اور لوگ امن
 چین سے رہے مگر چونکہ عداوت کا استیصال نہوا تھا اور چند روز کے لیئے
 ظاہر میں اصلاح ہو گئی تھی بہت دنوں تک باقی نہوی *

تیرھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ جب ایتھنز والوں نے شہر
ساماس کا محاصرہ کیا اور کورسائیرا والوں کی
مدد کی اور پوتیدیا کا محاصرہ کیا تو فریقین
میں علانیدہ فساد برپا ہوا

جبکہ چھ برس عہد نامہ پر گذرے تو ایتھنز والوں نے شہر میٹلس کی
طرف سے شہر ساماس کا محاصرہ کیا اور لڑائی کے دھنگ ڈالے حسب اتفاق
یہ دونوں شہر پورین کے شہر پر لڑ جھگڑ رہی تھے اور دونوں اُسکے مدعی تھے
سنا ہے کہ پوکلیز نے پیاس خاطر ایک مشہور فاحشہ کے کہ وہ میٹلس کی
رہنمائی اور نام کی ایسی چیز تھی یہ لڑائی اوتھائی تھی چنانچہ بعد وقوع
چند واقعات کے پوکلیز نے جزیرہ ساماس کے دارالسلطنت کا محاصرہ
کیا اور بھی پھل موقع تھا کہ اُسنے اُن جنگی کلوں سے کام لیا جنکے صدمہ
سے قلعہ کی فصیلیں توڑی جاتی تھیں اور اُنکو آرٹیمین انجنیر نے ایجاد
کیا تھا اور وہ انجنیر ایک پانژوں سے معذور تھا اسلئے چوکی پر بیٹھ کر
مورچوں تک جاتا تھا اور استعمال اُن کلوں کا پہلے پہل مشرق میں بھی
صدمت سے دریافت ہو چکا تھا حاصل کلام یہہ کہ نو مہینے بعد ساماس
والوں نے اطاعت قبول کی سزائے اعمال یہہ ہے کہ پوکلیز نے فصیلیں اُنکی
توڑیں اور جہاز اُنکے چہین لیئے اور لڑائی میں جو کچھ خرچ ہوا تھا
وہ روپیہ اُن سے طلب کیا چنانچہ کچھ تھوڑا سا روپیہ ادا کیا گیا اور
باقی کا اقرار کیا اور میعاک معین کی اور اطمینان کے لیئے کچھ اول میں
دیا بعد اُسکے پوکلیز ایتھنز کو واپس آیا اور اُن لوگوں کو بڑی دھوم دھام
سے دفن کیا جو لڑائی میں کام آئی تھے اور اُن کی قبروں پر بعد دفن کے
اُنکی تعریفیں بذات خود کیں اور اس رسم کا وہی موجد ہوا اور بعد
اُسکے جاری رہی ایروپنگس کی مجلس جو ایتھنز میں بنام عدالت
عالیہ نامی تھی ایسے موقعوں پر فصیحوں کو گفتگو کے واسطے مقرر کیا
کرتی تھی اُس رسم پر عرصہ دس برس کا گذرا تھا کہ پلہ پونیسس کی
لڑائی کے آغاز میں پوکلیز اس کام کے واسطے منتخب کیا گیا *

پرکلیز نے بنظرِ اسکے کہ اُسکو ایتھنز والوں اور لیسیتیمین والوں میں نزاع و فساد کا برپا ہونا معلوم تھا ایتھنز والوںکو یہہ ہدایت کی کہ کورسائیبرا والوں کی مدد کرنی چاہیئے کہ وہ کارنتھہ والوں کے حملوں سے محفوظ رہیں اور ایسے جزیرہ والے کہ سمندر میں اُنکا بڑا زعب داب ہے اپنی طرف ہو جاویں اس مطلب کے واسطے یہہ راہ نکالی کہ پہلے کورسائیبرا والوں کو یہہ بات سنائی کہ پلي پونیسس والے تم پر دھاوا کرینگے چنانچہ یہہ تدبیر بن پڑی اور کورسائیبرا والوں اور کارنتھہ والوںمیں نزاع قائم ہوا جسکے باعث سے پلي پونیسس کی لڑائی ہوئی جو تاریخ یونان میں بہت بڑا واقعہ ہے اور تفصیل وار بیان ہوتا ہے واضح ہو کہ اپی دامنم جسکو پچھلے لوگ ڈریکیم کہتے تھے مقدونیہ کا بحری شہر تالنتی والوں کے درمیان واقع تھا اور اس شہر میں کورسائیبرا والے بستے تھے اور بنیاد اسکی کارغالیئس کارنتھہ والے نے ڈالی تھی چنانچہ رفتہ رفتہ یہہ بستی بڑی بستی ہوگئی یہاتک کہ آپس میں نزاع قائم ہوئی اور غریب لوگوں نے متفق ہوکر امیروں کو نکال دیا اور یہہ لوگ مارے مارے پھرتے تھے آخرکار پاس پروس کی قوموں میں جابسے مگر غریبوں نے اُنکاپیچھا تھچہوڑا چنانچہ ہر جانب سے حملہ آور ہوئے اور اُس وقت نازک میں پہلے وہ مصیبت زدہ کورسائیبرا والوں کے پاس گئے اور جب کہ انہوں نے دستگیر کی تو کارنتھہ والوں کا دامن پکڑا اور وہ لوگ اُنکے مدد و معاون ہوئے اور جس بستی سے وہ جان بچاکر آئے تھے اُسپر فوج کشی کی اور اُسمیں اُن بلا ماروں کو بسایا مگر باوصف اُسکے وہ بے کہتکے نہ ہوئے اسلیئے کہ کورسائبرا والوں نے بہت بڑے بیڑے سے اُس شہر کا محاصرہ کیا اور جوں ہی کہ محاصرہ ہوا تو کارنتھہ والوں نے اُنکو مدد بھیجی مگر شکست فاحش پائی اور وہ شہر اُسی روز اس شرط پر مطیع ہوا کہ احکام آئندہ تک بیگانے لوگ غلام بنائے جاویں اور کارنتھہ والے قیدی تصور کیئے جاویں کورسائیبرا والوں نے اپنی فتح کا نشان بنایا اور کارنتھہ والوں کے سوا تمام اسیروں کو قتل کیا اور تمام ملک کو لوٹ کھسوٹ کو خاک میں ملادیا *

بعد اُسکے جب دوسرا برس آیا تو کارنتھہ والوں نے پہلے سے زیادہ فوجیں بھرتی کیں اور نیا بیڑہ تیار کیا اور کورسائیبرا والوں نے دشمن کو قوی دیکھکر یہہ اندیشہ کیا کہ ایسے بڑے غنیم کا مقابلہ ممکن نہیں پس

ایتھنز والوں کی رفاقت کا ارادہ کیا اور اصل یہہ تھی کہ جب یونان کے صوبوں میں عہد و پیمان صلح کے ہوئے تھے تو ایسے یونانی شہروں کو جو عہد و میثاق سے خارج تھے اسباب کی آزادی دی گئی تھی کہ منجملہ طرفین کے جسکا رفیق ہونا چاہیں ہو جاویں یا دونوں فریقوں سے کام نہ کریں سب سے الگ تھلگ رہیں کورسائیوا والے بحسب اس آزادی کے آزاد تھے اور کسی سے واسطہ علاقہ نہ کہتے تھے اور کسی فریق کی طرفداری نہ کرتے ان کے نزدیک مفید و نافع نہ تھی مگر اپنے آئے وقت میں ایتھنز والوں سے رفاقت کی درخواست کی بعد اُسکے جب کارنتھہ والوں نے یہہ بات سنی تو انہوں نے ایتھنز کو ایلچی روانہ کیئے اور رفاقت کے خواستگار ہوئے چنانچہ اس مقدمہ میں طرفین کی وجوہات سنی گئیں اور کمال زور و شور سے بحث و مباحثہ ہوا اور دومرتبہ اس امر میں مجلس میں سبکی منظوری لی گئی چنانچہ پہلے پہل ایتھنز والوں نے کارنتھہ والوں کی طرفداری اختیار کی مگر بعد اُسکی حسب فہمائش پوکلیز کے تجویز اپنی بدلی اور کورسائیوا والوں کا ہاتھ پکڑا *

لیکن اُن سے ایسا عہد نامہ نہیں کیا کہ اُس میں یہہ اقرار مندرج ہووے کہ ہم تم دونوں کسی دشمن پر چڑہ کر جاویں اور باعث یہہ تھا کہ کارنتھہ والوں سے لڑائی کرنا بدون اُسکے کہ تمام پلي پونیسس سے لڑائی کیجاوے ممکن تھا حاصل یہہ کہ ایتھنز والوں نے یہہ عہد کیا کہ ہم پر یا ہمارے خیر خواہوں پر کوئی غنیم دھاوا کرے یا تمپر یا تمہارے دوستوں پر کوئی بدخواہ حملہ اور ہووے تو اُسکے دفع کرنیکے لیئے ایک دوسرے کی مدد رسانی ضرور ہے اور ایتھنز والوں کا ارادہ یہہ تھا کہ دونوں صوبہ جو سمندر میں بڑے زبر دست ہیں آپس میں لڑیں مریں اور بعد اُسکے جو مغلوب ہوگا وہ اُسکو دیا بیٹھیں اسلیئے کہ اُن دنوں یونان میں ایتھنز اور کارنتھہ اور کورسائیوا تین ایسے صوبہ تھے کہ اُن کے پاس بڑے بڑے بیڑے تھے اور ایتھنز والوں کا یہہ بھی عزم مصمم تھا کہ اٹلی اور سسلی کو فتح کریں مگر انصرام اُسکا فتح کورسائیوا پر منحصر تھا اور اسی ارادہ کے پورے کرنے کو کورسائیوا والوں سے یہہ عہد و پیمان کیئے تھے اور دس جہاز اُنکی مدد کے واسطے بھیجے تھے مگر یہہ حکم اُنکو دیا تھا کہ کارنتھہ والوں سے جب لڑنا ضرور ہی کہ وہ کورسائیوا یا اُنکے دوستوں پر حملہ آور

ہوں اور یہہ ہوشیاری صرف اسلیئے تھی کہ عہدنامہ کے خلاف ظہور میں نہ آوے *

مگر ان حکموں کا امتثال بہت دشوار تھا ایک لڑائی کورسایرا والوں اور کارنتھہ والوں میں جزیرہ سائیپوٹس کے متصل واقع ہوئی تھی جو کورسائیوا کے معاذات پر واقع تھا اور حقیقت یہہ ہی کہ یہہ لڑائی جہازوں کی تعداد کی رد سے جو یونانیوں میں لڑائی کیوقت مستعمل تھی بہت بڑی واقع ہوئی تھی دونوں برابر رہے کوئی غالب یا مغلوب نہوا اور اختتام لڑائی کا قریب شام کے ہواتب ایتھنز والوں کے بیس جہاز کورسائیوا والوں کی مدد کو آئے اور وہ اُنکی مدد لینے دوسرے روز علی الصبح بندرگاہ سائیپوٹس کی جانب کہ جہاں کارنتھہ والے چلے گئے تھے اس غرض سے عازم ہوئے کہ دیکھیں کارنتھہ والے دوسری لڑائی لڑتے ہیں یا نہیں مگر کارنتھہ والے فوج اپنی آراستہ کر کے لڑائی بدوں چلے گئے اور دونوں طرفوں نے جزیرہ سائیپوٹس میں اپنے اپنے یادگار بنائے اور فتح کو آپ سے نسبت کیا *

علاوہ اُسکے اس لڑائی سے ایک دوسری لڑائی پیدا ہوئی جسکے سبب سے ایتھنز اور کارنتھہ والوں میں علانیہ لڑائی شروع ہوئی اور یہہ لڑائی پلی پونیسس کی لڑائی کا باعث ہوئی تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ شہر پوٹیدیا واقع مقدونیہ کارنتھہ والوں کی زیر حکومت تھا جس میں ہر سال اُنکے حاکم جایا کرتے تھے مگر اس زمانہ میں وہ شہر ایتھنز کا مطیع اور باج گزار تھا بعد اُسکے ایتھنز والوں نے اس اندیشہ سے کہ یہہ شہر باغی ہوگا اور ہمارے تھریس کے رفیتوں کو لگا بجھا کر اپنے ساتھ کرلیگا اُس شہر کے باشندوں کو یہہ حکم دیا کہ وہ فصیلیں جو پالیں کیطرف واقع ہیں مسمار کرادیں اور اپنی وفاداری کے واسطے اول اپنی بطور کفالت ہمارے حوالہ کریں اور حکام کارنتھہ کو ہوا بتادیں مگر نتیجہ ان بیجا حکموں کا یہہ ہوا کہ بغارت نے ظہور پایا اور بجز سرکشی کے کوئی فائدہ مرتب نہوا حاصل یہہ کہ پوٹیدیا والے ایتھنز والوں کے مدعی ہوئے اور بہت سے قرب وجوار کے شہروں کو ساتھ لیا اور اُنہوں نے ساتھ اُنکا دیا جوں ہی کہ یہہ امر ظہور میں آیا تو ایتھنز اور کارنتھہ کی فوجیں روانہ ہوئیں چنانچہ پوٹیدیا کے قریب مقابلہ ہوا اور ایتھنز والے غالب آئے منجملہ اُنکے ایلسی پائیڈیز جوان اور اُسکے اُستاد سقراط نے وہ کارناماں کیئے کہ معزز و ممتاز ہوئے اور

حقیقت یہ ہے کہ اس حکیم کی زرہ پوشی اور شمشیر زنی سے کمال تعجب ہوتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ کوئی سپاہی تمام فوج میں ایسا نہ تھا کہ جس نے ایسی استقلال سے سفر کی تمام سختیوں کو ایسا سہا ہو جیسا کہ سقراط نے اگرچہ بھوک پیاس اور سردی بہت قوی دشمن تھے لیکن سقراط نے آپ کو اُنکے مقابلہ کا اتنا عادی کیا تھا کہ اُنکی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا تھا ملک تھریس جہاں یہ مہم واقع ہوئی تھی نہایت سرد سیر ملک تھا اور جب کہ سارے سپاہی گرم پوستیں اور مڑتے جھوٹے کپڑے پہنے ہوئے خیموں میں ایک دوسرے سے آبرہے کے بیٹھتے اور ہزار دشواری سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتے تو یہ سقراط حسب معمول اپنے باریک کپڑے پہنے ہوئے ننکے پانو پہرتا اور سب کے دستر خوانوں پر جاتا اور طرح طرح کے لطیفہ اور نئی نئی ظرافت کی باتیں کرتا اور اُن باتوں کی گرمی سے تمام لوگ مینوشی کرتے اور پیالوں کے دور پے درپے چلتے باوجودیکہ وہ بذات خود شراب نوشی کا شیفتہ نہ تھا اور بڑا کمال اُسکا یہ تھا کہ جب فوجوں کا مقابلہ ہوا تو اُس نے اپنا کام ایسا انجام دیا کہ گویا کرامت ظاہر کی بعد اُسکے ایلسی پائیڈیز زخمی ہو کر زمین پر گرا تو سقراط اس کی سپر ہو گیا اور نری دلاوری سے اُسکو بچایا اور تمام فوج کے سامنے اُسکو اور اُسکے ہتھیاروں کو دست برد غنیمت سے محفوظ رکھا اور حق یہ ہے کہ انعام اُس دلاوری کا سقراط کو دینا چاہیئے تھا مگر جوں ہی کہ جنرلوں کی مرضی یہ دریافت ہوئی کہ وہ شرافت خاندان کے ملاحظہ سے ایلسی پائیڈیز کو انعام دینا تجویز کرتے ہیں تو سقراط جو انہوں نے بھی جو شان ذاتی اور فخر اصلی کا خواہاں تھا تعریف اُسکی بیان کی اور استحقاق انعام کو جو صرف ایک جوڑہ زرہ کا اور ایک تاج سادہ تھا نسبت اُسکی قائم کیا *

باوصف اس نقصان کے جو کارنتھہ والوں کو اس لڑائی میں پہنچا پوٹیدیا والوں نے چال ڈھال اپنی نہ بدلی چنانچہ اُس شہر کا محاصرہ کیا گیا اور کارنتھہ والوں نے اس اندیشہ سے کہ ایسا بڑا کام اپنے ہاتھ سے جاتا رہے گا اپنے دوستوں کو نہایت مضبوط اصطلاحوں میں نامے لکھ چنانچہ وہ لوگ اُنکے شریک ہوئے اور لیسیدیمن والوں کے پاس ایتھنز والوں کی داد و فریاد کے لئے ایلچی بھیجے کہ خلاف مطالب صلح کے ایتھنز والوں سے ظہور میں آیا چنانچہ لیسیدیمن والوں نے اُن ایلچیوں کو معمولی دربار دیا

اور ایجینہ کے رہنے والوں نے جو ایتھنز والوں سے خفیہ عداوت رکھتے تھے بایں اندیشہ ایلچی اپنے روانہ کئے کہ ایتھنز والے جنکے وہ مطیع و تابع تھے رنجیدہ نہرویں مگر خفیہ خفیہ مثل اوروں کے اُنکی بدخواہی میں کچھہ تقصیر انکی اور میگارا والوں نے ایتھنز والوں کے خلاف میں بہت سخت داد و فریاد کی کہ برخلاف قوانین مقررہ قوموں کے اور اُس عہدنامہ کے جو یونانیوں میں ہوا تھا ایتھنز والوں نے ایک سرکاری حکم کی اجراء سے ہمکو اپنے گھروں اور بازاروں میں آنے سے سخت ممانعت کی اور اپنے بندرگاہوں سے ہمکو خارج کیا + پلوٹارک کہتے ہیں کہ ایتھنز والوں نے اس حکم کے اجراء سے میگارا والوں سے ہمیشہ کے واسطے ایسی دشمنی قائم کی کہ اصلاح اُسکی ممکن نہ ہوئی اور یہہ حکم دیا کہ میگارا والے جو ایتھنز میں قدم رکھیں قتل کیئے جاویں اور جب کہ تمام ایتھنز کے سردار معمولی قسم ملازمت کی کھاویں تو علانیہ یہہ قسم بھی یاد کریں کہ ایک برس میں دو مرتبہ میگارا کو برباد کرنیکے واسطے تھوڑی فوج روانہ کیا کریں گے *

کارنتھ کے ایلچیوں نے سب سے زیادہ فرمادیں کیں اور کمال آزادی اور بیباکی سے لیسیدیمن والوں سے یہہ بیان کیا کہ جو ہم نہایت دیانت سے معاملات سرکاری اور خانگی میں کام کرتے ہیں اِسیلئے ہم اوروں کی دیانت پر شبہ نہیں کرتے اور صرف اعتدال طبیعت سے دشمنوں کی بلند نظری کے دریافت کرنے سے باز رہے اور بجائے اسبات کی کہ خطروں اور آفتوں کا چستی چابکی سے مقابلہ کریں ہم اُنکی اصلاح کا ارادہ اُسوقت تک نہیں کرتے کہ وہ ہمکو نہ دباویں اور حقیقت یہہ ہی کہ ہمنے اپنی کالہلی اور مجبہولیت سے ایتھنز والوں کو پے درپے اسطرح پر کہ دریافت نہو مراتب علیا پر چڑھنے دیا اور برخلاف ہمارے ایتھنز والوں کا یہہ حال ہی کہ وہ اتنے چست و چالاک ہیں کہ چین سے نچلے نہیں بیٹھتے اور اپنی تدبیروں میں

+ پلوٹارک کہتا ہی کہ پوکلیز نے یہہ حکم اِسیلئے جاری کرایا تھا کہ اِسیپیڑیا فاحشہ جو پوکلیز کی آشنا تھی اُسکے گھر سے دو رتھوں کو میگارا والے بھگا کر لیگئے تھے پوکلیز کو اپنی آشنا کے اِس نقصان کا عرض لینا منظور تھا اور نیز پلوٹارک اِرسٹوفینیز شاعر کے چند شعر نقل کرتے ہیں جنمیں وہ شاعر پوکلیز کو اِس حرکت پر لعنت ملامت کرتا ہی مگر تھوڑی سی تبدیلی جو اُس شاعر کا ہمعصر مورخ ہی اور تمام ایتھنز کے کاروبار سے بشوبہ واقف ہی اس معاملہ میں ایک حرف نہیں لکھتا اور نسبت اس شاعر کے جو بدگو اور ہجو گو مسلم ہی تھوڑی سی تبدیلی اِعتقاد کے قابل ہی

رات دن سوگرم رہکر بڑے بڑے ارادے کرتے ہیں اور جیسے کہ وہ جلد جلد ارادے کرتے ہیں ویسے ہی اُنکو جلد پورا کرتے ہیں اُنکی ایک مہم پوری نہیں ہونے پاتے کہ دوسری کا آغاز ہو جاتا ہی خواہ وہ کامیاب ہوں یا ناکام رہیں مگر اپنی ہوشیاری سے ہر چیز میں وہ اپنا فائدہ نکالتے ہیں اور تحصیل مطلب میں کسی طرح سستی نہیں کرتے اور ہمت نہیں ہارتے مگر تم لوگ اپنے ایسے قوی دشمنوں سے غافل ہو اور یہ غفلت تمہارے حق میں نہایت مضرہی اور تم یہ نہیں سمجھتے کہ جو آدمی اطمینان خاطر سے رہنا چاہے اُسکو صرف یہی مناسب نہیں کہ اورونکی ضرر رسانی سے باز رہے بلکہ آپ کو اورونسے ضرر نہ پہنچنے دے اور انصافِ اسبات میں منحصر نہیں کہ ہم اورونکے حق میں برائی نکرے بلکہ اس میں منحصر ہی کہ جو شخص ہم سے برائی کرے ہم اُسکا تدارک کریں اور ہمکو اسبات کے کہنے کی اجازت ہو کہ تمہاری دیانت اور شرافت ایسی پرانی ہی کہ جو برتاؤ آج کل یونان میں برتے جاتے ہیں وہ تمہاری شان کے مناسب نہیں آدمی کو لازم ہی کہ جیسے اور کاموں میں چال دھال اپنے زمانہ کے مطابق رکھے ویسے ہی مہماتِ ملکی میں بھی برتاؤ مناسب وقت کرے جب کہ کسیکو ہر طرح سے امن چین نصیب ہو تو مضائقہ نہیں کہ وہ اپنے دستورِ قدیم کا التزام کرے مگر جب کہ وہ مختلف بلاؤں میں مبتلا ہو تو اُسوقت یہی شایانِ ہی کہ نئی نئی چالیں چلے اور اپنی خلاص و نجات کے واسطے ہر چیز سے بحتساب اپنے مقدور کے کام لے چنانچہ ایتھنز والے ایسی ہی فطرتوں کے ذریعہ سے اسقدر قوت کو پہنچے اگر تم لوگ اُنکی چستی چابکی کی تقلید کرتے تو وہ ہمکو آج کے دن کورسائیبرا سے خارج نہ کرتے اور اب پوٹیدیا کا محاصرہ نہ کر سکتے خیر جو کچھ ہوا سو ہوا مگر اب بھی اُنکے طور طریقوں کی پیروی اس طور پر کرو کہ پوٹیدیا والوں اور اپنے باقی رفیقوں کا ہاتھ پکڑو جیسے کہ تم پر واجب و لازم ہی اور ایسا نہ کرو کہ تمہارے دوست اور ہمسایہ تمہاری امداد و اعانت سے مایوس ہو کر اور بادشاہوں سے اعانت طلب کریں *

حسب اتفاق ایلچی ایتھنز والونکا جو کسی کام کو لیسیدیمن میں آیا تھا اُس مجلس میں حاضر تھا چنانچہ اُس نے سکوت کرنا مناسب نہ سمجھکر لیسیدیمن والوں کو وہ خدمتیں یاد دلائیں جو ایتھنز والوں نے

زمانہ حال میں تمام بلاد یونان کی کی تھیں اور بعد اُسکے یہہ بیان کیا کہ وہ بڑی بڑی خدمتیں لحاظ و پاس کی مستحق ہیں اور وہ سلطنت رشک و حسد کے قابل نہیں اور بہت کم اس سلوک کی مستحق ہی کہ اُسکے کمزور کرنیکی تدبیریں سوچی جاویں اور یہہ واضح رہے کہ ایتھنز والونپر غصب سلطنت یونان کا الزام عائد نہیں ہو سکتا اِسلیمے کہ رفیقوں کی منت ساجت اور کسیتدر اِسپارٹا والوں کی مرضی سے یہہ بات ہوئی تھی کہ اُنہوں نے اُس پتوار کو جس سے سب نے کنارہ کشی کی اُٹھایا اور اِصورت میں لوگوں کی شکایت محض بیجا ہی اور یہہ شکایت اُنکی صرف اِسلیمے ہی کہ آدمی اطاعت اور فرمانبرداری سے آزاد رہنا چاہتے ہیں اگرچہ وہ اطاعت کمال آسان اور نہایت سہل ہووے اور از روی عدل و انصاف فرض و لازم ہووے اور تم صاحبوں کو اپنے ارادوں کے ظہور سے پہلے غور و تامل کرنا چاہیئے اور یہہ بات قرین صواب نہیں کہ تمام یونان کو ایسی لڑائی جھگڑوں میں مبتلا کرو کہ اُسکے بہت بڑے بڑے نتیجے پیدا ہوں بلکہ مناسب وقت یہہ ہی کہ رفیقوں کے جھگڑے بطور معقول طے کیئے جاویں اور جبر و زبردستی کو دخل نہ دیا جاوے اور یہہ امر واضح رہے کہ در صورت جنگ و جدال کے ایتھنز والے کمزور نہیں اور وہ لوگ آپ کو اچھی طرح سے بچاویں گے اور تمہارے حق میں دیوتوں سے یہہ درخواست کیجاویگی کہ جو لوگ قول و قسم اور عہد و پیمان کے خلاف کریں دیوتے اُن سے سخت انتقام لیں *

غرض کہ ایسے ایسے فترے ایلچپی نے عرض خدمت کیئے اور بعد اُسکے ایلچپیوں کو مجلس سے خارج کیا گیا اور اس مقدمہ میں بحث ہونے لگی آخر کار کثرت رائے نے لڑائی پر قرار پایا مگر پہلے اس سے کہ یہہ عزم مصمم ہووے آرکی دیمس بادشاہ اِسپارٹا نے اُن تعصبات کو جی سے نکال کر جو اور سب کے دلنشین تھے عاقبت اندیشی فرما کر لڑائی کے اُن بڑے نتیجوں کو مفصل بیان کیا جو لڑائی کی حالت میں پیش آتے اور ایتھنز والوں کی زور و قوت اور ہمت و جلالت کی کیفیت گوش گذار کی اور یہہ نصیحت فرمائی کہ پہلے ملائم ملائم تدبیریں آزمانی چاہئیں جو سب کو پسند آویں اور کچھ کچھ ضروری سامان لڑائی کا بھی مہیا کرنا مناسب ہی اور یہہ خیال نکونا چاہیئے کہ تاخیر و تامل

میں نامردی کا احتمال ہوگا اسلئے کہ تمہارے پہلے کام ایسے معروف و مشہور ہیں اور اُنکے باعث سے تمہاری دلاوری دلیری کو بتہ نہ لکیم حاصل یہہ ہی کہ لڑائی، ٹہر گئی اور رفیقوں کو طلب کر کے بیان کیا کہ اگرچہ ایتھنز والے فساد کے بانی ہیں مگر مناسب حال یہہ ہی کہ تمام رفیقوں کو جو شریک اپنے سمجھے جاتے ہیں اکٹھا کیا جاوے اور بعد بحث و تکرار کے جو رائے صلح یا جنگ کی قرار پاوے اُسپر عمل کیا جاوے اور یہہ حکم لیسیدیمن والوں کا چودھویں سال اُس صلح کے ہوا تھا جو تیس برس کے واسطے مقرر ہوئی تھی اور باعث اُس کا رفیقوں کی وہ شکایتیں اتنا نہ تھیں جتنا کہ اسپارٹا والوں کو خود اسباب کا رشک تھا کہ ایتھنز والے غالب ہو گئے اور بہت سا حصہ یونان کا مطیع اپنا کر لیا قصہ تمام رفیق اسپارٹا والوں کے دوبارہ جمع ہوئے اور تمام چھوٹے بڑوں نے بھی مشورت دی اور لڑائی نے قرار پایا مگر چونکہ سامان جنگ مہیا تھا اسلئے سامان کی تیاری میں مصروف ہوئے اور اثناء تیاری میں اس غرض سے کہ فرصت ہاتھ آوے اور ضروری آئین کی باتیں پوری ہو جائیں ایتھنز کو ایلچپی روانہ کیا اور نقص عبد کی شناخت ایلچپی کے حوالہ کی *

چنانچہ پہلے پہل جب وہ ایلچپی وہاں گیا تو اُس نے اس قدیم شہریت کا دفتر کھولا کہ اُن لوگوں کی آل و اولاد کو شہر ایتھنز سے خارج کریں جنہوں نے سیلن کے مقدمہ میں منروا دیدی کے مندر کو ناپاک کیا اور حقیقت اُسکی یہہ ہی کہ یہہ سیلن وہ شخص تھا کہ اُس زمانہ سے سو برس پہلے ایتھنز کے قلعہ پر قابض و متصرف ہو گیا تھا اور انجام اُسکا یہہ ہوا کہ وہ ملازموں سمیت محصور ہوا اور سخت قحط کے صدمے اُٹھا کر پناہ کے واسطے منروا کے مندر میں داخل ہوا مگر وہاں سے بے زور نکلا گیا اور وہ اور اُسکے ساتھی جان سے مارے گئے اور جو لوگ اُنکے قتل کے صلاح و مشورہ میں شریک تھے وہ ناخداہرست اور ناخدا ترس تہرائے گئے اور اُس جرم میں جلاوطن کیئے گئے مگر تھوڑا عرصہ گذرنے پر پھر بلائے گئے اور وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ پرکلیز اُن لوگوں کا نواسا تھا اور اسپارٹا والے جو اُن لوگوں کی جلاوطنی چاہتے تھے مقصود اُنکا یہہ تھا کہ پرکلیز جلاوطن کیا جاوے یا بات اُسکی بھیکی پریکی مگر ایتھنز والوں نے یہہ درخواست اُنکی منظور نہ کی اور ایلچپیوں کو واپس کیا بعد اُسکے اور ایلچپی لیسیدیمن والوں کے آئے

اور اُنہوں نے یہہ درخواست کی کہ پوتیدیہ کا محاصرہ اُتھایا جاوے اور ایجینہ کی آزادی بحال رکھی جاوے اور قطع نظر اس سے جو حکم کہ میگارا والوں کی نسبت جاری ہوا وہ یکقلم منسوخ کیا جاوے ورنہ صلح کی صورت پیش نظر نہیں بعد اُسکے اور ایلچی آئے اور مقدمات بالا میں کسی طرح کی گفتگو درمیان نہ لائے مگر صرف اتنی بات کہی کہ لیسیدیمن والے باین شرط صلح چاہتے ہیں کہ ایتھنز والے یونانی صوبوں کی آزادیوں کو نہ توڑیں اور مانع مزاحم نہ ہوں *

چودھویں فصل

اسبات کے بیان میں کہ پرکلیز پر بری بری خرابیاں عاید ہوئیں اور اُسے ایتھنز والوں کو لیسیدیمن والوں سے لڑائی پر آمادہ کیا

پرکلیز نے تمام درخواستوں اور خصوص اُس درخواست کو جو میگارا والوں سے متعلق تھی منظور نکلیا اور نہایت مضبوط و مستقل رہا اور ساری بات یہہ تھی کہ ایتھنز میں اُسکو بری عزت حاصل تھی اور بہت سے بدخواہ اُسکے جو اُسکے دشمن تھے اور بذاتِ خود اُسپر حملہ آور نہوسکتے تھے یہہ جوڑ چل گئے کہ مثل فڈیئس اور ایسپیزیا اور اینکزاگورس اُسکی دوستوں کو جو اُسکے نزدیک عزیز و معظم تھے الزام لگا کر منصفوں کے روبرو طلب کرایا اس سے اُنکو یہہ دریافت کرنا منظور تھا کہ خود پرکلیز کی نسبت لوگوں کی کیا رائے ہی اور کیسی قدر و منزلت ہی چنانچہ فڈیئس کے ذمہ یہہ الزام عاید کیا کہ جب اُسے منزرو کا بت دھالا جس میں اُسے بری اُستادی برتی تھی تو بڑا تغلبہ کیا اور مال سرکار کا کھا گیا اور ثبوت مدعا کے لیئے نہایت پیروی کی گئی مگر کوئی وجہ ثبوت ہاتھ نہ آئی کہ اُسے اُس بت کے بنانے میں حسبِ فہمائش پرکلیز کی یہہ صنعت برتی تھی کہ جب چاہیں اُسکا سونا الگ کر کے تول لیں چنانچہ پرکلیز نے تمام لوگوں کے سامنے مختبروں سے واشکاف کیا کہ اُس بت کا سونا اوتار کر تولنا چاہیئے لیکن فڈیئس کے صدق و دیانت کے خلاف میں

ایسے گواہ تھے کہ صدق اُنکا کسی سے رد نہ ہو سکتا تھا اور وہ گواہ یہہ تھی یعنی کمال شہرت اور خوبصورتی اور عمدگی اُسکے کام کی جو ہمیشہ رشک و حسد کے شایان ہیں مگر وہ بات کہ لوگ اُسکو معاف نہ کرسکے یہہ تھی کہ اُسنے امازونز کی لڑائی کی تصویر میں جسکا نقشہ منروادیبی کی ڈھال پر کندہ ہوا تھا تصویر اپنی اور پرکلیز کی بنظر بتائے نام داخل کی تھی اور ان تصویروں کو کمال حسن صنعت سے ایسا مرتب کیا تھا کہ الگ کرنا اُنکا بدون اسکے کہ بت کی صورت بگڑ جاوے ممکن نہ تھا چنانچہ فڈیئس اس تصور پر متعید ہوا اور خواہ اپنی موت یا زہر کھانے سے قیدخانہ میں مرگیا مگر بعض مورخوں نے بیان کیا ہی کہ وہ جلاوطن کیا گیا اور بعد جلاوطنی کے اولمپیا کا مشہور بت بھی اُسی نے بنایا حاصل یہہ کہ ایتھنز والوں کی یہہ احسان فراموشی کسی طرح معاف نہیں ہوسکتی ہی کہ اُنہوں نے ایک کمال فن کے لیئے یہہ معقول انعام تجویز کیا کہ وہ استاد کامل قیدخانہ میں مرگیا اور اس مقدمہ میں کوئی عذر اُنکا سماعت کے قابل نہیں کہ اُنہوں نے ایسے جرم خفیف کی سزا جو بجائے خود چندان جرم نہیں یا غایت اُسکی یہہ ہی کہ وہ ایسی خودنمائی تھی کہ ایسے استاد ماہروں کے حق میں معافی کے قابل تھی بطور جرم سنگین کے ٹہرائی *

علاوہ اسکے ایسپیزیا جو میٹلیٹس واقع ایشیا کی رہنے والی تھی اور ایتھنز میں سکونت پذیر ہوئے تھے اور اس شہر میں حسن و جمال کے ذریعہ سے اننے شہرہ آفاق نہوئے تھے جستدر کہ وہ فہم و فراست اور لطف و ظرافت میں نامی گرامی ہوئے تھے کہ مشہور مشہور لوگ بستی کے اُسکے گھر جانے میں اپنی شان و عزت سمجھتے تھے چنانچہ خود سقراط اُسکی ملاقات کے واسطے اُسکے گھر جاتا تھا اور اُسکی شاگردی کو فخر سمجھتا تھا یہاں تک کہ خود مقرر تھا کہ حسن تقریر اُس سے مینے سیکھا اور پرکلیز اُسکی نسبت یہہ بیان کرتا تھا کہ حسن بیان اور کمال تقریر میں میں اُسکا ممنون ہوں جسکے باعث سے مجھکو اتنی شہرت حاصل ہوئی اور اُسکی تقریر سے فن سیاست کے اصول و قاعدی انتخاب کیئے اسلیئے کہ وہ حکومت کے فن میں نہایت کامل تھی علاوہ اُسکے دو نروں کے ربط ضبط کا باعث یہہ تھا کہ وہ اپنی بی بی سے اُنس نہ کرتا تھا اُسکو دوسرے آدمی کے لیئے چھوڑا تھا اور بجائے اُسکے ایسپیزیا کو پیار کرتا تھا اگرچہ اُسکی نیکنامی مشتبہہ تھی چنانچہ

ایسپیزیا کو بھی ناخدا پوست ہونے اور بد وضعی کا الزام لگایا گیا مگر پرکلیز نے ہزار مشکلوں سے اُسکو بچایا اور منصفونکی بہت منت سماجت کی اور اُن کے سامنے انسو بھائے مگر یہہ چال اُسکی اُس نہایت عالیقدر سردار ایتھنز کی شان کے شایان و مناسب نہ تھی بعد اُسکے یہہ حکم نافذ ہوا کہ اُن لوگوں کی مختبری کیجاوے جو دیوتوں کے منکر ہیں اور یہہ بات نہیں مانتے کہ دیوتوں کی عنایت سے کام انصرام ہوتے ہیں یعنی اُن حکیموں اور لوگوں کی مختبری کیجاوے جو عجیب عجیب باتیں خلاف قوانین قدرت کے سکھاتے ہیں اور آسمانوں کو متحرک بتاتے ہیں اُس زمانہ میں یہہ مسئلے ایسے تھے کہ مذہب مقررہ کے خلاف سمجھے جاتے تھے اور اِس حکم خاص کا منشاء یہہ تھا کہ حکیم اینکزاگورس پرکلیز کا اُستاد تھا اور وہ حکیم اسبات کا قایل تھا کہ صرف ایک روح واحد نے ہیولہ کی صورت کو گوناگون صورتوں میں ظاہر کیا اور تمام کائنات کو ایسا معقول انتظام بخشا کہ ہم اُسکو مشاہدہ کرتے ہیں اِس مسئلہ سے بت پرستوں کے دیوتوں کی بیقدری ہوتی تھی چنانچہ پرکلیز نے یہہ سوچ بچا کر کہ جان بچانا ممکن نہیں بستی سے باہر کسی مکان محفوظ میں اُستاد کو مخفی کیا بعد اُسکے جب پرکلیز کے بدخواہوں نے یہہ دیکھا کہ ہمنے جو الزام لگائے وہ لوگوں نے پسند کیئے تو اُنہوں نے خود پرکلیز کے ذمہ یہہ الزام عاید کیا کہ تو نے عہد حکومت میں سرکاری روپیہ کا غبن کیا اور ایسا حکم ناطق جاری کرایا کہ پرکلیز کو حساب سمجھانا پڑا اور بعلت الزام حرص و طمع کے اظہاروں کی نوبت پہنچی اور فیصلہ کے واسطے پندرہ سو منصف مقرر ہوئے اگرچہ بجائے خود پرکلیز کو کسی قسم کا اندیشہ نہ تھا کہ امورات سرکاری میں انصرام و اہتمام اُسکا اعتراض کے قابل نہ تھا مگر لوگوں کی بدنیتی کے باعث سے گونہ ہراسان تھا چنانچہ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ایلسیبائیڈیز جو اُن دنوں جوان گبرو تھا پرکلیز کی ملاقات کو آیا پرکلیز نے یہہ کھلبھینجا کہ میں تم سے اسلیئے بات چیت نہیں کر سکتا کہ برے امر اہم میں مصروف ہوں ایلسیبائیڈیز نے امر اہم کو دریافت کیا جواب دیا کہ پرکلیز اپنے حساب سمجھانے کی فکر میں غلطان پیچان ہے ایلسیبائیڈیز نے کہا کہ میری رائے ناقص میں یہہ آتا ہے کہ وہ حساب بالکل ندیں چنانچہ مکلف اُسہ کا بند ہوا اور حساب ندینے کا ارادہ مصمم

کیا مگر شور و شر کے دبا نے کے لیئے یہہ بات سوچی کہ لوگ پلی پونیسس کا ارادہ رکھتے ہیں اور سامان اُسکے بہت مدت سے ہو رہی ہیں اُسیں شریک ہونا اپنا مناسب ہی اور یقین کامل ہی کہ لوگوں کی شکایتیں رفع ہو جاویں گی اور ان شکایتوں کو چھوڑ چھاڑ کر اُس امر اہم کی جانب مائل ہو جاوینگی اور جب کہ بستی والے ایسے مبتلا ہونگے تو کام ناکام آہو میوہ پانو پر ڈالینگے اور قوت و شہرت کے باعث سے جو کچھہ میں چاہوں گا وہ خواہ مخواہ قبول کرینگے *

یہہ بیان وہ ہی جو مورخوں نے بیان کیا اور ہجو کرنے والے شاعروں نے پر کلیز کی زندگی میں یہانتک کہ گویا اُسکے روز بروز لکھا اور اُنہوں نے عوام میں ایسی ایسی افواہیں اُڑائیں کہ حتی الامکان اُنسے اُسکی بات کو دہبا لگے چنانچہ بہت لوگوں کو اُس سے بغض و عداوت ہو گئی پلوٹارک صاحب اس مقام پر ایسی عمدہ رائے لکھتے ہیں کہ وہ سرکاری منصروں اور خانگی منتظموں کے لیئے نہایت مفید اور بغایت نافع ہے اور وہ ایسے وقت میں جبکہ افعال بجائے خود اچھے اور حسب ظاہر ہو طرح کی قابل تعریف ہوں اسبات پر تعجب کرتے ہیں کہ ایسے ویسے لوگ عزت والوں پر بتا لگانے کے لیئے ظاہر کریں کہ ہمنے اُنکے بہید معلوم کر لیئے اور بغض و عداوت سے ایسے ایسے ارادے اور کام اُنسے منسوب کریں کہ وہ اُنکے خیال میں بھی نگذرے ہوں بلکہ چاہیئے یہہ کہ غرض کالگاؤ نہو اور ایک ایسے کام کے جو سمجھہ میں مشکل سے آوے اور اُسکے کئی طرح معنے لیں سکیں اور کئے نتیجے اُس سے نکل سکیں تو آدمی کو مناسب ہے کہ ہمیشہ اُس سے اچھی نتیجے لیا کرے اور بری طرف خیال بھی نہ کرے اور نیک نیتی اور صاف طینتی سے اُسکا تصفیہ کرے یہہ کیسی بیجا بات ہے کہ لوگوں نے اپنی اغراض کی وجہہ سے افواہیں اُڑا کر پر کلیز کو پلی پونیسس کی لڑائی کا بانی اور باعث قرار دیا حالانکہ یہہ بات اُسکے خیال میں بھی نہ تھی اسلیئے کہ اُسکی پہلی کارروائیوں سے ہر شخص کو یقین کہنا شایاں تھا کہ اُس نے صرف سلطنت کی بھلائی کے واسطے پلی پونیسس کی لڑائی کو بارصاف اِس کے کہ وہ اب تک اُس لڑائی سے انحراف نہ کیا سمجھتا تھا اختیار کیا *

جب کہ یہ معاملہ ایتھنز میں درپیش تھا تو اسپارٹا والوں نے بے درپے ایلچی بھیجی اور مختلف درخواستیں کیں چنانچہ وہ اوپر مذکور ہو چکیں آخر کار ایتھنز والوں نے باہم گفتگو کر کے یہہ ٹھہرایا کہ پہلے اس سے کہ جواب پورا دیا جاوے سارے مطلبوں میں غور و تامل کیا جاوے چنانچہ حسب تقریر عمل میں آیا اور رایوں میں اختلاف ہوا بعضی رائے یہہ تھی کہ وہ حکم جو شہر میگارا کے خلاف میں جاری کیا گیا اور وہ صالح کا بڑا مانع ہے منسوخ کیا جاوے پر کلیز نے اس موقع پر ایک عمدہ تقریر اس سبب سے کہ وہ فلاح عام کا خواہاں اور ملک کی عزت کا طلب گار تھا نہایت گرمجوشی سے ایسی کی کہ بہ نسبت پہلے موقع کے نہایت موثر ہوئی چنانچہ پہلے اُس نے یہہ بات ظاہر کی کہ جو حکم کہ میگارا سے متعلق ہے اور اُسکی منسوخی کے واسطے بڑا دباؤ رکھا گیا ہے ایسا خفیف ناکارہ نہیں جیسا کہ تم لوگ اُسکو سمجھ رہے ہو اور یہہ درخواست جو لیسیدیمن والوں نے کی ہے مقصود اُنکا یہہ ہے کہ ایتھنز والوں کی مستقل مزاجی کو جانچیں کہ آیا وہ خوف و ہراس سے استقلال اپنا چھوڑتے ہیں یا ویسے ہی مستقیم و مستقل رہتے ہیں پس اس صورت میں اگر اپنی بات سے کسی کو روکے تو ناتوانی ہماری واضح ہوگی اور ہمچشموں میں منہ دیکھانیکو جگہ نہ رہے گی اور یہہ بات واضح رہے کہ اس درخواست کا قبول کرنا گویا اُس تمام دلیری دلاوری اور قوت ہمت کو جس سے تم نے اتنی مدت تک سلطنت کی ہے لیسیدیمن والوں کے حوالہ کر دینا ہے اور اگر خدا نخواستہ ایسے موقع پر ایتھنز والے لیسیدیمن والوں کا کہنا مانینگے تو وہ لوگ ایسا ضعیف نحیف سمجھینگے کہ نئے نئے قانون ہم پر جاری کرینگے بر خلاف اُسکے اگر ہم اس بات پر قائم رہینگے تو حریف کم سے کم اپنے مساوی سمجھینگے اور جن معاملوں پر نزاع قائم ہے اُنکا بطرز معقول اور نرمی سے تصفیہ ہونے کے لیئے پنیج مقرر کیئے جاویں گے مگر لیسیدیمن والوں کو یہہ مناسب نہیں کہ ایتھنز والوں کو دباکو ایسی درخواستیں کریں کہ تم پوئیڈیا کو چھوڑ دو اور ایجینہ والوں کی آزادی بحال رکھو اور وہ حکم جو میگارا سے متعلق ہے اُسکو یقلم منسوخ کرو یہہ نمود اور حکومت اُنکی اُس عہد نامہ کے خلاف ہے جسمیں یہہ صاف مندرج ہے کہ جو نزاع رفیقوں میں واقع ہوویں وہ بطور معقول فیصلہ

کیئے جاویں اور کوئی شخص اپنی مقبوضہ سے بیدخل نہ کیا جاوے اور وہ قصے قضاے جو ہمارے ممالک مفتوحہ پر برپا رہتے ہیں اُنکے رفع کی یہہ تدبیر معقول ہے کہ ہم اپنے مخالفوں سے لڑنے کو تیار رہیں اور تلواروں سے اپنے حقوق و مرافق کا تصفیہ کریں ایتھنز والوں کی شان و عزت کے یہہ مناسب ہے کہ اسی طرح سے مقاصد اپنے حاصل کریں اور اس بات کی راستی کے واسطے خزانوں کا حساب اور بحری بڑی فوج اور جہازوں کی درستی اور رفیقوں کے اتفاق اور مال و دولت کی کثرت و فراوانی ایتھنز والوں پر بخوبی واضح کی اور تمام چیزوں میں لیسیدیمن والوں سے مقابلہ کر کے صاف صاف بیان کیا کہ لیسیدیمن والے مفلس ہیں اور روپیہ جو لڑائی کی جان اور قصے قضاویں کا ایمان ہے اُن لوگوں کے پاس نہیں اور بحری فوج اُنکی نہایت توتی پھوٹی ہے اور وہی اُنکا مدار ہے اور حقیقت یہی تھی کہ ایتھنز والے تونکر تھے اسلیئے کہ ایک کروڑ بیس لاکھ روپیئے سے زیادہ زیادہ مقام ڈیلاس سے ایتھنز میں لائے تھے اور رفیقوں کی جانب سے ہر برس گیارہ لاکھ اکیس ہزار دوسو پچاس روپیئے کی مدد پہنچتے تھے اور علاوہ زر نقد کے ہنگام ضرورت اپنے معبدوں کی آرایش سے روپیہ حاصل کر سکتے تھے چنانچہ منجملہ انکے صرف منروا دیبی کے بت میں پچاس † ٹیلنٹ سونے کے خرچ ہوئے تھے بدون تخریب صورت کے اُس میں وصول ہو سکتے تھے اور جب بخت و دولت کی عنایت سے کامیابی حاصل ہوتی پہر اُسپر صرف کر سکتے تھے اور بڑی فوج اُنکے تخمیناً تیس ہزار تھی اور تین سو جہاز تھے قطع نظر ان سب باتوں کے پر کلیز نے یہہ فرمایش کی کہ پلی ہونیسس والوں سے اُنکے ملک میں جاکر لڑنا مناسب نہیں کیونکہ فوج اُن کی ہماری فوج سے زیادہ ہے اور اپنی اراضیات کی بربادی کا ملاحظہ کرنا نچاھیئے اسلیئے کہ وہ پہر بھی آباد ہو سکتی ہیں مگر آدمیوں کے نقصان کی تلافی ممکن نہیں اور حقیقت میں وہ ایک ایسا نقصان ہی جسکی اصلاح مقدور سے خارج ہے شہر کی حفاظت کو مدار اپنی تدبیروں کا تصور کریں اور سمندر کی سلطنت کو ہانہ سے ندیں اسلیئے کہ ایک نہ ایک دن اُسیکے ذریعہ سے مخالفوں پر تسلط پاونگے اور اس بات میں کمال ہمت کو صرف کریں بعد اُسکے نقشہ تمام لڑائیوں کا پیش کر کے بیان کیا

† ایک یونانی ٹیلنٹ دو ہزار چار سو سینتیس روپیہ آتھہ آتھ کے برابر ہوتا تھا*

کہ اگر تم لوگ اس قاعدہ سے چوکو گے تو بڑی بڑی مشقتیں پیش آ رہیگی اور وہ برائیاں تفصیل وار بیان کیں اور وہ وجوہات جو جمہوری سلطنتوں کے حالات سے انتخاب کیں تھیں بیان کیں کہ لیسیدیمن والوں کی حکومت یورپی نہیں اور کاروبار اُسکے ایک قاعدہ پر جاری نہیں رہتے کبھی کچھ ہوتا ہے کبھی کچھ ہو جاتا ہے علاوہ اُسکے کاروبار اُسکے ہمیشہ اُسکے رفیقوں کی مرضی اور اتفاق پر منحصر رہتے ہیں بخلاف ہماری سلطنت کے کہ وہ اپنے کاروبار میں ہوشیار اور مستقیم اور مستقل اور تمام ارادوں پر قائم ہے اور صلاح و مشورہ میں اغیار کی محتاج نہیں اور یہی فرق ہمارے مہمات کی درستی کے واسطے کافی دافی ہے غرض کہ تمام باتیں سنا کر کلام اپنا اس رائے سلیم پر ختم کیا کہ سوا رخصت کرنے ایلچیوں کے کوئی کام کرنا ضرور نہیں اور اُن کو سمجھا دیا جاوے کہ وہ جا کر یہہ بیان کریں کہ میکارا والوں کو ایتھنز والوں سے تجارت کی اجازت اس شرط پر ہوسکتی ہے کہ لیسیدیمن والے ایتھنز والوں کو یا اُن کے رفیقوں کو اپنے آپ سے تجارت کی ممانعت نہ کریں اور بلعناظ بلاد یونانکے یہہ اقوار کرتے ہیں کہ ہم اُن شہروں کو آزاد کر دینگے جو عہدنامہ کے وقتوں میں آزاد تھے اور وہ بھی اس شرط پر کہ لیسیدیمن والے اُن شہروں کو آزاد کریں جو عہدنامہ کے بعد اُنکے مطیع ہو گئے اور یہہ امر بھی واضح رہے کہ تمام جہگڑوں کے تصفیہ میں پنچایت سے انکار نہیں اور ہماری طرف سے پہلے لڑائی نہ ہوگی اگر ہم پر دھارا کیا جاوے گا تو ہم آپ کو بہادرانہ بچائینگے التصد حسب مرضی پر کلیز کے عمل درآمد ہوا اور ایلچی رخصت ہوئے اور بعد اُس کے ایتھنز کو واپس نہ آئے اور پلہی پونیسیس کی لڑائی شروع ہو گئی *

دوسرا باب

سلسلی اور اِٹلی والے یونانیوں کے معاملوں کے

بیان میں

چونکہ پہلے پونیسیس کی لڑائی ایک ایسا برا واقعہ ہے کہ وہ بہت دنوں تک قائم رہا اسلیئے یہہ مناسب متصور ہوا کہ اُسکی تاریخ کی قلمبندی سے پہلے چند مختصر لفظوں میں وہ معاملے بیان کیئے جائیں

جو اس زمانہ میں جسکے تاریخ لکھی جاتی ہے یونان برتر خواہ سسلی اور اٹلی میں واقع ہوئے *

پہلی فصل

سسلی میں کارتھیج والوں کے شکست پانے اور
تہیران بادشاہ ایگری جنتم اور جیلن بادشاہ
سراکیوز اور اُسکے بھائیوں اور بحال
ہونے آزادی کے بیان میں

پہلے بیان ہو چکا کہ زرکسیز والی ایران مخالف یونان نے جو یونانیہ نیست و نابود کرنے کا درپے تھا کارتھیج والوں کو تمام سسلی والوں سے بہرانا چاہا یہاں تک کہ اُن لوگوں کو آمادہ کر دیا چنانچہ کارتھیج والوں نے تین لاکھ سے زیادہ زیادہ فوج اور دو ہزار جہاز جنگی اور تین ہزار چھوٹی کشتیاں اسباب کی اور باقی آلات حرب جمع کر کے سسلی پر دھاوا کیا اور ہملکار دلاور کو جو اُن دنوں کارتھیج والوں کا بڑا نامی گرامی جنرل تھا سردار اپنا بنایا مگر جیسی کہ اس ساز و سامان کے شایان تھی ویسی کامیابی نصیب نہوئی یعنی جیلن نامدار جو اُن دنوں سراکیوز کا مالک تھا کارتھیج والوں پر غالب آیا یہ جیلن سسلی کی ایک بستی میں پیدا ہوا تھا جو سمندر کے جنوبی کنارہ کی جانب درمیان ایگری جنتم اور کیمورینا کے واقع تھی اور اُس بستی کو جیلنس کہتے تھے جس سے نام اُسنا یعنی جیلن ماخوذ ہوا اس بہادر نامدار نے اُن لڑائیوں میں جو ہیپو کریٹیز ظالم جیلا قرب و جوار کے بادشاہوں سے لڑا تھا وہ کار نمایاں کیئے کہ اطراف و جوانب میں معزز و ممتاز و معروف و مشہور ہوا اور اُس بادشاہ ستم پناہ نے بذریعہ اُن لڑائیوں کے اکثروں کو مغلوب کیا اور سراکیوز پر بھی قبضہ کر لیا ہوتا مگر ارادہ پورا نہوا کہ وہ حسب اتفاق مرگیا اور جیلن نے اس بہانہ سے کہ میں بادشاہ متوفی کی آرزو کو غاصبوں کی دست درازوں سے محفوظ رکھونگا شہر والوں پر ہتھیار بندی کی اور ایک دو لڑائی میں اُن پر غالب آکر حکومت کو دبا بیٹھا اور اُسکے تھوڑے عرصہ

گذرنے پر سراکیوز کا مالک ہو گیا اور یہہ کام اُس کا اُن جلاوطنوں کی مدد سے درست ہوا جنکو اُس نے اُنکے وطن سراکیوز کو پہونچادیا تھا اور اُنہوں نے سراکیوز کے لوگوں کو کچھ دے دلا کر یہہ اقرار کیا تھا کہ جب جیلن دھارا کرے تو شہر کے دروازے کھول دیں چنانچہ حسب اقرار عمل میں آیا اور بعد اُسکے اُس نے جیل کا انصرام اپنے بھائی ہائیرو کو عنایت کیا اور خود بہ نفس نفیس سراکیوز کی حدود بڑھانے میں مصروف ہوا اور تھوڑے دنوں میں بہت زہر دست ہو گیا اور اس بادشاہ کی قوت کا حال اُس فوج سے دریافت ہوسکتا ہے جسکا اُس نے یونانی ایلچیوں سے دینے کا اقرار کیا تھا جب کہ یونانیوں نے والی ایران کے مقابلہ پر اُس سے کچھ مدد طلب کی تھی اور اُس نے یہہ درخواست کی تھی کہ یونانی فوجوں کا میں جنرل مقرر کیا جاؤں مگر یہہ درخواست اُسکی منظور نہ ہوئی اور اس درخواست سے بھی جاہ و جلال اُسکا دریافت ہوسکتا ہے اور یونانیوں کی مدد نہ کرنے کا باعث یہہ تھا کہ اُسکو یہہ کہتا تھا کہ کارتھیج والے اُسپر حملہ کرینگے اور چال ڈھال اُسکی تدبیر ملک میں اتنی مناسب تھی کہ جب اُسکو یہہ پرچا لگا کہ زرکسیز والی ایران ہلپانت سے پار آ گیا تو اُس نے ایک معتبر آدمی کچھ اچھے تحفے دیکر روانہ کیا اور یہہ سمجھادیا کہ لڑائی کے رنگ دھنگ دیکھ بھال کر اگر زرکسیز کی فتح دیکھے تو میری جانب سے یہہ نفیس تحفے بطور پیشکش پیش کرنا ورنہ واپس لے آنا *

غرض کہ وہ جو کچھ تھا سو تھا مگر ہم اب کارتھیج والوں کا حال بیان کرتے ہیں تفصیل اُسکی یہہ ہے کہ کارتھیج والے ٹرولس کے بہت سی منت سماجت سے سسلی میں آئے تھے اور اس ٹرولس کی حقیقت یہہ ہے کہ وہ ہائیمیرا کا بادشاہ تھا مگر تہیران بادشاہ ایگوری جنٹم نے اُسکو تخت سے اتار کر خاک نشیں مذلت کیا تھا اور یہہ تہیران وہ خاندانی تھا کہ خاندان اُس کا بلاد یونان میں معروف و مشہور اور اولاد کیدمس کہلاتا تھا اور اُس نے سراکیوز کے خاندان بادشاہی میں شادی کی تھی اور اُس دود ماں والا شان میں جیلن اور ہائیرو اور پولیزیلس اور تھریسی بولس چار بھائی معزز و ممتاز تھے منجملہ اُنکے جیلن کی شادی تہیران کی بیٹی سے اور خود تہیران کی شادی

پولیزیلس بوادر جیلوں کی بیٹی سے ہوئی بعد اُسے ہملکار افسر کارتھیج نے پانارمس میں اوتو کر ہائیمیرو کا محاصرہ کیا اور جیلوں بہت سی نوچ ہمراہ لیکر اپنے خسر تھیران کی اعانت کو گیا چنانچہ دونوں شریک ہو گئے اور کارتھیج والوں کو شکست فاحش دی اور خیر خواہان دولت کو وہ فتح عظیم نصیب ہوئی کہ کسی کو پہلے حاصل نہ ہوئی تھی اور یہ بات یاد رہے کہ جسدن † تھرماپلی کی لڑائی ہوئی تھی اُسی روز یہ لڑائی بھی واقع ہوئی تھی جس کے حالات کارتھیج کی تاریخ میں قلمبند ہوئی اور منجملہ شرائط صلح کے جو جیلوں نے مفتوحہ قوموں سے تھرائی تھیں ایک یہ بات بھی تھی کہ دیوتے ساٹرن پر بچوں کی قربانیاں نہ چڑھایا کریں جس سے کارتھیج والوں کی بے رحمی اور جیلوں کی خدا ترسی واضح ہوتی ہی اور وہ غنیمتیں جو اس فتح میں حاصل ہوئیں نہایت گراں قیمت تھیں چنانچہ بہت سا حصہ اُسکا جیلوں نے سرائیکوز کے معبدوں کی زیب و زینت کے لیئے الگ کیا اور علاوہ غنیمتوں کے قیدی اتنے ہاتھ اٹے کہ حد و حساب سے خارج تھے اور کمال انصاف سے منقسم ہوئے کچھ تو آپ لیئے اور باقی رفیقوں کو دیئے اور انہوں نے اُن کو پابزننجیر کیا اور اراضیات کے تردد اور ایسی عالیشان عمارتوں کے بنانے میں مصروف رکھا جس سے شہروں کی آرایش اور رہنے سہنے کے فائدے متصور تھے سنا ہی کہ ایگری جنٹم کے اکثر باشندوں میں سے ہر ایک کے پاس پان پانسو قیدی تقسیم مذکورہ کے تھے اور جیلوں کا یہہ حال تھا کہ باوصف اس بڑی فتح کے غرور اور خود بینی کو راہ ندیا بلکہ پہلے کی نسبت اپنے رفیقوں سے کمال اہلیت ہوتی یہاں تک کہ جب وہ لڑائی سے واپس آیا تو اُس نے سرائیکوز والوں کو اکھٹا کیا اور یہہ حکم سنایا کہ سارے لوگ سلاح بند آویں چنانچہ وہ لوگ حسب الحکم حاضر آئے مگر جیلوں بذات خود بے سلاح آیا اور ہو کام کا حساب لوگوں کو دیا اور جستدر روپیہ کہ اُس نے صرف کیا تھا اور اُسکی

† ہرودوٹس صاحب کا قول یہہ ہی کہ یہہ لڑائی اُس روز ہوئے جس دن سالامن پر لڑائی ہوئی تھی مگر یہہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ یونانیوں نے جیلوں کی فتح کا حال سنکر اُس سے زرکسیز کے مقابلہ کے لیئے پور مدد مانگی بعد سالامن کے لڑائی کے اُنکو مدد مانگنے کی ضرورت نہ ہوتی اسلیئے کہ اُس سے اُنکی دلاوری ایسی بڑھی تھی کہ وہ دشمنوں کے مقابلہ میں صرف اپنے آپکو کافی سمجھتے تھے

تغویض میں تھا کام دار اُس نے مفصل بتادیا اور حکم و حکومت کو جسطور پر کام میں لایا تھا بخوبی ظاہر کیا اور بعد اُس کے یہہ بے تکلف فرمایا کہ اگر تم صاحبوں کو کسی بات کی شکایت ہو تو میری جان و مال تمہارے اختیار میں ہی جو چاہو سو کرو چنانچہ سب لوگوں نے وہ کلام معقول اُس کے سنکر انرین کھی اور سخت حیوان رہے اور وہ اعتماد جو اُسکو لوگوں پر تھا زیادہ اُس سے ظہور میں آیا اور تعریفوں اور احسان مندوں کے شور برپا ہوئے اور تمام لوگوں نے رضامند و رغبت سے بہت بڑا اختیار اُسکو دیا اور بخطاب بادشاہی مخاطب کیا گیا اور اُسکی یادگاری کے لیئے ایک بڑا بت بنایا گیا اور اُس بت میں اُسکے ایک تصویر شہر والوں کی سادی وضع پر بنائی کہ کوئی ہتیار باندھے نہ تھا بعد اُس کے اس بت کی بڑی قدر و منزلت ہوئی اور وہ مطلب اُس سے برآمد ہوئے جنکے لیئے اُسکو قائم کیا تھا یعنی جب کہ ٹائمولین نے ایکسو بیس برس بعد سراکیوز والوں کی آزادی بحال کی اور بلحاظ اسبات کے کہ اُس شہر میں ظالموں کا نام و نشان باقی نہ رہے اور لوگوں کی حاجتیں پوری ہوں تو اُس نے یہہ حکم عام دیا کہ ظالموں کی تصویریں فروخت کیجاویں چنانچہ پہلے بطور مجرموں کے تصویروں کے اظہار لیئے گئے اور گواہ اُنپر سنے گئے گواہوں کے اظہار قلمبند ہونے کے بعد تمام تصویروں پر مجرم ہونیکا فتویٰ دیا گیا مگر جیلن کی تصویر مستثنیٰ رہی اور اُسکی بچانیوالی وہ احسانمندیان تھیں جو لوگوں کے دلنشیں تھیں اور اُن خویبروں کا اب تک پاس و لحاظ چلا جاتا تھا کہ گویا جیلن بتید حیات ہی *

سراکیوز والوں کو ذرا افسوس اسبات کا تھا کہ ہم نے جیلن کو کیوں اختیار کامل دیا اور حصول اختیار کامل سے وہ گر مجبوشی اُسکی جو لوگوں کی برآمد مطلب اور قضاے حاجات میں مصروف تھی ویسی ہی سرگرم رہی اور بڑے بڑے فائدے مترتب ہوئے بادشاہت حاصل ہونے پر ایسی اچھی عادتیں بدل جانے میں اب تک جسکی تیسیتس مورخ نے وسپیشین بادشاہ روم کے سوا کوئی مثال نہیں بنائی جیلن پہلا آدمی تھا جسکو سلطنت کے ہونے سے بڑی فضیلت نصیب ہوئی چنانچہ اُس نے دس ہزار بیگانوں سے زیادہ کو جو اُسکی ملازمت سے مشرف ہوئے اپنی سلطنت میں مکانات عنایت کیئے اور مقصود اُسکا یہہ تھا کہ اپنی

دارالسلطنت کو زیادہ آباد کرے اور اپنی حکومت کی قوت بڑھادے اور اپنے بہادر سپاہیوں کی خدمات کی قدر شناسی کرے اور اس نظر سے کہ اُنکو شہریوں کے پاس اُٹھنے بیٹھنے سے بددو باش کا فائدہ ہوگا سراکیوز سے زیادہ وابستہ کرے وہ جوانمرد اسباب میں شہرہ آفاق تھا کہ اپنی بات کا پاس اُسکو بہت ہی اور وہ اپنی بات کا پورا اور اقراروں کا سچا ہی اور اصل یہہ ہی کہ یہہ بڑی صفت بادشاہوں میں ہونی چاہیئے اور وہ صرف اسی ذریعہ سے اپنے اور بیگانوں کے افس و اعتماد حاصل کرسکتے ہیں اور اور اسی لیئے اس بڑی صفت کو تدبیر مملکت اور انتظام ملک کی اصل و بنیاد سمجھنا چاہیئے ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک لڑائی میں جو کارتھیج والوں کی لڑائی سے پہلے واقع ہوئی تھی روپیہ کی ضرورت ہوئی چنانچہ اُسنے لوگوں سے روپیہ طلب کیا اور روپئے کی طلبی میں سر دربار گفتگو کی مگر جب اُسنے سراکیوز والوں کو متحمل اُسکا نہ پایا تو یہہ بات کہی کہ بطور قرض حسنہ کے مانگتا ہوں جب فتح نصیب ہوگی کوزی کوزی ادا کیجاریگی چنانچہ لوگوں نے دیا اور میعاد معین پر وہ روپیہ ادا ہوگیا پہلے بھاگ اُس سلطنت کے جہاں ایسا عدل و انصاف ہوتا ہو اور پھوٹے نصیب اُس سلطنت کے جہاں بادشاہ اور اُسکے کارپرداز عدل و انصاف سے سروکار نہکرتے ہوں جیلوں کی توجہہ کا مقدم منشاء یہہ تھا اور وہ اُسکے جانشینوں نے بھی اختیار کیا کہ اراضیات کی کاشت و تردہ کو اتنی قدر و منزلت بخشی کہ وہ کام اُس کے باعث معزز ہوگیا اور یہہ بات مشہور ہوگئی کہ سسلی غلہ کی پیدائش سے بخوبی زرخیز ہی اور اُسکے محاصل کو کمال ترقی ہی جیلوں کھیتوں میں آپ جاتا تھا اور کسانوں کے دلوں کو اپنے شریک ہونے سے بڑھاتا تھا اور جس طرح کہ فوج کی سرداری سے اُسکو خوشی ہوتی تھی اسی طرح وہ کسانوں کا سردہوا بنکر دل خوش کرتا تھا پلوٹارک صاحب کہتے ہیں کہ عزم اُسکا صرف یہی نہ تھا کہ ملک اپنا زرخیز ہووے بلکہ یہہ بات بھی مدنظر تھی کہ رعایا معذت و مشقت کی عادی ہو اور بطفیل اُسکے اُن ہزاروں بیماریوں سے محفوظ رہے جو عیاشی اور کاهلی سے پیدا ہوتی ہیں تدبیر ملک میں چند ایسے مقولہ ہیں کہ اُنپر پہلوں نے اتنی اصرار کے ساتھ توجہہ کی ہی جتنی کہ اراضیات کی کشتکاری پر عمل در آمد کرنے کی تاکید کی ہے

اور یہہ اصرار اُنکا بڑی ہوشیاری کی علامت ہی اور اُس بڑے علم کی دلیل ہی جس سے سلطنت کو اصلی اسایش اور زور و قوت حاصل ہوتی ہی زنونن صاحب نے جواب مضمون حکومت میں اُس بڑے فائدہ کا حال بیان کیا جو ایک سلطنت کو اُس حالت میں ہوتا ہی کہ بادشاہ اُسکا اُن لوگوں کے انعام دینے پر آمادہ و مستعد ہووے جو کاشتکاری اور اُسکی لوازمات میں اوروں سے سبقت لیجائیں اور کاشت کے کاروبار میں بڑائی حاصل کریں علاوہ اُس کے جنگ و تجارت اور تمام پیشوں میں بھی اُسکی یہی راے تھی کہ اُن کاموں میں جو کوئی سبقت لیجاوے اُسکی قدر شناسی اور سرفرازی کیجائوے جس سے تمام پیشہ والوں میں جان آجائے اور دلوں میں نوق شوق پیدا ہوں اور آپس میں بڑا غبطہ ہو جائے اور قدر شناسوں کے سبب سے فنون کی ترقی اور نئی نئی ایجادیں ظہور میں آویں *

جیلن کے حالات سے دریافت ہوتا ہی کہ اُسنے ویسی تعلیم و تربیت نہیں پائی جیسے کہ بلاد یونان میں امیرزادے پاتے تھے جنکو گانا بجانا بڑی محنت و مشقت اور حزم و احتیاط سے سکھایا جاتا تھا اور وجہہ اُسکی غالباً یہہ معلوم ہوتی ہی کہ جیلن خاندانی نتھیا یا یہہ بات ہی کہ ان شغلوں کی قدر و منزلت اُسکی آنکھوں میں نتھی چنانچہ ایکروز ایک دعوت میں حسب دستور قدیم ہر ایک مہمان کو ایک ایک بربط دیا گیا جب جیلن کی نوبت پہنچی تو اُسنے بجائے بربط کے اپنا گھوڑا طلب کیا اور کمال چستی چالاکی سے سوار ہوکر کمال اپنا دکھایا اور یہہ ظاہر کیا کہ میں نے وہ کام تعلیم پایا کہ بربط نوازی سے ہزار درجہ بہتر ہی جب سے کہ کارتھیج والوں کو سسلی میں شکست ہوئی تھی تو تمام شہر سسلی کے عیش و آرام کرتے تھے خصوص سراقیوز جیلن کے ہخت و دولت کی بدولت نہایت عیش و عشرت اور کمال امن و آرام میں تھا اگرچہ شہر سراقیوز جیلن کا مولد و مارا نتھا اور تمام شہر والے اپنی آزادی کا تاسف کرتے تھے مگر اُس کی حکومت پر راضی تھے چنانچہ ہنستے بولتے اُسکو بادشاہ اپنا بنایا اور بیگانه آدمی کو بڑا اختیار دیا اور یہہ اختیار اُسکو کسی فن و فطرت سے حاصل نہوا تھا بلکہ صرف اُسکی حسن لیاقت کا نتیجہ تھا جیلن لوازم سلطنت سے بخوبی واقف تھا اور قدر و منزلت اُسکی بہت سمجھتا تھا اور وہ عام کے سوا کسی ارادے

کے پورے کرنیکے لیئے وہ کام قبول نکیا تھا اور آپ کو حفظ سلطنت اور رفاہ
 خلائق اور اصلاح اور اشاعت عدل و انصاف اور حفاظت ننگ و ناموس
 اور اظہار سادہ وضعی اور نیک رویگی کے لیئے موضوع سمجھا تھا اور
 بادشاہت میں سے جو فخر اور شان اُس نے آپکو دی وہ اُسکی عرق ریزی
 اور خیرخواہی خلائق اور رفاہ عوام میں کوشش تھی غرض کہ اُس نے
 بادشاہی کو ہزاروں کی خوشی کا وسیلہ سمجھا تھا اور شان و شوکت
 اور جاہ و حشمت اور عیاشی اور تن پروری اور تدارک اعمال کو دل سے
 یقلم خارج کیا تھا اور اختیارات سلطنت کو اپنے اختیار میں نہ سمجھتا
 تھا بلکہ یہہ چاہتا تھا کہ قانونوں کے احکام جاری رہیں اور وہی سلطنت
 کریں چنانچہ اُس نے کبھی ایسا کام نکیا تھا کہ لوگ اُسکو رئیس اپنا سمجھیں
 بلکہ یہہ علانیہ سمجھاتا تھا کہ ہم دونوں پر قوانین کی اطاعت لازم ہے اور
 اپنے لوگوں سے سوا ذمہ داری اور معقول مثالوں کے جو بڑے عمدہ اختیار دلی
 اطاعت حاصل کرنے کے ہیں کسی جوتور یا دباؤ دھمکی سے تابعداری
 نکواتا تھا اور کبرسنی جو بجائے خود معزز و ممتاز ہے اور نیکنامی جو
 سب لوگوں کو عزیز ہے اور وہ نیک شہرت جو اُسکی قلمرو کے اندر باہر
 پھیلی ہوئی تھی یہہ سب اُسکی دانائی اور ہوشیاری کے ثمرے تھے جو
 مرنے دم تک اُسکو حاصل رہے مگر عمر اُسکی بہت تھوڑی ہوئی اور اُس نے
 اپنی ذات سے سسلی کو ایک بڑے زبردست اچھے نیک پاک بادشاہ کا
 نمونہ دینہایا اور سات برس بادشاہت کر کے مر گیا تمام رعایا کو حد سے
 زیادہ رنج و الم ہوا اور تمام خاندانوں نے سمجھا کہ ہم سے ہمارا باپ اور
 مربی جو نہایت مہربان اور بڑا حافظ اور نامور تھا چھوٹ گیا اور جہاں
 اُسکی بی بی دیماراتا مدفون ہوئی تھی وہیں مدفون ہوا اور اُسکا مقبرہ
 بڑا عالیشان بنایا گیا اور نو برجوں سے جو بڑے بلند اور شاندار تھے محصور
 کیا گیا اور اُن عزتوں کے واسطے حکم دیا گیا جو ادھے دیوتوں یعنی بڑے
 دالوزوں کے لیئے مقرر و معین تھیں مگر انجام کار کار تہیج والوں نے اُس
 مقبرہ کو مسمار کیا اور اگتھوکلیدز نے اُسکے برجوں کو برابر کیا مورخ کہتا ہے
 کہ ظلم و ستم بغض و حسد اور گردش آیام جو بڑی بڑی چیزوں کو
 نیست و نابود کرتی ہے اُسکے فخر و عزت کو مٹا نسکی اور اُسکی خوبیوں کو
 نکمر نسکی جو کمال محبت اور غایت احسان کے باعث سے سسلی والوں
 کے دلوں میں منفش رہیں *

ہائیرو نامی سسلی کے دوسرے بادشاہ کا بیان

جب کہ جیلن کا انتقال ہوا تو اُسکا بڑا بھائی ہائیرو جانشین اُسکا ہوا اور بارہ برس جیلن کے خاندان میں سلطنت باقی رہی جن مورخوں نے اِس ہائیرو کی تاریخ لکھی ہے اُنہیں سے بعض اُسکو اچھا بادشاہ بیان کرتے ہیں اور بعض اُسکو ستمگار قرار دیتے ہیں اس اختلاف کے رفع کرنے کے واسطے ہسکو اُسکی حکومت کے زمانوں کا امتیاز ضرور ہے ظن غالب یہ ہے کہ یہ بادشاہ ابتدائے سلطنت میں زور و قوت اور کدو فر اپنا دیکھ کر پھولا نسایا اور خوشامدی درباریوں کی خوشامد سے خراب ہو کر اُس راہ سے منحرف ہوا جو اُسکے بڑے بھائی نے اُسکو بتائی تھی جسکے ذریعہ سے وہ بخت اور اور فیروز مند اور نیکنام رہا تھا یہ نوجوان بادشاہ بڑا لالچی اور سینہ زور اور نفس کا بندہ اور کمال لالچہ والی تھا اور اپنی رعایا کی قدر و محبت کے حاصل کرنے میں جدوجہد نہ کرتا تھا اور رعایا اُسکی اُسکو بڑا ظالم جانتی تھی اور نہایت نفرت کرتی تھی مگر بلحاظ جیلن متوفی کے بغاوت نہ کرتی تھی اُسکی تخت نشینی پر تھوڑی مدت گذری تھی کہ اُسکو اپنے بھائی پولیزیلس کی نسبت بدگمانی پیدا ہوئی اور وجہ اُسکی یہ ہوئی کہ شہر والے اُسکی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے اس سے سلطنت کا اُسکو اندیشہ ہوا آخر کار اُس نے یہ اندیشہ کیا کہ ایسے خصم خطرناک سے بدوں شور و فساد کے رہائی پانا ممکن نہیں اِسلیئے اُسکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا جو سائیبریائی کی مدد کے واسطے بمقابلہ کروٹونیئسز کے روانہ کیا چاہتا تھا اور ساری غرض یہ تھی کہ بھائی کام اچھے سے کرے جب کہ اُس نے سرداری سے انکار کیا تو اُسکو زیادہ کھٹکا ہوا اور جی ہی جی میں بل نہاے انجام اُسکا یہ ہوا کہ تھیوان بادشاہ ایگری جنٹم داماد پولیزیلس کا شریک اپنے خصم کا ہو گیا اِس سبب سے شاہان سراکیوز اور ایگری جنٹم میں بڑے بڑے نزاع برپا ہوئے اور انجام کار سائیمونیدیز شاعر کے بیچ بجاو کرنے سے باہم آشتی ہوئی اور بقائے آشتی کے لیئے یہ راہ نکالی کہ ہائیرو نے تھیوان کی ہمشیرہ سے شادی کی اور

سسلی ایک جزیرہ کا نام جو اگلی کے پاس ہے جسکو عربی میں الطالیہ کہتے

ہیں اور اِس جزیرہ کا نام عربی میں صقلیہ یا صقلیہ ہے *

بعد اُسکے دونوں بادشاہ باہم متفق رہے حسب اتفاق ہائیرو بیمار ہوا اور ضعف و ناتوانی کے باعث جو مرض کی ترقی سے روز بروز ترقی پاتا تھا بھائی کے سوچ بچار کا موقع اُسکو ملا اور بعد اُسکے علما کے بلانیکا ارادہ کیا تاکہ وہ لوگ اچھی اچھی باتیں کریں اور معقول معقول نصیحتیں سناویں اور نیک نیک مشورے بتاویں چنانچہ مثل سائیمونیڈیز اور پنڈار اور بیکلیڈیز اور ایپی کارمس کے بڑے بڑے شاعر دربار میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ایسی ایسی باتیں سنائیں جنسے ہائیرو کی مزاج کی بخوبی اصلاح ہوئی پلوٹارک صاحب وہ مقولہ اُسکا بیان کرتے ہیں کہ اُس سے بادشاہ کی عمدہ مزاجی ثابت ہوتی ہے یعنی وہ بادشاہ یہہ کہا کرتا تھا کہ میرا مکان اور میوے کان ہمیشہ ایسے شخصوں پر کھلے رہیں جو راست راست بیان کریں اور جہوت سچہ نہ ملاویں *

واضح ہو کہ شاعران مذکورہ بالا صرف علم شعر کے ہی ماهر تھے بلکہ اور فنون میں بھی مہارت کامل اور دستگاہ کافی رکھتے تھے اور اُس عہد کے دانشمندوں میں گنے جاتے تھے اور اسی جہت سے شریک صلاح و مشورہ ہوتے تھے چنانچہ منجملہ اُنکے حسب قول سسرور کے سائیمونیڈیز ایسا آفت روزگار تھا کہ اپنی حسن لیاقت سے بادشاہ کے مزاج پر حاوی ہو گیا تھا اور اس اپنے رسوخ سے ہمیشہ بادشاہ کو صرف نیکی اور رعیت پروری کی طرف مایل کرنے کے سوا اور کوئی کام نلیتا تھا اور اُن لوگوں کی یہہ عادت معبودہ تھی کہ فلسفہ کے مضامین کی چھان بین کیا کرتے تھے کہیں ہمنے یہہ لکھا ہے کہ ہائیرو بادشاہ نے سائیمونیڈیز سے حقیقت باری تعالیٰ کی دریافت کی اُسنے اول دن ایک روز کی اور دوسرے روز دو روز کی رخصت چاہی اور علی ہذا التیاس روز روز رخصت چاہتا رہا آخر کار ایک روز بادشاہ نے رخصت طلب کرنے کی وجہ استفسار فرمائی اُسنے عرض کیا کہ یہہ مضمون فکر و فطانت سے یہاں تک خارج ہے کہ جسقدر غور اُس میں کرتا ہوں اُسقدر ظلمت حیرت پیش آتی ہے زنون صاحب نے باب سیاست مدن میں ایک رسالہ مسمیٰ باسم ہائیرو تحریر کیا چنانچہ وہ اب تک باقی ہے اور سوال و جواب بادشاہ اور سائیمونیڈیز کا طریقہ اختیار کیا ہائیرو کا بیان ہے کہ بادشاہ اور ظالم ایسے خوش نہیں ہوتے جیسے کہ عوام کے نزدیک آرام و راحت میں رہتے ہیں اور اس مدعا پر بہت سی

دلیلین قائم کیں اور استدلال اس پر ختم کیا کہ بادشاہوں کو مخلص خالص کی منصب نصبت نہیں ہوتی جو بڑی نعمت اور کمال آرام کی بات ہے اور یہ بڑی بے نصیبی ہے کہ ایسے دوست صادق سے معذور رہتے ہیں جسکے دل میں تمام اپنے غموں کو بکمال طمانیت سپرد کر سکیں اور وہ رنج و راحت میں شریک اُنکا ہووے گویا کہ ایک جان و دو قالب ہوں اور سائیمونیدیز اچھی اچھی باتیں درباب ایک اچھی سلطنت کرنے کے پیش کرتا ہے حاصل اُن کا یہ ہے کہ بادشاہ اپنے لیئے نہیں ہوتے بلکہ رعایا کے واسطے ہوتے ہیں اور بادشاہوں کا جاہ و جلال اسمیں نہیں کہ بڑے بڑی مکان بناویں بلکہ فخر و شان ان کا اِس میں ہے کہ عبادت لکھیں بناویں اور شہر کو مضبوط و آراستہ کریں اور یہ فخر اُنکا نہیں کہ اُنکے رعب و آب سے رعایا مرتی ہو بلکہ بات اُنکی اسمیں ہے کہ وہ لوگ اُنکی جان و مال کی خیر اور بال بچوں کے چین مناتے رہیں اور اصلی بادشاہی اس پر موقوف نہیں کہ اولمپک تماشوں میں نام پیدا کریں بلکہ اُس پر موقوف ہے کہ قرب و جوار کے بادشاہوں سے افراط دولت اور کثرت جمعیت اور اعانت رعایا میں مقابلہ کریں کہ دیکھیں کون کامیاب ہوتا ہے اور یہ بات اُسے اسیلئے کہی تھی کہ اُس وقت کے بادشاہ اور خصوص یہ ہائیرو گھوڑدور کے فریفتہ تھے اور باوجود اُسکے دوسرے شاعر پندار نے تعریف اُسکی اُس کامیابی کی لکھی جو اُس نے گھوڑدور میں حاصل کی تھی وہ لکھتا ہے کہ اس بادشاہ فیروز بخت نے جو سسلی کے دولت مند باشندوں پر کمال عدل و انصاف سے حکومت کرتا ہے گلزار سعادت میں عمدہ عمدہ پھول جمع کیئے اور علم شعر گوئی اور مزممار نوازی میں مہارت حاصل کرنیکا شیفتہ اور اُن سریلے راگونکا جو ہماری دعوتوں میں گائے جاتے ہیں فریفتہ ہے اگر شہر پائیس اور فرینس نامی گھوریکا شوق دامنگیر ہو اور تیرے سینہ میں نہایت جوش و خروش اُسکا ہو کہ وہ عمدہ گھوڑا بغیر خلش مہمیز کے دریائے ایلفیڈس کے کنارہ پر دوڑا اور اپنی شہسوار کو کامیاب کرایا تو اب تو اُٹھ اور بربط کو سنبھال اور اُسکو ایسی طرح بجا کہ دورک طرز کے غایت درجہ کو پہونچی اور گا کہ سراکیوز کے بادشاہ تو ساری گھوڑدور کی زیب و زینت اور ارایش ہی حاصل ہے کہ تمام شعر اُسکے جنکا ترجمہ میسیو صاحب نے کیا ہے اُس کتاب کی چھٹی جلد میں موجود ہے

جو علوم فنون کا مدرسہ کہلاتی ہی چنانچہ مولف نے بھی اُسی کتاب سے اشعار مذکورہ بالا نقل کیئے اور پڑھنے والوں کو اشعار مذکورہ سے پندار شاعر کی حسن فراست دریافت ہوتی ہی *

دوسرے قصیدہ میں تھیران بادشاہ ایکوی جاتم کی تعریف لکھی جس نے چرت کی دور میں فتم پائی تھی اُس قصیدہ کی طرز ایسی سنجیدہ اور مضمون اُسکے ایسے عمدہ اور نتیجے اُسکے ایسے پسندیدہ تھے کہ اکثر لوگ اُسکو پندار کی نہایت عمدہ تصنیف خیال کرتے تھے ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ جو پندار نے تعریفیں ہائیرو کی اور باتوں میں لکھی ہیں اُنہر ہمکو کستدر یتیں لانا چاہیئے املیئے کہ بادشاہوں کی تعریفیں جو شاعر لوگوں کی زبان پر آتے ہیں ہمیشہ سچی نہیں ہوتیں مگر یہہ بات تحقیق ہی کہ ہر قسم کی فہم و فراست اور ہر طرح کے فن و ہنر کے لوگ ہائیرو کے دربار میں حاضر ہوتے تھے اور اُنکے حاضریکا باعث یہہ تھا کہ خلق اُسکا وسیع اور چال چلن اُسکا نہایت دلفریب تھا اور بذات خود بڑا فیاض تھا اور حقیقت یہہ ہے کہ بادشاہوں میں فیاضی بڑی خوبی کی بات ہے اور ہائیرو کے دربار کی ایسی تعریف نہیں کرسکتے جیسکے شاعر ہریس نے خاندان میسیناز کی تعریف بیان کی کہ اُس والاودمان کے طور و طریقے ایسی عمدہ تھے جو عالموں میں کم ہوتی ہیں اگرچہ اُنکے علم و فضل کے شایان ہوں ہریس صاحب لکھتے ہیں کہ وہ خاندان والاشان بغض و حسد سے نا آشنا تھا اور سارے متعلق اُسکے جو آقائے نامدار کی نوازشوں میں شریک تھے کسی کی قدر و منزلت بڑھانے سے رنج نکھاتے تھے مگر ہائیرو اور تھیران کے دربار میں اور ہی طرح کے حالات تھے چنانچہ سائیمونڈیز اور بیکلیڈیز اُسکا برادر زادہ پندار شاعر کی تصنیفات کی قدر و منزلت بادشاہوں کے دلیوں سے کم کونیکے واسطے طرح طرح کی نکتہ چینیاں اور بہانت بہانت کی حرف گیریاں عمل میں لائے اور پندار نے اپنے قصیدہ میں جو بنام تھیران کے تصنیف کیا اور دونوں حکیموں کی بہت بڑی ہجو لکھی کہ اُنکو کروں سے تشبیہ دی جو مرغ بہشتی کو دیکھ کر بیہودہ کانیں کانیں کرتے ہیں اور ساری وجہہ اُسکی یہہ تھی کہ پندار حیا والا تھا اور اس زیور سے وہ معرا تھا ہائیرو نے کارقا اور ناکسس کے قدیم باشندوں کو جلاوطن کیا اور بجائے اُنکے دس ہزار آدمی وہاں بسائے جنمیں اُدھے

سراکیوز والے اور ادھی ہلی پونیسس والے تھے اسی لیے اُن دونوں شہروں نے ہائیرو کے مرنے پر وہ رسمی مقرر کیں جو وہاں ادھے دیوتوں کے لیے مقرر تھیں اس لیے کہ وہ لوگ اُسکو مر ہی اپنا سمجھتے تھے یہہ بادشاہ اینکزیلاس کی اولاد کو عزیز رکھتا تھا جو زینکل کا ظالم بادشاہ اور اُسکے بھائی جیلن کا بڑا گھبرا دوست تھا یہاں تک کہ اُسکے بال بچے جوان ہوئے تو اُسے اُنکو یہہ نصیحت کی کہ جب تمہارا استاد مائی سیتھس تمکو قواعد حکومت کے سکھا چکے اور تم یہہ خوب سمجھ لو کہ وہ کیسے انتظام کرتا تھا تو اُسکے اختیار سے ملک کانالنا عین مصلحت ہے ہنوز اس نصیحت پر عمل درآمد نہوئی تھی کہ مائیسیتھس دانشمند نے اُن شاہزادوں کے خویش و اقارب اور یار آشنا کو جمع کر کے سب کے سامنے نیابت کا ایسا حساب دیا کہ حاضرین محفل نے اُسکی عقل و دیانت اور عدل و انصاف پر اُفوس کی اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ اُن شاہزادوں نے کمال منت سماجت سے یہہ کہا کہ جس طور آپ نے اب تک انصرام کیا ویسی ہی آپ بے تکلف کیئے جاویں مگر اُس دانشمند اُستاد نے حکومت کی شان و شوکت پر عیش و آرام و راحت کو ترجیح دی اور عقوہ اُسکے یہہ بھی خیال کیا کہ اس سلطنت کا بھی فائدہ ہی کہ جوان شاہزادے کاروبار کریں چنانچہ اُسنے کام کاج سے کنارہ کیا اور ہائیرو بادشاہ نے گیارہ برس حکومت کی اور بعد اُسکے مر گیا *

سلسلی کے تیسرے بادشاہ تھریسیبولس

کا بیان

جب کہ ہائیرو نے انتقال کیا تو اُسکا بھائی تھریسیبولس بجائے اُسکے تخت نشین ہوا اور رعایا سے وہ معاملے برتے کہ بھائی کے مرنے کا رنج تازہ کیا اور بھولے بسروں کو یاد اُسکی دلائی اور یہاں تک دماغ اُسکا چلا کہ در چار دس کی حکومت پر بھول کر لوگوں کو کیڑے مکوڑے سمجھنے لگا اور بیوقوفی سے یہہ بات تھرائی کہ یہہ کیڑے مکوڑے میرے پانو تلے روندنے کو پیدا ہوئے اور میری سرشت اُنکی سرشت سے مختلف ہی اور وہ خوشامدی نو جوان درباری جو اُس پاس بنے رتے تھے اُسکے مزاج پر

حادی تھے اور باگ اُسکی اُنکے ہاتھوں میں تھی جو چاہتے تھے وہ کرتے تھے غرض کہ تمام رعایا سے بڑی طرح پیش آتا تھا کسیکو جلاوطن کیا اور کسیکی جائداد ضبط کی اور ہزاروں کو مروا ڈالا مگر انجام اُسکا یہہ ہوا کہ سراکیوز والوں کو ایسی غلامی ناگوار ہوئی اور سارے بڑھ ہو گئے چنانچہ اُنہوں نے قرب و جوار کے شہروں سے مدد چاہی جنکو یہہ فائدہ تھا کہ وہ بھی ظالم کی اطاعت سے آزاد ہو جاویں آخر کار وہ بادشاہ کو تہ اندیش خود سراکیوز میں محصور ہوا اور اُس شہر میں سے صرف ایک حصہ ایکریڈینا اور وہ جزیرہ جو نہایت مضبوط و مستحکم تھا اُسکے قبضہ میں رہا باقی تیسرا حصہ شہر کا جسکو نایک کہتے تھے دشمنوں کے قبضہ و تصرف میں آگیا اور بعد اُسکے تھوڑا سا مقابلہ کر کے اطاعت طلب کی اور وقت پا کر شہر سے بھاگ گیا اور لوکرس والوں میں جا کر پناہ پکڑی اسنے صرف ایک برس بادشاہی کی تھی کہ اپنے ہاتھوں بات اپنے کھوئی حاصل کلام یہہ ہی کہ سراکیوز والوں نے بایں طور اپنی آزادی حاصل کی اور سسلی کے باقی شہروں کو بھی ظالموں کے پنجے سے چھوڑا اور تمام شہروں میں جمہوری سلطنت قائم کی چنانچہ ساٹھ برس تک بات اُنکی بنی ہی اور حکومت کو قائم رکھا مگر بعد اُسکے دایونیسیئس ظالم نے اُنکو غلام اپنا بنا لیا جب کہ سسلی کو ظالموں کی حکومت سے رہائی ہوئی اور تمام شہر اُسکے آزاد ہو گئے اور ملک کی زر خیزی کے باعث اور امن چین کے سبب سے تمام باشندوں کو چیں تودد کا موقع ہاتھ آیا اور مویشی کی پرورش کی فرصت ملی تو وہ لوگ بہت ترقی ہو گئے اور مال و دولت کو روز بروز ترقی ہوئی اور اُن مبارک دنونکی یادگاری کے لیے جسمیں اُنکو آزادی حاصل ہوئی تھی مجلس عام میں یہہ حکم سنایا گیا کہ ایک برابرت جو پیتر آزادی بخشنے والی کا بنایا جاوے اور ہر سال اس آزادی کی خوشی میں ایک تیبھوار رچایا جاوے اور دیوتوں کے نام پر سارے چار سو بیل قربانی کیا کریں اور گوشت اُنکا عام دعوتوں میں کھایا کریں مگر باوجود اُسکے بعضے پہلے مانسوں کے مزاجوں میں شور و فساد اتنا مخفی تھا کہ اُسکی شرارت سے اُس امن چین میں خلل آتا تھا چنانچہ سسلی میں ایسے ہنگامہ برپا ہوتے تھے کہ حالات اُنکے بیان کے قابل نہیں مگر ان ہنگاموں کی روک تھام کے لیے سراکیوز والوں نے

ایک عدالت قائم کی کہ نام اُسکا پتالزم تھا اور اینٹنز والونکی عدالت آسٹریسزم کے قریب قریب تھی اور اُسکو پتالزم اسلیٹہ کہتے تھے کہ یہہ نام ایک لفظ یونانی سے ماخوذ تھا جسکے معنی ہیں پتا اسلیٹہ کہ زمینوں کے پتوں پر رے کی منظوری نامنظوری لکھی جاتی تھی اور یہہ رے ایسے شہریوں کی نسبت دیت جاتی تھی جنکے بڑے اختیار سے لوگوں کو یہہ کھٹکا پیدا ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ نہوجاریں اور دس برس کے واسطے اُنکو چلاوطن کیا جاتا تھا مگر یہہ عدالت بہت دنوں قائم نہ رہی اور بہت جلد اسلیٹہ موقوف ہو گئی کہ اُسکے طعن و ملامت کے اندیشہ سے نیک نیاک آدمی بھاگتے تھے اور حکومت سے کنارہ کرتے تھے اور بڑے بڑے عہدوں پر ایسے لوگ رکھتے جو اُنکے لائق نہ تھے *

ڈیئوسیتیئس کا بیان

یہہ شخص ڈایودورس صاحب کے بقول اُن لوگوں کا حاکم تھا جو سسلی والے کہلاتے تھے اور سوائے باشندگان ہائی بلا کے تمام لوگوں کو باہم کرکے بڑا زور دست ہو گیا اور بڑے بڑے کارنامیاں کئے اور شہر پبلیکا اُن دیوتوں کے مندروں کے پاس آباد کیا جو بنام پالیکی نامی تھے اور چند عجائبات کے سبب سے یہہ شہر نامی گرامی ہو گیا اور اُن قسموں کے پاک خواص سے اور بھی شہرہ آفاق ہوا جو وہاں کھائی جاتی تھیں اور اُنکے توڑنے پر ناگہانی آفتیں نازل دوتیں تھیں اور یہہ شہر اپنے تقدس کے باعث سے غریبوں کا ٹھکانا اور مظلوموں کا آسرا تھا اور خصوصاً اُن غلاموں کا جنکے آقا اُنکے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے ملجاء مارا تھا اور جب تک کہ اُن میں اور انکے مالکوں میں کینے سننے والوں کی فہمائش سے صفائی ہوتی تھی تب تک وہ غلام اُس مندر میں پڑے رہتے تھے اور کوئی نظیر ایسی نہیں کہ اُس میں مالکوں نے غلاموں سے نقص عہد کیا ہو اور اُس مندر کے دیوتے سخت انتقام اُن لوگوں سے لیتے تھے جو قول و قسم کے پورے نہ تھے اور نقص عہد کی پروا نہ کرتے تھے ڈیئوسیتیئس جہاں گیا وہاں کامیاب ہوا اور باوجود فتوحات کثیرہ اور خصوصاً فتح سواکیوز کے ایک لڑائی میں شکست کھانے سے ایسا پھینکا پڑا کہ فوج اُسکو چھوڑ کر چلی گئی اور فوج کے چلے جانے سے اوسان اُسکے خطا ہوئے اور مایوسوں کی ارادے جی میں ٹھان لیئے

چنانچہ رات کو خفیہ خفیہ سرائیکوز میں داخل ہوا اور بڑے چوک تک پہنچا اور بعد اُسکے قربانی گاہ کے قدمگاہوں میں جا ہڑا اور شہر والوں کے لطاف و عنایت کا متوقع بیٹھا اور جان و مال اپنے دشمنوں کے حوالہ کیا جب کہ لوگوں نے یہہ نیا تماشا مشاہدہ کیا تو چار طرف سے اکہٹے ہوئے اور مجسٹریٹوں نے اس مقدمہ کو ہینچوں میں ڈالا چنانچہ پہلے اُنہوں نے اُن خوش تقریر و نکی تقریریں سنیں جو لوگوں سے عموماً گفتگو کیا کرتے تھے اور اُن چرب زبانوں نے لوگوں کو دیوسیتیس کے خلاف ہر آمادہ کیا اور یہہ بات واشگاف کہی کہ یہہ ظالم عام و خاص کا دشمن ہے خدائے تعالیٰ نے اُسکو ہمارے پاس اسلیئے بھیجا کہ جو نقصان اُسنے ہم غریبوں کو پہنچائی تلافی اُنکی اس طور پر کیجاوے کہ وہ جان سے مارا جاوے تو منجملہ حاضرین معفل کے جو لرگ کہ رقیق القلب تھے اندیشہ ناک ہوئے اور وہ لوگ جو خاندانی اور پرانے امیر تھے اُنہوں نے صاف صاف یہہ بیان کیا کہ یہہ آفت رسیدہ جس سزا کا مستحق و مستوجب ہے اُسپر گفتگو کرنی چنداں ضروری نہیں مگر یہہ غور بہت لایدی ہے کہ ایسے موقع پر ہم لوگوں کو کیا معاملہ برتنا چاہیئے اُسکو دشمن سمجھنا چاہیئے یا ایک سائل منت گذار خیال کرنا مناسب ہے اب اُسنے وہ بات اختیار کی ہے کہ اسکے باعث سے جان و جسم اُسکا پاک و مقدس ہوگیا کہ اُسپر کوئی عذاب اور کسی نوع کی اذیت جاری نہیں کرسکتے اور یہہ بات خوب یاد رہے کہ نمیسس دیہی چھوٹے بڑے گناہوں اور خصوص بے رحمی اور ناخدا ترسی کا انتقام لیتی ہے ہماری بیرحمی اور سنگدلی کا مواخذہ کریگی علاوہ اُسکے بجائے خود یہہ تامل کرنا چاہئے کہ ایسے عذرخواہ کو سزا دینا ایک بدنصیب راژون طالع کو چرانا اور ایک ایسے آدمی کو تکلیف دینا ہی کہ وہ خود اسپر پنبجہ بلا اور گرفتار دام ابتلا ہی بلکہ سرائیکوز والوں کو یہہ لایق ہی کہ اُن لوگوں پر رحم کریں جو رحم کے شایان نہیں حاصل یہہ کہ یہہ راے سلیم لوگوں نے پسند کی اور باتفاق تمام اُسکی جان بخشی ہوئی اور یہہ حکم سنایا گیا کہ وہ شہر کارنتھہ میں رہنا سہنا اختیار کرے اور بطور مدد معاش اُسکو جو کچھ مناسب ہوگا اچھی طرح سے مقرر کیا جاویگا یہہ راے ایسی معقول تھی کہ پورے والوں کو بعد متابلہ کے یہہ امر بخوبی دریافت ہو جاویگا کہ اُن ذرئوں رایوں میں سے کونسی راے معقول و مناسب تھی *

دوسری فصل

یونان برتر کے مشہور شہروں مثل کورنٹس اور سائیپرس
اور تھیوریتیم اور برے لوگوں مثل فیساغورس اور
کارنداس اور زلیوکس اور مائیلو پہلوان کے
بیان میں

جو کچھ کہ یونان برتر سے متعلق ہی اُس کا بیان اور خصوص
حکیم فیساغورس کا حال جس سے اُس حصہ کو بڑی عزت اور فخر تھا
چھوڑنا مناسب نہیں واضح ہو کہ یہ حکیم شہر ساماس میں پیدا ہوا
اور جب وہ سن شعور کو پہونچا تو بہت سی ولایتوں کی سیر و سیاحت
کی اور عمدہ عمدہ علوم و فنون سے آپ کو بہرہ ور کیا اور جب تحصیل
یوری ہو چکی وطن کو واپس آیا مگر بہت دنوں اسلئے نہ تہرا کہ پولیکریٹیز
کی ظالمانہ حکومت سے دُرتا تھا اگرچہ وہ ستم ایجاد اُس کا لحاظ و پاس
کرتا تھا اور شایان شان اور مناسب منصب اُسکی تعظیم و توقیر میں کمی
نہوتی تھی مگر اصل یہہ ہی کہ عالم اور حکیم کو اطاعت سے عار ہوتی
ہی اگرچہ وہ فرمانبرداری کیسی ہی نرم اور عزت کے ساتھ ہو چنانچہ
وہ اٹلی چلا گیا اور کورنٹس اور میتاپونتم اور ہریکلیا یا تارنتم مختلف بستیوں
میں کبھی کبھی رہتا تھا سروینس تلیئس یا تارکوئینیئس سوپر بس اُس
زمانہ میں روم کا والی تھا اور واضح ہو کہ اس بیان سے قول اُن لوگوں کا
باطل ہوا کہ جو نیوماپوم پیلینس دوسرے بادشاہ روم کو جو اس زمانہ سے
ایکسو برس پہلے گذرا فیساغورس کا شاگرد بتاتے ہیں غالباً اس غلطی کا
منشاء یہہ ہی کہ اُن دنوں بادشاہوں کے رنگ دھنگ اور طریقے باہم
مشابہ تھے حاصل یہہ کہ اس دانشمند کے وہاں رہنے سے تمام ملک اٹلی
کو بڑے بڑے فائدے حاصل ہوئے چنانچہ تھوڑے دنوں میں یہہ نوبت

یونان برتر جسکو انگریزی میں کریسیا میجر کہتے ہیں یونانیوں کے اصطلاح میں
اُن بستیوں کو کہتے تھے جو سسلی اور اٹلی میں واقع تھیں اور اُنہیں بڑے بڑے
نامی یونانی مثل فیساغورس اور کارنداس وغیرہ کے رشتے

پہونچي کہ لوگوں کو تحصیل علوم کا غایت شوق دامنکیر ہوا اور پاس پروس کی ہستیوں کے ہزاروں لوگ اسلینے آنے لگے کہ اُسکو آنکھ سے دیکھیں اور کلام اُسکے اپنے کانوں سنیں اور اُسکی پوری نصیحتوں سے اپنے کار و بار کو ترقی دیں اور اٹلی کے بہت سے شاہزادے اُسکو اپنے دربار میں بلانے سے نہایت خوش ہوتے تھے اور اُسکے آنے کو فخر و عزت سمجھتے تھے اور اُسکی باتوں کو کان دھو کر سنتے تھے اور قوانین حکومت اور قواعد سیاست برابر سمجھتے تھے غرض کہ رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہونچي کہ اُس کا مدرسہ شہرہ آفاق ہوا اور اُسکے پایہ کو کوئی نہ پہونچا اور چار سو پانسو شاگرد ہو گئے اور دستور یہہ تھا کہ شاگرد کرنے سے پہلے پانچ برس تک طالب علم کو خاموش بٹھائے رکھتا تھا اور سکوت اُسکے حق میں مذاہب سمجھتا تھا اور جب کہ وہ پورا اُترتا تھا تو اُسکو شاگرد کرتا تھا یہاں مجمل حال اُسکا بیان کیا جاتا ہی اور اُسکے مسائل اور اعتقادات کا بیان وہاں مذکور ہوا جہاں حکیموں کے مختلف فرقوں کے حالات قلمبند کیئے جاوینگے مگر یہہ بات اُسکی مشہور ہی کہ وہ حکیم تناسخ کا قائل تھا جسکو ارا گوں کہتے ہیں اور جو بات کہ اُسکے مونیہ سے نکلتی تھی شاگرد اُسکے کمال ادب سے سنتے تھے اور جب کہ پیچھلا قول اُسکا پہلے قول کے مخالف ہوتا تھا تو وہ چوں و چرا نہرتے تھے بلکہ بے تکلف جی جان سے قبول کرتے تھے اور تصدیق کلام کے واسطے باہم یہہ کہا کرتے تھے کہ اُستاد نے ایسا فرمایا مگر تھوڑے دنوں بعد اُسکے شاگردوں نے ادب و تسلیم کو انتہا تک پہونچایا کہ تحقیق کو طاق پر رکھا اور اپنی سمجھ بوجھ کو علانیہ ضایع کیا اور ایسی ایسی باتیں کہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ادب اور حکومت کے ساتھ کرنی شایان و زیبا ہیں کیونکہ وہ ہمارے دہم و قیاس سے برتر ہی اور اسی لیئے قانون دینے اور اُنکی اطاعت مطاق چاہنے کا مختار و مالک ہی فیساغورس کے مدرسہ میں ایسے ایسے لمیق شاگردوں نے تعلیم پائی کہ اُنسے اُستاد کو شان و عزت حاصل ہوئی اور وہ شاگرد اُسکے بڑے بڑے مقنن اور اچھی اچھی تدبیروں اور طرح طرح کے فنون کے ماہر اور چنی چنی سلطنتوں کی وزارت کے قابل و سزاوار ہوئے اور بعد اُسکے انتقال کے بھی اٹلی کا وہ حصہ جسکو اُسنے اپنے نصیحتوں سے مالا مال کیا تھا ہر قسم کے فنون اور فن جاننے والوں کا گنوار شگفتہ سمجھا جاتا تھا اور یہہ بڑا فخر اُسکا مدت تک

قائم رہا اور اسمین کچھ شبہ نہیں کہ رومی لوگ فیساغورس کے علم و فضل کی قدر شناسی کرتے تھے چنانچہ جب دلفاس کی اریکل لیکنی تو ان دنوں رومی لوگ سیمنائٹز سے لڑ رہے تھے یہہ حکم نافذ کیا گیا تھا کہ روم کے نہایت مشہور حصہ میں دو عالیشان بت یونانیوں میں سے ایک بڑے بہادر کے نام اور دوسرا بڑے دانا کی عزت کے واسطے بنائے جاویں چنانچہ حسب الحکم انہوں نے کومیشیم میں ایک بت فیساغورس کے نام کا اور دوسرا تھمسٹک لیز کے لیئے بنایا گیا مورخ لوگ فیساغورس کے روز وفات اور مقام سکونت پر متفق نہیں *

شہر کروٹن اور سائیبریوس اور تھیوریٹم کا بیان

منجملہ ان شہروں کے شہر کروٹن کی بنیاد مائی سلس اکیٹیا والوں کے سردار نے سترھویں اولمپک کے تیسرے برس ڈالی تھی اور اصل یہہ ہے کہ یہی سردار پہلے دلفاس کو اس غرض سے روانہ ہوا کہ دیوتے اپیالو کے اریکل سے ایسی کوئی جائے معقول دریافت کرے کہ وہاں وہ شہر بسا دے چنانچہ جب وہ وہاں پہنچا تو کارنتہہ والے آرکیاس سے ملاقات اُسکی ہوئی کہ حسب اتفاق وہ بھی ایسے ہی امر میں اریکل لینے کو آیا تھا جو کہ دروں کی نیت بخیر تھی اسلیئے دو دنوں کو دربار کی حضوری نصیب ہوئی اور جناب دیوتا جی نے ایسے مناسب موقعی جو ان کی ریاست کے واسطے نہایت قابل تھے مقرر فرما کر طرح طرح کے فائدے بیان فرمائے اور علاوہ اور خاندوں کے دولت اور صحت کا اختیار دیا چنانچہ آرکیاس نے دولت کو پسند کیا اور مائی سلس صحت کا خواہاں ہوا اور بقول مورخین اپیالو دیوتے نے وعدہ اپنا پورا کیا آرکیاس نے سراکیوز کو بسایا اور منجملہ بلاد یونان کے یہہ شہر ایسا دولت مند ہوا کہ مال و دولت میں کوئی نظیر اُسکا نہ تھا اور مائی سلس نے کروٹن آباد کیا اور وہ شہر باشندوں کی طول حیات اور قوت جسمانی سے اتنا شہرہ آفاق ہوا کہ ایسے شہروں کے ذکر و بیان میں جو باب صحت و قوت میں مشہور اور معروف تھے ضرب المثل ہو گیا اور صحت و قوت کے سبب سے اُسکے باشندی یونانی کہلوں میں اکثر ایسے غالب آئے کہ اطراف و جوانب میں نام اُنکا نامی گرامی ہو گیا چنانچہ استریو صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک اولمپک کے تماشے میں سات کروٹن والوں کو برابر تاج اور تمام انعام دیئے

گئے اور شہر سائیبریوس جو کروٹن سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع تھا بنیاد اُسکی بھی اکیٹا والوں نے کروٹن کی آبادی سے تھوڑے عرصہ پہلے ڈالی تھی بعدہ یہہ شہر اتنا زبردست ہو گیا تھا کہ ہمسایہ کی چار بادشاہتیں اور پچیس شہر اُسکے مطیع و تابع تھے یہاں تک کہ وہ اکیلا تین لاکھ فوج بھر سکتا تھا مگر بہت قریب اُس میں عیاشی نے دخل پایا اور عادات و اخلاق اُسکے ایسے خراب ہو گئے کہ وہ یقین کے قابل نہیں شہر والوں کا یہہ حال ہوا کہ دعوتوں اور تماشوں اور راگ اور ناچ اور عیش و نشاط کے دھندوں میں اوقات اپنی صرف کرتے تھے اور انعامات سرکاری اور عمدہ عمدہ خطاب اُن لوگوں کو عنایت ہوتے تھے جو بڑی بڑی دعوتیں کرتے تھے اور علاوہ اُنکے ایسے باورچیوں کو بھی انعام و خطاب مرحمت ہوتے تھے جو نئے نئے کھانے ایجاد کرتے تھے اور طرح طرح کی چاٹیں زبان کے لیئے نکالتے تھے غرض کہ رفتہ رفتہ حال اُن کا یہاں تک پہنچا کہ نازک مزاجی کے باعث سے اُن کاریگروں کو شہر سے خارج کیا جنکے کار و پیشوں میں شور و غل ہوتے تھے اور جانوروں کو بستی میں اِسلیمے رہنے ندیتے تھے کہ آوازیں اُنکی سونے ندینگی اور نتیجہ اُن خرابیوں کا یہہ ہوا کہ باہم اُن کے نزاع قائم ہوئی اور آخر کار اُنکی بربادی اُنکھوں سے مشاہدہ ہوئی چنانچہ پانسو آدمی روپیہ والے جو بڑے دولت مند تھے ایک شخص مسی تلس کے شر و فساد سے تنگ ہو کر کروٹن کو چلے گئے اور بعد اُسکے جب تلس نے اُنکو طلب کیا تو کروٹن والوں نے حسب الارشاد فیساغورس دانشمند کے جو اُن دنوں وہاں فروکش تھا اور اُسی نے اُنکو اس نیک ارادہ پر آمادہ کیا تھا صاف انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوئے چنانچہ سائیبریوس والے تین لاکھ فوج سمیت میدان میں آئے اور کروٹن والوں نے مرگر کر ایک لاکھ آدمی جمع کیئے اور مائیلو پہلوان کو سردار اپنا مقرر کیا کہ وہ نامی گرامی پہلوان تھا اور اُسکے کندھوں پر شیر کی کھال پڑی رہتی تھی اور ہوکیولیز کی مانند ایک سونٹا پاس اُسکے رہتا تھا غرض کہ فریقین کا مقابلہ ہوا اور کروٹن والوں نے فتح پائی اور غنیم کے فراریوں کو ایسا گھیر گھل کر مارا کہ بہت کم بچ کر گئے اور شہر اُنکا یہاں تک تاخت تاراج کیا کہ آبادی کا نام و نشان باقی نہ چھوڑا اور ساٹھ برس تک برابر ویوان رہا بعد اُسکے تھسلی والے وہاں آباد ہونے لگے بہت دنوں تک

اسلینے امن چین سے نہرے کہ کروٹن والوں نے بزور اُن کو خارج کیا اور وہ لوگ ایسے تباہ و خراب ہوئے کہ ایتھنز والوں اور لیسیدیمن والوں سے اعانت چاہی چنانچہ ایتھنز والوں نے کمال ترس کھا کر خاص پلی پونیسس میں یہہ اشتہار عام دیا کہ جس کسیکو منظور ہو وہ ان ستم رسیدوں کی مدد کرے بعد اُسکے جب کسی کی ہمت نہ پڑی تو خود ایتھنز والوں نے دس جہازوں کا بیڑہ تھسلی والوں کی مدد کو روانہ کیا اور لیمین اور زوکریٹیز دو سردار اُسپر مقرر کیئے بعد اُسکے تھسلی والوں نے پرانی سائیپرس کے متصل شہر جدید آباد کیا اور نام اُسکا تھیوریٹم رکھا اور دو مشہور آدمی یعنی لیسیدیمن فصیح اور ہرودوٹس مورخ جو اپنے اپنے فنون میں نظیر اپنے ترکھتے تھے اور اطراف و جوانب میں شہرہ آفاق تھے اسی شہر میں آباد ہوئے تھے منجملہ اُنکے وہ فصیح اُس زمانہ میں پندرہ برس کا تھا اور اُس بستی میں اُسوقت تک رہا کہ ایتھنز والے سسلی میں پھیکے پڑے اور بعد اُسکے وہ ایتھنز کو چلا گیا اور ہرودوٹس مورخ کی یہہ کیفیت ہی کہ شہر ہلیکارنسس واقع کیریا میں وہ پیدا ہوا مگر تھیوریٹم کے باشندوں میں اسلینے گنا جاتا ہی کہ وہ شروع آبادی میں آباد ہوا تھا چنانچہ بیان اُسکا بجائے خود مذکور ہوگا حال اس بستی کا یہہ ہی کہ نئے باشندوں کے جوڑے توڑے جنکو پرانے باشندوں نے حقوق اور عہدہ جات سرکاری سے خارج کیا تھا بڑے بڑے فساد برپا ہوئے اور انجام اُسکا یہہ ہوا کہ نئے باشندے غالب آئے اور پرانے باشندوں کو مارکر نکال دیا اور تمام شہر پر قبضہ کیا اور کروٹن والوں سے بات چیت ملا کر تھوڑے دنوں میں کچھہ سے کچھہ ہو گئے اور ایک جمہوری حکومت قائم کر کے شہر والوں کو دس قوموں پر تقسیم کیا اور نام اُنکے اُن قوموں کے ناموں پر تجویز کیئے کہ وہ اصل و بنیاد اُنکی تھیں *

کارنداس مقنن کا بیان

سائیپرس والوں کی تمام فکر اس کی جانب مائل تھی کہ عمدہ قانونوں کی ذریعہ سے جنگی تحریر کے لیئے کارنداس مقنن کو پسند کیا تھا حکم و حکومت اپنی مضبوط و مستحکم کریں یہہ مقنن فیساغورس کا شاگرد رشید تھا اور اُسکے مدرسہ میں تعلیم اُسنے پائی تھی چنانچہ اُسنے

نئے نئے قانون ایجاد کیئے اور مندرجہ اُنکے تھوڑے سے مشتمل نمونہ خرواری لکھ جاتے ہیں *

پہلا قانون وہ لوگ جو پہلی بی بی سے اولاد رکھتے ہوں اور باوجود اُنکے دوسری شادی کریں تو وہ + سنت میں حاضر نہوا کریں اور سرکاری عہدہ جات سے خارج کیئے جاویں اور خیال اُس مقنن کا یہ تھا کہ جو شخص اپنی اولاد کی پروا نہ کرے وہ ملک کی بھی پروا نہ کریگا اور وہ شخص ایسا ہی برا حاکم ہوگا جیسا کہ برا باپ تھا *

دوسرا قانون جھوٹے مدعیوں کے واسطے یہ سزا تجویز کی کہ وہ نہایت برے آدمی سمجھے جاوینگے اور جہاز کا تاج اور ہاکر تمام گلی کوچوں میں پھراے جاوینگے اور یہ وہ بڑی بیعزتی تھی کہ بعد اس تشہیر کے لوگ بہت ہی کم زندہ رہتے تھے پس حرام زادوں سے بستی پاک ہو گئی اور پہلے امن چین کے مزے آنے لگے اور حقیقت یہی ہی کہ برے لوگوں سے قصہ قضائے کھڑے ہوتے ہیں خواہ ضرر اُنکا عام ہو یا خاص ہو بلکہ بقول ٹیسیتس کے بہت سی بادشاہتوں میں اُن لوگوں کو گوارا کیا جاتا ہی *

تیسرا قانون یہ قانون اُس نے اُن مفسدوں کی نسبت جاری کیا جن کے چال چلن سے فساد برپا ہوتے اور حکومت کی بات بگڑتی ہی حاصل اُسکا یہ کہ اُن لوگوں کی خبر لینی چاہیئے جو بد معاشوں اور ناہنجاروں سے خط و کتابت کے سلسلے جاری رکھتے ہیں اور بعد اُنکے سخت سخت جرمانے اُن سے لینے مناسب ہیں *

چوتھا قانون اُس مقنن دانشمند نے یہ تجویز کیا کہ شہر والوں کے بال بچوں کو ایسے عمدہ عمدہ علم و ہنر سکھائے جاویں کہ اُنکے ذریعہ سے طبیعتیں سلیم اور مزاج درست اور چال چلن ٹھیک ٹھاک ہو جاتے ہیں اور وہ باتیں تمام شہر والوں کو ضروری ہیں ادنیٰ اعلیٰ کا تفاوت نہیں چنانچہ اُس نے اُستادوں اور اتالیقوں کی تنخواہیں سرکار سے مقرر کیں تاکہ مفت تعلیم پانے سے غریب و دولت مند برابر تحصیل میں مصروف رہیں اور ساری بات یہ ہی کہ وہ جہاں کو تمام برائیوں کا مندرجہ منشاء سمجھتا تھا *

+ ایک گروہ کسی شہر کے مقدم باشندوں کا جو حکومت میں شریف ہو اُسکو سنت کہتے ہیں

پانچواں قانون یتیموں کے لیے قانون ایسا تجویز کیا کہ وہ بالکل کافی وافی معلوم ہوتا ہی یعنی تعلیم انکی ماں کے رشتہ داروں کو اس مراد سے تفویض کی کہ انکو جان جو کہوں نہوگی اور انتظام جائداد انکے باپ کے رشتہ داروں کو اس غرض سے سپرد کیا کہ جائدادوں کی اصلاح و ترمیم میں فائدہ اُن کا بھی متصور ہی کہ یتیموں کے مر جانے پر وہی وارث انکے ہونگے *

چٹھا قانون یہہ قانون اُسے سارے فراریوں اور خصوص اُن فراریوں کی نسبت جو میدان جنگ سے بھاگیں تجویز کیا کہ تین دن تک وہ لوگ عورتوں کے کپڑے پہنکر شہر میں جابجا پھریں اور مقصود اُسکا یہہ تھا کہ اس بیعتی کا اثر ایسا ہوگا جیسا سزائے قتل کا ہوتا اور انکو اپنے قصور کی تلافی اور تقصیروں کے تدارک کا موقع ملیگا *

ساتواں قانون یہہ قانون اِس اندیشہ سے جاری کیا کہ اُسکے قانونوں کو اندھا دھندی اور کم فہمی سے منسوخ نہ کریں چنانچہ اُسے اُن لوگوں پر جو کسی طرح کی ترمیم و تغیر کی قابلیت رکھتے تھے یہہ بڑی شرط لگائی کہ جب وہ عام مجلس میں داخل ہوں تو گردنوں میں پہندے ڈالکر حاضر ہوا کریں اور جس تبدیلی کی وہ تجویز کریں اور وہ منظور و مقبول نہوے تو فی الفور انکے گلے گھونٹتے جاویں چنانچہ کل تین ترمیمیں ہوئیں اور وہ تمام جائز رکھیں گئیں جب وہ حکیم دانشمند قانون بنا چکا تو بعد انکے مدت تک زندہ نہ رہا *

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چوروں کے تعائب سے واپس آیا تھا کہ شہر میں ہنگامہ برپا دیکھا چنانچہ وہ اُس مجمع میں ہتیار باندھے آیا اور یہہ بات اُسکو یاد نہ رہی کہ آپ اُسے علانیہ مسلح آنے کی ممانعت کی تھی چنانچہ ایک بیباک زبان دراز نے اُسپر سخت لفظوں سے اعتراض کیا کہ آپ نے قانون اپنا آپ توڑا اُسے جواب دیا کہ میں نے قانون اپنے نہیں توڑے بلکہ اپنے خون سے اُن قانونوں پر مہر کرتا ہوں یہہ بات کہی اور تلوار مار کر مر گیا *

زلیوکس کا بیان

یہہ دانشمند مقنن لوکرس والوں میں معزز و ممتاز ہوا اور وہ بھی مثل کارنداس کی فیساغورس کا شاگرد رشید تھا اُسکے قانونوں کی تمہید کے سوا

کوئی قانون اُسکا باقی نہیں اور اُسکے ملاحظہ سے یہہ واضح ہوتا ہی کہ قانون اُسکے نہایت مفید تھے اور قطع نظر سب باتوں کے تمام شہر والوں سے یہہ اعتقاد چاہتا تھا کہ دیوتے موجود ہیں اور آسمانوں میں غور کرنے اور اُنکے انتظاموں کے دیکھنے بھالنے سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ایسے نقش و نگار اتفاق سے یا کسی آدمی کی کاری گری سے ممکن نہیں یہانتک کہ اس اعتقاد پر جمانے کو یہہ نصیحت اُنکو سنائی کہ دیوتوں کی ایسی تعظیم و تکریم اور ایسا لحاظ و ادب کرنا چاہیئے کہ جو عدل و انصاف اور خیر و احسان انسانوں میں ہوتا ہی وہ اُنکی عنایت سے ظہور میں آتا ہی اور یہہ سمجھہ تھیک نہیں کہ بڑی بڑی قربانیوں اور اچھی اچھی نذروں سے تعظیم و توقیر اُنکی ہوتی ہی بلکہ معاملوں کی صفائی اور طور و طریقوں کی خرابی سے اکرام و اجال اُنکا کرنا شایاں و زیبا ہی اِسلبیئے کہ ایسی ایسی معقول باتوں سے دیوتے اپنے خوش ہوتے ہیں کہ اُسقدر نذر و قربانی سے راضی نہیں ہوتے بعد ان نصیحتوں کے جو دیں و مذہب کے پیرایہ میں بیان کیں قادر مطلق کو تمام قانونوں کا مخرج و منشاء قرار دیا اور اُسکے مخرج قرار دینے سے امتثال اپنے قانونوں کا چاہتا ہی اور اس سبب کو وہ سبب بتایا کہ اُسکے خیال سے احکام و قوانین پر خلوص نیت اور حسن عقیدت سے توجہہ کریں اور خدائے تعالیٰ کو وہ عمدہ نمونہ عادات و اخلاق کا ٹھرایا کہ تمام آدمی اُسکے مطابق کاربند ہوویں پھر اُن غرضوں کو تفصیل وار بیان کیا جو ایک دوسرے پر واجب و لازم ہیں اور ایسی معقول معقول باتیں بیان کیں کہ اُنکے عمل در آمد سے امن و امان اور ربط و ضبط آپس میں قائم رہے خلاصہ اُنکا یہہ تھا کہ اُسنے کمال تاکید اِصابات کی کی کہ جھگڑے قصوں کو ہمیشہ قائم رکھنا نہچاہیئے کیونکہ یہہ امر اِصابات پر صاف دلالت کرتا ہی کہ یہہ لوگ جانور ہیں بیٹھنے اُٹھنے کے قابل نہیں اور بات چیت کے لائق نہیں اور بلکہ اُسکی یہہ سخت تاکید تھی کہ اپنے بدخواہوں سے وہ معاملے برتنے چاہیئیں کہ جو بہت جلد اپنے خیر خواہ ہو جاویں مولف کہتا ہی کہ یہہ کمال درجہ حسن اخلاق کا ہی جسکی بت پرستوں سے توقع ہو سکتی ہی *

اور منصفوں پر یہہ غرض و لازم ٹھرایا کہ وہ فتویٰ دینے میں کسیکی رو رعایت نہکریں اور دوستی دشمنی اور عزت حقارت پر متوجہہ نہہوں

اور جو لوگ نالشی فریادی آویں اُنسے بغرور و سختی پیش نہ آویں
 اِسلیمے کہ نالش کرنیوالوں و فریادیوں کو بڑی بڑی تکلیفیں پیش آتیں ہیں
 اور وہ ستم رسیدے کام ناکام اُنکو اُتھاتے ہیں اور یہہ امر مسلم ہی کہ
 منصفوں کو تکلیف و محنت ہوتی ہی مگر منصب و مرتبہ اُنکا
 مقتضی اسکا نہیں کہ وہ طرفین سے سختی پیش آویں اور اصل و اصول
 اُنکے کام و عہدہ کا بھی فائدہ ہی کہ وہ ہر جگہ بلا روی و رعایت عدل
 و انصاف کریں علاوہ اُسکے اگر منصف لوگ اہلیت برتیں اور بے لاک
 انصاف کریں تو یہہ کچھ احسان و عنایت نہیں بلکہ وہ قرض واجب الادا
 ہی کہ اُسکے ادا کرنے سے سبکدوش ہوتے ہیں *

جمہوری سلطنت کو عیاشی اور تن پروری سے پاک کرنیکے واسطے
 جسکو باعث و برائی اور موجب بربادی سمجھا تھا وہ چالیں نچلا جو
 اور لوگ چلنے ہیں اور اُس و بای عام کی روک تھام کے واسطے روپے پیسے
 کے جرمانوں کی نسبت سزاؤنکا دینا کافی وافی سمجھتے ہیں بلکہ اُسے
 کمال دانائی ہوشیاری سے کام لیا کہ فاحشوں کے سوا کسی شریف زادی
 کو یہہ اجازت نہ دی کہ وہ برے قیمتی کپڑے پہنے یا نفرتی طلائی زیور پہنے
 اور سہاگنوں کے سنگھار کرے اور مردوں کی نسبت بھی یہی قانون جاری
 کیا اور اُنہیں سے اُن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا جو او باشوں اور بد معاشوں
 کی طرح پر اوقات اپنی کاٹتی چاہتے تھے حاصل یہہ ہی کہ اُسے قانون
 مذکور کے ذریعہ سے بلا جبر و اکراہ اور کمال آسانی اور خوبصورتی سے
 شہر والوں کو آفت عیاشی اور بلائی او باشی سے محفوظ رکھا اِسلیمے کہ
 کوئی شخص ایسا نام و ننگ سے بے پروا نہ تھا کہ سب لوگوں کی آنکھوں
 میں ذلیل و حقیر ہوتا اور بیعزت اپنی اختیار کرتا اور ہزاروں میں نکو
 بنتا اور باپ دادے کے نام کو بتا لگاتا *

مائیلو پہلوان کا بیان

ہم پہلے بیان کرچکے کہ اُسے بڑی فوج کی سرداری اختیار کر کے فتح عظیم
 پائی اور یہہ پہلوان اتنا مرد میدان اور دلاور جنگ آزما تھا جتنا کہ زور
 و قوت میں یکتاے روزگار تھا اور جب کہ حکیم دیموسیدیز جو اُس
 کا ہم وطن تھا دارا والی ایران کے دربار سے بھاگ کر یونان میں

داخل ٿيو هو نو اُسڻي اسي پهلو ان نامدار کي صاحبزادي سي شادي کي پازينيئس بيان ڪرڻا هه كه مائيلو پهلو ان هنوز بالغ نهوا ٿيا كه وه پائيتهيئن ڪي كهيلون ميڻ ايڪڊن سات مرتبه برابر بازي ليگيا اور اُلٽڪ تماشون ميڻ جو چيه مرتبه فتح پائي ٿي انهيڻ سي ايڪ ڪشتي لڙڪيڻ ميڻ جيتي ٿي اور جب كه ساتويں بار اُسڻي ڪشتي كا اراده ڪيا تو ڪوئي پهلو ان اُسڪي سامڻي نهڙا اور اُناڙ ڪو اس طرح هاڻه ميڻ پڪڙڻا ٿيا كه وه اُناڙ ٿوڻا بهي ٿيا اور اُسڪي هاڻه سي ڪوئي شهزور چهرور بهي نڪتا ٿيا اور ايڪ گول چيٽي پٿر ڪي ٽڪڙي پر وه ڪهڙا هو جاتا ٿيا اور باوصف اُسڪي كه اُس ٽڪڙي پر تيل بهايا جاتا ٿيا مڪو لوگوں ڪي سر ڪاڻي سي بال بهر بهي سرڪڻا ٿيا اور اڀي سر ڪو مضبوط رسي سي باندھ ڪر اڀي دم ڪو انڻي قوت سي ڀوڪڻا ٿيا كه رگيں سرڪي اسقدر پهول جاتي ٿيڻي كه وه رسي صاف ٿوت جاتي ٿي اور جب كه وه اڀي ڪهڻي ڪو پسلي سي ملاڪر دائيں هاڻه ڪو ڪهولديتا ٿيا اور اُنڪليو ڪو ملاڪر اُنڪوڻه ڪو ڪهڙا ڪرڻا ٿيا تو پهلو ان سا پهلو ان اُسڪي چهروتي اُنڪلي ڪو باقي اُنڪليو سي الڳ نڪرڪتا ٿيا مگر يه سب باتيں زور و قوت کي نمايش کي ٿيڻي اور ڪوئي فائده اُنسي حاصل نٿيا ليڪن اُسڪو زور و طاقت سي اچها ڪام ليند ڪا ايڪ عمدھ موقع هاڻه آيا يعني ايڪ روز ايسا اتفاق ٿيو هه كه وه فيساغورس ڪي درس ميڻ موجود ٿيا اور جييس ڪي اور شاگرد اُسڪي جي لڪائڻي هونءِ درس اُسڪا سنڌي ٿي ويسه هي يه پهلو ان بهي ڪي شاگرد اُسڪا ٿيا جي جان سي مصروف ٿيا ناگاهه ستون اس مڪان ڪا جهاں شاگرد لوگ اڪهڻي هورھ ٿي ڪسي آنت آسماني سي هلند لڪا اور قريب ٿيا ڪي زمين پر گرڀڙي ڪي اس پهلو ان زبر دست ٿي اتنا سهارا ديا ڪي لوگوں ڪو نڪلڻي ڪي فرصت ملي اور جب ڪي لوگ نڪل چڪي تو آپ بهي الڳ هه *

خوراڪ اس پهلو ان کي انڻي ٿي ڪي وه سمجهه ميڻ نهڻي آئي خلاصه يه هه ڪي دس سيز گوشت اور دس سيز روڻي اور پندرھ بوتل شراب سي پيٽ اُسڪا بهرتا ٿيا ايتهمينيئس مورخ بيان ڪرڻا هه ڪي يه پهلو ان چار برس ڪي سانڌ بيل ڪو ڪنڊھو پر رڪه ڪو ايسوپچيس قدم دورڙا ٿيا اور بعد اُسڪي ايڪ گهونسي سي مارڪر گرانا ٿيا اور اُسي روز سارے بيل ڪو ڪها جاتا ٿيا مولف ڪهڻا هه ڪي تمام حالات اس پهلو ان ڪي تسليم ڪي

قابل ہیں مگر یہہ سمجھہ سے باہر ہے کہ ایک بیل کو ایک آدمی کھا جاوے تاریخ سے دریافت ہوتا ہے کہ جب یہہ نامی پہلوانی عمر رسیدہ ہوا تو اُسنے اور پہلوانونکی کشتیاں دیکھ کر اپنے اُن بازوؤں کو دیکھا جو کسی زمانہ میں بہت قوی تھے اور اُن دنوں نہایت ضعیف ہو گئے تھے بے اختیار در بے ساختہ روپڑا اور ہزار آہ و افسوس سے یہہ بات کہی کہ ہائی یہہ بازو اب نہرے اور باوجود اُسکے وہ اپنی ناتوانی سے غافل ہوا یا اُسنے دانستہ ناتوانی اپنی چھپائی اور یہہ خیال اُسکا کہ میں بڑا شہزور ہوں جو آخر تک رہا نہایت مضر پڑا چنانچہ ایک مرتبہ کہیں وہ سفر سے آتا تھا کہ حسب اتفاق انکھ اُسکی ایک پرانے چیز کے درخت پر پڑی کہ اُس میں کھونتیاں گڑی ہوئیں تھیں اور اُنکے زور سے وہ چراہوا تھا جوں ہی کہ اس مغرور نے اُسکو دیکھا وہیں یہہ دعوے کیا کہ صرف اپنی طاقت سے اُسکو دیوارہ کر سکتا ہوں چنانچہ اُسنے وہ کھونتیاں نکالیں اور بجائے اُنکے ہاتھ اپنے ڈالے تو ہاتھ اُسکے پہنسے رہی گئے اور ہر چند اُسنے زور کیا مگر ہاتھ اُسکے نہ نکلے یہاں تک کہ بھیڑیوں نے گوشت اُسکا کھا لیا ایک مورخ نے یہہ بڑی عمدہ بات بیان کی کہ یہہ پہلوان قوی بازو جو اپنے زور و طاقت پر بھروسا رکھتا تھا زور شہوت کے آگے جو بڑے بڑے قوی لوگوں کی چلنے نہیں دیتا اور آپ اُنکو دبا لیتا ہے بڑا بودا اور نہایت پدا تھا چنانچہ ایک فاحشہ اُسکے مزاج پر اتنی حارہ ہو گئے تھی کہ وہ ستم اُسکے اُٹھاتا تھا اور کوئی بات اُس سے بن نہ پڑتی تھی *

تیسرا باب

پلے ہونیسیس کی لڑائی کے بیان میں

پلے ہونیسیس کی لڑائی جسکا حال اب مذکور ہوتا ہے ستامی المپیڈ کے پہلے سال کے آخر میں شروع ہوئی اور ستائیس برس تک برابر قائم رہی منجملہ اُنکے اکیس برس کے حال تھیوسیدیدیز مورخ نے قلمبند کیئے اور ہر سال کے واقعہ لکھے چنانچہ ہر سال میں اُسنے دونو طرح کے دن شمار کیئے ہیں یعنی جنمیں لڑائی ہوئی اور جازوں کے دن جنمیں لڑائی نہ ہوئی مگر مولف اس تفصیل سے بیان نہ کر سکا بلکہ ایسے حالات تحریر کرے جو نہایت دلچسپ اور دلپذیر ہونکے اور راہم ہو

کہ ڈایوٹورس سائیکولس اور پلوٹارک کی تصویرات بھی مولف کی مددگار ہونگی *

پہلی فصل

اسبات کے بیان میں کہ تھیبس والوں نے پلائیہ کا محاصرہ کیا اور اٹیکا اور پلے پونیسیس ایک کے بعد دوسرا تباہ ہوئے اور وہ ایتھنز والے جو پہلے سال کی لڑائی میں مارے گئے اُنکو بڑی عزت دی گئی

پہلا سال لڑائی کا

وہ امر نامناسب جو لڑائی پر باعث ہوا تھیبس والوں کی طرف سے پہلے ظہور میں آیا کہ اُنہوں نے بیوشیا میں کے شہر پلائیہ کا محاصرہ کیا جو ایتھنز والوں کا رفیق تھا اور اُس میں فریب سے داخل ہو گئے مگر شہر والوں نے شب کو شبخون مارا اور سب کو قتل کیا اور باقی رہے سہی جو تھیبس دوسو آدمی ہونگے مقید ہوئے اور تھوڑی مدت بعد وہ بھی ماری گئے اور جب کہ ایتھنز والوں نے اس معاملہ کی خبر سنی تو اُنہوں نے فوج و ذخیرہ روانہ کیا اور بستی کو ایسے شخصوں سے پاک صاف کیا جو ہتیار باندھنے کے قابل تھے اور وہ صلح میعاد تیس برس کی جو ایتھنز والوں اور اسپارٹا والوں میں ہوئی تھی علانیہ توتی اور فریقین میں لڑائی کے سامان مہیا ہوئے اور جابجا قاصد روانہ کیئے گئے کہ یونانیوں اور وحشیوں کی مہم رسانی سے طرفین کو تقویت حاصل ہووے چنانچہ یونان کے ہر شہر کو جنبش ہوئی اور بہت تھوڑے شہر مستثنیٰ رہے کہ اُنہوں نے کسی کی طرفداري نہ کی اور قسم و شکست کے منتظر بیٹھے اور اسلئے کہ اسپارٹا والے یونان کی نجات دینے والے تھے بہت سے لوگ شریک اُنکے ہوئے اور ایتھنز والوں کی یہ صورت ہوئی کہ اُنکے اعتدال

حکومت سے بہت لوگ دوست انکے ہو گئے بعد اُسکے جب اُنہوں نے سختی برتی تو بہت سے لوگوں نے کنارہ کیا اور اُنکی دیکھا دیکھی وہ لوگ بھی پھر گئے جنکو مطیع ہونیکا کہتا تھا اور اُن دنوں یونانیوں کے ایسے ہی مزاج تھے *

تفصیل اُن لوگوں کی جو فریقین کے مددگار ہوئے

ارگلس والوں کے سوا جو کسیکے رفیق نہ ہوئے تمام پلی پونیسیس اور پلین والوں کے علاوہ سب اکٹیا والے جو نادانستہ پھنس گئے لیسیدیمن والوں کے رفیق ہوئے اور منجملہ پلی پونیسیس والوں کے میگارا والے اور لوکوس اور بیوشیا اور فوسس اور ایمبریشیا اور لیوکیدیا اور آکٹوریم *

کایس اور لیباس اور پلائیہ اور مسینیا اور ناپکٹس اور بہت سے لوگ آیکرینیا اور کورسائیوا اور سفالینیہ اور زیسنتھیا کے ایتھنز والوں کے شریک ہوئے اور علاوہ اُنکے بہت سے خراج گزاروں نے مثل بھری شہروں کیریا اور ڈوریا اور آئیونیہ اور ہلسپانت کے رفاقت اُنکی اختیار کی مگر تھریس اور کالسس اور پوتیدیا کے شہر مستثنیٰ رہے اور درمیان جزیرہ کریت اور پلی پونیسیس کے جسددر جزیرے جانب شرق کے واقع تھے وہ بھی شریک حال اُنکے ہوئے مگر جزائر سائیکلیڈیز اور میلاس اور تھیرا والے مستثنیٰ رہے *

جب کہ پلائیہ پر حملہ ہو چکا تو لیسیدیمن والوں نے پلی پونیسیس کے اندر باہر فوجوں کے اکٹھے ہونیکا حکم جاری کیا اور وہ سامان جو ملک غنیم میں لیجانا اُنکا ضروری تھا طرح طرح سے مہیا کیئے گئے یہاں تک کہ جب سامان پورے ہو چکے تو تہائی فوج خاکناے کارنتھہ کو روانہ ہوئی اور باقی ملک کی حفاظت کو چھوڑ گئی بعد اُسکے آرکیدیمس بادشاہ لیسیدیمن نے جو تمام فوج کا حاکم تھا تمام انسرورکو جمع کیا اور اُن پرے پرے کاموں کو جو اُنہوں نے اور اُنکے بزرگوں نے بخوبی کیئے تھے یاد دلا کر یہ بات فرمائی کہ نہایت دلاوری بہادری سے اپنے اپنے شہروں کی بات قائم رکھو اور یہہ خوب سمجھ لو کہ تمام یونان کی آنکھیں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں اور ایک فتح کی توقع پر جس سے یونان کی قسمت کا قضیہ پاک ہوگا وہ سب لوگ خدائے تعالیٰ سے اُس قوم کے واسطے برابر دعائیں مانگتے ہیں جو اُنکی آنکھوں میں ایسی عزیز ہی جیسے ایتھنز والے ذلیل

ہیں اور تم لوگ ایسے غنیم کے مقابلہ میں جاتے ہو کہ اگرچہ وہ کتنے ہی کم ہیں مگر بڑے توی اور جنگ آزما ہیں اور دلاوری انکی ہجوم آفات اور تباہی ملک و مال کے اندیشوں سے جوش و خروش میں آویگی اسلیئے یہہ امر ضروری ہی کہ اُس ملک میں جہاں تم جاتے ہو استدر سعی و کوشش کرو کہ رفیقوں کے دل شیر رہیں اور کسی طرح کی دہشت دخل نہ پاوے غرض کہ ایسے ایسے فقرے گوش گزار اُنکے کیئے اور جب کہ کلم اُسکے پورے ہوئے تو ساری فوج نے کمال رضاء و رغبت سے یہہ عرض کیا کہ حضور کے اقبال سے فرض اپنا ادا کرینگے بعد اُسکے جب مجمع برخاست ہوا تو ارکیدیمس نے یونان کی یہودی کے نظر سے یہہ سوچ سمجھ کر کہ لڑائی کی روک تھام بطور معقول کرنی چاہیئے جسکے نتیجے جانکاہ اور ثمرے خطرناک نظر آتے ہیں ایک اسپارٹا والے کو ایتھنز کی جانب بائیں غرض روانہ کیا کہ لڑائی سے پہلے اگر ممکن ہو تو اُن لوگوں کو لڑنے بھرنے سے باز رکھے ورنہ فوج اٹیکا میں داخل ہونے والی ہی چنانچہ وہ قاصد روانہ ہوا مگر ایتھنز والوں نے یہہ قدر اُسکی کی کہ بجائے دربار دینے کے شہر میں آنے بھی ندیا بعد اُسکے پرکلیز نے لوگوں کو سمجھا کر یہہ حکم جاری کیا کہ کوئی قاصد لیسیدیمن والونکا جب تک کہ ہتیار نڈال دے ایتھنز میں نہ آنے پاویگا چنانچہ اسپارٹا والے کو اُسی روز واپسی کا حکم سنایا گیا اور اُسکی حفاظت کے لیئے اور خصوص اسواسطے کہ وہ کسی سے بات چیت نہ کرے ایتھنز کی حد تک پہونچا دیا گیا بعد اُسکے جب وہ قاصد ایتھنز والوں سے رخصت ہوا تو اُسنے یہہ بات کہی کہ آج سے تمام یونان پر بڑی بڑی آفتیں نازل ہونگے غرض کہ قاصد نامراد واپس آیا اور ارکیدیمس کو اصلاح و درستی کی توقع نہ ہی چنانچہ وہ ساٹھ ہزار دلاوروں کی جمعیت سے اٹیکا کی جانب روانہ ہوا *

پہلے اس سے کہ اسپارٹا والے اٹیکا میں داخل ہوویں پرکلیز نے ایتھنز والوں سے یہہ علانیہ کہا کہ اگر بالفرض والتقدیر ارکیدیمس تمہاری اراضیات کو برباد کرے اور خدا نخواستہ میری زمینوں کو چھوڑ دے تو خواہ اس غرض سے کہ مہماں نوازی واجب و لازم ہے یا اس نظر سے کہ حاسدوں کو یہہ مرقع نہرے کہ پرکلیز ارکیدیمس سے ملا ہوا تھا تمام زمینیں اپنی ایتھنز والونکو بخش دینا اور علاوہ اُسکے یہہ فرمایش کی کہ لڑائی کے

طول دینے سے فوج غنیم کو ضایع کرنا ہمارے حق میں نہایت مفید ہے اور اس بڑے مطلب کے حاصل کرنے کے لیے ابھی ہم کو یہ مناسب ہے کہ تمام اسباب اپنا شہر میں لے آئیں اور آپکو اُس میں محصور کریں اور یہ امر صاف واضح رہے کہ میدان میں لڑنا مناسب حال نہیں اور حقیقت بھی یہی تھی کہ ایتھنز والوں کے پاس اتنی فوج نہ تھی کہ وہ غنیم کا میدان میں مقابلہ کرتے کل فوج اُنکی قلعہ کی فوج کے علاوہ صرف تیرہ ہزار بھاری ہتھیاروں کے سپاہی تھے اور سولہ ہزار باشندے چھوٹے بڑے اور جوان بوزھے تھے جو ایتھنز کی نگہبانی پر متور تھے علاوہ اُنکے سولہ سو پیدائے تیر انداز اور بارہ سو سوار جنکی تھے کہ اُن میں تیر لکانے والے بھی تھے غرض کہ کل فوج ایتھنز والوں کی اتنی تھی چو تفصیل وار بیان ہوئی مگر خاص زور اُنکا وہ تین سو کشتیوں کا بیڑہ تھا کہ منجملہ اُن کے کسبتدر ملک غنیم کی تباہی کے لیے روانہ کی گئیں تھیں اور باقی اُن لوگوں کے دباؤ کے واسطے لگا رکھیں تھیں جو امداد پہنچاتی تھی جنکی مدد بدوں اہل ایتھنز لڑائی کے خرچ اخراجات کے متحمل نہوسکتے تھے *

جب کہ ایتھنز والوں نے پرکلیز کی گرم نصیحتیں سنیں تو بدوں اسکے کہ وہ لوگ اپنی بھلائی برائی سوچیں جوش و خروش میں آکر جو رو بچوں اور اسباب منقولہ کو اطراف و جوانب سے لے آئے یہاں تک کہ مکانوں کو بھی توڑ پھوڑ کر کاٹھ کبار اُنکا اوتھا لائے اور تمام مویشی کو جزیرہ یونینہ اور باقی پاس پروس کے جزیروں میں پہنچا دیا مگر خانہ ویرانی کا اتنا رنج ہوا کہ اُن کی آنکھوں سے آنہ آنہ آنسو جاری تھے اور وجہ یہ تھی کہ جب سے ایرانی لوگوں کا قدم وہاں سے اُٹھا تھا جیسو پچاس برس کا عرصہ گذرا تھا تب سے برابر اس چین سے بستے تھے اور تمام اوقات اپنی زمینوں کے چین تردد میں اور مویشیوں کے کھلانے پلانے میں صرف کرتے تھے مگر لڑائی کے مارے بود و باش اپنی چہرہ چنانچہ بعض لوگ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے پاس چلے آئے اور بعض بے تھکانے مندروں میں جا بسے اسی اثنا میں لیسیدیمن والے اٹیکا میں داخل ہوئے اور مقام اونو پر ڈیرے اپنے ڈالے جو بیوشیا کی جانب اول قلعہ ہے اور دھارے کے سامانوں اور مورچوں کے بنانے میں بہت عرصہ صرف کیا یہاں تک کہ اریکڈیمس کی شکایتیں جا بجا ہوئیں کہ اُس نے لڑائی کو مجھیلے میں ڈالا

کیونکہ وہ اسپر راضی تھا یہاں تک کہ کوچ مقام میں سستی برتنی اور کارنتھہ کے پاس مدت تک پڑے رہنے کا الزام اور فوج کے بھرتھی کرنے میں دیر لگانے اور ایتھنز والوں کو اسباب ایجانے دینے کا انہام لگایا گیا اور یہہ بات واشکاف بھی گئی کہ اگر وہ جلدی جلدی کوچ کرتا تو اسباب اُنکا ہاتھ آتا مگر اصل یہہ تھی کہ عزم اُسکا ان وقفوں سے یہہ تھا کہ ایتھنز والے اب بھی سمجھتے جاویں اور لڑائی سے باز رہیں ورنہ تمام یونان کو مضرت پہونچگی چنانچہ بہت سے حملوں کے بعد جب اُسنے یہہ دیکھا کہ ارنو کا لینا ممکن نہیں تو اُسنے متحاصرہ اُٹھا لیا اور عین فصل کے کتنے پر اٹیکا کے اضلاع میں داخل ہوا اور تمام ملک کو اوجاز کر ایگرنی تک بڑھ گیا جو ایتھنز کے شہروں میں بہت بڑا شہر ایتھنز سے پندرہ سو قدم کے فاصلہ پر واقع تھا اور وہاں اسلیئے تھا کہ ایتھنز والے اسقدر نزدیک دیکھ کر جوش و خروش میں آوینگے اور شہر کو چھوڑ کر میدان میں لڑینگے *

ایتھنز والوںکو اسبات کا بڑا رنج ہوا کہ غنیم اُنکو یوں خفیف کرے اور رنج کی زیادہ وجہ یہہ تھی کہ وہ اپنے ہوابز کسیکو بہادر نسمجھتے تھے مگر تقدیر کے کام غالب ہیں کہ اُنہوں نے اُنکھوں سے گھر بار کو جلتے اور مکانوں اور کھیتوں کو پھٹتے ہوئے دیکھا اور اس حادثہ کی ایسی چوت لگی کہ زیادہ گوارا نکرسکے اور جی جانسے یہہ بات چاہی کہ لیسیتیمین والوں سے مقابلہ کی اجازت عنایت ہووے مگر پرکلیز نے یہہ بات دریافت کی کہ اگر ایتھنز والے شہر کی فصیلوں تلے ساٹھ ہزار فوج غنیم سے جس میں بیوشیا اور پلی پونیسس والے عمدہ عمدہ ولاور ہیں جاکر لڑینگے تو آپکو جوکھوں میں ڈالینگے اور شہر کو تباہ کرا دینگے علاوہ اُسکے بڑا مقولہ اُسکا یہہ تھا کہ شہریوں کا خون تلف نہو اسلیئے کہ تلافی اُسکی ممکن نہیں اور اسی لیئے اُسنے اُس تدبیر کی پیروی کی جو اُسنے پہلے تجویز کی تھی اور اسبات کے سوا کسی بات کی پروا نہی کہ ایتھنز والوں کے غیظ و غضب کی روک تھام کیجائے اور اسلیئے خواص و عوام کے جمع ہونے میں کمال احتیاط کرتا تھا کہ مبادا ایسا نہو کہ خلاف اپنی سعی و کوشش کے کوئی ارادہ کریںتھیں اور دوستوں کا یہہ حال تھا کہ تبدیل راے کے واسطے منت سماجت کرتے تھے اور مخالفوں کی یہہ صورت تھی کہ طعن و تشنیع کے ذریعہ سے فسخ عزم اُسکا چاہتے تھے یہانتک کہ خطی سودائی بات کا

صدی کھہ کر بولی بھولی سحر سخن میں صاف صاف سناتے تھے بلکہ گلی کوچوں میں یہہ راگ گاتے تھے کہ ملک اپنا غنیم کے حوالہ کیا منجملہ اُنکے کلیان نے پرکلیز کے خلاف پر وہ شور و غوغا کیا کہ ایسا کسی شخص نے نکیا تھا اور اصل اُسکی اتنی تھی کہ وہ شخص ایک قاصد کا بیٹا تھا اور خود بھی یہی پیشہ کرتا تھا مگر چند روز بعد اُسنے بذریعہ اُس گروہ مخالف کے جو سلطنت کے مخالف تھے اور بوسیله اُس قسم کی لیاقت اور ہوشیاری کے جو جمہوری سلطنت والوں کو درکار ہے اُنکو معزز و ممتاز کیا اُسکی آواز میں بہت زور اور کڑک تھی اور وہ اُس فن عجیب کا ماہر تھا جسکے ذریعہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر تسلط حاصل ہو وے اور اپنی طرف اُنکو متوجہ کرے اور وہ بھی شخص تھا کہ اُسنے یہہ قانون جاری کیا تھا کہ بجائے نو + ابولی کے جو قدیم زمانہ میں منصنوں کو ملتی تھیں ہر منصف کو منجملہ چہہ ہزار منصنوں کے تین تین ابولی ملا کریں اور جن خوبیوں کے سبب سے وہ بہت سا مشہور ہوا وہ یہہ باتیں تھیں کہ وہ اپنی لیاقت کو اتنا کچہہ سمجھتا تھا کہ وہ گوارا نہیں ہوسکتا اور استعداد و قابلیت کا اتنا خیال تھا کہ اُس سے ہنسی آتی ہے اور کلام اُسکے یہانتک بے باکانہ تھے کہ کوئی انسان اُسکی زبان سے بچا نہتا مگر ان سب باتوں میں سے کوئی بات پرکلیز پر مؤثر نہوئی پرکلیز نے مثل ایسے ناخدا کے جو زور و شور کے طوفانوں میں لوگوں کے رونے پینٹنے کی پروا نہکرے اور بعد اجراء حکم مناسب کے سوائے اس خیال کے کوئی خیال اُسکا دامنگیر نہو کہ کام اپنا کس ہوشیاری اور چالاکی سے کرنا چاہیئے شہر کے رونی مضبوط و مستحکم کر کے مقامونکو پھرہ چوکی سے باہر مواد تھیک تھاک کیا کہ غنیم کسیطرف سے دخل نہ پاورے اور اپنی رایوں کی پیروی میں کمال عقل و ہوشیاری سے سرگرم رہا اور شہریوں کی آہ و زاری اور بیہودہ شور و غل مچانے اور برا بھلا کہنے پر لحاظ نکیا اسلیئے کہ اُسکو یہہ خوب معلوم تھا کہ وہ لوگ اپنے فائدے اور نقصان سے آگاہ نہیں اور وہ اُسے بہتر جاننا تھا پلوتارک کہتے ہیں کہ یہہ امر بخوبی دریافت ہوا کہ پرکلیز ایتھنز والوں پر اتنا غالب تھا کہ ایسے وقت نازک میں اُنکے مزاجوں پر حاوی

+ ایک ابولی برابر ایک پنس انگریزی کے ہوتے تھے جو آٹھ پائی کے برابر

رہا اور اُنکو بستی سے نکلنے ندیا گویا کہ شہر کی کنجیاں اُسکے ہاتھ میں تھیں اور فوج کے ہتھیاروں پر مہر اپنی ثبت کی تھی کہ بلا حکم اُسکے استعمال اُنکا نکوسکیں حاصل یہہ ہے کہ جیسا پرکلیز نے پیش از وقوع واقعہ اندیشہ کیا ویسا ہی ظہور میں آیا اسلیئے کہ جب اسپارٹا والوں نے یہہ دیکھا کہ ایتھنز والے شہر کی سکونت پر مستقل ہیں اور حتی الامکان وہ شہر کو نچھوڑینگے اور علاوہ اُسکے اُنکو یہہ خبر بھی لگی کہ ایتھنز والوں کے بیڑے نے تیغ و آتش کے برسانے سے ہمارے ملک کو خاک سیاہ کیا تو اُنہوں نے محاصرہ اُٹھایا اور تمام ملک میں جہاں کہیں کہ گذر اُنکا ہوا تاخت اور تاراج کرتے ہوئے پلے یونیسس میں داخل ہوئے اور تمام رفیق اُن کے اپنے اپنے ملک کو چلے گئے *

یہاں یہہ سوال ہوسکتا ہے کہ پرکلیز اس موقع پر خلاف اُس طریق کے کیوں عمل میں لایا جسیو تھمستکلیز نے پینچاس برس پہلے زرخسین کے آنے پر عمل کیا تھا یعنی ایتھنز والوں سے شہر اُنکا چہرہ زاکو غنیم کے حوالہ کیا مگر تھوڑے تامل پر جواب اُسکا واضح ہو جانا ہی کہ یہہ دونو موقع باہم مختلف تھے یعنی تھمستکلیز نے ایسے اُسے وقت میں کہ مشرق کی تمام فوجیں حملہ آور ہوئیں تھیں یہہ بہت ٹھیک سمجھا تھا کہ اکیلے شہر میں لاکھوں وحشیوں کا مقابلہ ممکن نہیں ہوگا جو چاروں طرف سے طوفان کی مانند ٹوٹ کر پڑینگے اور دغیقوں سے اعانت کی اُمید نہیگی سسرو نے بھی یہی وجہ بیان کی اُسوقت میں تھمستکلیز کو یہی مناسب تھا کہ تھوڑے دنوں کے لیئے شہر کو خالی کرے اور وحشیوں کی فوجوں کو تباہ و خراب ہونے دے جس سے اُنکے جوش و خروش کی کمی واقع ہووے مگر پرکلیز کو ایسی مہیب لڑائی پیش نہ آئی تھی اور تعداد فوج کا بڑا اختلاف نہ تھا چنانچہ اُس نے دور اندیشی سے دریافت کیا کہ ہمکو دم لینیکے فرصت ملیگی اور پس وہ مثل دانا مدبر کے ایتھنز میں محصور رہا اور شہر والوں کے شور و غوغا کی پروا نہی مگر سسرو نے اپنے خط میں جو اُس نے اپنے دوست ایتیکس کو لکھا تھا اُس ارادے کو نامعقول قرار دیا جو ہم بھی نے کیا تھا کہ اُس نے روم کو قیصر کے حوالہ کیا بلکہ پرکلیز کی مانند اُسکو لازم تھا کہ وہ امراء و حکام اور عمدہ عمدہ شہر والوں سمیت جو رفیق دوست اُسکے تھے روم میں محصور بیٹھتا *

بعد اُسکے جب لیسیدیمن والے چلے گئے تو ایتھنز والوں نے اُسی بات پر جیسے رہنے کے واسطے جسکا التزام لڑائی کے انجام تک کیا تھا خشکی تری میں بڑے بڑے مقاموں پر فوجیں متعین کیں اور یہہ عزم مصمم کیا کہ تیس لاکھ روپیہ نقد اور ایک سو کشتیوں کا بیڑہ ہر وقت تیار رہے اور جب تک کہ غنیم سندر کی جانب سے اٹیکا پر ثوت کر نگرے تب تک وہ صرف میں نہ آوے اور جو شخص اُنکو کسی اور کام میں صرف کرنیکی تجویزیں کرے وہ پھانسی کا سزاوار ہی وہ کشتیاں جو پلے پونیسس کو روانہ کیں گئیں تھیں اُنہوں نے ایسی تاخت تاراج کی کہ وہ نقصان جو ایتھنز والوں کو پہنچے تھے گو نہ تلافی اُنکی ہوئی جسدن پر کلیز اور فوجیں جہازوں پر سوار ہوئی تھیں تو دفعتاً ایسا سورج گھن واقع ہوا کہ اطراف عالم پر ظلمت چھا گئی اور گھن نہایت پورا پورا تو اس واقعہ سے ایتھنز والوں کو اندیشہ ہوا اور جھوٹے جھوٹے خیالات اپنے دین و عقاید کے موافق دامنکیر اُنکے ہوئے اور اِسیلئے کہ وہ لوگ سورج گھن اور چاند گھن کی اصل و حقیقت سے واقف نہ تھے اُن دنوں کو بہت بڑی علامتیں سمجھتے تھے مگر پر کلیز نے جب خاص اپنے ناخدا کو حیران و ششدر دیکھا کہ وہ پتوار کشتی کا اُٹھاتا تھا تو اُسنے اُسکے مذہب پر پوستیں اپنا ڈالا اور بعد اُسکے یہہ دریافت کیا کہ اب تجھ کو کیا سوچتا ہی نا خدا نے عرض کیا کہ یہہ پوستیں درمیان میں آگیا اسکے باعث سے کوئی چیز منحسوس نہیں ہوتی تو اُسوقت اُسکو پر کلیز نے یہہ سمجھایا کہ اسی طرح جب نبوی اُنہوں اور سورج کے درمیان میں کوئی جسم یعنی چاند حائل ہو جاتا ہی تو سورج کی آب و تاب معلوم نہیں ہوتی *

جب کہ پلے پونیسس کی لڑائی کا پہلا سال گذر گیا تو ایتھنز والوں نے جازوں کے موسم میں وہ رسم قدیم اپنی پوری کی جز نہایت عمدہ تھی اور اُسکے وسیاہ سے احسانمندی کا مضمون واضح ہوتا ہی یعنی وہ لوگ جو اِس لڑائی میں کام آئے تھے تجہیز تکفین اُنکی بڑی دھوم دھام سے کی گئی اور جب تک کہ یہہ لڑائی قائم رہی وہ رسم بخوبی جاری رہی چنانچہ اس مطلب کے واسطے تین روز پہلے ایک بڑا خیمہ نصب کیا گیا جسمیں شہر والوں کی ہڈیاں اکھٹی کی گئیں اور عمدہ عمدہ پھول اور طرح طرح کی خوشبوئیات اُنپر چڑھائیں اور بعد اُسکے ایک قسم کی

چیروٹوں میں سرو کی لکڑی کے تابوتوں میں رکھیں گئیں اور ہر قوم کے پاس اپنا اپنا تابوت اور چیرت موجود رہتا تھا اور ایک بڑا چیرت اور ایک تابوت خالی اُن لوگوں کے لیئے درست کیا گیا تھا جن لوگوں کی لاشیں ہاتھ نہ آئیں تھیں حاصل یہہ ہی کہ یہہ سواری بڑی دھوم دھام سے کوچہ بکوچہ پھرائی گئی اور بہت سے شہر والے اور باہر والے ماتموں کی کروف میں ممدو معاون تھے مگر مردہ افسروں اور سپاہیوں کے خویش و اقارب قبرستانوں میں کھڑے روتے تھے غرضکہ اُن ہڈیوں کو ایک مکان میں لیجا کر دفن کیا جو شہر والوں کے عمدہ گورستان کے قریب واقع تھا اور اُسکو سرامیکس کہتے تھے اور ہمیشہ اُس میں وہ لوگ مدفون ہوتے تھے جو لڑائی میں کام آتے تھے مگر وہ دلاور جو مارتھن کی لڑائی میں مارے گئے وہاں مدفون نہوئے بلکہ بقاد نام کے لیئے عین میدان میں دفن کیئے گئے بعد اُسکے کہ ہڈیوں پر مٹی ڈالی گئے تو شہر والوں میں سے ایک مشہور نامی گرامی آدمی یعنی پرکلیز نے جو اس عہدہ پر مقرر ہوا تھا معمولی گنتکو کی یعنی اُنکی بہادریاں اور دلاوریاں بیان کیں اور جب تمام رسمیں پوری ہوچکیں تو پرکلیز قبرستان سے عدالت میں آیا تا کہ تقریر اُسکی سب لوگ اچھی طرح سنیں حاصل یہہ کہ صاف صاف تقریر اُسنے کی اور تھیوسیدیدیز مورخ نے اُسکو نقل کیا اور وہ نقل اُسکی ہم تک پہنچی مگر یہہ بات یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ وہ تقریر پرکلیز کی ہے یا اُس مورخ نے اپنی طرف سے بنائی غرض کہ جو ہے سوہے مگر نہایت معقول ہے خواہ بیاں پر نظر کیجاوے یا مضمونوں کی خوبی دیکھی جاوے جو اُسکی بات بات سے مترشح ہوتی ہیں حاصل یہہ کہ عمدہ طور و طریقوں سے اُن بہادر سپاہیوں کی یادگاری میں جنکی جانیں حفظ آزادی میں قربان ہوئیں تھیں دوہرا دوہرا محصول اشکوں اور تعریفوں کا ادا کیا اور شکر احسان اُنکا اُنسوکے بہانے پر محصور نہکھا بلکہ راندوں اور یتیموں کی پرورش کے سامان کیئے اور حقیقت یہہ ہے کہ یہہ طرز معقول شہر والوں کے بہادر کرنیکے لیئے کافی وافی تھا اسلیئے کہ جہاں انعام و اکرام کی توقع ہوتی ہے وہاں اچھے اچھے آدمی پیدا ہو جاتے ہیں بعد اُسکے جب یہہ سال پورے ہونے پر آیا تو ایتھنز والوں نے سائیتلسیز بادشاہ اودرسیا واقع تھریس سے رفاقت کی اور اُس عہد نامہ کی سبب سے بیتا

اُسکا ایتھنز والا مانا گیا اور پروڈیکس شاہ مقدونیہ سے بایں حسن سلوک صلح کی کہ تھرمی کا شہر اُسکو واپس دیا اور بعد اُسکے فوجیں جمع کیں اور کالسس پر لڑائی ٹھہری *

دوسری فصل

افریقہ میں و با کے آنے اور پرکلیز کے معزول ہونے اور اسپارٹا والوں کے ایرانیوں سے مدد چاھنے اور ایتھنز والوں کے پوتیتیا کو فتح کرنے اور پرکلیز کے بحال ہونے اور مرجانے اور اینکزاگورس کے مرنے کے بیانیہیں

دوسرا اور تیسرا برس لڑائی کا

جب کہ دوسرے برس لڑائی شروع ہوئی تو ایتھنز والوں کے شہر و دیہات میں ویسے فاخت و تاراج ہوئے جیسے کہ پہلے سال میں ہوئے تھے مگر وہاں زیادہ کام کیا کہ مثل اُسکے مشاہدہ نہیں ہوا بیان اُسکا یہہ ہے کہ پہلے وہ دباے عام ایتھوپیا سے شروع ہوئی اور وہاں سے مصر میں آئی اور وہان سے لائبیا اور بلاد ایران میں داخل ہوئی اور آخر کار طوفان کی مانند ایتھنز پر ٹوٹ پڑی چنانچہ تھیوسیدیدیز مورخ نے جو اپ مبتلا اُسکا ہوا تھا علامات اور حالات اُسکے مفصل قلمبند کیئے ہیں اس سے ساری غرض یہہ تھی کہ اگر وہ پھر کبھی واقع ہو تو بیان اُسکا لوگوں کے واسطے کام آوے علاوہ اُسکے ہیوکریٹیز نے بھی جو بیماروں کے علاج میں مصروف رہتا تھا حال اُسکا طبیبانہ اور لیوکریٹیس نے شاعرانہ بیان کیا اور وہ دبا ایسی آفت تھی کہ فن طبابت کی تدبیریں پیش نچلیں اور بڑے بڑے قوی لوگ تکلیف اُسکی سہار نسکے اور جو لوگ اُس بلاے عام میں مبتلا ہو گئے تھے اُنکے حق میں طبیبوں کی حزم و احتیاط اور سعی و کوشش نے کوئی فائدہ نہ دیا اور حال یہہ تھا کہ جب کسی کو وہ ہوا لگتی

تھی وہ اُسیوقت زندگی سے مایوس ہو جاتا تھا اور علاج و معالجہ کے قابل نہ رہتا تھا بلکہ علاج کی فرصت بھی نصیب نہ ہوتی تھی اور وہ مدد جو بیماروں کو پہنچتی تھی محض بیکار تھی اور جو رشتہ دار اُنکے پاس اُنکے جی کڑا کر کے جاتے تھے تو وہ جانا اُنکے حق میں سم قاتل ہو جاتا تھا اور لوگ جو انبار کے انبار اسباب کے اطراف و جوانب سے لئے تھے وہ اسلیئے مضر ہوا کہ مکانوں کی قلت کے باعث سے چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں رہنے لگے اور شدت حرارت سے دم بہرا نہ جاتا تھا چنانچہ انجام کار اُنکا یہہ حال ہوا کہ ایک دوسرے پر گر کے انبار آدمیوں کے لگ گئے مردہ اور ادہ مرئیوں کے انبار گلی کوچوں میں یا چشموں کے پاس نہایت کثرت سے تھے اور شدت عطش سے مضطرب ہو کر گرتے پڑتے پانی تک پہنچتے تھے اور ایک دو گھونٹ سے اُس پیاس کو بجھاتے تھے جس نے تن بدن اُنکا پھونک دیا ہوتا تھا غرض کہ رفتہ رفتہ تربت یہانتک پہنچتی کہ مندر لاشوں سے بھر گئے بستی کے گلی کوچوں میں موت کی صورت نظر آتی تھی حال کا علاج نتھا آئندہ کی امید نہ تھی *

پہلے اس سے کہ ملک اٹیکا میں یہہ وباء قاتل فساد برپا کرے بلاد ایران کو ویران کیا چنانچہ ارتازر کسبیز نے حکیم ہپوکریٹیز باشندہ شہر کوس کو جو اپنے عہد میں نظیر اپنی نرکتا تھا اور حکیم لاثانی تھا عاملوں کی معرفت طلب کیا کہ مریضوں کا علاج کرے اور بادشاہ نے اُسکو انعامات اور وظائف مناسب کا وعدہ دیا اور انعام و اکرام کی کوئی حد باقی نہ رکھی اور بلحاظ عزت یہہ اقرار کیا کہ میرے دربار میں جو بڑے بڑے پایہ والے لوگ ہیں اُنکی برابر پہنچاؤنکا پڑھنے والے کو معلوم ہی کہ حکماء یونان کا اقتدار ایران میں کیسا کچھ ہوتا تھا جو پہلے مذکور ہو چکا کیا یہہ امر ممکن تھا کہ ہپوکریٹیز سے آدمی عزیزالوجود کی قدردانی اُسکے پایہ و منصب کے موافق ہو سکتی واضح ہو کہ ایرانیوں کی دولت و عظمت اور جاہ و جلال اُسکو متزلزل نہ کر سکا اور نہ اُس نفرت کو کھوسکا جو یونانیوں کو ایرانیوں سے تھی جب سے کہ ایرانیوں نے یونان پر دھاوا کیا تھا چنانچہ اُس حکیم دانشمند نے یہہ جواب دیا کہ متجکو کسی چیز کی خواہش نہیں خواہشوں سے پاک صاف ہوں اور تمام معاش میرے ہموطنوں پر ہی کسیطرح وحشیونکا ممنون احسان ہونا گوارا نہیں علاوہ اُسکے وہ ہم لوگوں کے دشمن ہیں جو

کہ بادشاہ ایسے اندازوں کے عادی نہیں ہوتے اسلئے اُس نے کمال غیظ و غضب سے شہر کوس کو جو مولد و ماراے اُس حکیم مستغنی مزاج کا تھا اور اُن دنوں وہ دھیں موجود تھا قاصد بھیجا اور یہہ حکم دیا کہ اُس گستاخ بے ادب کو حضور میں جلد روانہ کرو کہ وہ اپنی سزا کو پہنچے ورنہ یہہ بات یاد رہے کہ ملازمان دولت تمہارے شہر اور چیزوں کو خاک سیاہ کرینگے چنانچہ قاصد نے مضمون مذکورہ بالا گوش گزار کیا مگر کوس والوں نے اندیشہ نکیا اور یہہ جواب صاف دیا کہ دارا اور زرکسیز کی دھمکیوں نے ہمکو نرم و ملایم نکیا کہ ہم اُنکو پانی مٹی دیتے اور حکم اُنکے مانتے باقی تیوی دھمکیاں کس شمار قطار میں ہیں ہرچہ باداباد یہہ امر ممکن نہیں کہ ہم اپنے وطن والے کو خصوص ایسے عزیزالوجود کو تمہارے حوالہ کریں ہمارے دیوتے حافظ و ناصر ہیں ہمکو کسی اور کی پروا نہیں *

پہلے اس سے ہیوکریٹیز نے اپنے خط میں جو بجواب بادشاہ کے روانہ کیا تھا یہہ صاف لکھا تھا کہ جو کچھ مجھکو حاصل ہی وہ میرے ملک کا طفیل ہی پس جب کہ وہ ایتھنز میں بلایا گیا تو وہاں سے جب تک باہر نہ نکلا کہ وہ شہر آفات و با سے پاک صاف ہوا اور وہیں رہ کر بیماروں کی خدمت گذاری میں سرگرم رہا اور اُس نے بذریعہ شاگردوں کے جنکو علاج و معالجہ کرنے کے رنگ دھنگ تعلیم کو چکا تھا اپنی ذات سے بہت سے ملکوں کو فائدہ پہونچایا ایتھنز والوں نے ہیوکریٹیز کی خدمت گذاری کا بڑا احسان مانا اور اُسکی والا ہمتی پر آفریں و تحسین کی چنانچہ بحکم سرکاری یہہ حکم جاری کیا کہ بہت بڑی بڑی رسمیں ہیوکریٹیز کے نام سے شروع کیجایا کریں جیسے کہ جوپیٹر کے بیٹے ہرکیولیز کے نام سے شروع کیجاتی ہیں اور ایک تاج زرین قیمتی سا رہے گیارہ ہزار روپیہ کا اُسکے لیئے بنایا جاوے اور جس حکم کے ذریعہ سے وہ تاج اُسکو عنایت کیا جاوے اُسی حکم کو پاناتھینیا کے عام تماشوں میں ایک قاصد باواز بلند پڑ کر خاص و عام کو سناوے اور شہر کے ازاد کنندہ کا خطاب اُسکو مرحمت ہووے اور اگر وہ مناسب سمجھے تو مقام پرائیٹینیم میں تمام عمر اپنی وظائف مقررہ سرکاری سے بخوبی بسر کرے اور کوس والوں کی اولاد جنکے شہر میں ایسا عمدہ آدمی پیدا ہوا ایتھنز میں اسطرح سے تربیت پاوے کہ گویا وہ لوگ خاص ایتھنز میں پیدا ہوئے *

اسی اثناء میں غنیم اٹیکا میں داخل ہوا اور سمندر کے کنارے اوتر آیا اور تمام ملک کو خراب کیا مگر پرکلیز اپنی بات پر جما رہا اور شہر اور آدمیوں کی سلامتی کو لڑائی پر مقدم رکھا اور بستی سے فوج کا باہر آنا گوارا نہ کیا مگر پہلے اس سے کہ دشمن میدان سے واپس جاوے پرکلیز نے یہہ چالاکی برتی کہ سو کشتیاں لیکر پلی پونیسس کو بائیں غرض روانہ ہوا کہ اُنکے ملک میں لوٹ مار کرے تا کہ وہ لوگ اپنے گھربار کی جانب گرتے پڑتے واپس جاویں حاصل یہہ ہی کہ جیسے پہلے سال اُسے ملک غنیم میں تاخت و تاراج کی تھی ویسی ہی لوٹ کھسوٹ کر واپس آیا مگر وبا کہیں کہیں موجود تھی چنانچہ وہ جہازوں کے بیڑے میں دست انداز ہوئی اور رفتہ رفتہ اُس فوج تک پہنچی جو پوٹیدیا کے اُس پاس پڑی تھی اور اُسے محاصرہ اُسکا کیا تھا غرض کہ جب یہہ سال تمام ہوا تو ایتھنز والوں نے خانہ ویرانی اپنی دیکھ کر ہمت ہاری اور پرکلیز کی شکایت کرنے لگے یہاں تک کہ خود اسکو باعث ویرانی اور موجب خرابی کا سمجھا کہ اُسے ہم غریبوں کو اسیر پنچہ بلا کیا اور بعد اُسکے اُنہوں نے لیسیدیمن کو ایلچی بھیجے کہ جس طرح بن پڑے صلح کرنی مناسب ہی اور یہہ عزم مصمم کیا کہ جو کچھ وہ چاہیں گے وہ بلا تکلف ہم دینگے اور بات اُنکی تسلیم کیجاوے گی مگر ایلچی اُنکے بے نیل مقصود واپس آئے اور کوئی عہد و پیمان نہ لائے اب فریاد و شکایت کے مضمون دونے ہوئے اور حقیقت یہہ ہی کہ تمام شہر ایسی تکلیف و پریشانی میں تھا کہ گویا اُنپر آسمان ٹوٹا تھا اور ناگہانی آفتیں نازل ہوئیں تھیں جبکہ پرکلیز نے یہہ معاملہ دیکھا تو اُسے ایسے وقت نازک میں خاص و عام کا جمع کرنا اور اپنی کارروائی کا جتنا اور لوگوں کو نرم گرم کرنا مناسب سمجھا چنانچہ اُسے یہہ بیان کیا کہ جن وجوہات سے اس لڑائی پر تم لوگ آمادہ ہوئے اور تمنے اُسکو منظور کیا وہ امور اینک قائم ہیں اور حالات کی تبدیل و تغیر سے چنکا انجام اپنے اور تمہارے قبضہ سے خارج تھا وہ وجوہات مقررہ متغیر نہیں ہوئیں اگر صلح یا جنگ تمہاری خواہش پر موقوف ہوتی تو بلاشبہ صلح سے زیادہ کوئی امر پسندیدہ نہ تھا مگر چونکہ لڑنے بھرنے کے سوا تمہاری آزادی کا ذریعہ کوئی نظر نہ آیا تو اُس سے باز رہنا ممکن نہ تھا اور ہم سے شہر والوں کی یہہ شان نہیں

کہ اپنی بدبختیوں کے باعث سے فلاح عام سلطنت سے غافل ہو جاویں
 اِسیلئے کہ اپنے ملک اور ملک والوں سے عشق دلی اور محبت اصلی
 رکھتے ہیں اور ہر آدمی جسپر مصیبت ہوتی ہی وہ اِسیلئے اُسکو
 مصیبت جانتا ہی کہ وہ بالفعل موجود ہوتی ہی اور وہ بھلائی جو
 اُس میں چھپی ہوئی ہی اور ادراک اُسکا اِسیلئے نہیں ہوتا کہ وہ سردست
 موجود نہیں ہوتی بھلا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا اپنی شاہنشاہی
 کی قوت اور شان و شوکت بھول گئے اور منجملہ دو حصوں کرہ زمین
 یعنی خشکی و تری کے تری کے تم مالک ہو اور کسی بادشاہ کی قوت
 تمہارے بیرون کی قوت کے مقابل نہیں ہو سکتی تمکو مناسب ہی کہ یہہ
 منصب عالی قائم رکھو ورنہ پھر کبھی نام اُسکا نہ لیجیو اسبات سے آزدہ
 ہونا تمہارے شایان نہیں کہ ضلع کے دو چار مکانات اور باغ تم سے
 نکل گئے جنکو تصویروں کے چوکھٹے سے زیادہ نہ سمجھنا چاہیئے تعجب
 یہہ ہی کہ تم اُنکو خود تصویر سمجھتی ہو تم سب صاحب غور و تامل
 کرو کہ اگر تمہاری آزادی قائم رہی تو وہ جائداد باسانی حاصل ہو سکتی
 ہی برخلاف اُسکے اگر تم اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہے تو رہی سہی
 بھی جاتے رہیگی اور تمہارے شایان یہہ ہے کہ اپنے بزرگوں کی نسبت
 استقلال و استقامت میں تقصیر نہ کرو کہ اُنہوں نے اپنی آزادی قائم رکھنے
 کے واسطے شہر چھوڑ دیا تھا اگرچہ اُنکو اُنکے بزرگوں سے ایسی بڑی شان و
 عزت نہ پہنچی تھی مگر باوصف اُسکے بھی اُنہوں نے بڑی بڑی تکلیفیں
 اُٹھائیں اور کیسی کیسی لڑائیوں میں جان و مال سے بایں نظر مصروف
 رہے کہ وہ آزادی ہم تک پہنچے میں تسلیم کرتا ہوں کہ تمپر جو مصیبت اور
 تباہی ہی وہ بہت سخت ہی اُسکا متجو کمال رنج و الم ہی تم صاحبوں
 کو یہہ مناسب تھا کہ ایک ایسے حادثہ کے سبب سے جسکا روکنا انسان
 کے قبضہ قدرت سے خارج تھا اپنے سردار کی شکایتیں کرر اور جابجا اُسکے
 فضیحت کے درپے ہو اور ایسے واقعہ کا جواب اُس سے طلب کرر جسمیں
 دخل و شرکت اُسکی نہو بلکہ یوں شایان ہی کہ جو مصیبتیں کہ
 خدائے تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئیں اُنکو کمال صبر و استقلال سے اُٹھایا
 جاوے اور وہ آفتیں کہ ابنائے جنس کی جانب سے عائد ہوئیں اُنکا مقابلہ کرنا
 مناسب ہی جو کچھ رشک و حسد لوگوں کو تمہاری کامیابی سے ہی وہ

معمولی حصہ اُن لوگوں کا ہی جو آپکو شایان حکومت اور سزاوار ریاست سمجھتے ہیں اور اگرچہ بغض و حسد بہت دنوں نہیں رہتے مگر بڑی بڑے کاموں کی شان و عزت ہمیشہ باقی رہتی ہی تم لوگ ہمیشہ یاد رکھو کہ اپنے مخالفوں کے سامنے گڑ گڑانا کیسی بدنامی رسوائی ہی اور اپنے حریفوں پر فتح پانا کمال شان و شوکت اور غایت فخر و عزت کا باعث ہوتا ہی حاصل اسکا یہہ ہی کہ چستی چابکی سے آمادہ و مستعد ہو کر کھٹکے کے مقاموں میں جانا چاہیئے اور لیسیدیمن والوں کے سامنے بیفائدہ گردن جھکا نا اور منت گذاری کرنا زہار زہار تمہارے شایان و مناسب نہیں اور یہہ صاف واضح ہی کہ جو لوگ ایسے اڑے وقتوں میں بہادری کرتے ہیں اور جان لڑاتے ہیں قدر و اقتدار اُنکا حد سے زیادہ ہوتا ہی *

غرض کہ پرکلیز نے ننگ و ناموس کا خیال اور بزرگوں کا پاس اور یونانی خطابوں کی قدر و منزلت اور اسپارٹا والوں کی بيمردتی اور قدیمی بغض و عداوت اور ایسی ایسی بہت سی وجوہات ایتھنز والوں کے سامنے بیان کیں اور یہہ سب وہ معمولی باتیں تھیں جنکو پرکلیز ہمیشہ اڑے وقت میں لوگوں کی ہمت بڑھانی اور ہرانگیختہ کرنے میں کام میں لایا کرتا تھا اور اسدم تک اُسکی تقریروں بیکار نہ جایا کرتی تھیں مگر اس موقع پر حال کی تکلیفیں تمام تقریروں پر غالب آئیں اور کسی بات کی پروا نہ ہوئی اگرچہ ایتھنز والوں کو اب لیسیدیمن والوں سے صلح کرنے کا خیال تک بھی نہ رہا مگر پرکلیز سے اُنکو نفرت ہوئی اور اُسکا روبرو ہونا بہت ناگوار گذرا چنانچہ اُنہوں نے اُسکو معزول کیا اور ایسے جو مانہ کے ادا کرنیکا حکم نافذ کیا کہ تعداد اُسکی بقول بعضے مورخوں کے چھتیس ہزار پانسو ساڑھے باستھ روپیہ اور بقول بعضوں کے ایک لاکھ اکیس ہزار آٹھ سو پچتھ روپیہ ہوتے ہیں مگر پرکلیز کی بدنامی بہت عرصہ تک نہ رہی اسلیئے کہ غیظ و غضب لوگوں کا اُسکی اس ہتک عزت سے تھندا اور اتنی مضرت پہونچانے پر ختم ہو گیا جیسے کہ مکھی جہاں کا تتی ہی وہاں نیش اپنا چھوڑ جاتی ہی پرکلیز کو خانگی معاملوں میں جیسے پہلے اسایش تھی وہ باقی نہ رہی اس لیے کہ آفت وبا کے سبب سے دوستوں اور رشتہ داروں کے ہلاک ہونے کے سوا اُسکے خاندان میں مدت سے قصے قضاے چلے آتے تھے چنانچہ زینتھیس اُسکے بڑے بیٹے نے جو بڑا مسرف تھا ایک ایسی عورت سے شادی کی کہ

وہ باب اسراف میں اُس نوجوان گہرو سے کچھ کم نہ تھی اور باپ کی کفایت شعاری سے سخت تنگ ہو کر باپ کے نام سے روپیہ قرض لیا یہاں تک کہ جب قرض خواہوں نے پرکلیز سے زر قرضہ طلب کیا تو اُس نے علاوہ انکار محض کی بیٹی پر عدالت میں نالش کی مگر زینتھیس کو یہ بات یہاں تک ناگوار ہوئی کہ اُس نے باپ کا سامنا کیا اور دو بدو برا کہا اور گلی کوچوں میں اُس کو برا کہتا پھرا یہاں تک کہ جو لوگ جلسوں میں اُس کے مکان پر جمع ہوتے تھے اُن کے روبرو باپ کا خاکا اوزاتا اور یہہ نہ سمجھا کہ باپ بیٹوں میں ایسے معاملے برتے نہیں جاتے بلکہ بیٹے کو باپ کے جور و ستم اُسے اُنھانے چاہیئیں جیسے کہ ایک شہر والے کو اپنے ملک کا ستم سہنا پڑتا ہی اگرچہ باپ خلاف انصاف و مردت کے سلوک کرے مگر اس ناخلف سے ایسا نکیا گیا تھا زینتھیس وہا سے جوان مرگیا اور اُسی عرصہ میں پرکلیز کی ہمشیرہ اور بڑے بڑے دوست اور اچھے اچھے رشتہ دار اُس کے جو ارکان انتظام اور اساطین انصرام تھے بقضائے الہی مر گئے اور باوصف ان صدمات پے درپے کی ہمت اُس کی کم نہ ہوئی کبھی ایسا مشاہدہ نہوا کہ وہ رشتہ داروں کی قبر پر جا کر دو چار آنسو بہا دے یا کوئی علامت غم کی ظاہر کرے یہاں تک کہ جب پرالس جو حقیقی بیٹوں میں پچھلا بیٹا تھا وہ بھی مرگیا تو اس صدمہ سے وہ بہت مضطرب ہوا اگرچہ اُس نے قیام استقلال اور اخفائے علامات غم میں کمال سعی اور کوشش کی مگر جب کہ وہ اپنے موئی بیٹے کے سر پر پھولونکا تاج رکھنے لگا تو برداشت اُس کی نکر سکا اور نہ رونے کے طوفانوں کو روک سکا غرض بخار اُس کا براہ نالہ و فریاد نکلا پرکلیز ایک جھوٹی حکمت کی اصل و اصول پر مغرور ہو کر یہ بات جی میں سمجھ ہوئے تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور اپنی اولاد کے مرنے پر رونے دھونے سے ایسی نامردی ظاہر ہوتی ہے کہ رونے والے کی الوالعزمی کے شایان و مناسب نہیں اور ایسے مقاموں پر باپ کی طرف سے دردِ عالم کا ظاہر ہونا اُس کی فخر کو بتا لگاتا ہے اور حقیقت میں یہہ سمجھہ اُس کی تھیک نٹھی کہ رجحیانہ بیرحمی میں بہادری ہوتی ہے یا یہہ سمجھنا کہ یہاں تک کرب و قلق کو اخفا کر کے استقلال ظاہری اپنا ظاہر کرے کہ تعریف اُس کی یہاں وہاں ہووے اور یہہ بات بھی درست نہیں کہ سیاہیانہ بہادری اصل فطرت کو باطل کرے یا آدمی لوازم

آدمیت سے بایں نظر پاک صاف ہو جاوے کہ سلطنت میں اُسکو شان و شوکت حاصل ہے جب مارکس آرلیس کا مربی مرگیا اور اُسنے گریہ و زاری کی اور لوگ مانع ہوئے تو اینٹونینس شہنشاہ روم نے یہہ بات فرمائی کہ اُسکو آدمی ہونے دو اسلئے کہ حکومت اور حکمت ہمکو دایرہ آدمیت سے خارج نہیں کر سکتی *

ایتھنز والونکی تلون مزاجی اور بے استقلالی ایسی تھی کہ جلد اُنکو اعتدال کے اُس پاس واپس لائی چنانچہ مدت گذرنے نہ پائی کہ اُنہوں نے اُن نقصانوں پر کمال تاسف کیا جو پرکلیز کو پہنچائی تھی اور اپنی مجلسوں میں بات چیت اُسکی شروع کی اور اس لیئے کہ وہ لوگ تکلیفیں اوتھاتے اوتھاتے عادی ہو گئے تھے مصیبتیں سہنے لگے اور اپنے ملک کی شان و عزت کے جوش میں تھر گئے اور تمام کامونکو پہلی صورت پر لانا چاہا مگر یہہ نجاتتے تھے کہ کون شخص پرکلیز سے زیادہ لئبق و منصرم ہے اور پرکلیز کا یہہ حال تھا کہ وہ اپنے گھر سے باہر نہ آتا تھا اور جو نقصان اُس نے سہہ تھے اُسکے رنج و الم میں مبتلا رہتا تھا مگر ایلسیباڈیز اور اُسکے نامی دوستوں نے بہت منت سماجت کی کہ آپ گھر سے باہر آویں اور لوگوں کو مرنہ دیکھلاویں بعد اُسکے لوگوں نے کفران نعمت کی معافی چاہی چنانچہ پرکلیز نے دوستوں کی منت سماجت اور عذر خواہوں کی عذر خواہی پر نظر کی اور علاوہ اُسکے سمجھا کہ نیک آدمی کے یہہ شایان نہیں کہ اپنے ملک والوں کی حرکات ناشایستہ پر غیظ و غضب کرے غرض کہ نظر بوجہ مذکورہ بالا حکومت اختیار کی اور بوجہہ اپنے سرپر رکھا بعد اُسکے دوسرے برس کی لڑائیوں کے آخر میں چند ایلچی لیسیدیمن والوں کے ایران کی جانب روانہ ہوئے تاکہ ایرانیوں سے رفاقت پیدا کریں اور جہازوں کے خرچ کے لیئے اُن سے روپیہ کی مدد حاصل کریں مگر یہہ بات مخفی نہ رہی اور بلاد یونان میں لیسیدیمن والوں کی بدنامی ہوئی اس لیئے کہ وہ لوگ آپ کو یونان کے بچانے والے کہتے تھے اور اس حرکت ناشایستہ سے اُنکے ان برے برے کاموں کو جو ایرانیوں کی لڑائی میں اُنہوں نے کیئے تھے بڑا بقا لگا حاصل یہہ کہ وہ ایلچی پہلے تھریس کو بایں غرض آئے کہ حتی المقدور سائیتلسیز بادشاہ تھریس کو ایتھنز والونکی رفاقت سے علاحدہ اور بوئیڈیا کی اعانت پر آمادہ کریں مگر ایسا اتفاق

ہوا کہ یہاں چند ایلچی ایتھنز سے آئے تھے انہوں نے یہہ جوڑ چلا کہ اُنکو بایں تہمت گرفتار کرایا کہ یہہ لوگ امن عام کے مختل ہیں اور جب کہ وہ ایلچی گرفتار ہوئے تو وہ ایتھنز کو روانہ کیئے گئے اور جس روز وہ ایتھنز میں داخل ہوئے اُسی روز جان سے مارے گئے اور کچھ سماعت اُنکی نہوئی اور اُنکی لاشوں کو میدان میں اسلیئے پھکودیا کہ لیسیدیمن والے بھی بیگانے لوگوں سے اسی طرح پیش آتے تھے اور یہہ برے اچنبے کی بات ہے کہ یہہ دو شہر جو تھوڑے دنوں پہلے نہایت موافق تھے اور اُنکو یہہ مناسب تھا کہ بطور قدیم ایک دوسرے سے موافق رہتے اب کیسے مخالف ہو گئے اور جو رستم سے کیسے کیسے برے کام کرنے لگے جو انسانیت کے خلاف اور لڑائی اور قومونکی قانون و قاعدہ سے خارج ہیں اور کسطور وہ ایک دوسرے پر اُن ظلموں کو روا رکھنے لگے جو وحشیوں کی نسبت عمل میں آنے مناسب تھے *

جب کہ پوٹیدیا کے محاصرہ پر عرصہ تین برس کا گذرا تو فاقہ کشی کے سبب سے پوٹیدیا والونکی یہہ حالت ہوئی کہ آدمی کو آدمی کھانے لگا اور پلي پونیسس سے اعانت کی امید منقطع ہو گئی آخر کار انہوں نے چند شرطوں پر ایتھنز والوں کی اطاعت قبول کی اور جس باعث سے ایتھنز والوں نے اُنکے ساتھ سختی نہ برتی وہ موسم کی سختی تھی یعنی سردی استدر پڑتی تھی کہ محاصرہ والوں کو سخت تکلیف تھی اور علاوہ اُسکے یہہ بھی باعث ہوا کہ محاصرہ میں بہت روپیہ + صرف ہوا یعنی ۳۸ لاکھ ۷۵ ہزار روپیئے کے قریب ہو چکا الغرض محصور جو روپیچوں کو ہمراہ لیکر جنمیں سے مردوں نے ایک ایک جوڑا کیڑونکا اور عورتوں نے دو دو جوڑے کیڑوں کے اُٹھائے اور بقدر خرچ روپیہ لیا کرتے پڑتے چلے گئے اور ایتھنز والوں نے اپنے افسروں کو یہہ الزام لگایا کہ تمام محصور ایسے برے درجے کو پہنچے تھے کہ بلا شرط و عہد کے اپنے مطیع ہو جاتے پھر کیوں بلا اجازت ہماری اُنکی اطاعت کو قبول کیا *

+ جو فوج کہ پوٹیدیا کے محاصرہ پر بھیجی گئی تھی وہ سوائے اُن سوا کہ سر آدمیوں کے جو زیر حکم سردار فورمیر کے گئی تھی تین ہزار سپاہی تھے ہر سپاہی کو معہ نوکر کے فی یوم ۱۳ آنہ ۴ پائی ملتے تھے اور بھری فوج کو بھی یہی روزینہ ملتا تھا *

جب کہ پرکلیز دوسری مرتبہ مسند حکومت پر بیٹھا تو اُس نے پہلے یہ کام کیا کہ اُس قانون کو منسوخ کیا جو آپ اُس نے جاری کیا تھا کہ در صورت اولاد حلال کے اولاد حرام محروم رہے اس قانون کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ اصلی ایتھنز والے سمجھے جاویں گے جن کے ماں باپ دونوں ایتھنز کے باشندے ہوں اور یہ قانون بڑی سختی سے جاری ہوا تھا اس لیے کہ † بادشاہ مصر نے جب ایتھنز کو چار ہزار پیمانے اناج کے بایں نظر بھیجے تھے کہ وہ لوگوں پر تقسیم کیئے جاویں تو قانون مذکور کے جاری ہونے سے وہ لوگ محروم رہے تھے جو حرامی تہرے گئے تھے اور محرومی کے سبب سے ایسی دقتیں اُٹھائیں کہ ویسی کبھی نہ اُٹھائیں تھیں منجملہ اُنکی پانچہزار آدمی بطور غلاموں کے قرار دیئے گئے تھے اور فروخت کیئے گئے اور چودہ ہزار چالیس شہر والوں کے حق حقوق مستحکم کیئے گئے تھے اور صرف وہ حقیقی ایتھنز والے تحقیق ہوئے تھے لوگوں کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی کہ اس قانون کے موجد نے آپ اُسکو منسوخ کیا ایتھنز والوں نے پرکلیز کی خانگی مصیبتوں پر بہت افسوس کیا اور نہایت توس کھایا چنانچہ اُسکو اجازت دی کہ اپنے حرامی بیٹے کا نام اپنے نام پر شہر والوں کی کتاب میں مندرج کرے مگر تھوڑے دنوں بعد پرکلیز بھی وبا کے پنجہ میں پڑا یہاں تک کہ جب وہ نہایت بیمار ہوا اور نزع کی نوبت پہنچی تو بڑے بڑے شہر والے اور ایسے ایسے اُسکے دوست جنہوں نے آیام معزولی میں ساتھ اُسکا بچھڑا تھا اُسکی ہوشیاری اور لیاقت کا مذکور کرنے لگے کہ اُس نے بڑے بڑے کارنمایان کیئے اور نہایت سراہنے لگے کہ جب وہ سپہ سالار اعظم تھا تو اُس نے شہر کی شان و عزت کے لیے نو نشان بنائے تھے کہ وہ اُن لڑائیوں کے یادگار تھے جن میں اُس نے فتح پائی تھی اور ہنگام گفتگو اُنکو یہ خیال تھا کہ جو کچھ ہم آپس میں کہہ سن رہے ہیں وہ اُنکو سنتا نہیں اور وجہ اُسکی یہ تھی کہ وہ بیہوش کی طرح پڑا ہوا تھا مگر برخلاف اُنکے اعتقاد کے وہ ساری باتیں سنتا تھا چنانچہ اُس نے یکبارگی یہ بات کہی کہ مجھ کو بہت تعجب ہوتا ہے کہ تم صاحبوں نے ان واقعات مسلسل

† پلوتارک اس بادشاہ کا نام نہیں لیتا شاید وہ بادشاہ انارس بیٹا ساماتیکیس

شاہ لقیہ کا تھا جس نے تھوڑے مصریوں کو آرتازرکسیز کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا اور

اُسکے ایتھنز والوں نے تیس برس پہلے ایرانیوں کے مقابلہ پر مدد بھیجی تھی *

کو ایسا یاد رکھا اور اُنکی تم تعریف کرتے ہو اور حقیقت یہہ تھی کہ وہ نصیبوں کے زور تھے اور علاوہ اُسکے اور انسر بھی میرے شریک تھے مگر وہ بات جو میری فخر و عزت کے لیئے کافی وافی ہے اُسکو تم بھول گئے یعنی میں نے ایام حکومت میں کسیکو ایذا نہ دی مؤلف کہتا ہے کہ یہہ بات اُسکی بہت عمدہ تھی اور کچھ تھوڑے سے آدمی بڑے پایہ والے ایسی بات کہہ سکتے ہیں حاصل یہہ ہے کہ وہ مرگیا اور ایتھنز والوںکو اُسکے مرنے کا بڑا رنج ہوا *

وہ بانیوں جو پرکلیز کی نسبت بیان کی گئیں اُنکے ملاحظہ سے دیکھنے والوں کو یہہ بات واضح ہوئی ہوگی کہ ذات عمدہ صفات اُسکی ایسے کمالونکے ساتھ تھی کہ اُنکے ذریعہ سے بڑے بڑے درجوں پر فائز ہوتے ہیں بحری اور بری سردار ہونا اُسکا اسلیئے تھا کہ وہ یکانہ آفاق بحر و بر کے انتظام و اہتمام میں مہارت کامل رکھتا تھا اور بڑا خزانچی ہونا اُسکا اُس عمدہ انتظام کے باعث سے تھا جو اُس نے حاصل کیا تھا اور بڑا مدبر ہونا اُسکا اُن بڑے ارادوں اور اُس عمدہ خوش بیانی کے سبب سے تھا جسکا استعمال عام رد و بدل میں کرتا تھا اور نیز اُس چستی چالاکي اور دانائی ہوشیارکے ذریعہ سے تھا جس سے مہمات ملکی مالی میں کام لیتا تھا اور منتظم سلطنت اُن ترکیبوں اور تدبیروں کے وسیلہ سے تھا جنکو پیشہ تجارت اور باقی تمام فنون کی ترقی اور افزونی میں صرف کرتا تھا حاصل یہہ کہ مرہی ہونا اُسکا اسلیئے تھا کہ اُس نے عہد حکومت میں چھوٹے بڑوں کو راضی کیا اور بطور اپنے انصرام کے رعایا کے کام نکالے اور غریبوں کی خوشی منائی مگر وہ عمدہ وصف اُسکا جو چھوڑنیکے قابل نہیں یہہ بات تھی کہ رفاہ عوام اور فلاح انام میں کمال دانائی اور نہایت بیغرضی سے سعی و کوشش کرتا تھا بلکہ تمام کاموں میں ایسی استعداد و لیاقت اور عقل و تدبیر اپنی صرف کی اور لوگوں کے دلوں میں ایسی بات اپنی بٹھائی کہ سارے ایتھنز والوںکو اعتماد اس پر ہوا اور چالیس برس تک یعنی عہد حکومت تک لوگوں کے ناز اُٹھائے اور متلوں مزاجونکو مستقل مزاج بنادیا اور حسن تدبیر سے اُس رشک و حسد کو دبایا جو ایتھنز والوں کو آزادی کے عشق کے سبب سے تمام اُن شہر والوں سے ہو گیا تھا جو حسن لیاقت اور سلامت عقل اور اصابت رائے سے معزز و ممتاز تھے مگر تعجب یہہ ہے کہ اُس نے

یہہ تسلط کامل بلا استعمال حیلہ و فن اور جبر و تعدی کے جنکا ایک کینہہ کمظرف مدبر اس حیلہ سے استعمال کرتا ہی کہ اُنکا عمل میں لانا امور ات سرکاری کے وجہہ سے مصلحت تہرانا ہی صرف فہمایش کے وسیلہ سے حاصل کیا تھا *

حسب اتفاق اینک زاکورس کا انتقال بھی اُسی برس ہوا جس سال کہ پرکلیز نے جہان فانی سے رحلت کی پلوتارک ایک واقعہ کا بیان کرتا ہی جو تھوڑے دنوں پہلے واقع ہوا اور چھوڑنا اُسکا مناسب نہیں بیان اُسکا یہہ ہی کہ اِس حکیم دانشمند نے آپ کو تصداً اسلیئے مفلس بنایا تھا کہ تحصیل علم کی زیادہ فرصت حاصل ہووے اور جب اُسنے یہہ دیکھا کہ پرکلیز نے کبرسنی میں بات اُسکی نہ پوچھی اور حال یہہ تھا کہ پرکلیز کو کثرت کاروبار سے اُسکی ملاقات و ملازمت کی فرصت نہوتی تھی تو وہ اپنا سر اپنے چفہ میں لپیٹ کر زمین پر پڑ رہا اور یہہ عزم مصمم کیا کہ بھوکوں مر جائیئے اور کسی سے حال اپنا بیان نکیتجیئے جوں ہی کہ یہہ بات پرکلیز کے کانوں پڑی وہ بے تابانہ اُس حکیم کے گھر آیا اور بڑی منت سماجت کی اور بعد اُسکے یہہ عرض کیا کہ آپ جان اپنی ضائع نکریں آپ کا کچھہ نتصان نہیں بلکہ میرا کمال ہتک ہی لوگ متجکو برا بھلا کہینکے اگر میری شامت مے ایسا عقیل آدمی اور متخلص خالص ضایع ہو جائیکا جو ارے وقتوں میں اچھی اچھی نصیحتیں اور کام کی باتیں سناوے تو کمال ہدنامی ہوگی غرض کہ اینک زاکورس نے کچھہ تھوڑا سا سر کھولکر یہہ فرمایا کہ ای پرکلیز جو لوگ چراغ جلاتے ہیں وہ اُسکے قیل دینے کی احتیاط رکھتے ہیں اور یہہ وہ ملامت تھی کہ دل کو پکڑتی تھی اور نہایت موثر تھی اُسکو یہہ شایان تھا کہ بدون اُسکی خواہش کے اُسکی حاجتوں کو پورا کرتا اسیطرح سے ملک کے بہت سے چراغ گل ہو جاتے ہیں اسلیئے کہ وہ لوگ جن پر خرچ اخراج اُنکے واجب ہوتے ہیں وہ اُنسے غائلہ رھتے ہیں *

تیسری فصل

اسات کے بیان میں کہ لیسیدیمن والوں نے پلائیہ کا محاصرہ کیا اور پلائیہ والوں نے اطاعت اُنکی قبول کی اور ایتھنز والوں نے متائیلین کو فتح کیا اور ایتھنز میں وبا پھر آئی

چوتھا اور پانچواں برس لڑائیکا

وہ عمدہ واقعہ جو اُن برسوں میں واقع ہوا وہ پلائیہ کا محاصرہ تھا کہ لیسیدیمن والوں نے کیا اور پہلے وقتوں میں نہایت مشہور تھا اور شہرت کی وجہ یہ تھی کہ طرفین نے بڑی بڑی کوششیں کیں تھیں اور زیادہ وجہ شہرت کی وہ مقابلہ ہوا جو محصوروں نے جان لڑا کر کیا اور وہ چترائی برتنی کہ بہت سے محصور نکل گئے اور غنیم کی آفت سے جان سلامت لی گئی اور اصل حال اُسکا یہہ ہی کہ یہہ محاصرہ لڑائیوں کے تیسرے برس واقع ہوا چنانچہ جب لیسیدیمن والوں نے شہر کے اُس پاس اپنے خیمے اس نظر سے قائم کیئے کہ پاس پروس کے مکانوں کو تاخت و تاراج کریں تو پلائیہ والوں نے آرکیڈیمس حاکم فوج کے پاس ایلچی بھیجے اور یہہ بات اُنکی حوالہ کی کہ تم لوگ از روی انصاف ہمیں حملہ نہیں کرسکتے اِسیلئے کہ پلائیہ کی مشہور لڑائی میں جب پازینیٹس یونانی جنرل نے ہمارے شہر میں جو پیٹرو نجات بخش دیوے کو سارے رفیقوں کے سامنے قربانی چڑھائی تو ہماری دلوری کے انعام میں ہمکو آزادی بخشی اور جب کہ ایک اسپارٹا والے نے ہمکو آزادی عنایت کی تو اب تمکو یہہ مناسب نہیں کہ اُس آزادی میں رخنہ اندازی کرو آرکیڈیمس نے جواب اُس کا یہہ دیا کہ یہہ درخواست تمہاری جب معقول سمجھی جاتی اور بے تکلف منظور کیجاتی اگر تم لوگ ایتھنز والوں سے جو یونان کی آزادی کے صریح مخالف ہیں موافقت نہ کرتے اور باوجود اسکے بھی اگر تم اُسے علیحدہ ہو جاؤ اور رفاقت اُنکی

چھوڑ دو یا کسی کی طرفداری نہ کرو تو حق حقوق تمہارے ویسے ہی قائم رہیں ایلچییوں نے یہہ عرض کیا کہ ایتھنز میں ہمارے جو رو بجے چلے گئے اور جب تک ہم ایتھنز کو پیام نہ بھیجیں اور وہاں سے جواب شافی نہ آوے تو ہم کسی طور کا عہد و اقرار نہیں کر سکتے لیسیدیمن والوں نے پیام کی اجازت دی چنانچہ ایلچیی ایتھنز کو گئے اور ایتھنز والوں نے امداد و اعانت کا پکا اقرار کیا تو اُن محصوروں نے تکلیفیں اُٹھانی قبول کیں مگر غنیم کی اطاعت اختیار نہ کی اور شہر پناہ کی فصیلوں پر کھڑے ہو کر لیسیدیمن والوں کو یہہ سنا دیا کہ جو بات تم چاہتے ہو وہ ہمکو منظور نہیں چنانچہ اریکیدیمنس نے دیوتوں سے یہہ عرض کیا کہ ہم لوگ اپنی طرف سے رفاقت نہیں چھوڑتے اور وہ شوطیں جو پلائیہ والوں سے ٹہرائیں تھیں اُن سے اُنہوں نے انکار کیا اور اس انکار کے باعث سے جو آفتیں اُنپر نازل ہوئیں منشاء اُنکا یہہ غلام آپ کا نہیں بعد اُسکے محاصرہ کے سامان ہوئے چنانچہ شہر کے اُس پاس بہت سے درخت کٹوا کر جمع کیئے اور اُنکی شاخوں کو بستی کی جانب متوجہ کیا تاکہ کوئی آدمی شہر سے باہر نہ جاوے اور علاوہ اُسکے توہوں کے مورچے بنوائے تاکہ بہت قریب قلعہ بانی حاصل ہووے چنانچہ ستھیوان کے پہاڑ پر درخت کٹوا کر دمدموں کو درست کیا اور اُنکے اندر مٹی پتھر بھروائے غرض کہ ستر روز تک رات دن اس کام میں مصروف رہے اور طریقہ یہہ تھا کہ آدھے سپاہی کام میں رہتے تھے اور باقی آرام کرتے تھے غرض کہ ہر سپاہی نوبت بنوبت کام کرتا تھا اور کوئی چین سے نہ بیٹھتا تھا *

جب کہ محصوروں نے یہہ دیکھا کہ غنیم کے کام درست ہوتے آتے ہیں تو اُنہوں نے شہر کی فصیلوں پر دمدموں کے مقابلہ میں ایک دیوار چوبیس اس نظر سے بنائی کہ محاصرہ والوں سے ہمیشہ بلند رہیں اور اُس دیوار کے اندر کی جانب اُن اینٹوں سے بھروادی جو کھنڈروں وغیرہ سے اکھٹی کیں تھیں حقیقت یہہ تھی کہ وہ دیوار چوبیس اس دیوار پختہ کے بطور پشتہ کے تھی اور علاوہ اُسکے دیوار چوبیس کو کچی پکی کھالوں سے منڈھا تھا تاکہ اُن آگوں سے جنکے بوسنے کا احتمال اسپارٹا والوں کی طرف سے غالب و قوی تھا وہ دیوار چوبیس اور اُسکے اندر کے کام کرنے والے محفوظ رہیں اور مزا یہہ تھا کہ جسقدر وہ دیوار چوبیس اُٹھاتی جاتی تھی اُسقدر اُنکا دمدمہ بھی بلند ہوتا جاتا تھا مگر محصوروں نے کام کیا کہ دیوار کے مقابل

میں ایک سوراخ فراخ اسلیئے درست کیا کہ جس مٹی سے اسپارٹا والوں کے دمدمے بنائے جاتے تھے کھود کھود کر اُسکو لیجاریں مگر جوں ہی غنیم اس عزم سے واقف ہوا تو بڑے بڑے ٹوکڑے چونہ کے اُس مٹی کی جگہ پر دکھوا دیئے کہ اُنکو باسانی تمام لیجانا انکا ممکن تھا اور جب کہ محصوروں نے بات اپنی چلتی ندیکھی تو اُنہوں نے غنیم کے دمدمے تک زمیں کے اندر اندر سرنگ لگائی کہ اُسکے ذریعہ سے مٹی وغیرہ تمام لوازمات اُن دمدموں کے لیجاریں چنانچہ مٹی اُنکی دست بدست لیجانے لگی اور اسطور پر لیگئے کہ ایک عرصہ تک محاصرہ والے اسبات سے آگاہ نہوئے مگر اُنکو یہہ تشویش ہوئی کہ ہمارے کام کو ترقی نصیب نہیں ہوتی بلکہ جستدر ہم مٹی ڈالتے ہیں دمدمہ ہمارا اور زیادہ کم زور ہوتا جاتا ہی بعد اُسکے اُن محصوروں نے یہہ تصور کیا کہ انجام کار کثرت فوج کی غالب آئیگی چنانچہ اُنہوں نے اُس کار مخفی میں بہت سی سعی و کوشش نکی اور وہ دیوار جو دمدمہ کی جانب اُٹھائی تھی اُسکو بھی بہت بلند نکیا مگر یہہ راہ نکالی کہ فصیل کے اندر ایک اور دیوار بشکل آدھے چاند کے جسکے دونوں سرہ فصیل سے متصل ہوں بنائی کہ اگر خدانخواستہ غنیم کے دھاروں سے ایک فصیل ٹوٹ جاوے تو دوسری فصیل کی پناہ میں چلے جاویں اور غنیم کو دوسرے مورچے بنانے میں مصروف کریں مگر محاصرہ کرنے والوں نے یہہ اُستادی کی کہ بڑی بڑی کلیں لگا کر دیوار کو سخت صدمہ پہونچایا تھیوسیدیدیز بیان کرتا ہی کہ لیسیدیمین والوں نے خندق بھرنے سے پہلے یہہ کلیں لگائی تھیں مگر غالب یہہ ہی کہ بعد بھرنے خندق کے لگائی ہونگی دیوار پر صدمہ پہونچنے سے بستی والے نہایت پریشان اور کمال مضطرب ہوئے مگر وہ ہمت نہ ہارے اور دلاوری کو نہچھوڑا چنانچہ اُنہوں نے ہر فن سے کام لیا اور دشمن کے آلات حرب کا مقابلہ کیا اور کلونکے صدمے رسیونکے ذریعہ سے رد کیئے اور منہہ اُنکا پھیرا ان رسیونکے سروں میں طرح طرح کے پھندے تھے کہ اُنسے اُن کلونکے سروں کو پھانستے تھے اور بذریعہ ایک کل کے اُن کلوں کو کھینچتے تھے اور علاوہ اُسکے ایک اور کمال کرتے تھے کہ ایک بڑے شاہتیر کے دونوں سرے در بڑی بڑی لکڑی کے ٹکڑوں سے جو توازن کے طریقہ سے مناسب فاصلہ پر دیوار میں لگے ہوئے تھے لوہے کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے تھے جب کہ غنیم اپنی کل کو چلاتے تھے تو محصور اس شاہتیر کو اُوپر اُٹھا کر

کل پر گراتے تھے اور اُسکے گرنے سے زور اس کل کا بہت کم ہو جانا تھا یہاں تک کہ وہ بالکل بیکار ہو جاتی تھی *

بعد اُسکے جب محاصرہ والوں نے یہہ دیکھا کہ کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی اور ہمارے دمدمہ کے مقابلہ میں دیوار اُن محصوروں نے اُٹھالی تو یہہ امید چھوڑ دی کہ یکایک دھاروں کے ذریعہ سے شہر پر قبضہ پادیں چنانچہ اُنہوں نے محاصرہ کی صورت بدلی اور چاروں طرف سے یہاں تک پورا محاصرہ کیا کہ آنے جانے کی راہیں بند کیں اور کھانے پینے سے تنگ کیا غرض کہ یہہ محاصرہ پہلے محاصرہ کی نسبت بہت پورا تھا اور پہلے اس محاصرہ سے بستی کو جلانے کی تجویز کی کہ بستی بہت چھوٹی ہے ایک ہوا کے چلنے میں جل بل کر خاکستر ہو جاوے گی اور بعد اُسکے تمام کاریگروں سے بایں غرض کام لیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو شہر پر قابض ہو جاویں اور بہت صرف نیزے چنانچہ اُنہوں نے شہر کی فصیل اور اُن مورچوں کے بیچ میں جو شہر کی فصیل کے گرداگرد کھدے ہوئے تھے جابجا لکڑی کے چوکٹھی نیچے اوپر چنوائے اور مٹی سے بھر دے بہت سے آدمی جو اُس کام پر لگے تو وہ جلد بھر گئے اور اس سے ساری غرض یہہ تھی کہ ایک مرتبہ بستی کے مختلف حصوں میں آگ لگائی جاوے گی چنانچہ اُنہوں نے رال و گندھک سے آگ لگائی اور وہ ایسی بڑی آگ لگی کہ کسیکے مشاہدہ سے نگذری تھی کوئی تدبیر اُنکی پیش نہ گئی مگر یہہ ایجاد ایسا تھا کہ اگر ہوا اُنکے حسب خواہش چلتی تو اُسکے ذریعہ سے وہ شہر فتح ہو جاتا اسلیئے کہ محصور ایک ساتھ غنیم اور آگ کا مقابلہ نہ کر سکتے مگر تاریخ سے دریافت ہوتا ہے کہ عین وقت پر ایسی بارش ہوئی کہ وہ آگ ٹہنڈی ہو گئی اور غنیموں کے دل بجھ گئے بعد اُسکے جب یہہ تدبیر بھی ضائع گئی تو اُنہوں نے بستی کا محاصرہ اس طرح کیا کہ گرداگرد اُس بستی کے پختہ دیوار اُٹھائی اور گہری خندق کھدوا کر اپنا کام مضبوط و مستحکم کیا اور تمام فوج اُنکی برابر مصروف رہی یہاں تک کہ جب وہ دیوار تیار ہو گئی تو ایک نصف پر پہرا اپنا نصب کیا اور نصف باقی کی حفاظت بیوشیا والوں پر چھوڑی اور ماہ اکتوبر کے قریب واپس آئے اور پلائیہ والوں کی صورت یہہ تھی کہ چار سو باشندے اصلی اور ۸۰ آدمی ایتھنز والے تھے اور ایک سو دس عورتیں

انکے کھانا پکانے کے لیئے باقی رہیں تھیں باقی جو لوگ تھے وہ پہلے محاصرہ سے ایتھنز کو روانہ کیئے گئے تھے واضح ہو کہ اس سال میں چند لڑائیاں بری و بدھوی واقع ہوئیں مگر چونکہ ایسی بری تھیں کہ وہ بیان کیں جاویں اسلیئے بیان اُنکا ضروری نہیں *

دوسرے گرمیوں میں جو لڑائیکا چوتھا برس تھا لسباس والوں نے جن لوگوں سے میتھائیمن کے رہنے والے مستثنیٰ تھے یہہ ارادہ مصمم کیا کہ ایتھنز والوں سے رفاقت توڑ کر الگ ہو جاویں اور پلی پونیسس کی لڑائی سے پہلے بھی وہ لوگ ٹھیک ٹھاک نہ تھے اور کچھ کچھ فساد اُنکے دلزمیں بیتھا ہوا تھا مگر فساد اُنکا یوں دبا رہا کہ لیسیدیمن والوں نے اُن دنوں اُنکی دستگیرے کی جب کہ عزم بغاوت مصمم ہوا تو میتھائیمن والوں نے ایتھنز والوںکو آگاہ کیا اور یہہ اچھی طرح جتنا دیا کہ اگر فی الفور تدبیر اُسکی نکیجاریکی تو جزیرہ لسباس ہاتھ سے نکل جاویگا ایتھنز والے جو مصائب جنگ اور آفات وبا سے نہایت افسردہ و پژمردہ تھے نہایت مغموم ہوئی اور اندیشہ کیا کہ ایسے برے جزیرہ کی بغاوت سے جسکی فوجیں تازہ دم ہیں اور وہ غنیم سے متفق ہونے والیں ہیں اور بذریعہ برے بیڑہ کے مدد پہنچانے والیں ہیں بری خرابی ہوگی چنانچہ اُنہوں نے وہ چالیمن جہاز جو پلی پونیسس کے لیئے مہیا کیئے تھے میتھائیمن کو روانہ کیئے اگرچہ وہاں کے رہنے والوںکو صرف اسلیئے بہت خوف ہوا کہ وہ ہنوز تیار نہ ہوئے تھے مگر اُنہوں نے دلاورانہ کام کیا اور بہادرانہ صدمت بنائی کہ جہاز اپنے لیکر بندرگاہ سے نکلے لیکن جب اہل ایتھنز نے اُنکو مار کر پس پا کیا تو اُنہوں نے صلح کی درخواست کی اور ایتھنز والوں نے اس اندیشہ سے درخواست اُنکی بے تامل منظور کی کہ وہ خود اُس جزیرہ کے مطیع کرنیکے واسطے کافی وافی نہ تھے اور جس عرصہ میں میتھائیمن والوں نے ایتھنز کو ایلچی بھیجے تھے جب تک لڑائی میں توقف ہوا اور اِس اندیشہ سے کہ شاید درخواست ہماری منظور نہ ہوے اسپارٹا کو بھی ایلچی روانہ کیئے اور اعانت کی درخواست کی اور یہہ اندیشہ اُنکا بہت ٹھیک ٹھاک تھا اسلیئے کہ جو جواب ایتھنز سے آیا ایسا معقول تھا کہ وہ لوگ اُسکو مفید و مناسب سمجھتے حاصل یہہ کہ میتھائیمن کے ایلچی برا سفر طے کر کے لیسیدیمن میں داخل ہوئے مگر لیسیدیمن والوں نے

اولمپک تماشوں تک اسلیٹے دربار اُنکو ندیا کہ جو شکایتیں اور فریادیں وہ کرتے ہیں تمام لوگ اُنکو سنیں چنانچہ عین مجمع میں ایلچپیوں نے صاف صاف بیان کیا اور ہم نقل اُسکی اسلیٹے کرتے ہیں کہ تھیوسیدیدیز کی تقریر کا طرز بخوبی واضح ہو جاوے اور بہت سے صربوں کا حال کہ ایتھنز اور اسپارٹا سے کیسا معاملہ رکھتے تھے منکشف ہو جاوے *

خلاصہ تقریر یہہ ہے کہ ہم لوگ اس رسم کو بخوبی جانتے ہیں کہ پہلے پہل فراری لوگوں کی قدر و منزلت اسلیٹے ہوتی ہے کہ جن لوگوں کے پاس وہ بھاگ کر جاتے ہیں اُنکے کام آتے ہیں اور بعد اُسکے اُنکی مٹی خراب ہوتی ہے اور بایں نظر اُنکھوں میں ذلیل ہوتے ہیں کہ وہ بھائی بندوں کو چھوڑ کر چلے آئے اور خویش و اقارب کو فریب دیا مگر جبکہ وہ لوگ اپنے بھائی بندوں سے فریب نکریں اور برابر اتفاق رکھیں اور امداد اعانت میں سرگرم رہیں تو پھر تذلیل اُنکی انصاف سے بعید ہی لیکن ہمارا اور ایتھنز والوں کا معاملہ کچھ اور ہے اسباب میں ہمکو ملزم سمجھنا چاہیئے کہ ایتھنز والوں سے امن چین کے دنوں میں موافق رہے اور اُنکے بڑے دنوں میں علاحدہ ہو گئے بلکہ مقتضائے حال اور مناسب وقت ہے کہ جب ہم لوگ یہاں آئے اور تمہارے رفیقون میں داخل ہونیکا ارادہ کیا تو ہم اپنے عزم و ارادہ کا معقول و مناسب ہونا بخوبی ثابت کر کے اپنے آپ کو تہمت سے پاک کریں اور یہہ امر واضح ہی کہ جب دو شہر اصل و قانون اور رائے و تدبیر میں متفق نہوں تو اتفاق اُنکا محال اور غیر ممکن ہی اور مقصود اس تمہید کا یہہ ہی کہ وہ قول و قسم جو ایتھنز والوں سے ہم نے کیئے تھے منشا اُنکا یہہ نتہا کہ تمام یونان والے ایتھنز والوں کی مطیع ہو جاویں بلکہ ساری تدبیر یہہ تھی کہ وہ ملک آفات وحشیوں سے محفوظ اور غلام ہونے سے آزاد رہے یہہ عہد و پیمان اُن دنوں ہوئی تھی جبکہ ایرانی چلے گئے اور تم صاحبوں نے یونان کا اختیار چھوڑا جب تک ایتھنز والوں کی نیت بد نہوئی اور چال چلن میں کچھ فرق نہ آیا تب تک ہم لوگ بھی اپنی بات پر جمے رہے اور نقض عہد کے پاس نہ پہنکے مگر جب کہ ہم نے خوب جانچ تولکر دیکھا کہ اُنھوں نے دشمنوں کا مقابلہ صرف اسلیٹے موقوف کیا کہ درستوں پر ظلم و ستم کریں تو ہمکو اُنکی چال چلن پر شک ہوا پس جس حالت میں اُنکا اور ہمارا مقصود

واحد نہ رہا تو بات اُنکی ویسی نہ تھی اور رابیوں کا اتفاق آپس والوں کا نہایت دشوار ہوا اور ایسی حالت میں کہ سارے رفیق الگ الگ ہو گئے تو ہمسے اُن لوگوں کا مقابلہ نہ ہوسکا اور ایتھنز والوں نے خفیہ خفیہ یہ کام کیا کہ علاوہ ہماری قوم اور کیاس والوں کے تمام رفیقوں کو مطیع کر لیا اور ہماری فوجوں سے کام نکالا اور بحسب ظاہر ہم کو آزاد رکھا مگر در پردہ پیرو ہونے کا مجبور کیا اب مقام انصاف ہی کہ جب قول و فعل اُنکے اعتماد کے قابل نہ تھے تو یہہ اندیشہ ہوا کہ وہ لوگ ہم سے بھی وہی سلوک کرینگے جو اورنکے ساتھ کیئے ہیں اور خصوص ایسی صورت میں کہ تمام صوبوں کو غلام اپنا بنا چکے یہہ احتمال باقی نہیں رہا کہ اُنکی آنکھیں ویسی ہی رہیں جیسے پہلے تھیں اور خصوص ایسی حالت میں کہ اُن کو یہہ بات حاصل ہی کہ جب جی چاہے مالک ہو جاویں اور ہماری قوت روز بروز گھٹتی جاتی ہی اور زور اُنکا قوی ہوتا جاتا ہی رفیق آپس میں جب ایک دوسرے کا لحاظ پاس کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے دیتے دھتے ہیں تو قوموں کی قدر و منزلت بواہر دھتی ہی اور حق تلفی کی آزادی کہیں ظہور نہیں پاتی ایتھنز والوں نے صرف اس وجہ سے ہم کو آزادی دی کہ وہ علانیہ اُسکو لے نہیں سکتے بلکہ بذریعہ اُس اعتدال کے لے سکتے ہیں جس کا وہ ہمارے ساتھ برتاؤ کرتے ہیں دار گھات اُنکے ایسے ہیں کہ پہلے پہل وہ برتاؤ برتے کہ ہم پر یہہ واضح ہو جاوے کہ ہم جو آزاد ہیں اگر رفیقوں سے لڑنے کی کوئی وجہ معقول نہ ہو تو ہم اُنکے ساتھ مقابلہ پر نتجائیں دوسرے اُنہوں نے یہہ ہوشیاری برتی کہ کمزوروں پر دھارے کیئے اور اُنکو مغلوب کر کے اُنکے برباد ہونے سے ایسی قوت بہم پہونچائی کہ کمال آسانی سے بڑے قوی رفیقوں کو جو تھوڑے عرصہ بعد آخر کو تنہا و لاچار ہونے والے ہیں مطیع و فرمانبردار کر سکتے ہیں برخلاف اسکے اگر وہ ایسے وقت میں کہ رفیقوں کے پاس فوجیں بھی تھیں اور وہ کسیتدر اُنکا مقابلہ بھی کرتے ہم لوگوں پر حملہ آور ہوتے تو اپنے ارادوں کو ایسی آسانی سے پورا کر سکتے علاوہ اُسکے وہ بیڑہ جو ہمارے پاس تھا اور اُسکے ذریعہ سے بڑی مدد اُس رفیق کو پہونچتی جسکے ہم لوگ مددو معاون ہوتے ہیں اُسی کے وسیلے سے ہم اُنکو دباتے اور ہرگز سو نہ اُٹھانے دیتے اور سوا اس کے اُس بڑے ملاحظہ سے جو جمہوری

سلطنت کا کیا گیا اور ان کوششوں کے باعث سے جو ہم نے حکام جمہوری سلطنت کے خدشہ کرنے میں جی جان سے صرف کیے برباد ہونے سے اب تک بچے رہے اور حقیقت حال یہہ ہی کہ اگر یہہ لڑائی نہوتی تو ہم لوگ برباد ہو گئے ہوتے جیسیکہ اور لوگ خراب و تباہ ہو گئے وہ لوگ جو ایسی حالت کے سوا رفیق و مونس نہیں ہوتے کہ اُنکے دوست رکھنے کیواسطے جبر و تعدی کی حاجت نہ پڑے اُنکی دوستی ہمیشہ نہیں رہ سکتی ایقہنزل والوں نے لڑائی کی ضرورت سے ہماری او بھگت کی اور صاف اندیشہ تھا کہ مبادا ہم لوگ متخالفوں سے آشتی کریں اور اسی نظر سے امن چین کے دنوں میں ہم نے بھی اُن سے مروت برتی کہ وہ ہمپر حملہ نہ کریں غرضکہ جو باتیں اور مقاموں میں انس و محبت کے تقاضے سے ہوتیں ہیں وہ یہاں خوف و دہشت سے پیش آئیں اور یہی باعث نہا کہ تھوڑے عرصہ تک ہمارے اُنکے ملنا جلنا رہا اور ہم دونوں فریق اُس ربط و ضبط کی ثروت پھوٹ کے منتظر بیٹھے تھے اب اُنسے بگڑ کر جو ہم اپنے آپ کو فائدہ پہنچاتے ہیں الزام اُسکا ہم پر عاید نہیں ہوسکتا جیسے کہ اُنکو ہماری بربادی کا ہمیشہ موقع حاصل رہا ویسا ہمکو اپنی حفاظت کا موقع ہاتھ نہ آیا بلکہ ہم لوگ الگ ہونے سے پیشتر کسی موقع مناسب کے محتاج تھے غرضکہ ایسے ایسے بہت سے باعث ہیں کہ ہم لوگ اُنکے ضرورت سے تمہاری رفاقت کے خواہاں ہونے اور بہت سی غرضیں تھیں کہ تھیک تھا کہ ہونا اُنکا ضروری معلوم ہوا اور وہی غرضیں مقتضی ہوئیں کہ ہم اپنے سلامت رہنے کا سامان کریں اگر تم صاحب ہمپر گونہ عنایت کرتے تو ہم لوگ پہلے سے تمہاری پناہ میں آتے اسلیئے کہ لڑائی سے پہلے ہم نے تمہاری ملازمت کی درخواست کی تھی مگر اب ہم اپنے دوستوں بیوشیا والوں کی فہمائش سے تمہاری پاس حاضر ہوئے کہ یونان کے ظالموں سے علاحدہ ہو کر یونان کے حافظوں کے شریک ہوویں اور اپنے گھر باہر بچالیویں جو بڑی بلاؤں میں مبتلا ہیں اگر کوئی اعتراض ہمارے چال چلن پر وارد ہوسکتا ہی تو شاید یہی ہو کہ ہم نے خلاف دانائی اور عاقبت اندیشی کے متعص زور شجاعت کے بھروسہ پر بدور درستی سامان جنگ کے علاحدہ ہونیکا ارادہ کیا مگر یہہ بات اسبات کی مقتضی ہے کہ تم ہماری امداد و اعانت پر زیادہ امداد ہو اسلیئے کہ مظلوموں

کی اعانت اور ظالموں سے انتقام کا موقع ایسا مناسب ہاتھ آیا کہ کبھی ہاتھ نہ آیا تھا اور حقیقت میں یہہ ایسا موقع معقول ہی کہ لڑائی اور وبا کی افتنوں سے ایتھنز والے تباہ ہو گئے اور خزانے اُنکے خالی ہو گئے سوا اُسکے بیڑے اُنکے جابجا منتسم ہو گئے اور اُسکے سبب سے وہ مقابلہ نہیں کر سکتے اگر تم لوگ تری خشکی دونوں طریقوں سے یک لخت اُنپر دھاوا کر دو تو خواہ وہ مقابلہ پر ہمکو کرینگے اور ہمکو تمہاری مدد کرنیکا موقع ملیگا یا وہ ہمارا اور تمہارا سب کا مقابلہ کرینگے تو تمکو اُنکی ادھی فوج سے لڑنا پڑیگا اور کوئی خیال یہہ نہ کرے کہ تملوگ آپکو ایسی قوم کے لیئے جو تمہارے کام اُنیکے قابل نہیں آفات و مصائب میں ڈالتے ہو اسلیئے کہ ہمارا ملک تمہارے ملک سے بہت فاصلہ پر ہی مگر فرق اتنا ہی کہ ہماری امداد و اعانت تمہارے ہاتھ کے تلے ہی اور یہہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ اٹیکا کے ملک میں لڑائی ہو رہی ہی بلکہ یہہ لڑائی اُس ملک میں جاری رہیگی جسکے محتاصلوں سے اٹیکا والوں کی پرورش ہوتی ہی اور ہم لوگ اُس ملک سے دور نہیں اور یہہ امر واضح رہے کہ اگر خدا نخواستہ تم ہماری امداد و اعانت سے کنارہ کشی کروگی تو ہم ایتھنز والوں کے شریک ہونگے اور اُن کی قوت کو ترقی دینگے اور بعد اُسکے کسی صوبہ کے جرأت نہوگی کہ اُنکا سامنا کرے اور اگر ہمارے نصیبوں کی یادری سے تم ہمارے مددو معارن رہو گئے تو ہم تمہاری قوت کو ایسے بڑے بیڑے سے قوی کرینگے کہ وہ تمہارے کام آویگا اور تم اُسکے محتاج ہو اور علاوہ اُسکے جب ہمارے شریک ہونے کی خبر اوزیگی تو اور لوگوں کو بھی شریک ہونے کی تمنا ہوگی اور داغ اس ملامت کا کہ تمہارے پاس جو لوگ پناہ دھوندیں اُنسے کنارہ کشی کرو ینکتلم دھویا جاویگا اور بہت فائدہ تمکو ہوگا حاصل یہہ ہی کہ تم جوپیٹر اولمپیس کے صدقہ سے جسکے مندر میں ہم تمہاری منت و ساجت کرتے ہیں ہم یونانیوں کی درخواست منظور کر جنکی حفاظت سے بہت سا فائدہ ہوگا اور اُنکی تباہی سے نہایت نقصان پہونچیگا اور یہی مناسب ہی کہ تم لوگوں کے گمانوں کو جو تمہاری جوانمردی کی نسبت رکھتے ہیں سچا کر دو اور وہ کام کرو کہ تملوگ اُسکے خواہاں اور تمہاری شان کے شایان ہی اسلیئے کہ ستم رسیدوں کے دادرسی اور یونان کی دستگیری

تمہاری ذات والا صفات سے متعلق ہی *

غرض کہ ایلچپیوں نے ایسے ایسے فقرے سنائے کہ حاضرین مجلس نے کمال افسوس کیا اور نہایت ترس کھایا چنانچہ اُنہوں نے لسیاس والونکو پلی پونیسس کی رفاقت میں داخل کیا اور ملک حریف پر دھاووں کے ارادہ ہو گئے اور یہہ امر مقرر ہوا کہ تمام رفیق اپنی اپنی فوج کی دو دو تہائیاں لیکر شہر کارنتھہ میں اکٹھے ہوویں چنانچہ لیسیدیمین والے پہلے وہاں پہنچے اور اٹیکا پر تری و خشکی دونوں طرفوں سے دھاووں کا ارادہ کیا اور مقام کارنتھہ سے ایتھنز کے سمندر میں جہاز لیجانے کی عمدہ عمدہ کلیں تیار کیں ادھر کا یہہ حال تھا جو مذکور ہوا اودھر ایتھنز والے بھی کچھہ کم آمادہ نہ تھے مگر رفیق اُنکی جو فصل کے کاتنے میں مصروف تھے اور لڑتے لڑتے عاجز ہو گئے تھے اسلئے جلد اُنکے پاس نہ پہنچ سکے پہلے اس سے کہ وہ رفیق آپس میں جمع ہوئے ایتھنز والوں نے یہہ امر دریافت کیا کہ یہہ تمام سامان ہمارے مقابلہ کے لیئے اس خیال سے مہیا کیئے جاتے ہیں کہ وہ ہم لوگوں کو نہایت ضعیف و ناتواں سمجھتے ہیں چنانچہ اُنہوں نے سو جہازوں کا بیڑہ اس نظر سے سمندر میں تیار کیا کہ ساری جگت پر یہہ بات کھل جاوے کہ ایتھنز والے لسیاس والونکے محتاج نہیں بلکہ خود بیڑہ قائم کرسکتے ہیں بعد اُسکے اُس بیڑے کو شہریوں اور بیگانوں سے معمور کیا یہانتک کہ ایسے لوگوںکے سوا جنکو گھوڑے کی نوکری ضروری تھی یا محاصل اُنکا ناچ کے پانسو پیمانہ تھے کسیکو باقی نہچھوڑا چنانچہ خاکناے کارنتھہ میں دھوم دھام اپنی دکھلاکر پلی پونیسس کے حصوں میں جہاں چاہا اوتو گئے اور حقیقت میں یہہ وہ بیڑہ تھا کہ نظیر اُسکی کسی نے سنی دیکھی بھی نہ تھی اور اسی بیڑیکے ذریعہ سے یوبیہ اور سالامن کے کناروں پر حفاظت کرنے سے اپنے ملک کو آفات غنیم سے بچایا ایسے ہی دوسرے بیڑے کی اعانت سے جو اُس بیڑہ کے علاوہ تھا جو لسیاس اور اور مقاموں کے مقابل پڑا تھا پلی پونیسس کے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کیا حاصل یہہ ہی کہ کل جہاز اُنکے دو سو پچاس تھے کہ اُنکے خرچ و اخراجات میں رہا سہا خزانہ اُنکا صاف پاک ہو گیا اسلئے کہ پوٹیڈیا کے محاصرہ میں کچھہ قدر قلیل باقی رہ گیا تھا *

جب کہ لیسیدیمین والوں نے ایسا بڑا بیڑہ دیکھا کہ زہار اُسکی توقع نہ تھی تو نہایت متعجب ہوئے اور کمال ہوشیاری اور غایت چالاکي سے

وطن کو روانہ ہوئے اور میتھائیلیس کی اعانت کے لیئے چالیس جہازوں کی تیاری کا حکم جاری کیا اور ایتھنز والوں نے میتھائیلیس پر ایسی مدد روانہ کی کہ اُس میں ایک ہزار سپاہی بھاری ہتیاروں کے اُتھانے والے تھے چنانچہ اُنہوں نے میتھائیلیس کے چاروں طرف دیوار اُتھائی اور اُس میں بہت مستحکم مقام بنائے یہاں تک کہ وہ بستی ترقی خشکی سے غرض کہ ہر طرف سے آغاز سرما میں محصور ہو گئی اور ایتھنز والوں کی یہ نوبت پہنچی کہ اس محاصرہ کے قایم رکھنے کے لیئے روپیہ کی اتنی حاجت پڑی کہ اُنہوں نے خاص اپنی قوم سے بھی روپیہ لیا اور یہ بات پہلے نہوئی تھی چنانچہ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ جمع ہوا اور محاصرہ والوں کے پاس چلتا کیا گیا اور کام چلتا رہا یہاں تک کہ میتھائیلیس والوں نے کھانے پینے کی قلت دیکھ کر اور لیسیدیمن والوں کی امداد موعود سے مایوس ہو کر بایں شرط اطاعت قبول کی کہ ہم لوگ ایتھنز کو قاصد روانہ کرتے ہیں جب تک کہ وہ قاصد واپس نہ آوے تو کوئی آدمی قید و قتل نہ کیا جاوے اور فوج بستی میں بے تکلف چلی آوے کہیں روک ٹوک اُنکی نہوگی چنانچہ ایتھنز والے شہر پر قابض و متصرف ہوئے اور ایسے مفسدوں کو جو پناہ کے لیئے قربانی گلوں میں چلے گئے تھے مقام تین داس میں بھیجا گیا اور بعد اُسکے ایتھنز کو روانہ کیا *

ایتھنز میں میتھائیلیس والوں کے معاملہ پر مباحثہ ہوا مگر لوگ اُن سے اسلیئے نہایت ناخوش تھے کہ ساتھ اُنکے کوئی بدسلوکی نہیں کی گئی اور اُنکی بغاوت کا منشا صرف وہ نفرت تھی جو ایتھنز والوں سے رکھتے تھے چنانچہ غیظ و غضب کے پہلے جوش و خروش میں تمام شہر والوں کو یکتلم سر قلم کرنے اور اُنکے جوڑو بچوں کو غلام بنانے کا ارادہ کیا اور فی الفور اس حکم ناطق کی تعمیل کے لیئے ایک جہاز روانہ کیا مگر جب رات ہوئی تو اُس معاملہ میں سوچ بچار کی گئی اور غور و تامل کی فرصت ہاتھ آئی چنانچہ اُس حکم کو بعید از انصاف سمجھا گیا اور اُس شہر کی بدبختی اور واژوں طالعی پر کمال رحم آیا اور بیگناہوں اور گنہگاروں کو برابر کرنے سے نہایت افسوس کیا چنانچہ میتھائیلیس کے ایلچیوں کو اس رنگ کے بدلنے سے گونہ توقع ہوئی اور اُنہوں نے حاکموں کو دوبارہ گفتگو کرنے پر آمادہ کیا غرض کہ کچھ گفتگو ہونے لگی منہمکہ اُنکے کلیاں

ناخداترس نے جسٺي پهلے پهل وه فتوى ديا تها اور باوجود اختيار كامل كے آتشيں مزاج بهي تها اهندي راے سابق كو قايم ركها اور علانيه يهه بات كهي كه حاكموں كو يهه شايان نهين كه هوا كے هرجهوڪے سے راے آپني بدلا كريں اور جو حكم اُنكا رات كو اجرا پاوے وه صبح كو منسوخ هو جاوے اور يهه سمجهنا چاهيئے كه ميتائيليس والوں سے انتقام لینا اسليئے ضروري هے كه باقي رفيقوں كو جو بغاوت پر مستعد هووین خوف و عبرت حاصل هووے *

قايودرس نے جسٺي پهلے بهي كليان كا مقابلہ کیا تھا نسبت سابق كے بهت زياده خلاف اُسكا کیا چنانچه ميتائيليس والوں كي تباهي بطور معقول بيان كر كے كهيا كه جب يهه خبر وحشت اثر اُن آفت رسيدوں كے كانوں پر لگي گي تو کیا حال اُنكا هوگا جسكے جي پر گذرتي هے وهي جانتا هے باقي تم لوگ هميشه رحم و شفقت ميں شهزه آفاق اور غريب نوازي ميں معزز و ممتاز بهي هو تمهارے شايان هے كه جان بخششي اُنكي كرر علاوه اُسكے ميتائيليس والوں نے دانسته بغاوت نهين كي وه غريب بيتهي بٿهائے پهنسگئے اور دليل اُسكي يهه هے كه اُنهوں نے شهر اُسيوقت حوالہ کیا جب اُنكو موقع هاتھ آيا اور يهه ياد رهے كه اكر خدانخواستہ بيگناهوں كو گناهكاروں كے ساتھ هلاك کیا تو بڑے ناخداترس ٿهروگئے اور بعد اُسكے يهه بات كهي كه يهه تسليم کیا كه تمهارے ميتائيليس والے خطاوار هين مگر عفو جوايم سے تمهارا بڑا فائده هوگا اسليئے كه جس سخت سزا كا حكم نافذ هوا تعميل اُسكي ايسي بوي هے كه تمام رفيقوں كے جي كهٽے هو جاوينگے بلكه برائي كي روڪ تهاام كا يهه طريقه هے كه گناهكاروں كو عذر و توبه كي فرصت دييجاوے اور عذر پذيري اور جرم بخششي سے انكار كرنا اور اُس والوں كي اُس توڑنا نهايت نازيبا اور نامناسب هے غرض كه ميروي راے يهه هے كه جو سازشي ميتائيليس والے گرفتار هوكر آئے هين تهتقيق اُنكے مقدمه كي عمل ميں لوے اور باقي سارے ميتائيليس والي معاف كيئے جاوین *

هنوز مجلس كي رايوں ميں اختلاف تها آخر قايودرس كي راے بسبب چند رايونكي كثرت كے منظور هوئي چنانچه دوسري كشتي جلد قيار كي گئي اور وه آلات جنكے ذريعه سے وه جلد سے جلد پهنچ سكے مرتب

کیئے گئے اور علاوہ اسکے میتھائیلیس والے ایلچیوں نے کشتی والوں کو انعام و اکرام کا وعدہ کیا غرض کہ کشتی والوں نے یہاں تک درپردہ ہو پ کی کہ کھاتے ہوئے بھی ہاتھ اُن کے کشتی چلانے سے بیکار نہ رہے اور علاوہ اُنکے ہوا نے مزاحمت کی اگرچہ وہ پہلی کشتی ایک دن رات پہلے روانہ ہوئی تھی مگر چونکہ بڑی خبر لیئے جاتی تھی چلانے والوں نے بہت شتابی نکی اور باوصف اسکے بھی وہ کشتی پہلے پہنچتی اور اُسکے پھونچنے پر شہر میں ہل چل پڑی اور جب کہ مارڈالنے اور غلام بنانے کا حکم باواز بلند سنایا گیا تو ہر طرف آہ و نالہ برپا ہوا ہنوز تعمیل اُسکی نہ ہوئی تھی کہ دوسری کشتی پہنچتی اور کوچہ کوچہ شہر اُسکا ہوا یہاں تک کہ حکم قتل ملتوی کیا گیا اور حکم ثانی کی منتظر بیٹھی چنانچہ حکم معافی سنایا گیا اور لوگوں کو عمر در بارہ نصیب ہوئی اور خوشی کی یہہ جوش خروش ہوئے کہ بیان اسکا تقریر و تحریر سے باہر ہی باقی وہ لوگ جو سازشی کہلاتے تھے اور ایک ہزار سے زیادہ زیادہ تھے قتل ہوئے بعد اُسکے بستی کے وہ مکان توڑے گئے جو نہایت مضبوط و مستحکم تھے اور تمام جہاز اُنکے ضبط سرکار ہوئے اور تمام جزیرہ کو علاوہ شہر میتھائیلیس کے تین ہزار حصوں پر تقسیم کیا منجملہ اُنکے تین سو حصہ دیوتوں کے نام کے رکھی اور باقی حصہ اُسکے بذریعہ قرعہ اندازی کے اُن ایتھنز والوں پر تقسیم کیئے گئے جو اُس مہم میں جی جان سے مصروف تھے اور یہہ بات تہرادی کہ باشندے اس ملک کے اُن لوگوں کو اکیس روپیہ فی حصہ بطور حق زمینداری دیا کریں اور اسی شرط سے کاشت اُنکی مقرر ہوئی اور قابض وہی لوگ رہے اور علاوہ اُسکے جو شہر میتھائیلیس والوں کے ایشیا کے کناروں پر واقع تھے وہ بھی ایتھنز والوں کے قبض و تصرف میں آگئے *

پچھلے سال کی لڑائی میں عین جازوں کے موسم میں جب پلاقیہ والے ایتھنز والوں کی امداد و اعانت سے مایوس اور کھانے پینے سے بہت تنگ ہو گئے تو دشمنوں کی فوجوں کو چیر کر نکل جانے کا ارادہ کیا مگر ادھ لوگوں نے جان جوکھوں سمجھ کر ایسے وقت ہمت ہاری کہ وہ عین وقت تعمیل کا تھا اور باقی لوگ جو دو سو بیس سپاہیوں کے قریب قریب تھے اپنے ارادہ پر مستحکم رہے اور صاف نکل گئے تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ وہ

دیوار جو بیروں شہر اس غرض سے بنائی گئی تھی کہ محصور اندر سے باہر نچاریں اور باہر سے اُنکو مدد نہ پہنچے دھری دیوار تھی اور دونوں پردوں میں سولہ فٹ کا فاصلہ درمیان تھا اور اُس فاصلہ میں سپاہیوں کی بارگیں تھیں اور برے برے بلند برج اُسکے اُس پاس مناسب مناسب فاصلوں پر ایک دیوار سے دوسری دیوار تک اِسیلئے بنائی گئی تھی کہ محاصرہ والے اُنکے اندر دشمنوں کے اندر باہر کے حملوں سے محفوظ رہیں اور بدوں طے کرنے اُن برجوں کے ایک بارگ سے دوسری بارگ تک گذرنا ممکن نہ تھا اور دیوار کی بلندی پر برے برے کنکرہ جو آدمی کے سینہ تک پہنچتے تھے بنائے گئے تھے اور وہاں پھرے کھڑے رہتے تھے مگر برسات کے موسم میں سپاہی لوگ برجوں میں رہتے تھے جو بطور چوربھروں کے کام میں آتے تھے اور گردا گرد دیوار مذکور کے ایک خندق کھودواٹی تھی کہ اُسکی مٹی سے دیوار کے لیئے اینٹیں بنوائیں تھیں محصوروں نے یہ کام کیا کہ دیوار کی بلندی کو بذریعہ شمار اُسکی اینٹوں کے دریافت کیا اور کئی مرتبہ بہت سے آدمیوں نے اینٹوں کی شمار کی تاکہ گنتی میں غلطی واقع نہوے اور یہ کام اس وجہ سے آسانی انجام ہوا کہ وہ دیوار بہت تھوڑے فاصلہ پر تھی اور ہر اینٹ اُسکی بخوبی محسوس ہوتی تھی بعد اُسکے حسب ارتفاع اُسکے مناسب مناسب زینہ بنوائے *

چنانچہ جب سامان درست ہوا تو محصوروں نے ایسی رات میں بستی کو چھوڑا کہ روشنی کا نام و نشان نہ تھا اور ہوا و بارش کے جوش و خروش تھے چنانچہ اول خندق طے کر کے دیوار تک پہنچے اور رات کے اندھیرے اور بارش و ہوا کے زور و شور سے پانو کی آہٹ کانوں پر پڑی اور خود بھی اُنہوں نے یہ ہوشیاری برتی کہ ہتیاروں کے بہرنے کے اندیشہ سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چلتے تھے اور باوصف اُسکے ہتیار بھی ہلکے پہلکے تھے اور وہ لوگ جو زینہ لیگئے تھے اُنہوں نے اُنکو اُن مقاموں میں جو برجوں کے پیچ میں تھے لگادیا اِسیلئے کہ اُنکو یہ معلوم تھا کہ بارش کے سبب سے کوئی چوکیدار چلتا پھرتا نہیں چنانچہ بارہ آدمی زینہ لگا کر اوپر چڑھے جنکے پاس تلوار اور زرہ کے سوا اور کوئی ہتیار نہ تھا اور چہہ چہہ ہو کر برجوں کی جانب چلتے ہوئے بعد اُسکے وہ لوگ چڑھے جو نیزہ باز تھے یہ لوگ بھی سپہیاری کے باعث سے آسانی سے چڑھ گئے اور

تھالیں انکی بعد اُنکے پہنچائی گئیں تاکہ حملہ کے وقت کام آویں جب بہت سے لوگ دیوار کی چوٹی پر چڑھ گئے تو اتفاق ایسا ہوا کہ ایک سپاہی دیوار کو پکڑتا تھا کہ اُسکے ہاتھ سے ایک کھپڑا گرا اور اُسکے گرنے سے جاگ ہو گئی اور برجوں سے شور اُٹھا چنانچہ فوج غنیم کی بدوں اُسکے کہ شور و غوغا کا باعث دریافت کرے دیوار کے متصل جا پہنچے اور بارش کی کثرت اور ہوا کی تیزی اور اندھیرے کی شدت نے دریافت کرنے کی فرصت ندی اور علاوہ اُسکے یہہ بھی سبب ہوا کہ وہ محصور جو شہریناہ کے پیچھے کھڑے تھے اُنہوں نے دوسری طرف غل مچایا جس سے محاصروں کو یہہ تردد ہوا کہ کسطرف جانا چاہیئے اور اسی تردد کے باعث سے وہ جگہ اپنی چھوڑ نسکے مکروہ تین سو سپاہی جو ایسے ویسے حادثوں کے واسطے لگا رکھی تھی باہر کی دیوار سے اُس طرف کو بھاگے جہاں محصوروں کا شور اُنہوں نے سنا تھا اور تھیبس کی جانب مشعلیں جلائیں تاکہ اور سپاہیوں کو یہہ دریافت ہووے کہ اس جانب کو جانا چاہیئے چنانچہ یہہ مضمون شہر والے بھی سمجھ گئے اور بمجرد اُسکے اُنہوں نے مختلف طرفوں میں اس غرض سے روشنی کی کہ اُنکا مشعلیں جلانا بیکار جاوے *

اسی اثنا میں وہ لوگ جو پہلے پہل دیوار پر چڑھے تھے اُن دنوں برجوں پر قابض ہوئے جو زینوں کے متصل تھے اور کمال چستی چالاکی سے پہرہ والوں کو قتل کر کے خود راہ کے نگہبان ہوئے اور محاصروں کو آنے ندیا بعد اُسکے دیوار کی چوٹی سے زینہ لگا کر بہت سے تیراندازوں کو پاس اپنے بلالیا کہ تیروں کی مار مار سے تمام محاصروں کو جو دیوار کے قریب بڑھے چلے آتے تھے اور نیز اُن لوگوں کو جو اُس پاس کے برجوں سے بڑھے آتے تھے دور رکھیں یہانتک کہ اُنہوں نے بہت سے زینہ لگائے اور کنگرے گرائے اور باقی لوگوں کے چرھنے کے واسطے راستہ آسان کیا چنانچہ وہ لوگ بے تکلف چڑھ آئے اور دوسری جانب کو اتر گئے اور بیرونی خندق سے پار ہو گئے بعد اُسکے جب وہ نکل گئے تو تین سو سپاہی مشعلیں جلا کر اُنکے پیچھے دوڑے مگر پلائیہ والوں نے مشعلوں کی روشنی میں دشمنوں کے ایسے تیر لگائے کہ کوئی تیر خطا نہ کیا اور اس ذریعہ سے وہ لوگ اُنکے جو پیچھے رہ گئے تھے خندق سے اتر آئے اور کوئی صدمہ اُنکو نہ پہنچا مگر کمال اشکال و دقت سے یہہ بات اُنکو نصیب ہوئی اِسیلئے کہ

خندق برف سے بھری ہوئی تھی اور بارش کی کثرت سے برف اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ بوجہ آدمی کا سہارنہ نہ تھی مگر ہوا کی تندہی نے بڑی ہوا خواہی اُنکی کی غرض کہ سارے لوگ اُنکے خندق سے پار ہو کر تھیبس کی جانب روانہ ہوئے اور غرض یہہ تھی کہ جانا اُنکا متغی رہے اِسیلئے کہ گماں اسطرف نہیں جاتا کہ کوئی شخص اپنے دشمن کی طرف بھاگے اُنہوں نے دیکھا کہ محاصرین مشعلیں روشن کیئے ہوئے ایتھنز کے سرک پر اُنکے تعاقب کے لیئے چلے آتے ہیں چار پانچ میل تھیبس کی سرک پر جا کر ایتھنز کی طرف کو ہولینے منجملہ دو سو بیس سپاہیوں کے دو سو بارہ سپاہی ایتھنز میں پہنچے اُنہے آدمی کم ہوئے اِسیلئے کہ سات آدمی خوف کے مارے شہر میں واپس چلے گئے تھے اور ایک تیر انداز خندق پر گرفتار ہوا تھا اور محاصرہ کی یہہ صورت ہوئی کہ تعاقب کو بیفائدہ سمجھ کر صحیح سلامت واپس آئے اور باقی پلائیہ والوں نے جو شہر میں محصور رہے حسب اظہار اُن اُنہے آدمیوں کے جو جان جو کہوں سمجھ کر واپس آئے تھے یہہ یقین کیا کہ ہمارے لوگ مارے گئے چنانچہ اُنہوں نے محاصروں کے پاس اِسیلئے ایلچی بھیجے کہ اُن مقتولوں کی لاشیں عنایت کریں مگر جب حقیقت دریافت ہوئی تو وہ قاصد واپس آئے *

مگر اگلے برس کے اختتام پر جسمیں شہر متائیلین فتح ہوا باقیماندہ پلائیہ والوں نے کہانے پینے سے تنگ ہو کر اور زیادہ محصور رہنے کی تاب و طاقت نہ دیکھ کر بایں شرط اطاعت غنیم قبول کی کہ جب تک عدل و انصاف کی رو سے ہمارا اظہار لیکر تصفیہ نہ کیا جاوے ہم لوگ قتل سے محفوظ رہیں چنانچہ اس غرض کے واسطے پانچ کمشنر لیسیدیمن سے آئے اور اُنہوں نے کسی جرم کا الزام اُنکے ذمہ نہ لگایا مگر صرف اتنا دریافت کیا کہ تم لوگوں نے لیسیدیمن والوں یا اُنکے رفیقوں کی کیا خیر خواہی کی پلائیہ والے حیران رہے اور سوال کا جواب نہ دے سکے اور جی ہی جی میں یہہ سوچے کہ تھیبس والوں نے یہہ سوال اُنکو تعلیم کیا اِسیلئے کہ وہ ہمارے جان و مال کے دشمن ہیں اور ہمارے برباد کرنے پر قسم کھا چکے ہیں آخر کار اُنہوں نے صاف صاف بیان کیا کہ جب ارتیمیزیم اور پلائیہ کی لڑائیاں ہوئیں اور خصوص لیسیدیمن میں زلزلہ آئے

کے وقت غلاموں نے سرکشی کی تو ہم لوگوں نے تمہاری کیسی کیسی خدمتیں کیں تھیں اور بعد اُسکے جو ایتھنز والوں کی شریک ہوئے باعث اُسکا یہہ تھا کہ جب ہم نے اپنی جان و مال کو تھیبس والوں کے تاخت و تاراج سے بچانا چاہا اور لیسیدیمن والوں نے مدد دینے سے انکار کیا تو مجبور ہو کر ایتھنز والوں کا دامن پکڑا اگر یہہ بات ہماری تقصیر سمجھی جاوے جو ہماری شامت اور نگوں بختی کا باعث ہی تب بھی یہہ جرم خفیف مقتضی اسکا نہیں کہ ہماری پہلی خدمتیں نسیاً منسیا کیجاویں اور علاوہ اسکے تم لوگ اپنے بزرگوں کی یادگاروں کو یاد کرو جنکی ہم سال بسال وہ عزتیں کرتے ہیں جو مردوں کی ہو سکتی ہیں تم صاحبوں نے اُنکی لاشوں کو اِسلینے ہمارے سپرد کیا کہ ہم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دلاوریاں اُنکی مشاہدہ کیں اور اب تمہارے ارادے یہہ ہیں کہ ہماری خاک کو تھیبس والوں کے یعنی اپنے قاتلوں کے حوالہ کرو جو ہمارے مقابلہ پر پلائیہ کی لڑائی میں لڑے تھے کیا تم لوگ ایسے عمدہ صوبہ کو غلام بناو گے جہاں یونان کو آزادی حاصل ہوئی کیا تم لوگ اُن دیوتوں کے مندروں کو دیران کیا چاہتے ہو جو لڑائیوں اور قصے قضایوں میں تمہارے بڑے متحسبن ہیں اور تم انکے نہایت معنوں ہو کیا تم لوگ اُن مندروں کے بانیوں کی یادگاری متاؤ گے جو تمہاری سلامتی میں ایسے کچھہ ممدو معارن ہوئے اور یہہ موقع ہی کہ ہم لوگ اس موقع پر صاف کہہ سکتے ہیں کہ ہماری غرض تمہاری شان و شوکت سے علیحدہ نہیں اور تم اپنے قدیم خیر خواہوں کو تھیبس والوں کے حوالہ نہیں کر سکتے مگر یہہ کہ تمام عمر کی بدنامی اوتھاو اور گلی کوچوں میں طرح طرح کی بری بھلی سنو حاصل یہہ کہ وجوہات مذکورہ بالا معروض بیان میں اُنیں اُنسے کوئی یہہ تصور نہ کرے کہ لیسیدیمن والے کچھہ پسینچے ہوئے اِسلینے کہ جو سوال تھیبس والوں نے اُنکو تعلیم کیا تھا اور پلائیہ والوں کو سنایا گیا دھی متمکن رہا اور اثر اُسکا کچھہ بھی زایل نہوا علاوہ اُسکے وہ لوگ لیسیدیمن سے بھی اِس مقدمہ میں اِس قسم کی ہدایت لائے تھے چنانچہ وہ اُسی سوال پر قائم رہے اور ہر ایک سے دوبارہ استفسار کیا مگر پہلے کے سوا کوئی جواب حاصل نہوا یعنی سب نے یہی کہا کہ ہم نے خیر خواہی نہیں کی انجام اُسکا یہہ ہوا کہ وہ ارگ ٹریٹ بلوٹ قتل کیئے گئے اور

جورو بچے انکے لونڈی غلام بنائے گئے منجملہ انکے پچیس آدمی ایتھنز کے بھی تھے بعد اُسکے تھیبس والوں نے پلائیہ کو مکارا کے جلاوطنوں سے آباد کیا مگر دوسرے سال میں وہ بستی بالکل مسمار کردے لیسیدیمن والوں نے اس امید پر کہ تھیبس والوں سے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوں پلائیہ والوں کو اس بیرحمی سے قربان اُنکا کیا یہہ پلائیہ کے بربادی جسے کہ انہوں نے ایتھنز سے رفاقت کے بھی ترانے برس کے بعد ظہور میں آئی پلی پونیسس کی لڑائی کی چھٹے سال میں ہوائے وبائی ایتھنز میں پھر آئی اور بہت سے لوگوں کو صاف کیا *

چوتھی فصل

اسبات کے بیان میں کہ ایتھنز والوں نے پائیلیس پر قبضہ پایا اور بعد اُسکے اُس میں محصور ہوئے اور اسپارٹا والے جزیرہ سفاکتیریا میں محبوس ہوئے اور کلیان اُسپر قابض ہوا اور ارتازر کسیز مرگیا

چھٹا اور ساتواں سال لڑائی کا

واضح ہو کہ ان برسوں کے بہت سے واقعات کو ہم قلم انداز اسلئے کرتے ہیں کہ اُن میں بہت سے ایک دوسرے کے مطابق ہیں حاصل یہہ کہ ان برسوں میں یہہ حال رہا کہ لیسیدیمن والے اٹیکا میں اور ایتھنز والے پلی پونیسس میں برابر یورش کرتے رہے اور اسی طرح سے اکثر مقاموں میں محاصروں کے قصے قضاے ہوئے جنکو ہم نہیں لکھتے مگر محاصرہ پائیلیس کا جو مسینیا کا ایک چھوٹا سا شہر اور لیسیدیمن سے بارہ تیرہ میل کے فاصلہ پر واقع تھا ایسا بڑا محاصرہ تھا کہ وہ بیان کے قابل ہی مختصر اُسکا یہہ کہ اُن ایتھنز والوں نے اُس بستی پر قبضہ کیا تھا جو دیماستھینس کے زبہ حکومت تھے اور کمال استحکام و استقلال سے اُس میں متصرف ہوئے اور یہہ لڑائی کا ساتواں سال تھا جب یہہ بات اطراف و جوانب میں

مشہور ہوئی تو لیسیدیمن والوں نے اٹیکا کو چھوڑ کر اُستام کو دشمنوں کے ہاتھوں سے چھوڑنا چاہا چنانچہ اُنہوں نے تری اور خشکی دونوں طرفوں سے دھاوا کیا منجملہ اُنکے ہراسیداس بہادر نے جو اُنکے سوداروں میں معزز ممتاز تھا بڑی بہادری دکھلائی محاذی اس شہر کے سفاکتیریا ایسا جزیرہ تھا کہ وہاں سے محصوروں کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچانیں ممکن تھیں اور شہر کے بندرگاہ کی راہ بھی اُس سے بند ہو سکتی تھی لیسیدیمن والوں نے ایک ایسی فوج اپنے اُس جزیرہ میں داخل کی جو علاوہ غلاموں کے چار سو بیس آدمی اُس میں کھرے کرارے تھے چنانچہ عین سمندر میں ایک لڑائی واقع ہوئی اور ایتھنز والے کامیاب ہوئے اور اُنہوں نے قلعہ کا بڑا نشان بڑیا اور بعد اُسکے جزیرہ سفاکتیریا کا محاصروہ کیا چاروں طرف اُسکے پھرے قائم کیئے تاکہ کوئی باشندہ اُسکا باہر نکلنے نہ پاوے اور کسی طرح کا ذخیرہ اندر نہ پہنچے *

جب کہ شکست کے اخبار اسپارٹا کو پہنچے تو اسپارٹا کے حاکم نے اُس مقدمہ کو بڑا کام سمجھا کہ آپ ارادہ کیا تاکہ مناسب تدبیریں عمل میں لاوے چنانچہ جب اُس نے یہ تامل کیا کہ جو لوگ اُس جزیرہ میں محصور ہیں نجات اُنکی نہایت دشوار ہی اور انجام اُنکا بھی ہوا کہ بھوکوں مرجائیں گے یا لاچار ہو کر اسیر ہوں گے تو اُس نے صلح کی تجویز کی چنانچہ لڑائی میں توقف حاصل کیا کہ لیسیدیمن والے ایتھنز کو ایلچی روانہ کریں اور یہ شرطیں تھیں کہ اسپارٹا والے تمام کشتیاں اپنے ایتھنز والوں کے حوالہ کریں اور ایلچیوں کی مراجعت تک خشکی تری کی جانب سے دھاوا بھی نہ کریں اور ایتھنز والے اسپارٹا والوں کو اجازت دیں کہ وہ محصوروں کو بایں تفصیل رسد پہنچاویں کہ سوا دو سیر آٹا اور نصف بوتل شراب اور ایک تکرہ گوشت کا مالکوں کو اور نصف اس کل کا غلاموں کو پہنچے اور دونوں فوجوں کے سامنے علانیہ پہنچایا جاوے علاوہ اُسکے ایتھنز والوں کے پھرے جزیرہ کے اُس پاس قائم رہیں تاکہ اندر باہر سے کوئی چیز آنے جانے نہ پاوے اور یہ عہد بھی موکد ہوا کہ ایتھنز والے حملہ نہ کریں اور یہ یاد رکھ کہ اگر یہ عہدنامہ توڑا جاوے گا تو لڑائی پھر قائم ہوگی ورنہ ایلچیوں کی واپسی تک جنکا لیجانا اور واپس لانا ایتھنز والوں کے ذمہ حسب شرایط واجب تھا ہی بخوبی لڑائی کو درنگ و تاخیر ہوگی اور

بعد اُنکے آنے کے کشتیاں لیسیدیمن والوں کو واپس کیجاوینگی غرض کہ حسبِ مراد شرائط مذکورہ لیسیدیمن والوں نے ساتھ جہاز اپنے حوالہ کیئے اور ایتھنز کو ایلچی روانہ ہوئے *

چنانچہ وہ ایلچی ایتھنز میں آئے اور لوگوں کے روبرو اُنہوں نے یہہ بیان کیا کہ ہم لوگ ایتھنز میں اُس صلح کے خواستگار آئے ہیں جسکی تھوڑے دنوں پہلے ہمکو ضرورت نہ تھی بلکہ تم اُسکے حاجتمند تھے مگر اب یہہ صورت ہی کہ یونان کا امن بحال رکھنے کا فخر تمکو اسطور پر حاصل ہو سکتا ہی کہ لیسیدیمن والے تمکو پنج مقرر کرتے ہیں اور تمہاری منصفی پر راضی ہیں اور یہہ خدا ساز امر ہی کہ کچھ لیسیدیمن والے جزیرہ میں محصور ہوئے اور باقی لوگ اُنکی جان بچانے کے لیئے ایسی بات پر آمادہ ہوئے کہ بات اُنکی پیہکی ہوتی ہی مگر کاربار اُنکے اب تک ٹھیک تھاگ ہیں کوئی بات اُنکی بگڑی نہیں اور یہہ وہ موقع ہی کہ دونوں سلطنتوں کے درمیان میں عقد اتفاق مستحکم کیا جاوے اسلیئے کہ دونوں کے کاروبار درست نہیں اور کسی کے نصیبوں نے کسیکی طرفداری پوری پوری نہیں کی اور دیوتوں کی مہربانیاں اُن لوگوں پر نہیں ہوتیں جو تھوڑی سی کامیابی پر مغرور ہو جاتے ہیں اور اُنکی نامہربانی اسطرح ہوتی ہے کہ غالبکو مغلوب کو دیتے ہیں تمکو یہہ سوچنا چاہیئے کہ لڑائی کی کامیابی یتینی نہیں ہوتی اور امن و آمان کی ہمیشگی کے لیئے یہہ بات کافی نہیں کہ دشمن مغلوب ہو اور بڑی بات ہاتھ آوے بلکہ ایسی صلح و مصالحت سے جو شرائط انصاف اور اصول عدالت پر مبنی ہووے وہ دایمی امن و آمان ہاتھ آتی ہے اسلیئے کہ صلح کی صورت میں غنیم کے خیالات ایسی جگہ صرف نہیں ہوتے جو فساد کے موجب ہوں بلکہ کمال احسانمندی اور نہایت ممنونی میں مصروف رہتے ہیں اور اقراروں کے پورے کرنے اور قولوں پر جمے رہنے کو وہ واجب و لازم سمجھتا ہے غرض کہ ایلچیوں نے وہ باتیں گزارش کیں جو گزارش کے قابل تھیں اور ایتھنز والوںکو لڑائی کے ختم کے لیئے ایسا موقع ہاتھ آیا تھا کہ گونہ یونان کو فائدہ پہنچتا اور اُنکی بات بھی بنی رہتی مگر کلیان جو سب لوگوں پر حاوی تھا اور لوگ اُسکی سنتے تھے ہارج ہوا چنانچہ اُسکی ہدایت سے سب نے یہہ جواب دیا کہ جو لوگ اُس جزیرہ میں محصور ہیں پہلے وہ بلاشرط اطاعت اختیار کریں

بعد اُسکے اِس شرط پر اُنکو ایتھنز میں لایا جاوے کہ جب لیسیدیمن والے وہ شہر و دیہات ایتھنز والوں پر بحال کریں جو از روئے آخر عہد نامہ کے اُنکو دینے پڑے تھے تو اُنکو ایتھنز سے واپس بھیج دیا جاوے گا اور بعد اُسکے صلح مضبوط و مستحکم کیجاوے گی ایلچیوں نے یہہ تقریر سنکر درخواست کی کہ ایتھنز والے اپنی طرف سے پنج مقرر کریں اور اقرار کریں کہ ساختہ پرداختہ اُنکا قبول و منظور ہوگا کلیان نے یہہ فقرہ سنکر شور مچایا اور واشگاف یہہ بات کہی کہ تمہاری باتوں سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ تمہاری نیت درست نہیں اسیلئے کہ تم چند خاص لوگوں سے معاملہ کرنا چاہتے ہو جنکو تہوڑی سی رشوت دیکر راضی کرو بلکہ جو کچھہ تمکو منظور ہے وہ ابھی طے کرو جب کہ ایلچیوں نے یہہ دیکھا کہ کام اُنکا ٹھیک نہوا اور بدون اپنے رفیقوں کی صلاح و مشورہ کے کسی امر کا طے کرنا مناسب نہیں اسیلئے کہ اگر کوئی امر طے ہو جاوے اور وہ رفیقونکو مضر ہو تو جوابدہی اُسکی ہمارے ذمہ ہوگی تو وہ ویسے ہی چلے گئے اور بات اپنی ادعوی چھوڑ گئے اور ایتھنز والوںکے طور طریقوں اور بد مزاجی کی تقریروں سے جو بزعم اقبال مندی کرتے تھے یہہ اُس اُنکو نہ رہی کہ وہ اُنکے ساتھ منصفانہ برتاؤ برتینگے *

چنانچہ جب وہ ایلچی پائیلس کو ناکام واپس آئے تو لڑائی کا وقفہ نہوا اور لیسیدیمن والوں نے جہاز اپنے طلب کیئے مگر ایتھنز والوں نے یہہ بہانہ پیش کیا کہ ایسے ایسے خفیف کاموں میں تمہاری جانب سے عہد شکنی ہوئی غرض کہ تہوڑا بہت الزام لگا کر جہاز اُنکو ندیئے لیسیدیمن والوں نے سخت لعنت ملامت کی اور علانیہ بے ایمانی کا دھبا لگایا مگر کچھہ فائدہ نہوا اور انجام کار لڑائی کے سامان درست ہوئے انجام اُسکا یہہ دریافت ہو سکتا ہے کہ تہوڑی سی کامیابی پر مغرور ہونا اور قول و قرار کو پورا نہ کرنا ایک قوم کو ہری ہری آفتوں میں پہنساتا ہے چنانچہ آگے بیان اُسکا ہوگا ایتھنز والے حسب دستور اپنے جزیرہ کے گراڈگوں پہرہ دیتے رہے تاکہ اُس میں کوئی ذخیرہ آنے نہ پاوے اور اسی امید پر بیٹھے رہے کہ محصوران اجل گرفتہ فاتونکے مارے مرجاوینگے مگر لیسیدیمن والوں نے تمام ملک کو شریک اپنا کیا اور ذخیروں پر بہت محصول لگادیا اور اُن غلاموں کو آزاد کیا جو ملک میں ذخیرے لاسکتے تھے چنانچہ ہلے پرنیسس

کے ہر طرف سے ذخیرے آنے لگے اور علاوہ اُنکے ایسے غوطے لگانے والے ساز سامان لیکر حاضر ہوئے جو کنارہ سے جزیرہ تک تیر کر چلے جاسکتے تھے اور اپنے کمروں پر بکریوں کی کھالیں جسمیں شہد و خشخاش اور پسی ہوئی اسی بہری ہوئی تھی لیجاتے تھے ادھر یہہ سامان تھے اور ادھر پانیلس کے محصوروں کی یہہ نوبت تھی کہ کھانے پینے کو باقی نہ رہا بعد اُسکے جب ایتھنز والوں کو یہہ پرچالکا کہ ہمارے بہائی بندوں کا یہہ حال ہوا کہ دشمنوں کو بذریعہ فاتح کے تباہ کرتے کرتے آپ بھوکوں مرنے لگے علاوہ اُسکے بڑا اندیشہ یہہ ہے کہ جازوں کے موسم میں ایسے ویران کنارے پر بسر کرنی نہایت دشوار ہے جو دشمن سے تعلق رکھتا ہے اور ایسے خطرناک رستہ میں لنگر ڈالے پڑے رہنا سمجھہ ہوجہہ سے باہر ہے اور جب کہ یہہ صورتیں دشوار پیش آئیں تو جزیرہ کی نگہبانی ممکن نہیں اور محصوروں کی روک تھام متصور نہیں ہوسکتی اور کمال اندیشہ اسبات کا تھا کہ جب وہ محصور خطرہ سے نجات پادیں تو شاید لیسیدیمن والے صلح کی شرطوں پر قائم نہ رہیں غرضکہ ایتھنز والوں کو کمال افسوس اسبات کا تھا کہ اسپارٹا والے خواستکار آشتی کے تھے تو ہم نے انکار کر دیا *

کلیان نے یہہ سوچ سمجھکر کہ ساری شکایتیں مجھہ پر عاید ہونگی یکبارگی یہہ خبر اُڑائی کہ وہ افواہیں قلت ذخیروں کی جو اندر باہر کے ایتھنز والوں کی نسبت زبان زد ہو رہیں ہیں اصل اُنکی پائی نہیں جانی یاروں کی بنارت معلوم ہوتی ہے اور بعد اُسکے لوگوں کے سامنے اُن سرداروں کی سستی اور گاہلی بہت زور و شور سے بیان کی جو جزیرہ کے اُس پاس پڑے تھے اور کہا کہ اگر کچھہ بھی بہادری کرتے تو اس جزیرہ کا فتح ہونا کچھہ بڑا کام نہ تھا کاش میں سردار اُس فوج کا ہوتا تو بہت جلد فتح کر لیتا حاصل کلام یہہ کہ بڑے بڑے بول اُسکے منہ سے نکلے اور اُسی وقت سردار اُس مہم کا مقرر کیا گیا اور وہ نائیسیتس جو اس مہم کے لیئے ابھی انتخاب ہوچکا تھا زیادہ موکد ہوا اور یہہ تاکید اُس نے خواہ اسلیئے کی کہ وہ خود نامرد تھا یا اسلیئے کہ کلیان کو ایسی بڑی کامیابی کے نصیب نہونے سے جیسا کہ لوگوں کو گمان تھا کہ یہہ کام اُس سے پورا نہوگا بڑی بیعتی ہوگی اور اُسکا پاس و لحاظ جانا رہیگا حاصل یہہ کہ وہ بات کلیان کے گلے پڑی اور اپنے کہنے سے نہایت پشیمان ہوا اسلیئے کہ

اُسکو یہہ اُمید نٹھی کہ ایتھنز والے میری بات کو پکڑینگے اور حقیقت یہہ تھی کہ وہ بڑا چرب زبان تھا مگر مرد میدان نہ تھا اور زبان تیغ کی نسبت تیغ زبان سے زیادہ کام لینا تھا چنانچہ اُسنے رخصت چاہی اور بہت سے عذر پیش کیئے مگر جب کہ اُسنے یہہ دیکھا کہ انکار باعث اصرار ہوتا ہے تو کام ناکام اُسکو قبول کیا اور طرز کلام کو بدلکر بڑی بڑی شیخیں مارنے لگا اور کمال استقلال سے یہہ وعدہ کیا کہ بیس روز میں محصوران اجل گرفتہ کو یہاں حاضر کرونگا یا جان اپنی دونگا جو کہ حاضرین مجلس کو حال اُسکا معلوم تھا تو تمام مجلس والے ہنس پڑے *

مگر اتفاق ایسا ہوا کہ وہ ہنسی خفیف ہوگئی یعنی کلیان نے بات اپنی پوری کی چنانچہ وہ اور دوسرا سردار دیماسٹھینس دونوں اُس جزیرہ میں گئے اور اُن محصوروں پر بڑی قوت سے دھاوا کیا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ تک ہٹاتے زمین دباتے چلے گئے یہاں تک کہ جب جزیرہ کے آخر تک پہنچے تو محصوروں نے ایسے حصن حصین کی پناہ پکڑی جسکو لیسیدیمن والوں نے بڑی محنتوں سے لیا تھا چنانچہ وہ لوگ اُس قلعہ میں پہنچکر کچھ تھوڑے بہت سنبھل گئے اور صفیں آراستہ کیں اور صرف اُسطرف اپنا منہہ کیا جسطرف سے اُنپر دھاوا ہو سکتا تھا باقی تمام طرفوں سے وہ محفوظ تھے بعد اُسکے شیروں کی مانند آب کو بجایا اور دشمنوں کو غالب نہونے دیا مگر دن تھوڑا رہا تھا اور سپاہی لوگ بھی گرمی کی ماندگی سے چور چور ہو گئے تھے اور پیاس کی شدت سے گلے سوکھ جاتے تھے اسمیں ایتھنز والوں کے رفیق مسینیا والونکے سردار نے کلیان اور دیماسٹھینس سے یہہ بات کہی کہ جب تک محصوروں کی پشت پر جا کر حملہ نہکرگے تب تک تمام دور دھوپ تمہاری محض بیکار ہے اور یہہ وعدہ کیا کہ اگر تھوڑی سی بھاری ہتھیاروں والی فوج اس بیعتدار کو عنایت ہووے تو پیچھے سے جا کر تدبیر اُنکی کیجاوے چنانچہ وہ سردار نامدار اپنے ہمراہیوں سمیت کواڑوں اور ٹیکروں کو طے کر کے وہاں پہنچا جہاں محصوروں کے پہرے قائم نہ تھے اور جب کہ وہ بہادر خفیہ خفیہ قلعہ میں داخل ہوا تو محصوروں کی پشت پر دفعتاً توت پڑا اور اسیوقت اُنکی بہادری ٹھنڈی ہوگئی اور ہاتھ پانوں اُنکے پھول گئے مگر کام ناکام اُنہوں نے تھوڑا سا مقابلہ کیا اور جب بہت سے لوگ اُنپر توت پڑے تو وہ پس پا

ہوئے مگر ایتھنز والوں نے ایسی ہوشیاری سے رستوں پر قبضہ کیا تھا کہ بھاگ جانے کی راہ باقی نہ رہی تھی چنانچہ وہ لوگ جان دینے پر آمادہ ہوئے مگر کلیان اور دیماسٹھینس نے یہہ سوچا کہ لڑائی جاری رکھنے سے وہ لوگ سب مارے جاویں گے اور آرزو اپنی یہہ ہی کہ یہہ لوگ ایتھنز کو زندہ پہنچیں چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں کو لاگ دانٹ کی اور بعد اُسکے ایک ایلچی کی معرفت محصوروں کو یہہ پیغام دیا کہ تم لوگ اپنے ہتھیار ڈالو اور بلا شرط اطاعت اختیار کو چنانچہ محصوروں نے ڈھالیں اپنی جھکائیں اور بمراد منظوری تالیاں بجائیں اور لڑائی سے فرصت ملی بعد اُسکے اُنکے حاکم نے یہہ اجازت چاہی کہ ایک آدمی لشکر کو روانہ کریں اور اطاعت کی اجازت چاہیں مگر یہہ اجازت حاصل نہ ہوئی ہاں یہہ امر ہوا کہ انہوں نے قاصدوں کو کنارہ سے آواز دی اور چند پیغاموں کے بعد ایک لیسیدیمن والا آگے بڑھا اور باراز بلند اُنکو سنادیا کہ تمکو بایں شرط اطاعت کی اجازت دیجاتی ہی کہ ایسی ویسی شرطوں کو نمائنا چنانچہ وہ لوگ اکھٹے ہوئے اور بلا شرط اطاعت قبول کی اور اگلے روز تک وہیں رہے مگر بعد اُسکے ایتھنز والوں نے فتح کے نشان بنائے اور لاشیں لیسیدیمن والوں کو دیکر قیدیوں کو ایتھنز کی جانب اس طرح روانہ کیا کہ چند جہازوں میں بٹھا کر حفظ حراست اُنکی جہازوں کے سرداروں کو تفویض کی اور بعد اُسکے آپ بھی جہازوں میں سوار ہوئے *

واضح ہو کہ منجملہ چار سو بیس لیسیدیمن والوں کے ایک سو اٹھائیس آدمی اس لڑائی میں کام آئے اور باقی رہے سہی گرفتار ہوئے اور منجملہ اُنکے ایکسو بیس آدمی خاص اسپارٹا والے بھی تھے اور شروع محاصرہ سے لیکر روز اختتام تک جسمیں وہ توقف کا زمانہ بھی شامل ہی کل بہتر دس تک محاصرہ قائم رہا غرض کہ تمام محصور ایتھنز کو روانہ ہوئے اور کلیان کی بات پوری ہوئی اور بڑی بات یہہ تھی کہ محصوروں نے بلا شرط اطاعت قبول کی اور یہہ بات سمجھ سے باہر تھی کہ لیسیدیمن والے ہتھیار اپنے ڈالیں بلکہ یقین کامل تھا کہ وہ لوگ اپنی جانیں تلف کرینگے مگر تلواروں کے قبضہ ہاتھ سے نچھوڑینگے بعد اُسکے جب وہ ایتھنز میں داخل ہوئے تو اتمام صلح تک مقید رکھے گئے اور یہہ بات مقرر ہوئی کہ لیسیدیمن والے ہمارے شہر و دیہات کو تاخت و تاراج نہ کریں ورنہ تم

لوگ جلادوں کے حوالہ کیئے جا رہے ایتھنز والوں نے کچھ فوج اپنی پائیلس میں چھوڑی مگر ناپکتس کے مسینیا والوں نے جو پہلے پائیلس پر قابض تھے ایسے چنے چنے سپاہی وہاں روانہ کیئے کہ لیسیدیمن والوں کو اپنے حملوں سے اُنہوں نے مضطرب و پریشان کیا اور وہ لوگ اسلئے کہ وہانکی زبان سے بخوبی واقف تھے ایسے گہلے ملے کہ بہت سے غلاموں کو شریک اپنا کر لیا لیسیدیمن والوں نے اور بھی برے برے نتیجوں کے اندیشہ سے ایتھنز کو بہت سے ایلچپی بامید صلح بھیجے مگر کچھ فائدہ نہوا اور ایتھنز والے زور و قوت کے بھروسے اور خصوص حال کی کامیابی سے اتنے مغرور متکبر تھے کہ ایلچپیوں کی بات بھی نہ پوچھی *

پلے پونیسس کی لڑائی کے ساتویں سال ارتازرکسیز والی ایران نے ارتافرنیز نامی ایک ایلچپی اپنا لیسیدیمن والوں کے پاس روانہ کیا اور ایک گرامی نامہ اشور کے زبان میں اُسکو حوالہ فرمایا مضمون اسکا یہ تھا کہ تمہارے ایلچپی یہاں بہت اُٹے مگر مطلب اُنکے ایسے مختلف اور گوناگون تھے کہ ملازمان دولت کی سمجھ میں نہ آئے اور دریافت نہوا کہ متصود اصلی کیا ہی اور اسی لحاظ سے ایک فارس والے کو روانہ کرنا مناسب سمجھا کہ اگر تمکو کوئی مطلب درپیش ہو تو ایسے فرمیدہ سنجیدہ کو یہاں بھیجو کہ وہ معتدل و معتمد ہو اور ٹھیک ٹھیک تمہارے مطلب کو بیان کرے حاصل یہہ کہ وہ ایلچپی روانہ ہوا اور جب وہ شہر ایٹن واقع لب دریائے استرائیمن واقع ملک تھریس میں داخل ہوا تو قریب اختتام سال مذکور کے ایتھنز والوں کے بحری سرداروں نے اُسکو نظربند کر کے ایتھنز کو روانہ کیا مگر باوجود اُسکے لحاظ و پاس اُسکا اتنا کیا کہ وہ کچھ بھی مکدر نہوا اور اصل اُسکی یہہ تھی کہ وہ لوگ ایرانیوں کی امداد و اعانت کے خواہاں تھے چنانچہ بعد اُسکے جب دوسرے سال موسم مناسب آیا تو ایتھنز والوں نے جہاز اپنے سمندر میں چھوڑے اور ایک عمدہ جہاز میں ایلچپی کو سوار کر کے کمال تعظیم و تکریم سے رخصت کیا اور چنے چنے شہر والوں کو مقرر کیا کہ بطور ایلچپیوں کے ایران کو روانہ ہوویں چنانچہ جب وہ لوگ ایفیسس میں پہنچے تو یہہ خبر پائی کہ ارتازرکسیز کا انتقال ہوا جوں ہی کہ یہہ خبر وحشت اثر

ایتھنز والوں کے کانوں پر تو ہانوں اُنکے آگے نہ پڑی اور آرٹا فمبیز ایرانی
ایلیچپی سے رخصت چاہی اور ناکام اپنے گھر واپس آئے *

تیسرا حصہ تمام ہوا

واضح ہو کہ ابھی یونانیوں کی تاریخ کے تین حصہ اور باقی ہیں اور
سال آئندہ میں چھاپی جا رہی ہے *

تمام شد



